الصلوٰۃ عماد الدین

۷۸۶

نماز کی کتاب

مکمّل

مکتبہ اسلامیہ راولپنڈی

مکمل

نماز کی کتاب

از

اکرام الحق

منشورہ

مکتبۂ اسلامیہ ○ راول پنڈی

رانی بازار

ھدیہ

بلا جلد (سفید کاغذ) -/100 روپے

مجلّد (اعلیٰ کاغذ) -/220 روپے

سٹاکسٹ

محمد عبد الرحیم ناشر و تاجر عزیز مارکیٹ، اُردو بازار

لاھور

(مضمون واحد ہے)

ناشر اکرام الحق مطبع معراج دین پرنٹرز مچھلی منڈی۔

سرکلر روڈ۔ لاہور

ترامیم اور نگرانی کی وجہ سے

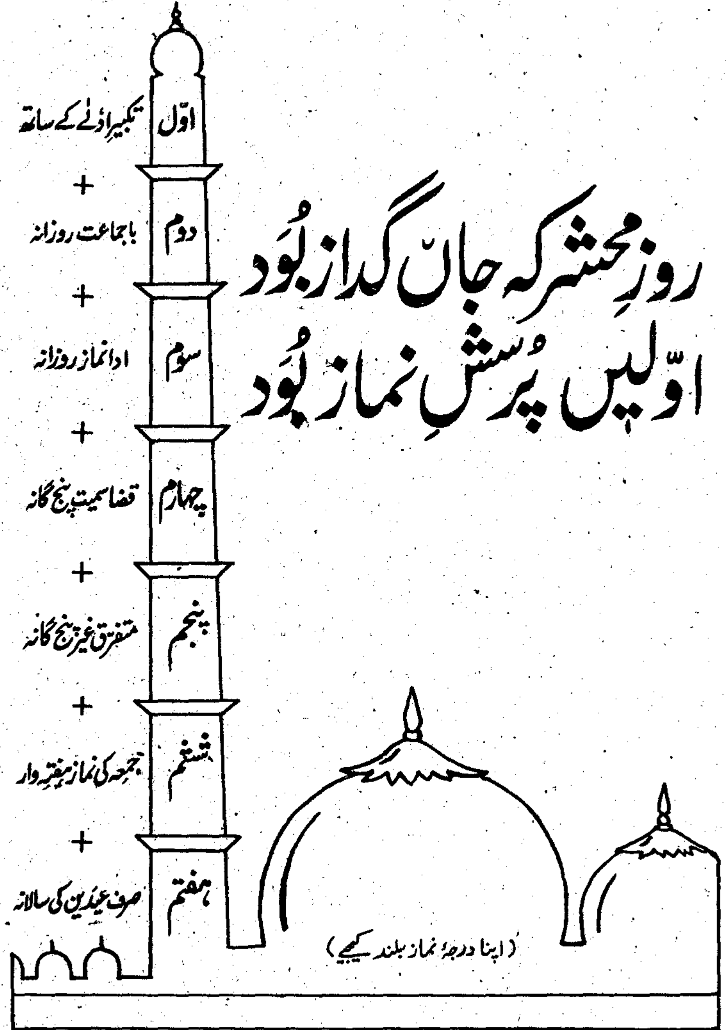
صرف مکتبہ اسلامیہ راول پنڈی کی شائع کردہ کتاب معتبر ہوگی

ملنے کیلئے رابطہ: 0300-5511811

اشاعت 2001ء

درجاتِ نماز

روزِ محشر کہ جاں گداز بُوَد
اوّلیں پُرسشِ نماز بُوَد



فہرستِ مضامین

حصۂ اوّل

حصّۂ دوم

گُذارش

اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے اپنے حبیبؐ پاکؐ کے صدقہ سے نماز جیسے مُہتم بالشّان رُکن کے مفصّل احکام و مسائل کو کتابِ ہٰذا کی شکل میں پیش کرنے کی توفیق دی، جس میں کلماتِ اسلام سے لے کر نماز کے علاوہ روزہ، زکوٰۃ، فِطرہ، قربانی اور حج وغیرہ کے ضروری احکام اور خطبات مترجم بھی شامِل کیے گئے ہیں۔ باقی ماندہ جگہوں میں مفید ترین 'زوائد' رنیب دیے گئے۔ مسائل کی تحقیق و تحریر میں احتیاط سے کام لیا گیا ہے تاہم اہلِ علم حضرات سے درخواست ہے کہ اگر کہیں کوئی لغزش پائیں یا کسی امر کو ضروری خیال کریں تو بندہ کو بھی مطّلع فرمائیں تاکہ جمیع اہلِ اسلام کے لیے کارآمد ہو۔

(مؤلف)

اِطّلاع

۱۔ اِس کتاب میں اہلِ سُنّت (حنفیوں) کے لیے نماز کے احکام و مسائل لکھے گئے ہیں۔

۲۔ سابقہ اشاعت کے بعض مندرجات منسوخ ہیں۔

۳۔ شرم ناک مسائل کے مطالعہ سے نابالغان کو مُجتَنِب رکّھیں۔

۴۔ حسبِ ضرورت علماء سے بھی رُجوع فرمالیں۔

۵۔ اِستناد کے بارہ میں (ا) ہر مسئلہ کی سند قرآن، حدیث، فقہ یا کسی معتبر عالم کی کتاب یا فتوے پر موقوف ہے (ب) بعض خاص مسائل میں کتابِ فقہ سے پہلے قرآن یا حدیث (کے لیے درمیان میں ڈیش لگاکر) دونوں کا نام لِکھ دیا گیا ہے (ج) جہاں قوسین میں دو کتابوں کے درمیان 'و' ہے اُس سے اکثر مُراد دو نوں سے اخذ ہے (د) جہاں درمیان میں علامتِ وقف ، ہے اُس سے زیادہ تر مُراد مسئلہ کا دونوں میں موجود ہونا ہے (ر) 'وغیرہ' سے یہ مُراد ہے کہ یہ مسئلہ اس کتاب کے علاوہ دوسری کتابوں میں مذکور یا دوسری کتابوں سے بھی ماخوذ ہے (س) عبارت با محاورہ کرنے کے لیے اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ الفاظ اپنے اور مفہوم متنِ ماخذ کا۔

اکرام الحق غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۂ طیّبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

(اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)

فرمایا رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے، سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے (ترمذی) نیز فرمایا، جس شخص نے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اِخلاص کے ساتھ، وہ جنّت میں داخل ہوگیا (طبرانی)

کلمۂ شہادت | اَشْھَدُ اَنْ عہ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے بندہ اور اُس کے رسول ہیں) فرمایا رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے، جو شخص اہتمام کے ساتھ وضو کرے پھر کلمۂ شہادت پڑھے، اُس کے لیے آٹھوں دروازے جنّت کے کھول دیے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو جائے (مسلم و ابوداؤد)

کلمۂ تمجید | سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط (اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں

عہ عمل بھی ضروری ہے ۱۲ (مشکوٰۃ) عہ 'اَنْ لَّآ اِلٰہَ' میں ن نہیں پڑھا جاتا ۱۲

اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے اور نہ گناہ سے بچنے کی قوت ہے مگر ساتھ اللہ کے جو بلند اور بزرگ ہے)

فرمایا حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ، یہ کلمہ مجھے اِس پوری دُنیا سے زیادہ محبوب[1] ہے جس پر سورج نکلتا ہے (مسلم)

کلمۂ توحید[2] لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے ، اُس کا کوئی شریک نہیں ، اُسی کا مُلک ہے اور اُسی کے لیے حمد ہے ، زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور خود زندہ ہے ، اُسے موت نہیں ، اُسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) فرمایا حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ، جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کلمہ پڑھے ، اُس کے لیے ایک لاکھ نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک لاکھ گناہ معاف[3] کیے جاتے ہیں اور ایک لاکھ درجات بلند کیے جاتے ہیں اور اُس کے لیے جنّت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے (ترمذی)

کلمۂ ردِّ کفر[4] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا

---

[1] پیارا ۱۲ [2] اِس کلمہ میں (بعض روایات کے مطابق) لَا يَمُوْتُ کے بعد اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام بھی صحیح ہے مگر ہم نے حدیث سے وہ کلمہ نقل کیا ہے جس کی یہ فضیلت ہے اور آسان تر ہے ۱۲ [3] گناہ ختم ہو جائیں تو نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں ۱۲ [4] اِس کلمہ میں بھی (بعض روایات کے مطابق) اِس سے زیادہ الفاظ آئے ہیں مگر متفرق میں سے آسان کو ترجیح دی گئی ۱۲

وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝ (اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تجھ سے اِس بات کی کہ شریک ٹھیراؤں تیرے ساتھ کسی چیز کو جان بوجھ کر اور بخشش چاہتا ہوں تجھ سے اپنے اُس گناہ کی جو مجھے معلوم نہیں۔ میں نے توبہ کی اُس سے اور بیزار ہوا کفر سے اور سب گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور کہتا ہوں لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ) (کتبِ عقائد)

سیّدُالاستغفار اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ (اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر ہوں جہاں تک کہ طاقت رکھتا ہوں۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اُن بُرائیوں سے جو میں نے کیں۔ میں اقرار کرتا ہوں تیرے لیے تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا، سو مجھے بخش دے کیوں کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں) جس شخص نے اِس اِستغفار کو دن میں پڑھا

ے نفرت کرنے والا ۱۲ ے استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمْدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَةً وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

اور شام سے پہلے فوت ہوگیا تو جنّتی ہوگا اور جس نے رات میں پڑھا اور صبح سے پہلے فوت ہوگیا تو جنّتی ہوگا (مشکوٰۃ)

کلمۂ طیّبہ کو اسلام کا کلمہ اور مسلمانی کی بنیاد تسلیم کرتے ہوئے مذکورہ فضیلتیں بلاشبہ حق ہیں لیکن اِن کا اور تمام وظیفوں اور عبادتوں کا ثواب تب ہی کامل ہوتا ہے کہ پڑھنے والا اپنے تمام فرائض اور حقوقِ متعلّقہ سے بھی غافل نہ ہو بلکہ ادا کرتا ہو اور گناہوں سے بچتا ہو ورنہ جس طرح بغیر منجھے ہوئے برتن پر قلعی ناقص[۱] ہوتی ہے اِسی طرح عبادتِ الٰہی بھی کم اِستعداد[۲] والوں پر کم اثر کرتی اور کم ثمرہ[۳] دلاتی ہے اِس لیے اعمالِ صالحہ[۴] اور تقوے[۵] کا اہتمام[۶] ضروری ہے نیز بعض اعمال کے بدلے جو احادیث میں بڑی تعداد میں گناہوں کی معافی کا ذکر آیا ہے، اُس سے زیادہ تر مُراد چھوٹے گناہ ہیں، بڑے گناہ، بندوں کے حقوق اور اللہ کے حقوق نہیں کہ بڑے گناہوں کے لیے توبہ اور حقوق کے لیے ادائیگی ضروری ہے۔ قرآن و حدیث سے یہ سب ثابت ہے۔

بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے (آلِ عمران)

---

[۱] خراب ۱۲ [۲] قابلیّت ۱۲ [۳] بدلہ، نتیجہ ۱۲ [۴] نیک کام ۱۲ [۵] پرہیزگاری، گناہوں سے بچنا ۱۲ [۶] کوشش ۱۲

ایمانِ مُجمَل[1]

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ ط (ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اُس کے تمام حکموں کو قبول کیا) (کتبِ عقائد)

ایمانِ مفصّل[2]

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

(ایمان لایا میں اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اِس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر) (مشکوٰۃ)

اِن کلموں اور ایمان کے معنوں پر غور کرنے اور وِردِ[3] زبان رکھنے سے ایمان کی تازگی اور حلاوت[4] نصیب ہوتی ہے۔

السلام علیکم کہہ کر سلام کرنے سے دس نیکیاں، السلام علیکم ورحمۃُ اللہ کہنے سے بیس نیکیاں اور السلام علیکم ورحمۃُ اللہ وبرکاتہٗ سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ اِسی طرح جواب دینے میں (ترمذی وغیرہ)

---

[1] مختصر ۱۲ [2] تفصیل کے ساتھ ۱۲ [3] مُراد پڑھتے رہنا ۱۲ [4] مزہ، شیرینی ۱۲

اِخلاص[1] اور نیّتِ صالح

حضرت مُعاذ بِن جَبَل رضی[2] اللہ عَنہُ کو جب یَمن روانہ کیا گیا تو اُنھوں نے سرکارِ دو عالَم صلّے اللہ علیہ وسلّم سے وصیّت[3] کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا، اپنے دین کو خالِص کر، اگر دِل میں اِخلاص پیدا ہو گیا تو تھوڑا سا عمَل بھی تجھ کو کافی ہو جائے گا (حاکم)

ارشادِ نبویؐ ہے، اے لوگو! اپنے اعمال میں خلوص پیدا کرو۔ اللہ تعالےٰ وہی عمَل قبول کرتا ہے جس کی بنیاد خلوص پر ہو (بزّاز) یعنی بندہ کا عمَل دِکھاوے کے لیے یا کسی اَور دُنیوی غرض کے لیے نہ ہو بلکہ محض اللہ کے لیے ہو

نیز ارشاد ہے، ہر عمَل کا اعتبار نیّت پر ہے (بخاری و مسلم) اگر نیت درست ہے تو اَجر[4] کا مُستحِق[5] ہے اور نیت ٹھیک نہیں تو پھر ثواب کچھ نہیں۔

کسی نے نیکی کی نیت کی لیکن اُس نیکی کو ابھی کیا نہیں تب بھی اُس کی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے (بخاری و مسلم)

---

[1] خالِص کرنا ۱۲ [2] راضی ہو اللہ اُس سے ۱۲ [3] مُراد نصیحت ۱۲ [4] ثواب ۱۲
[5] حق دار ۱۲

ارکانِ اسلام

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

کلمہ نماز روزہ زکوٰۃ حج

(مشکوٰۃ)

کلمۂ اسلام

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)

کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے یقین کرنا (مشکوٰۃ)

حضرت عباسؓ بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس شخص نے خدا کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمدؐ کو اپنا رسول مان لیا اُس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا (مسلم)

اِس کے بعد علم اور عمل کا اہتمام ہے، جس قدر یہ کرے گا اُسی قدر سچّا مسلمان بنتا چلا جائے گا۔

ع اسلام کے بنیادی حکم ۱۲ ع بعض علماء کے نزدیک چھٹا رکن جہاد ہے ۱۲

(ابوداؤد۔ ردّالمحتار)

اِصطلاحاتِ[1] ضروریہ

جاننا چاہیے کہ احکامِ الٰہی کی آٹھ قسمیں ہیں۔ فرض، واجب سُنّت، مُستحب۔ حرام، مکروہِ تحریمی، مکروہِ تنزیہی اور مُباح۔

فرض اُسے کہتے ہیں جو دلیلِ قطعی سے ثابت[2] ہو، اُس کا انکار کرنے والا کافر اور بِلا عُذر چھوڑنے والا فاسق[3] اور عذاب کا مُستحق ہے۔ فرض کی دو قسمیں ہیں۔ **فرضِ عین** جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہے۔ **فرضِ کِفایہ** جو ایک دو آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمّہ سے اُتر جائے اور کوئی ادا نہ کرے تو سب کے سب گنہگار ہوں۔

واجب وہ ہے جس کا ادا کرنا لازم ہو اور دلیلِ ظنّی[4] سے ثابت[5] ہو، اُس کا اِنکار کرنے والا کافر نہیں مگر بِلا عُذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مُستحق ہے۔

سُنّتِ مؤکّدہ[6] جس کام کو حضور صلے اللہ علیہ وسلّم نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کے لیے فرمایا ہو اور بغیر عُذر کبھی نہ چھوڑا ہو ایسی سُنّت کا بِلا عُذر چھوڑنے والا گنہگار ہے۔

---

[1] چند مقررہ نام ۱۲ [2] مثلاً قرآنِ کریم کے واضح ارشاد سے یا حدیثِ متواتر و مشہور سے ۱۲ [3] بڑا گنہگار ۱۲ [4] غالب گمان والی ۱۲ [5] مثلاً کسی ایسی آیتِ قرآن سے جس میں کئی معنوں کا احتمال ہو یا حدیث کی خبرِ واحد سے ۱۲ [6] تاکید کی گئی ۱۲

سُنّتِ غیر مُؤکّدہ جس کام کو حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اکثر کیا ہو اور کبھی کبھی چھوڑ بھی دیا ہو، ایسی سُنّت کو چھوڑنا گناہ نہیں اور ادا کرنے میں مُستحَب سے زیادہ ثواب ہے۔

مُستحَب یا نفل جس کے کرنے میں ثواب ہو اور نہ کرنے میں کُچھ گناہ نہ ہو۔

حرام اُسے کہتے ہیں جس کی مُمانعت دلیلِ قطعی سے ثابت ہو اُس کا اِنکار کرنے والا کافر ہے اور اُس کا بِلا عُذر کرنے والا فاسِق اور عذاب کا مُستحِق ہے۔

مکروہِ تحریمی وہ ہے جس کی مُمانعت دلیلِ ظنّی سے ثابت ہو، اُس کا انکار کرنے والا کافر نہیں مگر اُس کا بِلا عُذر کرنے والا گنہگار اور عذاب کا مُستحِق ہے۔

مکروہِ تنزیہی جس کے نہ کرنے میں ثواب ہے اور کرنے میں عذاب تو نہیں مگر ایک قِسم کی بُرائی ہے۔

مُباح جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں عذاب نہ ہو (ردّالمحتار)

عہ مکروہِ تحریمی کو ناجائز بھی کہا جاسکتا ہے مگر مکروہِ تنزیہی کو ناجائز نہیں کہہ سکتے ۱۲

بنیادی ضروریات۔ صدقِ مقال، کسبِ حلال، تربیتِ اطفال

نجاسات کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی، دوسری حکمی۔

نجاستِ حقیقی وہ ظاہری ناپاکی ہے جو دیکھنے میں آسکے جیسے پیشاب، پاخانہ۔

نجاستِ حکمی وہ ناپاکی ہے جو شریعت کے حکم سے ثابت ہو مگر دیکھنے میں نہ آسکے جیسے بے وضو ہونا۔

نجاستِ حقیقی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نجاستِ غلیظہ، دوسری خفیفہ۔ جو ناپاکی سخت ہو، تھوڑی سی بھی لگ جاوے تو دھونے کا حکم ہے اُسے **نجاستِ غلیظہ** کہتے ہیں۔ جو ناپاکی ذرا کم اور ہلکی ہو اُسے **نجاستِ خفیفہ** کہتے ہیں۔

نجاستِ حکمی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک **حَدَثِ اصغر** یعنی بے وضو ہونا دوسری **حَدَثِ اکبر** یا **جَنابت** یعنی غسل کی حاجت ہونا (کبیری)

مسئلہ۱ آدمی کا پیشاب، پاخانہ، سب جان وَروں کا پاخانہ، حرام جان وَروں کا پیشاب، آدمی اور جان وَروں کا بہتا ہوا خون، منی اور شراب نجاستِ غلیظہ ہیں (مراقی الفلاح) **مسئلہ۲** پسینہ ہر جان وَر کا اُس کے جھوٹے کے حکم میں ہے اور جُگال ہر جان وَر کا اُس کے پاخانہ کے حکم میں ہے۔ مرغی، بطخ، مرغابی کی بیٹ اور سُوَر کا گوشت، بال

عہ مسلم، دارِ قطنی ۱۲

ہڈی وغیرہ اِس کی سب چیزیں نجاستِ غلیظہ ہیں (غُنیَہ) **مسئلہ[۳]** انڈا تازہ ہو یا غیر تازہ، جب کہ اُس پر نجاستِ ظاہری نہ لگی ہو، پاک ہے (بحر، شامی) **مسئلہ[۴]** حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جان وَروں کا پیشاب نجاستِ خفیفہ ہے (مراقی الفلاح) **مسئلہ[۵]** نجاستِ غلیظہ میں سے اگر پتلی یا بہنے والی چیز کپڑے یا بدن پر لگ جائے جیسے پیشاب تو اگر (ایک ہی جگہ یا کئی جگہ کی ملاکر) پھیلاؤ میں، ہتھیلی کے گہراؤ یا روپئہ[۱] سے کم ہو تو اُس کا دھونا سُنّت ہے اور روپئہ کے برابر ہو تو دھونا واجب[۲] ہے اور روپئہ سے زیادہ ہو تو اُس کا دھونا فرض ہے اور اگر نجاستِ غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جائے جیسے پاخانہ یا مُرغی وغیرہ کی بیٹ تو اگر وزن میں (اندازِہ میں) ساڑھے[۴] چار ماشے سے کم ہو تو اُس کا دُھونا سُنّت ہے اور ساڑھے چار ماشے کے برابر ہو تو دھونا واجب ہے اور ساڑھے چار ماشے سے زیادہ ہو تو اُس کا دھونا فرض ہے۔ پس اگر کسی نے پانی سے اِستنجا کیے بغیر (وضو کرکے) نماز شروع کردی تو (پتلی اور گاڑھی ہر دو قسم کی نجاستوں میں) پہلی صورت میں نماز[۳] مکروہِ تنزیہی ہوگی (معاف ہے، نماز نہ لَوٹائے) دوسری صورت میں ناقص اور مکروہِ تحریمی

---

[۱] یا دِرہم ۱۲ (مراقی) [۲] ایک مثقال کے برابر ۱۲ (بحر وغیرہ) [۳] مگر وقت ملنے پر تھوڑی سی نجاست بھی دھو لینی چاہیے اور کھانے میں کوئی نجاست ذرا سی بھی پڑ جائے گی تو وہ ناپاک ہو جائے گا اور اُسے کھالیا تو گناہ ہوگا ۱۲ (ہدایہ وغیرہ)

[۴] ½ ۴ ماشے = ½ ۴ گرام تقریباً

ہوگی (اگرچہ نماز کے فرائض اُس سے ادا ہو جائیں گے اور قضا اُس کے ذمّہ فرض نہ ہوگی مگر چوں کہ ہر ترکِ واجب سے لوٹانا واجب ہوتا ہے اِس لیے) پوری کرکے استنجا کرے پھر تلافیِ کمی کے لیے اُس نماز کو لوٹالے اور تیسری صورت میں (جس میں دھونا فرض ہے) نماز بالکل نہیں ہوگی اِس لیے نماز توڑ دے اور اِستنجا[عہ] کر کے پھر پڑھے (طحطاوی ومراقی وغیرہ) **مسئلہ** اگر نجاستِ خفیفہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو جس حصّہ میں لگی ہے اگر اُس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر پُورا چوتھائی یا اُس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں، اُس کا دھونا واجب ہے ، بغیر دھوئے ہوئے نماز درست نہیں (مراقی الفلاح) **مسئلہ** نجاستِ غلیظہ جس (ٹھہرے[عہ] ہوئے) پانی میں پڑ جائے تو وہ بھی نجس غلیظ ہو جاتا ہے اور نجاستِ خفیفہ پڑ جائے تو وہ پانی بھی نجس خفیف ہو جاتا ہے ، چاہے کم (ایک قطرہ) پڑے یا زیادہ (ردّالمحتار) **مسئلہ** بدن یا کپڑے پر غلیظہ اور خفیفہ دونوں نجاستیں لگیں تو اگر دونوں مِلی ہوئی ہوں یا الگ الگ ہوں مگر دونوں برابر ہوں یا غلیظہ زیادہ ہو تو خفیفہ غلیظہ کے

عہ وضو دوسری اور تیسری صورت میں وہی کافی ہے ۱۲ عہ تھوڑا پانی مُراد ہے جو دَہ دردَہ حوض سے کم ہو۔ دَہ در دَہ اُس حوض کو کہتے ہیں جس کا کُل رقبہ سَو مربّع ہاتھ ہو مثلاً دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو یا چھتّیس ہاتھ گول (یا تقریبًا ساڑھے گیارہ ہاتھ قُطر) ہو اور اِتنا گہرا ہو کہ اُس میں چُلّو بھرنے سے زمین نہ کُھلتی ہو ۱۲ (دُرِّ مختار وعالم گیری)

حکم میں ہوگی اور اگر الگ ہونے کی صورت میں خفیفہ زیادہ ہو تو سب خفیفہ سمجھی جائے گی (دُرِّ مختار) مسئلہ اگر کپڑے یا بدن پر نجاست لگ گئی اور یہ یاد نہیں کہ کون سے مقام پر لگی ہے تو اندازہ سے جو جگہ زیادہ خیال میں آوے، کپڑے یا بدن کو وہاں سے دھوڈالے اور اگر کسی طرف غالب خیال نہ ہو تو احتیاط اِس میں ہے کہ ایسے کپڑے یا بدن یا عضو کو پورے کو دھودے' اور اگر اندازہ سے دھودیا پھر بعد میں نجس جگہ کا پتہ چلا تو پھر اُسی خاص جگہ کا پاک کرنا ضروری ہے (دُرِّ مختار وغیرہ)

مسئلہ اگر پیشاب کی چھینٹیں بہت باریک باریک کسی کے کپڑوں یا بدن پر پڑجاویں کہ بغیر غور سے دیکھے دِکھائی نہ دیں تو اُس کا کچھ حرج نہیں، دھونا واجب نہیں ہے (شرح کنز) لیکن دھولینا بہتر ہے مسئلہ اِسی طرح راستوں کی کیچڑ (خصوصًا) بارش ہوجانے پر پاک، ناپاک پانی بدن یا کپڑوں پر لگ جاتا ہے جس سے بچنا مشکل ہوتا ہے، وہ بھی معاف ہے بشرطے کہ بدن اور کپڑے میں نجاست کا اثر معلوم نہ ہو (مراقی الفلاح) فتوے اِسی پر ہے، باقی احتیاط اِس میں ہے کہ جس شخص کی بازار اور راستوں میں زیادہ آمد و رفت نہ ہو وہ بدن اور کپڑے پاک کرلیا کرے چاہے ناپاکی کا اثر بھی محسوس نہ ہو (ردُّالمحتار) مسئلہ جان وَر کے ذبح کے بعد جو خون اُس کے گوشت وغیرہ میں لگا رہ جاتا ہے اور اُس سے

کپڑے آلودہ ہو جاتے ہیں وہ پاک ہے اِس لیے کہ وہ خون جاری نہیں ہے، اُس سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اگرچہ بہت ہو، البتہ اگر جاری خون گوشت میں لگ جاوے اور اُس سے کپڑے آلودہ ہو جاویں تو نجاستِ غلیظہ کی مقدار سے کپڑے ناپاک ہو جائیں گے (عالم گیری) مسئلہ[۱۳] منی اگر گاڑھی ہو تو اُس میں (ساڑھے چار ماشے) مقدار کا اعتبار ہے اور پتلی ہو تو پھر پھیلاؤ کا اعتبار ہوگا (قاضی خاں وغیرہ) مسئلہ[۱۴] کُتّے کا لعاب پتلی نجاست ہے اِس لیے اُس میں پھیلاؤ کا اعتبار ہے، وزن اور مقدار کا نہیں (شامی)۔ مسئلہ[۱۵] چھوٹا بچّہ جو دُودھ ڈالتا ہے، اگر مُنہ بھر نہ ہو تو نجس (ناپاک) نہیں ہے۔ اور مُنہ بھر ہو تو نجس ہے، بغیر اُس کے دھوئے نماز نہ ہوگی (دُرِّ مختار) مسئلہ[۱۶] دُھواں ہر چیز کا پاک ہے اور بھاپ نجس چیز کی نجس ہے (شرح مُنیَہ) مسئلہ جو نجس کپڑا بارش میں پھیلا ہوا ہو اور اِتنا پانی اُس پر پڑ جائے کہ اُس کی نجاست صاف ہو جائے تو بغیر نچوڑے وہ پاک ہو جاتا ہے (عزیز الفتاوٰے)

نجاسات کے مزید مسائل اسلامیات مکمّل میں لکھے گئے ہیں

صفائی، نفاست اور پاکیزگی

اللہ جمیل ہے اور جمال[۱] کو پسند کرتا ہے (مشکوٰۃ) اللہ نظیف ہے اور نظافت[۲] کو پسند کرتا ہے (مشکوٰۃ) پاکیزگی آدھا ایمان ہے (ترمذی) صفائی ستھرائی سے خدا کی نعمتوں کو ظاہر کرو (نسائی)

[۱] خوب صورتی اور موزونیت ۱۲ [۲] نفاست اور پاکیزگی ۱۲

پانی کا بیان

مسئلہ مطلق پانی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک جاری یعنی بہتا ہوا پانی، دوسرا بند یعنی ٹھہرا ہوا پانی (دُرِّ مختار)

مسئلہ[2] اگر بہتے ہوئے پانی میں نجاست گِر کر اُس کے تین اَوصاف رنگ، بو، مزہ میں سے ایک صفت بھی بدل دے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے (تنویر الابصار) مسئلہ[3] ایسے بہتے ہوئے ناپاک پانی میں جب پاک پانی اِس قدر مِل جاوے کہ اُس کے بدلے ہوئے وصف کو دُور کر دے تو وہ پاک ہو جاتا ہے اور اُس کا استعمال درست ہے (عالم گیری)

مسئلہ[4] ٹھہرے ہوئے پانی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قلیل یعنی تھوڑا، دوسرا کثیر یعنی زیادہ (دُرِّ مختار)

مسئلہ[5] جس پانی میں ایک طرف کی نجاست پڑی ہوئی کا اثر دوسری طرف نہ پہنچے جیسے دَہ در دَہ حوض تو وہ پانی کثیر ہے ورنہ قلیل اور کثیر پانی کی پاکی اور ناپاکی کا بھی وہی حُکم ہے جو جاری پانی کا ہے (تنویر، دُر) مسئلہ[6] جو حوض یا تالاب کم از کم دَہ در دَہ یا سَو مربع ہاتھ ہو خواہ لمبائی زیادہ ہو اور چوڑائی کم ہو مگر اُس کے ایک کنارہ کو حرکت دینے سے دوسرا کنارہ حرکت نہ کرے، اگر اُس میں ایک طرف نجاست پڑی ہو اور اُس کا

اثر دوسری جانب نہیں پہنچتا تو جِدھر نجاست پڑی ہے اُس طرف وضو نہ کرے، اُس کے سِوا جس طرف چاہے وضو کرے (دُرِّ مختار وغیرہ)

مسئلہ اگر کثیر پانی میں بدبُو آرہی ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ بدبُو نجاست کی ہے یا پاک چیز کی تو ایسے پانی سے وضو اور غسل درست ہے جب تک کہ اُس کے ناپاک ہو جانے کا علم نہ ہو کیوں کہ اکثر پانی بہت دنوں کا ہو جانے سے بھی بدبُو دار ہو جاتا ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ اگر قلیل یا کثیر پانی پتّے وغیرہ گِرنے سے بدبُو دار ہو جائے یا اُس پر کائی جم جائے تو اُس سے وضو غسل درست ہے کیوں کہ نجاست کے گِرنے سے تو ذرا سی تبدیلی کا بھی اعتبار ہے اور پاک چیز کے شامل ہونے سے پانی اُس وقت ناقابلِ استعمال ہوتا ہے جب کہ اُس کا پتلا پَن جاتا رہے یا نام پانی کا پانی نہ رہے (عالم گیری) مسئلہ بارش، چشمہ، ندی، نالہ، سمندر، حوض، کنوآں اور تالاب کے پانی سے استنجا، وضو اور غسل کرنا درست ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ کسی پھل یا درخت یا پتّوں سے نچوڑا ہوا عرق، جس پانی میں کسی پاک[ع] چیز کے مِل جانے سے اُس کا رنگ بُو یا مزہ بدل گیا ہو اور پانی گاڑھا ہو گیا ہو، ایسا ٹھہرا ہوا پانی جس میں کوئی ناپاک چیز گِر گئی ہو یا کوئی بہتے ہوئے خون والا جان دَر

ع اگر بہنے والی رنگ دار چیز ملے تو رنگ کا، بے رنگ (بہنے والی) ملے تو مقدار کا اور ٹھوس چیز ملے تو گاڑھے پَن کا اعتبار ہوگا ۱۲ (عالم گیری)

گر کر مر گیا ہو، وہ پانی جس سے وضو یا غسل کیا گیا ہو، وہ پانی جس میں نجاست کا اثر غالب[عہ] ہو اور وہ پانی جو حرام جانوروں کا جھوٹا ہو، اُس سے وضو اور غسل کرنا درست نہیں (درِّ مختار، عالمگیری)
مسئلہ[۱۱] اگر (مثلاً جنگل میں) کہیں تھوڑا پانی ملے تو جب تک اُس کی نجاست کا یقین نہ ہو اُس سے وضو کرنا درست ہے (مُنیۃ المصلّی)

مسئلہ[۱۲] (بغیر مجبوری کے) آبِ زم زم سے وضو و غسل کرنا اور ناپاک چیزوں کا دھونا منع ہے (مراقی الفلاح) مسئلہ[۱۳] دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے سفید داغ ہو جانے کا ڈر ہے اِس لیے اُس سے وضو اور غسل نہ کرنا چاہیے (شامی) مسئلہ[۱۴] اگر کوئی کافر یا بچّہ اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا البتّہ اگر معلوم ہو جاوے کہ اُس کے ہاتھ میں نجاست لگی تھی تو ناپاک ہو جاوے گا لیکن چوں کہ چھوٹے بچّوں کا کچھ اعتبار نہیں اِس لیے جب تک کوئی اَور پانی ملے، اُس کے ہاتھ ڈالے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا بہتر ہے (مُنیۃ المصلّی) مسئلہ[۱۵] (جب کہ بدن ظاہری نجاست سے پاک ہو) اگر نہاتے ہوئے یا وضو کرتے ہوئے مستعمل[عہ] پانی کی کسی قدر چھینٹیں پاک پانی میں پڑ جائیں تو وہ مکروہ (تنزیہی) ہے اور برابر یا زیادہ مقدار میں پڑ جائیں تو وہ پانی پاک ہے مگر پاک کرنے والا نہیں اِس لیے اُس سے وضو و غسل درست

عہ زیادہ ۱۲ عہ جو پانی (غسل یا وضو میں) استعمال ہو جائے ۱۲

نہیں ہے (عالم گیری وغیرہ) مسئلہ جس پانی میں تھوڑا سا دُودھ مِل جائے مگر دُودھ کا رنگ پانی میں نہ آئے، اُس سے وضو وغسل درست ہے (عالم گیری) مسئلہ سُرخ رنگ کی پُڑیہ (پِنکی) جو کنوؤں میں ڈالی جاتی ہے، اُس کے پانی سے اور جس پانی میں خوش بُو پیدا ہو جائے، اُس سے وضو وغسل درست ہے (امدادالفتاوٰے)

کنوئیں کے احکام

مسئلہ اگر کنواں دَہ در دَہ کی مقدار کا ہو تو وہ مِثل جاری اور کثیر پانی کے ہے جس کا ذِکر پہلے ہو چکا ہے اور اگر دَہ در دَہ کی مقدار کا نہ ہو تو اگر اُس میں نجاستِ خفیفہ یا غلیظہ (خواہ ایک قطرہ) گِر جائے یا آدمی، بکری، کتّا وغیرہ کے مانند یا اِن سے بڑا کوئی جان وَر گِر کر مر جائے یا کوئی جان وَر (خواہ چھوٹا ہو مثل چڑیا چوہا وغیرہ یا اِس سے بڑا مگر آبی نہ ہو) مر کر پھُول جائے یا پھٹ جائے یا خنزیر کا ایک بال بھی گِر جائے یا مُردہ کافر یا (غسل دینے سے پہلے) مُردہ مسلمان یا ناپاک، مسلمان گِر جائے یا جس جان وَر کا جھوٹا ناپاک یا مشکوک ہے، گِر کر زندہ نکلے بشرطے کہ مُنہ اُس کا گِرنے کے وقت پانی میں ڈوبا ہو، اِن سب صورتوں میں کنوئیں کا سارا پانی نکالنا واجب ہے (ہدایہ وعالم گیری وغیرہ)

مسئلہ جن جان وَروں میں خون نہیں ہوتا مثلاً مکھی، مچھر

وغیرہ یا جو جان وَر پانی میں رہتے ہیں مثلاً مچھلی، کچھوا وغیرہ اُن کے کُنویں میں مرنے سے یا (پاک) آدمی اور حلال جان وَر کے گِرکر زِندہ نکل آنے سے کُنْواں ناپاک نہیں ہوتا (عالم گیری وہدایہ)

مسئلہ[۳] شک کی بِنا پر کُنویں کو ناپاک نہیں کہا جائے گا جب تک کہ نجاست کے گِرنے کا یقین نہ ہو (دُرِّ مختار) مسئلہ[۴] کُنویں میں اگر جوتا وغیرہ گِر جائے جب کہ اُس پر نجاست کا لگا ہونا یقینی ہو تو سارا پانی نکالنا واجب ہے ورنہ نہیں (کبیری)

مسئلہ[۵] کُنویں میں کبوتر، چڑیا یا چیل وغیرہ کی بیٹ گِر جائے تو نجس نہیں ہوتا اور مرغی، بطخ کی بیٹ سے نجس ہو جاتا ہے اور سارا پانی نکالنا واجب ہے (مُنیۃ المصلّی) مسئلہ[۶] اگر کُنویں میں گوبر کا (چھوٹا) خشک اُپلا گِرتے ہی ثابت نکال لیا جائے اگرچہ تر ہو جائے تو کُنواں ناپاک نہیں ہوتا (امداد المفتین) مسئلہ[۷] نیز کُنویں میں تھوڑا سا گوبر یا لید یا اُونٹ اور بکری کی ایک دو مینگنی گِر جائے تو بوجہ اِس کے کہ اِس سے بچنا مشکل ہے، کُنواں ناپاک نہیں ہوتا، اور زیادہ گِریں تو ناپاک ہو جاتا ہے اور چوہے بلّی کا پیشاب گِر جائے تو وہ بھی معاف ہے (شامی وعالم گیری)

مسئلہ[۸] کُنویں میں چوہے کی دُم کٹ کر گِر پڑی تو سارا پانی نکالنا چاہیے (کبیری) مسئلہ[۹] چھپکلی میں بہنے والا خون نہیں سمجھا گیا اِس لیے اُس سے کُنواں نجس نہیں ہوتا البتہ گِرگٹ جس

میں بہنے والا خون ہوتا ہے ، اُس کے گرنے سے کُنواں ناپاک ہو جائے گا (عزیز الفتاوٰے) **مسئلہ** جس چیز کے گرنے سے کُنواں ناپاک ہوا ہے ، اگر وہ چیز باوجود کوشش کے نہ نکل سکے تو دیکھنا چاہیے کہ وہ کیسی ہے۔ اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود تو پاک ہوتی ہے لیکن ناپاکی لگنے سے ناپاک ہوگئی ہے جیسے کپڑا ، گیند جوتا تب تو اُس کا نکالنا معاف ہے ، نجاست کے اعتبار سے ہی پانی نکال ڈالیں اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود ناپاک ہے جیسے مُردہ جان ور ، چوہا وغیرہ تو جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ گل سڑ کر مٹّی ہو گیا ہے اُس وقت تک کُنواں پاک نہیں ہو سکتا اور جب یہ یقین ہو جاوے ، اُس وقت سارا پانی نکال دیں کُنواں پاک ہو جائے گا (عالم گیری و شامی) **مسئلہ[۱۱]** خون جاری والے جان ور مثل کبوتر اور بلّی کے کُنویں میں گر کر مُردہ نکلنے سے چالیس سے ساٹھ ڈول[ع] تک اور چوہے یا چڑیا کے مثل ہیں تو اُن کے مرنے سے بیس سے تیس ڈول تک نکالنے چاہییں (تنویر الابصار)

مسئلہ[۱۲] دو چوہے ایک چوہے کا حکم رکھتے ہیں ، تین چوہے سے پانچ چوہے تک ایک بلّی کا حکم رکھتے ہیں اور چھ چوہے یا دو بلّی ایک بکرے کا حکم رکھتے ہیں (دُرِّ مختار) **مسئلہ[۱۳]** ہر بچّہ اپنے بڑے کا حکم رکھتا ہے (ردّ المحتار)

ع جس میں اوسطاً ایک صاع یعنی ساڑھے تین سیر یا سوا تین کِلو پانی سماتا ہو ۱۲ (دُرِّ مختار وغیرہ)

مسئلہ[۱۴] اگر کنوئیں کا سارا پانی نکالنا (مشکل) ہو تو پہلے کُل پانی کو رسّی وغیرہ کے ذریعہ ناپ لیا جائے۔ مثلاً پانچ ہاتھ پانی ہے اور سَو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو چار ہاتھ باقی رہا تو معلوم ہوا کہ سَو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا پس پانچ ہاتھ (پورا پانی) نکالنے میں پانچ سو ڈول نکالنے چاہییں یا ایک گھنٹہ پانی نکالنے پر جس قدر پانی کم ہو جاوے اُسی قدر گھنٹوں کے حساب سے پانی نکال دیں، خواہ نیا پانی آتا رہے اور کنواں خالی نہ ہو (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ[۱۵] جتنا پانی نکالنا ضروری ہو، چاہے ایک دَم نکالیں، چاہے تھوڑا تھوڑا کر کے کئی دفعہ میں نکالیں، دونوں طرح درست ہے (شامی) **مسئلہ**[۱۶] کنوئیں کے پاک ہونے سے اُس کے رسّی، ڈول وغیرہ خود بخود پاک ہو جاتے ہیں (شامی) **مسئلہ** اگر پیشاب وغیرہ پڑنے سے کنواں ناپاک ہوا پھر اُس کا پانی باقاعدہ نہ نکالا گیا بلکہ اُسی حالت میں چھوڑ دیا اور اُس کا استعمال جاری رکھا تو اِس طرح بھی پانی کی ضروری مقدار نکل جانے سے وہ پاک ہو جائے گا اگرچہ پوری مقدار نکلنے سے پہلے اُس کا پانی ناقابلِ استعمال ہوگا یعنی اُس سے دھویا ہوا بدن اور کپڑے وغیرہ ناپاک سمجھے جائیں گے (فتویٰ)

کھاؤ اور پیو اور مت اُڑاؤ (قرآن)
معدہ تمام بیماریوں کا گھر ہے (حدیث)

دستی نلکے کا حکم

ہینڈ پمپ (ہاتھ کے نلکے) میں اگر نجاست گر جائے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے اور نجس ہونے کے وقت جس قدر اُس میں پانی ہو اُس قدر نکال دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور اگر اُس کے نیچے پانی جمع رہتا ہو تو اندازہ سے جب وہ بھی نکل جاوے تب پاک ہوگا اور اُس میں کوئی نجس چیز گر جائے (جیسے ناپاک لکڑی) تو اگر وہ نکالی نہ جا سکے تو پانی نکالنے کے بعد اُس کا نکالنا معاف ہے اور اگر کوئی نجاست گر جائے (جیسے مُردار کی بوٹی) تو اِتنی مدّت تک انتظار کریں کہ گمان غالب ہو کہ وہ مِٹّی ہو گیا (امداد الفتاویٰ)

بلدیہ کے نلکے

"میونسپل کمیٹی" کے نلکے جن میں ٹنکی سے پانی آتا ہے، اگر اُن میں کسی جگہ نجاست گر جائے یا اُن کا پائپ راستہ میں کہیں سے پھٹ جائے اور پھر پانی کسی نجس جگہ سے گذر کر پائپ کے ذریعہ نلکے سے آئے (خواہ نزدیک سے یا دُور سے) تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہے یعنی پاک ہے اور اُس سے وضو وغیرہ درست ہے جب تک کہ اُس کے رنگ، بُو یا مزہ میں فرق نہ آئے (دُرِّ مختار)

گھریلو ٹنکی اور حوض

سوال آج کل عام شہروں میں گھروں کے اندر غسل خانوں وغیرہ میں پانی پہنچانے کے لیے پائپ سسٹم کا رواج ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ سرکاری پانی کا پائپ ہر مکان میں پہنچا دیا جاتا ہے، مکان والا اُس پانی کو جمع رکھنے کے لیے ایک حوض زمین دوز بناتا ہے پھر ہینڈ پمپ وغیرہ کے ذریعہ اُس کا پانی عمارت کی سب سے اُونچی سطح پر رکھی ہوئی ٹنکی میں پہنچا دیا جاتا ہے پھر اُس ٹنکی سے پائپ کے ذریعہ یہ پانی مکان کے مختلف حصّوں اور غسل خانوں میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر ایسے حوض یا ٹنکی میں جو عموماً دَہ دردَہ سے کم ہوتی ہے، کوئی نجاست گِر جائے تو اُس کا پانی ناپاک ہو جائے گا یا نہیں اور اگر ناپاک ہو جائے تو اُس کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب اگر نیچے کے حوض یا اُوپر کی ٹنکی میں نجاست ایسی حالت میں گری ہے کہ اُس کا پانی دونوں طرف سے جاری ہو مثلاً سرکاری پانی حوض میں آرہا ہے اور حوض کا پانی بذریعہ پائپ اُوپر چڑھایا جا رہا ہے یا چھت کی ٹنکی میں ایک طرف پائپ کے ذریعہ پانی چڑھایا جا رہا ہے اور دوسری طرف پائپ کے ذریعہ غسل خانہ وغیرہ میں پانی نکالا جا رہا ہے تو بہت سے عالموں کے نزدیک یہ

حوض یا ٹنکی اُس وقت جاری پانی کے حکم میں ہو جانے کی وجہ سے ناپاک ہی نہ ہوگی (شرح مُنیہ) اور اگر ٹنکی یا حوض کا پانی دونوں طرف سے جاری نہ ہو، دونوں طرف یا ایک طرف سے بند ہو تو (بہت سے عالِموں کے نزدیک) یہ ٹنکی یا حوض ناپاک ہو جائے گا پھر اُس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو نجاست گری ہے، اگر وہ جسم دار ہے تو پہلے اُس نجاست کو ٹنکی میں سے نِکال دیا جائے پھر اُس کو دونوں طرف سے جاری کر دیا جائے یعنی اُس حوض یا ٹنکی کے ایک طرف سے پانی داخِل کیا جائے اور دوسری طرف سے نِکالا جائے۔ دوسری طرف پانی نکلتے ہی یہ حوض اور ٹنکی اور پائپ سَب پاک ہو جائیں گے البتہ بعض عالِموں کے نزدیک تین مرتبہ اور بعض کے نزدیک ایک مرتبہ حوض یا ٹنکی کا پانی بھر کر نِکال دینا ضروری ہے (شرح مُنیہ) اِس لیے احتیاطًا ایک طرف سے پانی داخِل کر کے دوسری طرف سے اِتنا پانی نِکال دیا جائے جتنا نجس ہونے کے وقت اُس حوض یا ٹنکی میں موجود تھا۔ اِس کے بعد حوض، ٹنکی اور اُس کے پائپ کو پاک سمجھا جائے
(آلاتِ جدیدہ)

خُوردونوش میں سادہ کھانا، دودھ، چائے اور پھل پر اکتفا کیجیے
اور
پان، بیڑی، سگریٹ، حُقّہ، مٹھائی، پیسٹری اور چاٹ وغیرہ
تمام غیر ضروری چیزیں چھوڑ دیجیے

جھوٹے کا بیان

مسئلہ آدمی، گھوڑا اور تمام حلال جان وروں کا جھوٹا پاک ہے (عالمگیری) بشرطے کہ اُن کے مُنہ میں کوئی ناپاکی نہ لگی ہو مثلاً کسی آدمی نے شراب پی پھر فوراً پانی پیا تو اُس کا جھوٹا پانی ناپاک ہے (عالمگیری) مسئلہ۲ گدھے اور خچّر کا جھوٹا مشکوک ہے اِس لیے اگر اُن کے جھوٹے پانی سے وضو کرے تو تیمّم بھی کرے (ہدایہ) مسئلہ۳ کُتا، سُوَر، شیر، بھیڑیا وغیرہ اور تمام حرام جان وروں کا جھوٹا ناپاک ہے (عالمگیری) مسئلہ۴ بلّی، چوہا، چھپکلی پھرنے والی مُرغی، نجاست کھا لینے والے حلال جان ور اور تمام حرام پرندوں کا جھوٹا مکروہ (تنزیہی) ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ۵ بلّی نے چوہا کھا کر فوراً برتن میں مُنّہ ڈال دیا تو وہ نجس ہو جائے گا اور اگر تھوڑی دیر ٹھہر کر مُنّہ ڈالے کہ اپنا مُنّہ زبان سے چاٹ چکی ہو تو نجس نہ ہوگا بلکہ مکروہ ہی رہے گا (ہدایہ)

تنبیہ بلّی کا جھوٹا کھانے سے سانس وغیرہ کی بیماری لگ جانے کا اندیشہ ہے اِس لیے نہ کھانا چاہیے۔

(دین کا) علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے (ابن ماجہ)

اِستنجے کا بیان

اَللّٰہ تعالٰی پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے (توبہ)
ارشادِ نبویؐ ہے ، اِستنجا کرنے کا اِلتزام رکھو (ابنِ ماجہ)

مسئلہ جب سوکر اُٹھے تو جب تک گٹّے تک ہاتھ نہ دھولے تب تک ہاتھ پانی میں نہ ڈالے ، چاہے ہاتھ پاک ہو یا ناپاک ہو (دُرِّ مختار)

پیشاب یا پاخانہ کی گندگی سے پاکی حاصل کرنے کو **اِستنجا** کہتے ہیں ۔ پیشاب کے لیے چھوٹا اِستنجا اور پاخانہ کے لیے بڑا اِستنجا کہا جاتا ہے ۔

مسئلہ۲ جب پیشاب ،پاخانہ کے لیے اُس کی جگہ جاوے تو داخِل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ (شروع اللہ کے نام سے ، اے اللہ میں ناپاکی اور ناپاکوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں) (اَشِعَّۃُ اللَّمعات) پڑھے اور پہلے بایاں[۲] پاؤں اندر رکھے اور جب نکلے تو پہلے دایاں پاؤں باہر نکالے اور پڑھے غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیۤ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (بخشش چاہتا ہوں میں آپ کی ، اللہ کا شُکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف والی چیز کو دُور کیا اور مجھے آرام دیا) (مشکوٰۃ ۔ رَدّ المحتار)

عہ یعنی ضرور کیا کرو ۱۲ عہ غسل خانہ میں بھی ۱۲

مسئلہ[۳] سورج یا چاند کی طرف، قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ کرکے سایہ دار یا پھل دار درخت کے نیچے، کسی سوراخ میں، راستہ میں، قبرستان میں، پانی کے اندر، مسجد کے پاس، جس جگہ بے پردگی ہوتی ہو یا ایسی جگہ بیٹھ کر جہاں سے پیشاب وغیرہ کی چھینٹیں اُڑ کر اپنے اُوپر آئیں، پیشاب یا پاخانہ کرنا مکروہ (تحریمی) ہے (ردّ المحتار وغیرہ) مسئلہ قبلہ کی طرف پاؤں کرنا یا تھوکنا بھی مکروہ (تحریمی) ہے (دُرِّ مختار) البتہ قبلہ کی طرف (علاوہ اِستنجے کے) پُشت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے (امداد المفتین)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے پر عذابِ قبر ہوتا ہے (حاکم) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ حدیث بیان کرے کہ رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم (بِلا عُذر) کھڑے ہوکر پیشاب کیا کرتے تھے تو اِس حدیث کو سچا نہ مانو، رسولُ اللہؐ نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا ہے (ترمذی) آپؐ کا ارشاد ہے، کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا کرو (ابنِ ماجہ)

مسئلہ[۵] پیشاب، پاخانہ کرتے ہوئے بات کرنا، کلمہ کلام پڑھنا ایسی چیز (مثل انگوٹھی یا کُھلا تعویذ) جس پر کوئی متبرّک نام یا کلام لکھا ہوا ہو، اپنے ساتھ رکھنا اور لیٹ کر، کھڑے ہوکر یا ننگے[۶]

عہ جب کہ سورج بادل یا گرد و غبار کی وجہ سے چُھپا ہوا نہ ہو ۱۲ (امداد الفتاویٰ)

عہ اور ننگے سر پیشاب، پاخانہ کرنا خلافِ اَولٰی ہے یعنی بہتر نہیں ہے ۱۲

ہوکر پیشاب، پاخانہ کرنا منع ہے (شامی وغیرہ) مسئلہ۶ پیشاب کرنے کے بعد مٹّی کے پاک ڈھیلے سے (بائیں ہاتھ سے) پیشاب کو سکھائے پھر پانی سے دھوڈالے۔ پاخانہ کے بعد مٹّی کے تین یا پانچ (طاق عدد) ڈھیلوں سے پاخانہ کے مقام کو صاف کرے، اِس کے بعد پانی سے دھوئے پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑ کے یا مٹّی سے مَل کر دھو ڈالے (مشکوٰۃ۔ ردّالمحتار) مسئلہ۷ ایک ڈھیلے سے دوبارہ اِستنجا نہ کرے (عالم گیری) مسئلہ۸ (مرد اور عورت دونوں کے لیے) ڈھیلے سے اِستنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سُنّت ہے لیکن اگر نجاست پھیل جائے تو پھر پانی سے دھونا واجب ہے اور اگر نجاست نہ پھیلی ہو تو صرف ڈھیلے سے یا صرف پانی سے پاک کرکے بھی نماز درست ہے لیکن سُنّت کے خلاف ہے (شرح تنویر و ردّالمحتار)

مسئلہ۹ مٹّی کا ڈھیلا، پتّھر، ریت، بے قیمت کپڑا اور پانی سے استنجا کرنا درست ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ۱۰ پکّی اینٹ، ٹھیکرا، پتّے ہڈّی، گوبر، شیشہ، کوئلہ، قیمتی کپڑا اور کاغذ سے استنجا کرنا مکروہِ تحریمی ہے (ردّالمحتار و شرح تنویر) مسئلہ۱۱ اگر پیشاب، پاخانہ دونوں ساتھ کیے ہیں تو پہلے پیشاب کے مقام کو ڈھیلے سے خشک کرے پھر پاخانہ کی جگہ، اِس کے بعد پانی سے دھوئے (قواعدِ کُلّیہ)

مسئلہ۱۲ مجبوری میں دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا جائز ہے (عالم گیری)

---

۱ کھڑے ہوکر یا ٹہل کر جیسا موقع ہو البتّہ عام راستہ سے بچ کر اور مُنہ پھیر کر ایک طرف (ڈھیلے سے) اِستنجا کرے ۱۲

وُضو کا بیان

وضو کرنا نماز کے لیے فرض اور پاکیزگی کا بہترین ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے ، اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اُٹھو تو اپنے چہروں کو دھولو اور ہاتھوں کو کُہنیوں سمیت اور اپنے سروں پر ہاتھ پھیرو اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں سمیت دھولو (مآئدہ)

حضور صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز میری اُمّت کی علامت یہ ہوگی کہ اُن کی پیشانی اور وضو کے اعضاء نور سے چمکتے ہوں گے ، جو شخص اپنے نور کو بڑھانا چاہے وہ (وضوءِ کامل کے ذریعہ اُس کو) بڑھائے (بخاری و مسلم)

فرمایا، جنّت کی کُنجی نماز ہے اور نماز کی کُنجی وضو (مشکوٰۃ)

وضو کرنے والے کے تمام (چھوٹے چھوٹے) گناہ پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ پانی کا آخری قطرہ ہر عضو کے آخری گناہ کو ساتھ لے کر گرتا ہے (مسلم) جو شخص وضو پر وضو کرے (جب کہ پہلے وضو سے کوئی عبادت کر چکا ہو) اُس کے واسطے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور وضو کے مقررہ ثواب سے زیادہ دیا جاتا ہے (ترمذی) جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اُسے دُونا ثواب مِلتا ہے (طبرانی) جس شخص کو وضو کی حالت میں مَوت آئے اُسے شہادت کا ثواب ملے گا (ابویعلیٰ) جو کوئی وضو سے سوئے اور اتّفاق سے اُسی رات فوت ہو جائے تو وہ اللہ تعالےٰ

کے نزدیک شہید ہے (لُباب الاخبار) ہمیشہ باوضو رہنے سے بَلیّات[1] دور ہوتی ہیں اور وضو کی برکت سے گناہ معاف ہونے کے علاوہ انسان بہت سے گناہوں سے بچا رہتا ہے۔

وضو کرنے کا طریقہ

یہ مسنون[2] طریقہ بروایت حضرت عبداللہ بن زید
بن عاصمؓ بخاری و مسلم اور نسائی سے ماخوذ[3] ہے

وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف مُنہ کر کے کسی اونچی جگہ پر بیٹھے اور بسم اللہ کر کے پہلے تین دفعہ گٹوں تک دونوں ہاتھ دھووے پھر مسواک کرے، اگر مسواک نہ ہو تو اُنگلی ہی دانتوں پر مَلے، تین دفعہ کُلی کرے اگر روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے پھر تین دفعہ ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر تین دفعہ مُنہ دھوئے، ماتھے کے شروع سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک پھر تین دفعہ دایاں ہاتھ کُہنی سمیت دھوئے[4] پھر بایاں ہاتھ کُہنی سمیت تین دفعہ دھوئے اور ایک ہاتھ کی اُنگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال کر خِلال کرے۔ اگر انگوٹھی چھلا ہاتھ میں پہنے ہو تو اُسے ہِلا لیوے تاکہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے پھر ایک دفعہ سارے سر

---

[1] بَلائیں، مصیبتیں ۱۲ [2] سُنّت کیا گیا ۱۲ [3] لیا گیا ہے ۱۲ [4] دونوں ہاتھ اُنگلیوں کی طرف سے کُہنیوں کی طرف کو دھوئے ۱۲

کا مسح کرے پھر کانوں کا مسح کرے پھر گردن کا مسح کرے پھر تین دفعہ دایاں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے[ع] پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیروں کی انگلیوں کا خلال کرے (پیر کی دائیں چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے) اخیر میں پھر ایک بار بایاں ہاتھ دھولے (مراقی الفلاح و بحر وغیرہ)



مسواک کرنا

حضور صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ دو رکعتیں مسواک کر کے پڑھنا اُن ستّر رکعتوں سے افضل ہے جو بے مسواک کیے پڑھی جائیں (بیہقی)

فرمایا، اگر مجھے اپنی اُمّت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لیے مسواک کو لازم کر دیتا (ترمذی) مسواک سے مُنہ پاک اور خدا راضی ہوتا ہے (بخاری) مسواک کے اہتمام میں ستّر فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمۂ شہادت پڑھنا نصیب ہوتا ہے۔ اِس کے برخلاف افیون کھانے میں ستّر نقصان ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ یاد نہیں آتا (نہایۃ الامل)

مسواک کسی کڑوے درخت کی ہو جیسے نیم کی لکڑی یا پیلو کی جڑ ہو، مسواک سیدھی ہو، گرہ دار نہ ہو، کم سے کم چار اُنگل اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو، انگوٹھے سے زیادہ موٹی نہ ہو، جلد جلد بناتا رہے

[ع] دونوں پیر بائیں ہاتھ سے اور ایک ہاتھ سے دھوئے ۱۲

کہ ریشے سخت مگر باریک ہوں۔

پہلے ایک کُلّی کرے پھر مسواک کو دھوکر دائیں ہاتھ میں اِس طرح پکڑے کہ بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر چھنگلیا نیچے اور انگوٹھا مُنہ کے سامنے آجائے۔ مسواک دانتوں کی چوڑائی میں (دائیں بائیں) کرے لمبائی میں نہ کرے۔ پہلے دائیں طرف پھر سامنے کے دانتوں میں پھر بائیں طرف، اِسی طرح اندر کی طرف۔ تین دفعہ مسواک کرنا اور ہر دفعہ مسواک کو دھولینا مسنون ہے، اگر وقت کم ہو تو خیر ایک ہی دفعہ سہی۔ ننگے ہوکر مسواک کرنا، لیٹ کر مسواک کرنا، مُٹھی سے پکڑنا، چوسنا فراغت کے بعد دھوکر نہ رکھنا، مسواک کو کھڑی کرکے نہ رکھنا، اُلٹی کرکے رکھنا اور کسی دوسرے کی مسواک کرنا منع ہے (دُرِّمختار وغیرہ)

مسواک کا حکم مَرد، عورت سب کے لیے یک ساں ہے (ردّالمحتار)

مسئلہ بُرش نجس بالوں کا حرام ہے، مشکوک کا استعمال نہ کرنا بہتر ہے، غیر مشکوک کا جائز ہے مگر بلا ضرورت سُنّتِ مسواک کا قائم مقام نہ ہوگا نیز عادت بُرش کی نامناسب ہے اِس لیے کہ (مسواک کے بجائے) یہ طریقہ اہلِ اسلام کا نہیں ہے (امداد المفتین)

وُضو میں مسح کرنا

دونوں ہاتھ کُہنیوں سمیت دھونے اور اُنگلیوں کا خِلال کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر نیچے کی تین اُنگلیوں کے سِرے

ملائے اور ماتھے کی طرف سے شروع کرکے سر کے درمیانی حصّہ کا مسح کرے پھر پیچھے لے جاکر اُنگلیاں علیحدہ کردے اور ہتھیلیوں سے سر کے دائیں بائیں حصّہ کا مسح کرتے ہوئے ہاتھوں کو پیچھے سے آگے کی طرف لائے پھر شہادت کی اُنگلیوں سے کانوں کے اندر کا اور انگوٹھوں سے باہر کا مسح کرکے اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کا مسح کرے (مالابُدّمنہ)

مسئلہ کانوں اور گردن کے مسح کے لیے الگ[1] پانی لینے کی ضرورت نہیں (دُرِّ مختار) **مسئلہ** گلے کا مسح کرنا بدعت ہے (کنز)

وضو کے فرض

۱۔ مُنہ[2] دھونا ۲۔ کُہنیوں سمیت ہاتھ دھونا ۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا ۴۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا (مائدہ۔ بحر)

وضو کی سُنّتیں

۱۔ وضو کی نیت کرنا ۲۔ بسم اللہ کرنا ۳۔ دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھونا ۴۔ مسواک کرنا ۵۔ کُلّی کرنا ۶۔ ناک میں پانی ڈالنا ۷۔ ہر عُضو کو تین[3] بار دھونا ۸۔ داڑھی[4] کا خِلال کرنا ۹۔ ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا ۱۰۔ ایک بار تمام سر کا مسح کرنا ۱۱۔ کانوں کا مسح کرنا ۱۲۔ ترتیب

---

[1] نسائی، ابوداؤد ۱۲ [2] مراد تمام چہرہ ۱۲ (بحر) [3] فتح القدیر ۱۲ [4] البتہ جو شخص حج یا عُمرہ کے ارادہ سے احرام باندھے ہوئے ہو اُسے داڑھی میں خِلال نہ کرنا چاہیے ۱۲ (دُرِّ مختار)

سے وضو کرنا ۱۴۔ پے درپے وضو کرنا یعنی ایک عُضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے (تنویر، دُرِّمختار)

مسئلہ وضو (یا غسل) کے اعضاءؑ کو دائیں طرف سے شروع کرنا بھی سُنّت ہے (بخاری) **مسئلہ** ہر عُضو کو دھوتے وقت سُنّتعہ ہے کہ اُس پر ہاتھ بھی پھیر لے تاکہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے، سب جگہ پانی پہنچ جاوے (شامی) **مسئلہ** مُنہ دھونے کے بعد داڑھی میں اِس طرح خِلال کرے کہ دائیں ہاتھ میں چُلّو بھر پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے پہنچائے پھر (دائیں) ہاتھ کی پُشت گلے کی طرف کرکے اُنگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے سے اُوپر کی طرف تین دفعہ لے جائے (ابوداؤد۔ دُرِّمختار)

وُضو کے مُستحبات

۱۔ قبلہ کی طرف مُنہ کرکے بیٹھنا ۲۔ پاک اور اُونچی جگہ پر بیٹھ کر وُضو کرنا ۳۔ وُضو کے کام میں دوسرے سے مدد نہ لینا ۴۔ گردن کا مسح کرنا ۵۔ وُضو سے پہلے (تسمیہ میں) بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ (اللہ عظمت والے کے نام سے شروع کرتا ہوں اور دینِ اسلام پر ہونے کے سبب اللہ کی حمد کرتا ہوں) اور وضو کے بعد کلمۂ شہادت اور اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ (اے اللہ! کردے مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور کردے مجھ کو گناہوں سے پاک ہونے والے

ع بدن کے حصّے ۱۲ عہ وضو کی مذکورہ سب سُنّتیں مؤکدہ ہیں ۱۲ (فتاوٰے)

لوگوں میں سے اور کردے مجھ کو اپنے نیک بندوں میں سے) اور سورۃ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھنا (شامی، مراقی الفلاح)

مسئلہ[۱] وُضو کرنے سے پہلے ٹوپی اُتار دینا سُنّت یا مُستحب تو نہیں ہے البتہ سارے سر کے مسح کی سُنّت ادا کرنے کے آداب میں سے ہے کہ اگر ٹوپی وغیرہ اُتار کر رکھ دے گا تو آسانی سے مسح کرنے کی سُنّت ادا کرسکے گا، بہرحال اچھی بات ہے ورنہ بوقتِ مسح اُتارنی پڑے گی (فتوے)

مسئلہ[۲] عورت کے سر و بال ستر[۱] میں داخل ہیں، وہ حتّے الامکان ستر پوش[۲] رہے اور بِلا ضرورت سر نہ کھولے (عالمگیری)

مسئلہ[۳] اگر پہلے سے باوضو ہو مگر پان، تمباکو یا کچّا پیاز کھایا تھا یا حُقّہ وغیرہ پیا تھا تو کُلّی کرکے مُنہ صاف کرکے نماز یا قرآنِ پاک پڑھے (بخاری و مسلم - اِشباہ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس[۳]ؐ کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے آپ وضو کے بعد اعضاء کو خشک کرلیتے تھے (ترمذی)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ۷۸۶ بار اوّل و آخر طاق عدد درود شریف (بعد نمازِ عشا یا کسی اور وقت مقررہ پر) سات دن پڑھ کے کسی بھی جائز **مقصد** کے لیے دُعا کرے تو ان شاء اللہ تعالےٰ قبول ہوگی
(باوضو ہونا عملیات کے آداب میں سے ہے) (الدّرُ النّظیم)

---

[۱] چھپانے کے قابل عُضو ۱۲ [۲] سر وغیرہ چھپائے ہوئے ۱۲ [۳] بہت پاک ۱۲

وضو کی دُعائیں

ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الۡیُمۡنَ وَالۡبَرَکَةَ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنَ الشُّوۡمِ وَالۡهَلَاکَةِ ط (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں (دینی اور دُنیوی) برکت کا اور تیری پناہ چاہتا ہوں بدبختی اور ہلاکت سے)

کُلّی کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیۡ عَلٰی تِلَاوَةِ الۡقُرۡاٰنِ وَذِکۡرِكَ وَحُسۡنِ عِبَادَتِكَ (اے اللہ! میری مدد کر تلاوتِ قرآن پر اور اپنے ذکر پر اور اپنی عبادت کی خوبی پر) **ناک میں پانی ڈالتے وقت** اَللّٰهُمَّ اَرِحۡنِیۡ رَآئِحَةَ الۡجَنَّةِ وَلَا تُرِحۡنِیۡ رَآئِحَةَ النَّارِ ط (اے اللہ! سُنگھا مجھ کو خوش بو جنّت کی اور نہ سُنگھا مجھ کو بُو دوزخ کی) **مُنہ دھوتے وقت** اَللّٰهُمَّ بَیِّضۡ وَجۡهِیۡ یَوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ ط (اے اللہ! روشن کر میرا مُنہ جس دن روشن ہوں گے بہت سے مُنہ اور سیاہ ہوں گے بہت سے مُنہ) **دایاں ہاتھ دھوتے وقت** اَللّٰهُمَّ اَعۡطِنِیۡ کِتَابِیۡ بِیَمِیۡنِیۡ وَحَاسِبۡنِیۡ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ط (اے اللہ! میرا اعمال نامہ میرے دائیں ہاتھ میں دیجیو اور میرا حساب آسان کیجیو) **بایاں ہاتھ دھوتے وقت** اَللّٰهُمَّ لَا تُعۡطِنِیۡ کِتَابِیۡ بِشِمَالِیۡ وَلَا مِنۡ وَّرَآءِ ظَهۡرِیۡ (اے اللہ! میرا اعمال نامہ میرے بائیں ہاتھ میں نہ دیجیو اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے) **سر کا مسح کرتے وقت** اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیۡ تَحۡتَ ظِلِّ عَرۡشِكَ یَوۡمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرۡشِكَ (اے اللہ! سایہ دیجیو مجھ کو اپنے عرش کے نیچے جس روز کوئی سایہ نہ ہوگا سوائے تیرے عرش کے سایہ کے) **کانوں کا مسح کرتے وقت** اَللّٰهُمَّ

اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط (اے اللہ! کر مجھ کو اُن لوگوں میں سے جو سُنتے ہیں قول کو اور پَیے روی کرتے ہیں اُس کی جو اچھا ہوتا ہے) گردن کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِط (اے اللہ! آزاد کردے میری گردن آگ سے) دایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ ط (اے اللہ! ثابت رکھ میرے پاؤں صراط پر جس دن پھسلیں گے بہت سے پاؤں) بایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ ط (اے اللہ! کر میرے گناہوں کو بخشا ہوا اور میری کوشش کو مقبول اور میری تجارت کو نہ برباد ہونے والی) (ابن حبان وغیرہ)

حدیث شریف میں ہر عُضو کو دھوتے وقت کلمۂ شہادت پڑھنے کی بھی بہت فضیلت آئی ہے (مسلم) نیز حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اُس شخص کا وضو کامل نہیں ہوتا جو (وضو کے دوران) مُجھ پر درود نہ پڑھے (طبرانی) اور دوسری حدیث میں درود پڑھنے کا وقت وضو کے بعد آیا ہے (بیہقی)

معلوم کو معمول بناتے چلے جائیے

اِس اصول سے حدیث ذیل کی برکت ظاہر ہوگی اِن شاءاللہ تعالیٰ

جو شخص عمل کرے گا اُس علم کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اُسے سکھلایا ہے تو سکھلائیں گے اُس کو اللہ تعالیٰ وہ علم کہ نہیں جانتا ہے (اِجابۃ الداعی)

وضو کو توڑنے والی چیزیں

۱۔ پیشاب، پاخانہ کرنا یا اِن دونوں راستوں سے کسی اور چیز[1] کا نکلنا ۲۔ رِیح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا ۳۔ بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ وغیرہ کا نکل کر بہ[2] جانا ۴۔ مُنہ بھر کے قَے[3] ہونا ۵۔ سہارا لگا کر سونا ۶۔ نشہ ہوجانا ۷۔ بے ہوش ہو جانا ۸۔ دیوانہ ہو جانا ۹۔ نماز میں اِتنی آواز[4] سے ہنسنا کہ سب پاس[5] والے سُن لیں (دُرِّ مختار)

مسئلہ اگر کسی شخص کے پاخانہ کی جگہ کا کوئی جزو باہر نِکل آئے جسے کانچ نکلنا کہتے ہیں تو اُس سے وضو جاتا رہے گا خواہ وہ اندر خود بخود چلا جائے یا کسی طرح پہنچایا جائے (ردّ المحتار) لیکن بواسیر کے مسّے اگر باہر نِکل آئیں (اور خون نہ نکلے) تو اُس سے وضو نہیں ٹوٹتا (امداد الفتاوٰے)

مسئلہ مشہور ہے کہ کسی کو ننگا دیکھ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، یہ غلط ہے (اغلاط العوام) مسئلہ اپنی یا غیر کی شرم گاہ چھونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا (ابوداؤد۔ عالم گیری) البتہ مُستحب[6] ہے کہ ہاتھ دھولے (دُرِّ مختار)

---

[1] منی، مذی، ودی، کیڑا، پتھری وغیرہ ۱۲ (تنویر، دُرِّ مختار) [2] مشکوٰۃ ۱۲ [3] اُلٹی ۱۲
[4] خواہ ناک کے ذریعہ ہنسی کی آواز ظاہر ہو ۱۲ (دُرِّ مختار وغیرہ) [5] یعنی بالکل قریب والے ایک دو آدمیوں کے سُننے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۱۲ (مُنیہ) [6] دیکھو صفحہ ۲۳

وضو کے مکروہات

۱۔ ناپاک جگہ وضو کرنا ۲۔ دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا ۳۔ مُنہ پر زور سے پانی مارنا ۴۔ وضو کے پانی کا استعمال ضرورت سے کم یا زیادہ کرنا ۵۔ وضو کرتے ہوئے دُنیا کی باتیں کرنا (عالم گیری)

مسئلہ مسجد میں نماز کے واسطے اپنے لیے جگہ مخصوص کرنا یا پیشگی جگہ روک[ع] لینا منع ہے (حاکم) مسئلہ[۲] وضو پر وضو کرنا بہتر ہے لیکن اگر پہلے سے وضو ہو اور اُس سے کوئی وضوئی عبادت مثل نماز، سجدۂ تلاوت وغیرہ نہ کیا ہو تو اُس پر دوسرا وضو کرنا مکروہ (تنزیہی) ہے (دُرِّمختار) مسئلہ[۳] وضو کرتے ہوئے فضول باتیں کرنا منع ہے، ضرورت کی بات کا حرج نہیں (تصحیح الاغلاط) مسئلہ حوض یا جہاں پانی آہستہ بہتا ہو وہاں بہت جلدی جلدی وضو نہ کرے تاکہ جو دھوون گرتا ہے وہی ہاتھ میں نہ آجاوے (کبیری)

مسائل

مسئلہ وضو (یا غسل یا تیمم) کرتے ہوئے اگر کوئی وضو توڑنے والی چیز واقع ہو جائے مثلاً ہوا خارج ہو جائے تو پھر نئے سرے سے کرے (مُنیۃ المصلی) کم از کم فرض اعضا پھر سے دھوئے مسئلہ[۲] وضو کر رہا تھا کہ شک ہو گیا کہ سر کا مسح کیا ہے یا نہیں یا کسی عضو کے

ع البتہ (مثلاً) رومال وغیرہ ڈال کر وضو کے لیے جائے اور جلدی اُس جگہ واپس آجائے تو اِس کا کچھ حرج نہیں ۱۲

دھونے، نہ دھونے میں شک ہوا تو اگر یہ شک پہلی مرتبہ ہوا ہے اور اُس کو ایسا شک پڑنے کی عادت نہیں ہے تو مسح کرلے یا وہ عُضو دھولے جس کے بارہ میں شک ہوا ہے اور اگر ایسی عادت ہوگئی ہے تو اُس کی پرواہ نہ کرے اور اگر وضو سے فارغ ہونے کے بعد شک ہوا تو بھی اُس کی پرواہ نہ کرے (جب تک پکا گمان نہ ہو جائے) (ردُّالمحتار)

مسٔلہ اور اگر وضو کے درمیان یا وضو کرنے کے بعد کسی نامعلوم عُضو کی نسبت نہ دھونے کا شُبہ ہو تو گمانِ غالب میں جو عُضو آوے، اُس کو دھو ڈالے .... ورنہ پھر سے وضو کرے (تاتارخانیہ)

مسٔلہ (عورت کے) اگر نتھ اور انگوٹھی چھلّے وغیرہ تنگ ہوں کہ بغیر ہِلائے پانی نہ پہنچنے کا گمان ہو تو اُن کو گھما کر اور ہِلا کر اچھّی طرح پانی پہنچا دینا واجب ہے اور ڈِھیلے ہوں تو اُن کو حرکت دے دینا کافی ہے (مُنیہ، تنویر) اِسی طرح (مرد) اگر انگوٹھی وغیرہ پہنے ہوئے ہو تو وضو و غسل میں اُس کو ہِلا لے (مظاہرِ حق) مسٔلہ کسی کے وضوئی عضو پر کوئی دَل دار چیز: مثلاً ناخنوں پر 'ناخن پالِش' ہو اور اُس کے اوپر سے پانی بہالے تو وضو نہیں ہوگا۔ ناخنوں کی سب پالش چھوٹنا ضروری ہے تاکہ اُن کی سطح پر پانی بہ سکے (مُنیۃُ المصلّی) اِس لیے عورتوں کو اِس سے پرہیز کرنا چاہیے مسٔلہ کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اُس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا جب یاد آوے اور آٹا دیکھے تو آٹا چُھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز

پڑھ لی ہو تو اُس کو لوٹا دے اور پھر سے پڑھے (مُنیہ) مسئلہ کسی کے
ہاتھ یا پاؤں پھٹ گئے، اُس میں کوئی دوا لگائی اور بغیر اُس کے نکالے
اُوپر ہی اُوپر پانی بہا دیا تو وضو درست ہے (مُنیہ) مسئلہ وضو کرتے
وقت ایڑی پر یا کسی اَور جگہ پانی نہیں پہنچا اور جب پُورا وضو ہو چکا تب
معلوم ہوا کہ فلاں جگہ سوکھی رہ گئی (خواہ وہ عُضو یا تمام اعضاء خشک
ہو گئے ہوں اور نشان سے معلوم ہوا) تو وہاں پر فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں
ہے بلکہ پانی بہانا چاہیے البتہ دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں (مُنیہ)

مسئلہ۹ اگر ہاتھ پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی اَور ایسی بیماری
ہے کہ اُس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو پانی نہ ڈالے، وضو کرتے
وقت صرف بھیگا ہاتھ پھیر لے اور اگر یہ بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ
پھیرے، اُتنی جگہ چھوڑ دے (مُنیۃُ المصلّی)

مسئلہ اگر زخم پر پٹّی بندھی ہو اور پٹّی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے
نقصان ہو یا پٹّی کھولنے باندھنے میں دِقّت اور تکلیف ہو تو پٹّی کے اُوپر
مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹّی پر مسح کرنا درست نہیں، پٹّی
کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہیے (دُرِّ مختار) مسئلہ اگر پُوری پٹّی کے نیچے زخم
نہیں ہے تو اگر پٹّی کھول کر زخم کو چھوڑ کر اَور سب جگہ دھو سکے تو دھونا
چاہیے اور اگر پٹّی نہ کھول سکے تو ساری پٹّی پر مسح کر لے، جہاں زخم ہے
وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی۔ یہی حکم ٹُوٹی ہڈّی کو درست
کرنے کے لیے باندھی ہوئی لکڑی کا ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ۱۲ اگر زخم پر باندھی

ہوئی کھپچیاں یا پٹی کھُل جائے اور زخم ابھی اچھا نہ ہوا ہو تو پھر باندھ لے اور وہی پہلا مسح باقی رہے گا، پھر مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر زخم اچھا ہوگیا ہے کہ اب باندھنے کی ضرورت نہیں ہے تو مسح ٹوٹ گیا۔ اب اِتنی جگہ دھوکر نماز پڑھے، سارا وضو دوہرانا ضروری نہیں ہے (قاضی خاں)

مسئلہ[۱۳] ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے بشرطے کہ داڑھی کے بال اُس پر نہ ہوں یا ہوں تو اِس قدر کم ہوں کہ کھال نظر آوے (شرح تنویر)

مسئلہ[۱۴] داڑھی، مونچھ یا بھویں اگر اِس قدر گھنی ہوں کہ کھال نظر نہ آوے اور اُن کے نیچے کی سطح پر پانی پہنچانا مشکل ہو تو اُس چھپی ہوئی کھال کا دھونا (اور بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا) فرض نہیں ہے بلکہ بال ہی کھال کے قائم مقام ہیں، اُن پر سے پانی بہادینا کافی ہے (دُرِّمختار)

مسئلہ[۱۵] چہرہ کی حد تک تمام بالوں کا دھونا فرض ہے، باقی جو بال چہرہ کی حد سے آگے بڑھ گئے ہیں (یا ٹھوڑی کے نیچے لٹکے ہوئے ہیں) اُن کا دھونا واجب نہیں، سُنّت ہے (دُرِّمختار و ردُّالمختار) مسئلہ[۱۶] ہونٹ کے ظاہری حصّہ کا دھونا فرض ہے (دُرِّمختار)

مسئلہ[۱۷] وضو کرنے کے بعد اِس خیال سے کہ عبادت کا اثر دیر تک رہے، اعضاء نہ پونچھنا جائز ہے (اکسیر ہدایت)

دیگر

مسئلہ[۱۸] بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ وغیرہ نِکل کر وہیں رُک جائے، بہے نہیں تو وضو نہیں ٹوٹتا (شرح نقایہ) مسئلہ[۱۹] اور آنکھ کے

اندر اگر کوئی دانہ ٹوٹ جائے تو آنکھ سے باہر نکلنے پر وضو ٹوٹے گا (ہدایہ) مسئلہ[۲۰] جونک نے بدن میں چمٹ کر (بہنے کی مقدار میں) خون چوس لیا تو وضو ٹوٹ جائے گا اور مچھر یا کھٹمل نے کاٹا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا (شامی) مسئلہ[۲۱] کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر تھوک میں خون کم ہے اور تھوک کا رنگ سفیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں گیا اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا (مراقی الفلاح) مسئلہ[۲۲] کسی کے دانتوں سے خون نکلا پھر وہ اس کو نگل گیا اور کم، زیادہ کا پتہ نہ چلا تو احتیاطاً وضو لوٹا لینا چاہیے (فتوے) مسئلہ[۲۳] اگر خون یا پیپ زخم کے منہ سے نکل کر پھیل جائے یا پھائے میں جذب ہو جائے یا پٹی بندھی ہو اس پر ظاہر ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے (امداد الفتاوے) مسئلہ[۲۴] اگر پھوڑے، پھنسی کا خون خود نہیں نکلا بلکہ دبانے سے نکلا ہے تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا جب کہ خون بہ جاوے (درِ مختار) مسئلہ[۲۵] کسی کے زخم میں رطوبت ہو مگر بہنے والی نہ ہو اور اٹھتے بیٹھتے وقت کپڑے کو لگتی ہو تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹتا، نہ کپڑا ناپاک ہوتا ہے اور اگر زخم دبنے یا دبانے سے رطوبت بہ کر زخم سے باہر کپڑے یا بدن کو لگے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور کپڑا اور بدن بھی ناپاک ہو جاتا ہے (عزیز الفتاوے) مسئلہ[۲۶] کسی کے زخم سے ذرا ذرا خون نکلنے

عہ زخم کا مواد، پانی ۱۲

لگا، اُس پر اُس نے مٹی ڈال دی یا پونچھ دیا پھر ذرا سا نکلا پھر اُس نے پونچھ ڈالا۔ اِسی طرح کئی دفعہ کیا کہ خون بہنے نہیں پایا تو دل میں سوچنے سے اگر ایسا معلوم ہو کہ پونچھا نہ جاتا تو بہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جاوے گا اور اگر ایسا ہو کہ پونچھا نہ جاتا تب بھی نہ بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا (فتاوٰے قاضی خاں) **مسئلہ**[۲۷] وضو کے بعد زخم کے اُوپر کی مُردار کھال نوچ ڈالی تو وضو میں کوئی نقصان نہیں آیا۔ (فتاوٰے قاضی خاں)

مسئلہ[۲۸] کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کے اُوپر کا چھلکا نوچ ڈالا اور اُس کے نیچے خون یا پیپ دکھائی دینے لگا لیکن وہ خون یا پیپ اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہے کسی طرف نکل کے بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر بہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا (فتاوٰے سراجیہ) **مسئلہ**[۲۹] داد کے کھجلانے سے جو پانی نکلتا ہے وہ ناپاک ہے (اور اُس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے) (امداد الفتاوٰے) **مسئلہ**[۳۰] اگر قے ہوئی اور اُس میں کھانا یا پانی یا پت گرے تو اگر ’مُنہ بھر‘ قے ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر ’مُنہ بھر‘ نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا اور ’مُنّہ بھر‘ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ مشکل سے مُنہ میں رُکے اور اگر قے میں صرف بلغم گرا تو وضو نہیں گیا چاہے جتنا ہو، مُنّہ بھر ہو چاہے نہ ہو، سب کا ایک حکم ہے اور اگر قے یعنی اُلٹی میں خون گرے تو اگر پتلا اور بہتا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جاوے گا، چاہے کم ہو چاہے زیادہ، مُنّہ بھر ہو یا نہ ہو اور اگر جما ہوا ٹکڑے ٹکڑے گرے اور مُنّہ بھر ہو تو وضو ٹوٹ

جاوے گا اور اگر کم ہو تو وضو نہ جاوے گا (نورالایضاح ،غنیہ) مسئلہ[۱۳۱] اگر ایک ہی متلی سے کئی دفعہ کی تھوڑی تھوڑی قے منہ بھر کے برابر ہو جائے تو وضو جاتا رہے گا۔ (شرح نقایہ) مسئلہ[۱۳۲] کسی کے کان میں دردعہ ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہے نجس ہے اگرچہ کچھ پھوڑا یا پھنسی نہ معلوم ہوتی ہو، جب کان کے سوراخ سے نکل کر اُس جگہ تک آجاوے جس کا دھونا غسل کرتے وقت فرض ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اسی طرح نافعہ سے درد کے ساتھ پانی نکلنے سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا نیز آنکھیں دکھتی ہوں اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور آنکھیں نہ دکھتی ہوں، نہ اُن میں کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا (درمختار)
مسئلہ[۱۳۳] لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گیا اور ایسی غفلت ہو گئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتا تو وضو جاتا رہا اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو جاوے تو وضو نہیں گیا اور اگر سجدہ میں سو جاوے تو مرد کا وضو نہیں ٹوٹے گا اور عورت کا ٹوٹ جاوے گا جب کہ مرد اور عورتیں اُسی صورت سے سجدہ کریں جس طرح اُنھیں سجدہ کرنے کا حکم ہے (شامی)
مسئلہ[۱۳۴] اگر بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑا تو اگر گر کے فوراً ہی آنکھ کھل گئی تو وضو نہیں گیا اور اگر گرنے کے ذرا بعد

عہ (بغیر درد کے) ناک سے نزلہ کا پیلا پیلا پانی ٹپکنے سے وضو نہیں جاتا ۱۲ (فتویٰ) عہ سُنڈی ۱۲ منہ

آنکھ کھلی تو وضو جاتا رہا، اور بیٹھا جھومتا رہا گرا نہیں تب بھی وضو نہیں گیا (دُرِّ مختار) مسئلہ[۳۵] اگر تمباکو وغیرہ کوئی نشہ کی چیز کھالی اور اتنا نشہ ہوگیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا اور قدم اِدھر اُدھر بہکتا اور ڈگمگاتا ہے تو وضو جاتا رہا (طحطاوی علےٰ مراقی) مسئلہ[۳۶] اگر وضو کرنا تو یاد ہے اور اُس کے بعد ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں کہ ٹوٹا ہے یا نہیں ٹوٹا تو وضو باقی سمجھا جائے گا، اُسی سے نماز درست ہے لیکن وضو پھر کرلینا بہتر ہے (دُرِّ مختار)

مسئلہ[۳۷] بعض عورتوں کو جو سفیدی اکثر وقت رِحم سے آتی رہتی ہے وہ نجس ہے اور اُس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور جو تَری پیشاب گاہ پر ہر وقت موجود رہتی ہے وہ پاک ہے اور اُس سے وضو نہیں ٹوٹتا (ترجیح الراجح) مسئلہ[۳۸] پیشاب یا مذی کا قطرہ عورت کے سوراخ سے باہر نکل آیا لیکن ابھی اُس کھال کے اندر ہے جو اُوپر ہوتی ہے تب بھی وضو ٹوٹ گیا، وضو ٹوٹنے کے لیئے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے (مُنیہ) اور مَرد کا وضو سوراخ سے پیشاب نکلنے پر ٹوٹ جائے گا (دُرِّ مختار) مسئلہ[۳۹] مَرد (یا عورت) کے پیشاب کے مقام سے (نفسانی خواہش کے ساتھ) جب عورت کا پیشاب کا مقام مِل جاوے اور کچھ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو تو (دونوں کا) وضو ٹوٹ جاتا ہے، چاہے کچھ نکلے یا نہ نکلے ایک ہی حکم ہے (دُرِّ مختار)

معذور کے احکام

مسئلہ جس کو ایسی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا بواسیر کا خون آتا رہتا ہے یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے، کسی وقت بند نہیں ہوتا یا رِیح کا مرض ہے (ہَوا خارج ہوتی رہتی ہے، برداشت نہیں ہوتی) اور دو چار منٹ کے لیے بھی وضو نہیں رُکتا یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے، اِتنا وقت نہیں مِلتا کہ وضو سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو **معذور** کہتے ہیں۔ اُس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے۔ جب تک وہ وقت رہے گا تب تک اُس کا وضو باقی رہے گا البتّہ جس بیماری میں مُبتلا ہے اُس کے سِوا اگر کوئی اَور بات ایسی پائی جاوے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وضو جاتا رہے گا اور پھر سے کرنا پڑے گا۔ اِس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ایسی نکسیر پھوٹی کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی۔ اُس نے ظہر کے وقت وضو کر لیا تو جب تک ظہر کا وقت رہے گا نکسیر کے خون کی وجہ سے اُس کا وضو نہ ٹوٹے گا البتّہ اگر پیشاب پاخانہ گیا یا سوئی چُبھ گئی اُس سے خون نِکل کر بہ گیا تو وضو جاتا رہا پھر وضو کرے نیز جب یہ وقت گذر جائے، دوسری نماز کا وقت آجائے تو اب دوسرے وقت دوسرا وضو کرنا چاہیے۔ اِسی طرح ہر نماز

کے وقت وضو کر لیا کرے اور اِس وضو سے فرض یا نفل، جو نماز چاہے پڑھے (دُرِّ مختار) مسئلہ[۲] اگر معذور نے فجر کے وقت وضو کیا تو سورج نکلنے کے بعد اُس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتا دوسرا وضو کرنا چاہیے اور جب سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو اِس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے، ظہر کے وقت نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب عصر کا وقت آئے گا تب نیا وضو کرنا پڑے گا البتہ کسی اَور وجہ سے ٹوٹ جاوے تو یہ اَور بات ہے (ہدایہ) مسئلہ[۳] کسی کے ایسا زخم تھا کہ ہر وقت بہا کرتا تھا، اُس نے وضو کیا پھر دوسرا زخم پیدا ہوگیا اور بہنے لگا تو وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے (دُرِّ مختار) مسئلہ[۴] آدمی معذور جب بنتا ہے کہ نماز کا کوئی سا پورا ایک وقت اِسی طرح گذر جائے مثلاً خون برابر بہتا رہے اور اِتنا بھی وقت نہ ملے کہ اُس وقت کی نماز پاکی سے پڑھ سکے۔ جب ایک دفعہ معذور ہوگیا تو بعد کے اوقات میں ہر وقت خون کا بہنا شرط نہیں ہے بلکہ ہر نماز کے پورے وقت میں اگر ایک دفعہ بھی خون آجایا کرے اور سارے وقت بند رہے تو بھی معذور باقی رہے گا البتہ اگر اُس کے بعد کسی نماز کا ایک پورا وقت ایسا گذر جائے جس میں خون بالکل نہ آوے تو اب معذور نہیں رہا۔ اب اُس کا حکم یہ ہے کہ جتنی دفعہ خون نکلے گا وضو ٹوٹ جائے گا (دُرِّ مختار)

مسئلہ ایسے معذور نے پیشاب ، پاخانہ کی وجہ سے وضو کیا اور جس وقت وضو کیا تھا اُس وقت خون بند تھا ، جب وضو کر چکا تب (عُذر والا) خون آیا تو اِس خون کے نکلنے سے یہ وضو ٹوٹ جائے گا ، البتہ جو وضو وقت بدلنے پر کیا گیا ، خاص وہ وضو عذر والے خون کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گا (دُرِّ مختار) اب اگر پھر وضو کرلے اور اِس وضو کے بعد پھر عُذر والا خون آجائے تو وضو نہ ٹوٹے گا البتہ وقت بدلنے پر ٹوٹ جائے گا (فتوٰے) **مسئلہ** اگر یہ خون وغیرہ کپڑے (یا بدن) میں لگ جائے تو دیکھو اگر ایسا ہو کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی پھر لگ جائے گا تو اُس کا دھونا واجب نہیں ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ اِتنی جلدی نہ لگے گا بلکہ نماز پاکی سے ادا ہو جائے گی تو کم از کم ہتھیلی کے گہراؤ کے برابر لگنے پر دھو ڈالنا واجب ہے اور اگر اِتنی جگہ سے بڑھ جائے تو دھونا فرض ہے اور بغیر دھوئے ہوئے نماز نہ ہوگی (دُرِّ مختار) **مسئلہ** اگر (مثلاً) نمازِ مغرب کے قریب کہیں چوٹ لگ گئی یا کوئی چھوٹا دانہ ٹوٹ گیا اور خون نِکل آیا اور بند نہ ہوا بلکہ ذرا ذرا سا پانی کی طرح نکلتا رہا تو آخر وقت میں (مغرب کی) نماز پڑھے پھر اگر وہ عشا کے وقت بند ہو گیا اور وقتِ عشا کے ختم تک بند رہا تو مغرب کی نماز لوٹا وے[۱] (رَدُّ المحتار)

---

[۱] اِس سے معلوم ہوا کہ اتفاقیہ چوٹ وغیرہ لگ جانے سے آدمی معذور نہیں بنتا بلکہ کوئی بیماری وغیرہ ہو تب معذور بنتا ہے ۱۲

غسل کا بیان

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے، اگر تم ناپاکی کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو (مائدہ) حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب حالتِ جنابت¹ میں ہوتے تو غسل فرماتے اور عورتوں کو بھی آپؐ نے غسل کا حکم فرمایا ہے (بخاری و مسلم)

غسل کرنے کا طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھووے، اِس کے بعد استنجا کرے اور بدن پر جہاں نجاست لگی ہو پاک کرے پھر وضو کرے اگر چوکی یا پتھر وغیرہ پر غسل کرتا ہو تو وضو کرتے وقت پَیر بھی دھولے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پَیر بھر جائیں گے اور غسل کے بعد پھر دھونے پڑیں گے تو پَیر چھوڑ دے پھر تمام بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے مَلے پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے پھر پَیر دھووے (دُر، مراقی الفلاح) بدن بھر میں بال برابر بھی کوئی جگہ خشک رہ جائے گی تو غسل نہ ہوگا (ابوداؤد۔ مُنیہ)

مسئلہ غسل کی جگہ پردہ کی ہونی چاہیے، بے پردہ نہانا جائز نہیں ہے (ابوداؤد) اور بیٹھ کر نہانا بہتر ہے (مراقی)

---

¹ حکمی نجاست جس میں نہانا ضروری ہوتا ہے ۱۲

غسل کے فرض

۱۔کُلّی کرنا[1] ۲۔ناک[2] میں پانی ڈالنا ۳۔تمام[3] بدن پر پانی بہانا (ہدایہ)

غسل کی سُنّتیں[4]

۱۔غسل کی نیت کرنا ۲۔ دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھونا ۳۔اِستنجا کرنا اور بدن پر جس جگہ نجاست لگی ہو اُسے پاک کرنا ۴۔ وضو کرنا ۵۔ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا (عالم گیری)

کُلّی اِس طرح کرے کہ سارے مُنہ میں پانی پہنچ جائے ۔ غَرغَرہ کرنا بھی وضو اور غسل میں سُنّت ہے مگر روزہ کی حالت میں غَرغَرہ نہ کرے (بحر الرّائق)

غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف مُنہ نہ کرے ،غسل کرتے ہوئے کلمہ وغیرہ پڑھنا اور (بِلا ضرورت) باتیں کرنا مکروہ (تحریمی) ہے (مُنیہ)

مسَائِل

مسئلہ اگر دانتوں کے بیچ میں چھالیہ وغیرہ کا ریزہ پھنس گیا تو اُس کو خِلال سے نکال ڈالے ۔ اگر اُس کی وجہ سے دانتوں کے

---

[1] مُنہ بھر کر پوری کُلّی کرے ۱۲ [2] جہاں تک ناک نرم ہے ۱۲ (عالم گیری) [3] یہ ضروریات فرض و واجب غسل کے لیے ہیں، صفائی اور ٹھنڈک کے واسطے نہانے میں نہیں ۱۲

[4] غسل کی سُنّتیں بھی مؤکدہ ہیں ۱۲ (فتوے)

بیچ میں پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا (مُنیہ) **مسئلہ** اگر مِسّی کی تہ جمائی ہے تو اُس کو چھڑا کر کُلّی کرے ورنہ غسل نہ ہوگا (مُنیہ) **مسئلہ** لگوائے ہوئے دانت جب کہ اُن کے نکالنے میں تکلیف اور نقصان نہ ہو (مثلاً خون کا جاری ہونا) غسل میں نکال دینے چاہییں ورنہ غسل نہیں ہوتا (فتاوےٰ) **مسئلہ** کان اور ناف میں بھی خیال کرکے پانی پہنچانا چاہیے، پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا اور کان میں عطر وغیرہ کا پھایا ہو تو وضو و غسل کے وقت نکال دینا چاہیے (دُرِّ مختار) **مسئلہ** کان میں چھید ہو تو اُس میں بوقتِ غسل پانی کی دھار ڈال لینا اور اہتمام سے پانی پہنچا دینا چاہیے (دُرِّ مختار) اور (عورت) نتھ اور بالیوں اور انگوٹھی چھلّوں کو خوب ہلا لیوے کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جائے اور اگر بالیاں نہ پہنے ہو تب بھی سوراخوں میں پانی ڈال لے۔ ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو البتہ اگر انگوٹھی چھلّے ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے بھی پانی پہنچ جائے تو ہلانا واجب نہیں لیکن ہلا لینا اب بھی مستحب ہے (مُنیۃُ المصلی) **مسئلہ** اگر ناک میں پپڑی لگی رہ گئی یا ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اُس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو پاکی نہیں ہوئی، پہلے ناک کی پپڑی اور آٹے کو دور کرے تب غسل کرے ورنہ غسل نہ ہوگا (دُرِّ مختار) **مسئلہ** کسی کی آنکھیں دُکھتی ہیں اور اُس کی آنکھوں سے چیپڑ نکل کر ایسا سوکھ گیا کہ اگر اُس کو نہ چھڑایا جائے تو آنکھ کے کوئے پر پانی نہ پہنچے گا تو اُس کو چھڑا ڈالنا واجب ہے، بغیر

اُس کے چھڑائے نہ وضو درست ہے اور نہ غسل (مُنیہ) مسئلہ اگر بالوں میں یا ہاتھ پیروں پر تیل لگا ہوا ہے کہ بدن پر پانی اچھی طرح نہیں ٹھہرتا بلکہ پڑتے ہی ڈھلک جاتا ہے تو اِس کا کچھ حَرَج نہیں، جب سارے بدن اور سارے سر پر پانی بہا لیا تو غسل ہو گیا (شرح وقایہ)

مسئلہ۹ اگر غسل کے فرض ادا ہو جانے کے بعد پیشاب کا قطرہ آگیا تو غسل کو لوٹانے کی ضرورت نہیں، صرف وضو کر لینا نماز وغیرہ کے لیے کافی ہے (امداد المفتین) مسئلہ۱۰ جس غسل میں وضو نہ کیا گیا ہو (جو غسل کے اندر سُنّت ہے) اُس سے نماز، تلاوت وغیرہ سب درست ہے (فتاوے) مسئلہ۱۱ اگر غسل کرنے کے بعد کوئی جگہ خشک نظر آئے تو صرف اُس جگہ کو دھولے (یا کُلّی کرنا بھول گیا تھا تو اب کُلّی کرلے) دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے (مُنیۃ المصلّی)

مسئلہ۱۲ عورت کے سر کے بال گُندھے ہوئے نہ ہوں تو سب بال بھگونا اور ساری جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے، ایک بال بھی سوکھا رہ گیا تو غسل نہ ہوگا اور چوٹی بندھی ہوئی ہو تو بالوں کا بھگونا معاف ہے لیکن سب بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے، اگر بے کھولے سب جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو کھول ڈالے اور بالوں کو بھی بھگووے (مُنیۃ المصلّی) بلکہ سب بال کھول کر ہی نہانا بہتر ہے۔

مسئلہ۱۳ اگر بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے تو

عہ مَرد کو سارے بال کھول کر بھگونا فرض ہے ۱۲ (مُنیۃ المصلّی)

سر چھوڑ کر سارا بدن دھولے، غسل درست ہو جائے گا لیکن جب صحت ہو جائے تو اب سر دھو ڈالے، پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے (دُرِّ مختار) **مسئلہ** عورت کو پیشاب کی جگہ آگے کی کھال کے اندر پانی پہنچانا بھی غسل میں فرض[ع] ہے، اگر پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہو گا (مُنیۃُ المصلّی)

جن صُورتوں میں غسل فرض نہیں

۱۔ منی کا بغیر نفسانی خواہش کے اپنے مقام سے نکلنا ۲۔ کم زوری یا بیماری کی وجہ سے خود بخود منی کا نکل جانا ۳۔ مَذْی[ع] یا وَدی کا نکلنا ۴۔ بار بار قطرہ آنا۔

اِن صورتوں میں وضو جاتا رہتا ہے اور کپڑے یا بدن کا پاک کرلینا ضروری ہے، غسل کرنا فرض نہیں (ردّالمحتار وغیرہ)

> جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور سلام کے بعد ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں تو اُن کے گناہ اِس طرح جھڑتے ہیں جیسے سُوکھے درخت سے پتے (طَبرانی)

ع بلاختنہ مرد کو بھی جب کہ دِقّت نہ ہو ۱۲ (دُرِّمختار) ع جوانی کے جوش کے وقت اوّل اوّل جو پانی نکلتا ہے، اُس کے نکلنے سے جوش زیادہ ہو جاتا ہے، کم نہیں ہوتا، اُس کو مَذی کہتے ہیں۔ منی مَذی سے گاڑھی ہوتی ہے، اُس کے نکلنے سے جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ وَدی گاڑھے پیشاب کو کہتے ہیں جو بعد پیشاب کے نکلے ۱۲ (شامی وغیرہ)

جن صورتوں میں غسل فرض ہے

۱۔ منی کا نفسانی خواہش کے ساتھ اپنی جگہ[1] سے نکلنا[2] (مراقی الفلاح)
۲۔ مرد کے سرِ عُضو کا آگے کی راہ میں (یا پیچھے کی راہ[3] میں) داخل ہونا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ۳۔ حَیض یعنی عورت کے ماہ واری خون کا بند ہوجانا
۴۔ نِفاس یعنی زچگی کے خون کا بند ہو جانا (ہدایہ و عالم گیری)

فرضِ کِفایہ میت کو غسل دینا (دُرِّ مختار)

واجب ۱۔ کسی کافر ناپاک کا اسلام لانے کے بعد غسل کرنا ۲۔ اِحتلام یا حَیض کی وجہ سے بالغ ہونے پر غسل کرنا ۳۔ بچّہ پیدا ہونے کے بعد خون بالکل نہ آنے پر غسل کرنا (شرح تنویر)

سُنّت ۱۔ جمعہ کی نماز کے لیے ۲۔ عیدَین کی نماز کے لیے ۳۔ حج یا[4] عُمرہ کا اِحرام باندھنے کے لیے ۴۔ عَرفہ نویں ذِی الحجّہ کے دن عرفات میں ٹھہرنے کے لیے (ردّ المحتار)

مُستحَب اِسلام قبول کرنے کے لیے، پندرہ برس کی عمر ہو جانے کی وجہ سے بالغ ہونے پر، بے ہوشی یا جنون دفع ہونے کے بعد،

---

[1] خواہ منی رُک جانے یا روکنے کی وجہ سے عضو سے (ابھی) نہ نکلے... جب منی نفسانی خواہش کے ساتھ اپنے مقام سے خارج ہوگئی تو غسل فرض ہوگیا ۱۲ (ہدایہ وغیرہ) [2] سوتے میں یا جاگتے میں، ہوش میں یا بے ہوشی میں، جماع سے یا بغیر جماع کے کسی خیال و تصوّر سے یا عُضو کو حرکت دینے سے یا کسی اَور طرح سے ۱۲ (فتاوٰے ہندیہ) [3] لیکن پیچھے کی راہ میں کرنا اور کرانا بڑا گناہ ہے ۱۲
[4] یہ دونوں عبادتیں کعبہ شریف میں ادا کی جاتی ہیں، حج فرض ہے اور عُمرہ سُنّت ہے ۱۲

مُردہ کو نہلانے کے بعد، شعبان کی پندرھویں رات کو، چاند گرہن، سورج گرہن اور اِستِسقا کی نمازوں کے لیے، کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لیے وغیرہ (نورالایضاح)

مسائِل

مسئلہ اگر کوئی لڑکا پندرہ برس کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے اور اُسے پہلا احتلام ہو تو اُس پر غسل واجب ہے اور اُس کے بعد پھر احتلام ہو یا پندرہ برس کی عمر کے بعد احتلام ہو تو اُس پر غسل فرض ہے۔ یہی حُکم لڑکی کے لیے حَیض کا ہے (فتاوٰے قاضی خاں) مسئلہ اگر منی شَہوت یعنی نفسانی خواہش کے ساتھ اپنے مقام سے جُدا ہوئی مگر عُضو سے باہر ہوتے وقت شَہوَت نہ تھی تب بھی غسل کرنا فرض ہے (فتاوٰے ہندیہ) مسئلہ اگر شَہوَت سے تھوڑی سی منی نکلی اور کچھ اندر رہ گئی اور غسل کرلیا، پھر نہانے کے بعد باقی منی بغیر شہوَت کے نکلی تو اِس صورت میں پہلا غسل باطِل ہوجائے گا، دوبارہ غسل فرض ہے بشرطےکہ یہ منی سونے، پیشاب کرنے اور چالیس قدم یا زیادہ چلنے سے پہلے نکلے (فتاوٰے ہندیہ) (ورنہ یہ منی نئی سمجھی جائے گی اور بِلا شہوت نکلنے سے غسل فرض نہ ہوگا) اِس لیے بہتر ہے کہ غسل سے پہلے پیشاب کرنے کی کوشش کرے تاکہ عُضو میں منی ہو تو خارج

عہ بارش طلب کرنا ۱۲ عہ مراد بے کار ۱۲

ہو جائے اور کچھ نہ نکلے تو خیر۔۔۔ تاکہ بعد میں نکلنے پر دوبارہ غسل نہ کرنا پڑے **مسئلہ** رات کو خواب میں صحبت کی یا احتلام معلوم ہوا مگر صبح کو بدن یا کپڑوں پر اُس کا کوئی نشان نہ پایا تو غسل واجب نہیں (ہندیہ، عالم گیری) **مسئلہ** میاں بیوی دونوں ایک پلنگ پر سو رہے تھے، جب اُٹھے تو چادر پر منی کا دھبہ دیکھا اور سوتے میں خواب کا دیکھنا نہ مرد کو یاد ہے، نہ عورت کو تو دونوں نہالیں، احتیاط اسی میں ہے کیوں کہ معلوم نہیں، یہ کس کی منی ہے (فتاوٰے قاضی خاں وغیرہ) **مسئلہ** اگر دو مرد یا دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹیں اور سو اُٹھنے کے بعد اُس بستر پر منی کا نشان پایا جائے اور کسی طریقہ سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کس کی منی ہے اور نہ اُس بستر پر اُن سے پہلے کوئی اَور سویا ہو تو اِس صورت میں دونوں پر غسل فرض ہوگا اور اگر اُن سے پہلے کوئی اَور شخص اُس بستر پر سو چکا ہے اور منی خشک ہے تو ان دونوں صورتوں میں کسی پر غسل فرض نہ ہوگا (طحطاوی) **مسئلہ** کسی پر غسل فرض ہوا اور پردہ کی جگہ نہیں تو اُس میں یہ تفصیل ہے کہ (مجبوری میں) مرد کو مرد کے سامنے ننگے ہو کر نہانا واجب ہے، اِسی طرح عورت کو عورتوں کے سامنے نہانا بھی واجب ہے اور مرد کو عورتوں کے سامنے اور عورت کو مَردوں کے سامنے نہانا حرام ہے۔ ایسی صورت میں تیمم کرے (ردّ المحتار)

مسئلہ اگر کوئی شخص مسجد میں ناپاک ہو جائے تو اُسے چاہیے

کہ وہیں بیٹھے بیٹھے غسل کے بجائے تیمم[1] کرلے، اِس کے بعد مسجد سے نکلے اور جلدی نکلے تو تیمم اُس کے لیے مستحب ہے اور اگر کچھ دیر ٹھہرے (کسی خوف وغیرہ کی وجہ سے) تو واجب ہے (دُرِّ مختار)

مسئلہ[9] سوکر اُٹھنے کے بعد کپڑوں پر تری دیکھے تو اِن صورتوں میں غسل فرض نہیں ہوتا ۱۔ یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو ۲۔ شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی اور احتلام یاد نہ ہو ۳۔ شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو ۴ و ۵۔ یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے اور احتلام یاد ہو یا نہ ہو ۶۔ شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو البتہ پہلی، دوسری اور چھٹی صورت میں احتیاطاً غسل کرلینا واجب ہے، اگر غسل نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی اور سخت گناہ ہوگا کیوں کہ اِس میں امام ابو یوسفؒ اور طرفین کا اختلاف ہے امام ابو یوسفؒ نے غسل واجب نہیں کہا اور طرفین (امام اعظمؒ اور امام محمدؒ) نے واجب کہا ہے اور فتوے قولِ طرفین پر ہے (حاشیہ بحر)

مسئلہ (غسل میں دیر ہو تو) 'حالتِ جنابت[2]' میں اِستنجا اور وضو کرلینا مستحب[3] ہے (بخاری و مسلم) **مسئلہ** حالتِ جنابت میں ناخن ترشوانا، بال کٹانا مکروہ (تنزیہی) ہے، نہانے کے بعد حجامت

---

[1] مگر یہ تیمم مسجد سے خارج ہوتے ہی ٹوٹ جائے گا ۱۲ [2] دیکھو صفحہ ۲۴ [3] مگر یہ وضو وضوئی عبادت کے لیے کارآمد نہ ہوگا ۱۲ اڑتالیس میل = سوا ستتر کلومیٹر تقریباً

بنوائے تاکہ ناخن اور بالوں کا بھی غسل ہو جائے (عالم گیری)

مسئلہ[۱۲] جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں تعویذ وغیرہ نکال دینا چاہیے البتہ اگر تعویذ موم جامہ یا چاندی یا کپڑے میں ہو تو پھر باندھے رکھنا جائز ہے (شامی) مسئلہ[۱۳] جس شخص کو نہانے کی ضرورت ہو (خواہ مرد ہو یا عورت، حیض والی یا نفاس والی) اُس کو کلام مجید کا چھونا اور اُس کا (ایک لفظ سے زیادہ) پڑھنا اور مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں اور کسی کو قرآن پاک کے ہجے کرانا اور ایک ایک لفظ (الگ الگ) کر کے پڑھنا، بسم اللہ پڑھنا اور اللہ تعالٰے کا نام لینا، کلمہ اور درود شریف پڑھنا جائز ہے (بحر الرائق و عالم گیری)

مسئلہ[۱۴] نیز نہانے کی حاجت رکھنے والا اگر الحمد کی پوری سورت دعا کی نیت سے پڑھے یا اور دعائیں جو قرآن میں آئی ہیں، اُن کو دعا کی نیت سے پڑھے، تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو درست ہے، اِس میں کچھ گناہ نہیں ہے (ردّ المحتار) مسئلہ[۱۵] کُرتے کے دامن، دوپٹہ اور دستانوں سے بھی قرآن مجید یا اُس کے پارہ کو پکڑنا اور اُٹھانا درست نہیں البتہ اگر بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رومال وغیرہ تو اُس سے پکڑ کے اُٹھانا جائز ہے (بحر) مسئلہ[۱۶] کلام مجید جزدان میں ہو یا کسی ایسے کپڑے وغیرہ میں۔ ہو جو اُس پر چڑھا ہوا یا سلا ہوا نہ ہو تو ایسی صورت میں قرآن مجید کا چھونا اور اُٹھانا درست ہے (بحر)

جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہو کرو (بخاری)

تیمّم کا بیان

اللہ تعالٰے کا اِرشاد ہے کہ جب تم (وضو یا غسل کی حاجت میں) پانی کے استعمال سے معذور ہو تو تیمُّم کیا کرو (مآئدہ)

رسولِ پاکؐ نے فرمایا ہے کہ جب ہم پانی نہ پائیں تو زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی ہے (مسلم)

تیمُّم کرنے کا طریقہ

پہلے نیت کرے کہ میں پاکی حاصل کرنے کے لیے تیمُّم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ پاک مٹّی پر مار کر مُنہ پر پھیرے. پھر دونوں ہاتھ مٹّی پر مار کر کُہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر پھیرے۔

ہاتھوں پر اِس طرح پھیرے کہ پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں اُنگلیاں دائیں ہاتھ کی اُنگلیوں کے سِروں کے نیچے رکھ کر کھینچتا ہُوا کُہنی تک لے جائے کہ دائیں ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے پھر بائیں ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی، انگوٹھا اور ہتھیلی دائیں ہاتھ کے اُوپر کی طرف کُہنی سے اُنگلیوں تک کھینچتا ہوا لائے اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی پُشت پر پھیرے پھر اِسی طرح دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیرے پھر اُنگلیوں کا خِلال کرے (شرح وقایہ وغیرہ)

تیمُّم کے فرض

۱۔ نیت کرنا ۲۔ دونوں ہاتھ مٹّی پر مار کر مُنّہ پر پھیرنا ۳۔ دونوں ہاتھ مٹّی پر مار کر کُہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر پھیرنا (دُرِّمختار)

تفصیلات

تیمُّم سے پہلے بسم اللہ کرنا سُنّت (مؤکّدہ) ہے۔ مٹّی پر ہاتھ مار کر ہاتھ جھاڑ ڈالے تاکہ بانہوں اور مُنّہ پر بھبھوت نہ لگ جاوے اور صورت نہ بگڑے۔ مُنّہ سے تمام چہرہ مُراد ہے۔ جتنی جگہ وضو میں مُنّہ اور کُہنیوں سمیت ہاتھوں کی تَر کی جاتی ہے اگر اُس میں سے بال برابر بھی جگہ ہاتھ پھیرنے سے رہ جائے گی تو تیمُّم نہ ہوگا (دُرِّمختار) چہرہ کے بالوں کی جڑوں تک ہاتھ پھیرنا ضروری نہیں بلکہ اُن کے اُوپر ہاتھ پھر جانا کافی ہے (شامی) داڑھی کا خلال کرنا بھی سُنّت (مؤکّدہ) ہے (فتویٰ) عورت ناک میں لونگ یا (کوئی شخص) ہاتھ میں انگوٹھی چھلّے پہنے ہوئے ہو تو اُنھیں اُتار کر ہاتھ پھیرے تاکہ کوئی جگہ خالی نہ رہے (دُرِّمختار)

مسئلہ جب ۱۔ ایک میل شرعی[ع] کے اندر اندر (تلاش کرنے پر)

ع ' ایک میل ایک فرلانگ بیس گز ' کا ایک شرعی میل ہوتا ہے ۱۲ (اَوزانِ شرعیہ)

ایک شرعی میل = ۱ کلومیٹر ۸۲۹ میٹر تقریبًا   انگریزی میل = ۱ کلومیٹر ۶۰۹ میٹر تقریبًا

کہیں پانی نہ ملنے کا یقین ہو جائے ۲۔ پانی کے استعمال سے بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا پکّا اندیشہ ہو ۳۔ کسی دشمن کے خوف سے (نماز کے اخیر وقت تک) پانی نہ لے سکتا ہو ۴۔ پانی پاس ہے مگر ڈر ہے کہ اگر اُسے خرچ کر دیا تو پیاسا مر جائے گا ۵۔ کنواں موجود ہے مگر پانی نکالنے کا سامان ڈول رسّی وغیرہ نہیں ۶۔ پانی مول بکتا ہے مگر خریدنے کے لیے اپنے پاس دام نہیں تو اِن صورتوں میں تیمّم کرنا جائز ہے (دُرِّ مختار وغیرہ)

مسئلہ۲ اگر وضو کرنے میں عیدین یا جنازہ کی ساری نماز ختم ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تیمّم کرکے پڑھ لینا جائز ہے مگر ولیِ میّت کے لیے جنازہ کی نماز تیمّم سے درست نہیں (شامی وغیرہ)

مسئلہ۳ اگر اندازہ ہو کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی موجود ہے تو پانی کا اِس قدر تلاش کرنا کہ اُس کو اور اُس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہ ہو، ضروری ہے، بغیر ڈھونڈے تیمّم کرنا درست نہیں ہے اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر ہے تو پانی لانا واجب ہے اگرچہ تکلیف اور حرج اُس کا یا ساتھیوں کا ہو (مُنیہ وغیرہ)

مسئلہ۴ اگر (تلاش کرنے پر کہیں پانی نہ ملا اور) تیمّم سے نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ پانی (مثلاً) سامان میں موجود ہے تو پڑھی

عہ مگر اِس صورت میں تیمّم کرکے پڑھنے پر بعد میں نماز لوٹائے ۱۲

ہوئی نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں ، وہ نماز ہوگئی (شرح تنویر) بشرطیکہ ایسی جگہ ہو جہاں بھولنا عادۃً ممکن ہو ورنہ اگر پانی سامنے رکھا ہوا بھول گیا تو یہ بھول نہیں ہے **مسئلہ** اور اگر نماز پڑھتے ہوئے یاد آیا کہ پانی فلاں جگہ موجود ہے (یا کہیں سے مل گیا) تو اُس نماز کو توڑ کر (وضو کرکے) پھر پڑھے (شامی) **مسئلہ** اگر اخیر وقت تک پانی ملنے کا گمان غالب ہو تو نماز کے اخیر وقت تک پانی کا انتظار کرنا مستحب ہے (تنویر) **مسئلہ** کسی کا کپڑا یا بدن ناپاکع ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی تھوڑا ہے تو بدن اور کپڑا دھولے اور وضو کے بدلہ تیمم کرلے (شرح وقایہ) **مسئلہ** جب کہ نہانے کی حاجت ہوجائے اور یقین ہو کہ اگر سرد پانی سے نہاؤں گا تو بیمار ہو جاؤں گا اور گرم پانی نہیں مل سکتا یا گرم و سرد دونوں قسم کا پانی نقصان دیتا ہو تو غسل کے بدلہ تیمم کرلے اور وضو کرکے نماز پڑھ لے اور اگر وضو کرنے سے بھی بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا خوف ہو تو غسل اور وضو کے لیے ایک ہی تیمم کرلے (ہدایہ)

مسئلہ تیمم کرتے وقت اپنے دل میں یہ ارادہ کرلے کہ میں (وضو کے بجائے یا غسل کے بجائے یا غسل اور وضو کے بجائے) پاکی حاصل کرنے کے لیے تیمم کرتا ہوں تو **نیت** ہو جاتی ہے (عالم گیری وغیرہ)

مسئلہ (عملی طور پر) وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں

ع جو جنابت سے نہ ہو ورنہ غسل اور وضو دونوں کے لیے تیمم کرنا ہوگا ۱۲

ہے، ایک ہی طرح ہے (ہدایہ)

مسئلہ پاک زمین، مٹی، ریت، سمنٹ، پتھر، چونا (اور ان سے بنی ہوئی دیوار) مٹی کا برتن جس پر روغن نہ ہو، پکی اینٹ، گیرو، ملتانی (گاچھی) وغیرہ جو چیزیں مٹی کی قسم سے ہیں، اُن پر تیمم کرنا درست ہے (منیہ و شامی)

مسئلہ[۱۲] لکڑی، لوہا، تانبا، غلہ، کپڑا، تکیہ، گدّا اور راکھ وغیرہ جو چیزیں جل کر راکھ ہو جاویں یا گل جاویں، اُن پر تیمم کرنا درست نہیں (منیہ و شامی)

مسئلہ[۱۳] ضرورت میں مٹی کے چھوٹے ڈھیلے سے ہاتھ کو مَس کرکے بھی تیمم کیا جا سکتا ہے (شامی)

مسئلہ[۱۴] اگر صرف مسجد میں داخل ہونے کے لیے یا صرف قرآن مجید چھونے کے لیے یا صرف اذان دینے کے لیے تیمم کیا تو اُس سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے (شامی و دُر) اور اگر ایک نماز کے لیے تیمم کیا تو دوسرے وقت کی نماز اُس سے پڑھنا، نمازِ جنازہ پڑھنا اور قرآن مجید کا چھونا (وغیرہ) بھی اُس تیمم سے درست ہے (منیہ و ہدایہ)

مسئلہ[۱۵] (فوت ہو جانے کے اندیشہ سے کیے ہوئے) نمازِ جنازہ کے تیمم سے تلاوت و نماز جائز نہیں لیکن نمازِ جنازہ کے وضو سے تمام چیزیں درست ہیں (امداد الفتاویٰ وغیرہ) مسئلہ[۱۶] نماز کا تیمم کرنے والے کو امامت کرنا جائز ہے (کنز الدقائق) مسئلہ جو شخص پانی اور مٹی دونوں

کا استعمال نہ کر سکتا ہو خواہ پانی اور مٹّی نہ ہونے کی وجہ سے یا بیماری سے تو اُس کو چاہیے کہ نماز بغیر وضو اور تیمّم کے پڑھ لے اور قضا نہ ہونے دے۔ پھر جب عُذر جاتا رہے تو اِس طرح پڑھی ہوئی نمازوں کو لوٹالے (بحر الرائق)

مسئلہ[18] جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے اُن سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے نیز جس عُذر سے تیمّم کیا ہے جب وہ عُذر جاتا رہے تو تیمّم ٹوٹ جائے گا (تنویر الابصار)

مسئلہ[19] اگر کوئی شخص ریل پر سوار ہے اور اُس نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا ہو اور راستہ میں چلتی ہوئی ریل سے اُسے پانی کے چشمے، تالاب وغیرہ دکھائی دیں تو اُس کا تیمّم نہ جائے گا اِس لیے کہ اِس صورت میں وہ پانی کے استعمال پر قادِر نہیں، ریل ٹھہر نہیں سکتی اور وہ چلتی ہوئی ریل سے اُتر نہیں سکتا (فتاوٰے ہندیہ)

مسئلہ[20] اگر وہ عُذر جس کی وجہ سے تیمّم کیا گیا ہے (برخلاف بیماری وغیرہ کے) آدمیوں کی طرف سے ہو تو جب وہ عُذر جاتا رہے تو جس قدر نمازیں ایسے تیمّم سے پڑھی ہیں، سب دوبارہ پڑھنی چاہییں مثلاً کوئی شخص جیل خانہ میں ہو اور جیل کے ملازم اُس کو پانی نہ دیں یا کوئی شخص اُس سے کہے کہ اگر تو وضو کرے گا تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا تو ایسی صورت میں تیمّم سے جو نماز پڑھی ہے اُس کو پھر دوہرانا پڑے گا (فتاوٰے ہندیہ)

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

مسئلہ پائتابوں اور عام جرابوں پر (خواہ اونی ہوں یا سوتی) مسح جائز نہیں (دُرِّ مختار) کیوں کہ موزوں پر مسح جائز ہونے کے لیے سات شرطیں ہیں۔ اوّل موزے وضو کی حالت میں پہنے گئے ہوں۔ دوم وہ ٹخنوں سمیت دونوں پَیروں میں پہنے گئے ہوں۔ سوم ایسے مضبوط ہوں کہ اُن کو پہن کر تین میل شرعی یا اِس سے زیادہ چل سکے۔ چہارم کم از کم پَیر کی چھوٹی تین اُنگلیوں کے برابر پھٹے ہوئے نہ ہوں۔ پنجم بغیر کسی چیز کے باندھے ہوئے پَیروں کے ساتھ لگے ہوئے ہوں۔ ششم پانی کو جذب نہ کرتے ہوں یعنی اگر اُن پر پانی ڈالا جائے تو اُن کے نیچے کی سطح تک نہ پہنچے۔ ھفتم ایسے موٹے ہوں کہ اُن کے نیچے کی جِلد دکھائی نہ دے (نورالایضاح وغیرہ) اِس لیے چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا درست ہے۔

مسئلہ۲ فُل بوٹ پر حسبِ شرائط تو مسح جائز ہے البتہ بوجہ اِس کے کہ بجائے جوتے کے استعمال ہوتا ہے یا بوجہ بے ادبی کے بِلا ضرورت اُس سے نماز نہ پڑھنا چاہیے (امداد الفتاوے)

مسئلہ۳ اگر وضو کرکے چمڑے کے موزے پہن لے (یا وضو

عہ ابوداؤد، ابنِ ماجہ وغیرہ ۱۲

کے بعد جُرّاب پہن کے اُن پر موزے پہن لے) اور پھر وضو ٹوٹ جائے تو پھر وضو کرتے وقت موزوں پر مسح کرلینا درست ہے اور اگر موزہ اُتار کر پیر دھولیا کرے تو یہ سب سے بہتر ہے (ہدایہ)

موزوں پر مسح کرنے کا **طریقہ** یہ ہے کہ (سر وغیرہ کا مسح کرنے کے بعد) دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں تر کرکے (دائیں بائیں) موزہ پر آگے کی طرف رکھے۔ اُنگلیاں تو پوری موزہ پر رکھ دے اور ہتھیلی موزہ سے **الگ** رکھے پھر اُن کو کھینچ کر ٹخنے کی طرف لے جاوے (مُنیۃ المصلّی)

مسئلہ[۴] موزہ کے اوپر کی طرف مسح کرے، تلوے کی طرف مسح نہ کرے (ہدایہ) **مسئلہ**[۵] ہاتھ کی تین اُنگلیوں بھر ہر موزہ پر مسح کرنا فرض ہے، اِس سے کم درست نہیں (مُنیہ) **مسئلہ**[۶] مسافر کو تین دن تین رات تک موزوں پر مسح کرنا درست ہے اور جو مُسافرت میں نہ ہو اُس کو ایک دن اور ایک رات تک (ابوداؤد) نیز جس وقت وضو ٹوٹا ہے اُس وقت سے ایک دن رات یا تین دن رات کا حساب کیا جائے گا، جس وقت موزہ پہنا ہے اُس کا اعتبار نہ کریں گے، جیسے کسی نے فجر کے وقت وضو کرکے موزہ پہنا پھر دن کے دس بجے وضو ٹوٹا تو اگلے دن کے دس بجے تک مسح کرنا درست ہے اور مسافرت میں تیسرے دن کے دس بجے تک، جب دس بج گئے تو اب مسح کرنا درست

نہیں رہا (ہدایہ) **مسئلہ** کم از کم تین منزل یا ۴۸عہ میل انگریزی کا سفر کرنے والا شرعًا مسافر کہلاتا ہے (تنویر الابصار) **مسئلہ** مقیم اگر اپنی مدّت ایک دن رات پوری کرنے سے پہلے مسافر ہوگیا تو اب مدّتِ سفر تین دن رات تک اُس کو مسح کرنے کا اختیار ہوگیا اور اگر مسافر بعد ختم ہونے ایک دن رات کے مقیم ہوگیا تو اب وہ بغیر پاؤں دھوئے ہوئے نماز نہیں پڑھ سکتا، مسح اُس کے لیے جائز نہیں رہا (دُرِّ مختار) **مسئلہ** اگر کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے نہانا واجب ہوگیا تو موزہ اُتار کر نہاوے، غسل کے ساتھ موزہ پر مسح کرنا درست نہیں ہے (ہدایہ) **مسئلہ** اگر موزہ اِتنا پھٹ گیا ہو کہ چلنے میں پَیر کی چھوٹی تین اُنگلیوں کے برابر کُھل جاتا ہو تو اُس پر مسح جائز نہیں اور اگر اِس سے کم کُھلتا ہو تو مسح درست ہے (دُرِّ مختار) **مسئلہ** جو چیز وضو توڑ دیتی ہے اُس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور موزہ کے عہ اُتار دینے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے **نیز** اگر کسی کا وضو تو نہیں ٹوٹا لیکن اُس نے موزے اُتار ڈالے یا مسح کی مُدّت پوری ہوگئی تو اَب دونوں پَیر دھولے پھر سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے (دُرِّ مختار)

صورتِ محمدیؐ اور سیرتِ محمدیؐ مطلوب ہے۔

عہ اڑتالیس میل = سوا ستتر کلومیٹر تقریبًا عہ (کم از کم) آدھے سے زیادہ اُتار دینے سے (دُرِّ مختار)

نماز کا بیان

نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کا ایک خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے سچے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اپنی مخلوق کو بتلایا اور اظہارِ بندگی کا ایسا عمدہ طریقہ ہے جس کی ہر ہر ادا سے اپنے مولا کی تعظیم[1] وتکریم ظاہر ہوتی ہے اور اپنی بندگی اور غلامی کا اظہار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا بہت بڑا رتبہ ہے۔ کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر آج تک ہر نبی کے زمانہ میں (مختلف صورتوں کے ساتھ) نماز فرض رہی ہے اُمّتِ محمّدیہ پر ابتدائِ[2] رسالت میں (فجر اور مغرب) دو وقت کی نماز فرض تھی۔ ہجرت[3] سے ڈیڑھ برس پہلے جب رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو معراج[4] ہوئی تو پانچ وقت کی نمازیں فرض ہوئیں ان کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور ان کے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔ باقاعدہ نماز پڑھنے سے نمازی تمام گناہوں

---

[1] بڑائی اور عزت کرنا ۱۲ [2] رسول بننے کا شروع زمانہ ۱۲ [3] مراد حضورؐ کا دین کی خاطر مکّہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے جانا ۱۲ [4] اوپر چڑھنے کا آلہ مراد حضورؐ کا آسمانوں کی سیر کرنا، جنّت ودوزخ دیکھنا اور ہم کلامی سے مشرّف ہو کر بلند مرتبہ حاصل کرنا ۱۲

سے باز رہتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ نماز سنّت کے موافق عمدہ طور سے ادا کی جائے (بخاری) نمازی کے دل میں اللہ پاک کی عظمت پائی جاوے۔ ظاہر و باطن میں سکون و عاجزی ہو، اِدھر اُدھر نہ دیکھے، شروع سے آخر تک اِخلاص اور حضورِ قلب[1] قائم رکھے کہ یہ نماز کی روح ہے، جو الفاظ زبان سے کہے، دل میں بھی اُن کا اثر ہو، معانی پر غور کر کے پڑھے اور اپنی نماز کو کامِل کرے۔ از رُوئے[2] حدیث ہر نماز کو پڑھتے وقت یہ خیال کرے کہ یہ میری آخری نماز ہے، ممکن ہے اِس کے بعد موت آجائے اور پھر پڑھنا نصیب نہ ہو۔ اگر باوجود کوشش کے نماز میں دل نہ لگے اور دل میں خیالات آئیں تو مُضائقہ[3] نہیں کہ نماز میں برابر دھیان رہنا صحتِ نماز کی شرط نہیں ہے البتّہ قصدًا دھیان نہ رکھنا منع ہے اور اِس سے نماز گھٹیا درجہ کی ہو جاتی ہے۔ خیالات کی طرف سے بے توجّہی برتنے، بس یہ ہی اِس کا علاج ہے، اِس سے خیال خود بخود دفع ہو جائیں گے اِن شاء اللہ تعالےٰ

حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ اللہ جَلَّ شَانُہٗ[4] نے میری اُمّت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا (کشفُ الغُمّہ) اگر یہ ٹھیک اُتری تو سارے عمل ٹھیک اُتریں گے اور اگر یہ خراب نکلی تو سارے

---

[1] دل کا حاضر ہونا ۱۲ [2] حدیث کے مطابق ۱۲ [3] حرج ۱۲ [4] بڑی ہے شان اُس کی ۱۲

عمل خراب نکلیں گے، گویا نماز کی برکت کو تمام اعمال میں دخل ہے (کنز العمّال)

نماز کی پابندی اور پاکیزگی کے اہتمام کے ساتھ اخلاق و معاملات میں بھی صفائی اور درستی ضروری ہے تاکہ نماز کا مفید اثر ظاہر ہو اور اہلِ دنیا نماز اور نمازی کو بدنام نہ کریں نیز "جب تک اور اعمال ٹھیک نہ ہوں، نماز پڑھنے سے کیا فائدہ" یہ خیال غلط ہے کیوں کہ نماز ایک مستقل حکمِ خداوندی ہے، اُس کی تعمیل فرض ہے، رہی اُس کی برکات سو اُن کا ظہور نماز کے معیار پر موقوف ہے۔ بہتر نماز پڑھی جائے گی تو بہتر نتائج مرتّب ہوں گے اور تمام فائدے حاصل ہوں گے، لیکن فرض سر سے اُتارنا ضروری ہے اور دوسرے اعمال کے انتظار میں فرضِ عَیْن عہ مؤخّر عہ نہیں کیا جاسکتا نیز اللہ تعالیٰ نے جن اعمال کا حکم دیا ہے وہ سب اختیاری ہیں اِس لیے ہمّت اور استعمالِ اختیار کے ذریعہ ہر کام کو کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ لوگ دُنیوی کاموں میں کرتے ہیں، دینی کاموں میں بھی کریں۔ اِسی طرح بعض لوگ دوسروں کی نماز کو رِیا (دِکھاوے) کی نماز بتایا کرتے ہیں۔ اِس سلسلہ میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کا قول عرض ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایسی رِیا ہمیشہ رِیا نہیں رہتی بلکہ اوّل رِیا ہوتی ہے

عہ بالکل، قطعی ۱۲ عہ دیر کے ساتھ ۱۲

پھر عادت ہو جاتی ہے اور پھر عادت عبادت بن جاتی ہے، یعنی ریاکار نمازی کو بھی مطعون[1] نہیں کرنا چاہیے اور نماز کا وجود عدم[2] سے بہتر ہے البتہ پابندی رکھے اگرچہ جان بوجھ کر دکھاوا نہ کرے اور اخلاص کی نماز پڑھے تاکہ جلد مقصود تک پہنچے نیز واضح رہے کہ بلا تحقیق کسی پر ریاکاری کا عیب لگانا اور بدگمانی کرنا خود ایک جرم ہے اور اس سے اجتناب[3] لازم ہے۔ دوسرے بالفرض اگر کوئی شخص ریا میں مبتلا ہو بھی تو یہ کیا ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے بلکہ توفیقِ نماز کے بعد باقی اصلاحِ احوال کی بھی امید کی جا سکتی ہے لیکن اگر نماز ہی نہیں تو پھر کیا امید کی جائے گی۔

غرض کہ نماز سے محروم رکھنے کے لیے شیطان طرح طرح کے وساوس[4] دل میں ڈالتا ہے، اللہ پناہ میں رکھے۔ ایک وقت کی نماز قصداً ترک کر دینا بہت بڑا گناہ ہے چہ[5] جائے کہ متواتر غفلت برتی جائے اور سر پر بوجھ بڑھتا چلا جائے۔ پس مسلمان کو چاہیے کہ ایسے خیالِ خام کر کے آخرت کا عذاب مول نہ لے اور اپنی ابدی[6] زندگی کا سامان کرتے ہوئے نماز کی پابندی کرے، ایسی نماز جو اس کی زندگی کے تمام شعبوں کو چمکا دے اور دونوں جہان میں کامیاب کرے۔

اس کے بعد چند تصریحات[7] سے مزید معلوم ہو گا کہ نماز کیا چیز ہے اور اس کا دین میں کیا درجہ ہے۔

---

[1] طعنہ دیا ہوا، بے عزت ۱۲ [2] نہ ہونا ۱۲ [3] پرہیز ۱۲ [4] برے خیال ۱۲ [5] کیا موقع ۱۲ [6] ہمیشہ کی ۱۲ [7] تفصیل ۱۲

نماز کا مقصد

جیساکہ اللہ تعالےٰ نے جن اور انسان کو اپنی عبادت اور بندگی کے لیے پیدا کیا ہے (ذٰریٰت) اور عبادت وطاعت کے ذریعہ اُس کو مہذّب و شائستہ[1] بناکر آخرت کی ہمیشہ کی زندگی بخشنا اور اُسے جنّت کی لازوال نعمتوں اور راحتوں سے نوازنا چاہا ہے سو اِس مقصد کی تحصیل کے لیے اُس نے تمام عبادات میں نماز کو بہت بڑا ذریعہ بنایا اور ایمان کے بعد اِسے سب سے پہلا فرض قرار دیا ہے کہ ہم دن رات میں پانچ مرتبہ زبان اور عمل سے اُن چیزوں کا اظہار کریں جن پر ایمان لائے ہیں چُناں چہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنی بندگی اور اُس کی معبودیت[2] کا اقرار کریں، اُس کے رسولؐ کی سچّائی پر گواہی دیں، اُس سے مدد مانگیں، ہدایت طلب کریں اور اطاعت کا عہد تازہ کریں اور اُس کے غضب سے بچنے کی خواہش کا باربار اِعادہ[3] کریں نیز ہمیں دُنیا کی مصروفیتیں خدا کی یاد سے غافل نہ کرسکیں، شیطانی طاقت کا مقابلہ ہو اور ایمان تازہ ہوتا رہے اور ہم نماز کے ذریعہ اپنے نفس کو پاکیزہ، اخلاق کو درست اور اعمال کو صالح[4] بناتے ہوئے رضاءِ الٰہی حاصل کریں۔

---

[1] لائق ۱۲ [2] قابلِ عبادت ہونا ۱۲ [3] لوٹانا، دوبارہ کرنا ۱۲ [4] نیک ۱۲

نماز کی حقیقت

جس طرح ہر بادشاہ اپنی رعایا کی فلاح و[1] بہبود کے لیے دربارِ عام کا وقت مقرر کرتا ہے تاکہ اُس وقت اپنے خاص لُطف وکرم سے رعایا کو نوازے ، رعایا کو ہم کلامی کا شرف بخشے اور ہر شخص بآسانی اپنی معروضات[2] بارگاہِ شاہی[3] میں پیش کرسکے ، اِسی طرح شہنشاہِ عالم جَلَّ جَلالُہٗ[4] نے بھی اپنی مخلوق اور اپنی رعایا کو نوازا اور اپنے لُطف وکرم سے اِتنا نوازا کہ ہر شخص ہر وقت بارگاہِ خداوندی میں رسائی[5] پاسکتا ہے ، ہم کلامی کا شرف حاصل کرسکتا ہے اور اپنی معروضات کو پیش کرسکتا ہے کوئی روک ٹوک نہیں ، امیر وغریب بِلا امتیاز[6] سب اِس بارگاہ کے غلام ہیں اور سب غلاموں میں مُعزّز[7] وہ ہے جو سب سے زیادہ حاضر باش ، مُطیع[8] اور فرماں بردار ہو۔ اِسی اذنِ[9] عام پر کفایت نہیں کی گئی بلکہ ہر فردِ بشر[10] ، عاقل ، بالغ پر پنج وقتہ بارگاہِ خداوندی میں حاضری ضروری اور لازمی کردی گئی تاکہ ہر شخص کا تعلق اپنے خالق[11] کے ساتھ قائم و[12] دائم رہے ، عبد[13] کا معبود[14] کے ساتھ رابطہ[15] مضبوط تر ہوجائے اور غفلت و نسیان[16] کے پردے دلوں پر نہ پڑ سکیں ۔

---

[1] بھلائی ۱۲ [2] عرضیاں ۱۲ [3] بادشاہی دربار ۱۲ [4] بڑا ہے دَبدَبہ اُس کا ۱۲ [5] پہنچ ۱۲ [6] فرق کرنا ۱۲ [7] عزّت دار ۱۲ [8] اطاعت کرنے والا ۱۲ [9] عام اجازت ۱۲ [10] اکیلا آدمی ۱۲ [11] پیدا کرنے والا ۱۲ [12] ہمیشہ ۱۲ [13] بندہ ۱۲ [14] عبادت کے لائق ۱۲ [15] تعلق ۱۲ [16] بھول ۱۲

اِس سے معلوم ہوا کہ نماز درحقیقت دربارِ ربّ[1] العالمین میں حاضری اور بارگاہِ خداوندی کی حضوری اور پروردگارِ[2] عالَم سے مُناجات[3] اور ہم کلامی کا نام ہے جس سے ایک مُشتِ[4] خاک انسان کا عالمِ بالا[5] کے ساتھ ایک خاص رَبط و تعلّق قائم ہوتا ہے۔

جو نماز اِس نظریہ کے ساتھ پڑھی جائے گی، یقیناً اُس کے شایانِ[6] شان اُس کا خَیر[7] مَقدَم[8] کیا جائے گا۔

نماز کی فضیلت

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے، بے شک اُن مسلمانوں نے فلاح[8] پائی جو اپنی نماز کو دل لگا کر پڑھنے والے ہیں (مؤمنون)

رسولِ اکرم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے، نماز مومن کا نور ہے (ابنِ ماجہ) نیز فرمایا، نماز جنّت کی کُنجی ہے (مشکوٰۃ)

ایک دفعہ موسمِ خزاں میں رسولِ خداؐ نے ایک درخت کی ٹہنی کو پکڑ کر ہلایا تو اُس کے پتّے گرنے لگے، تب آپؐ نے فرمایا کہ جب مسلمان بندہ صرف اللہ تعالےٰ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اُس کے گناہ اِس طرح جھڑتے ہیں جس طرح اِس درخت کے پتّے جھڑتے ہیں (احمد)

---

[1] تمام جہانوں کا پالنے والا ۱۲ [2] سارے جہان کا پالنے والا ۱۲ [3] دعا ۱۲ [4] خاک کی ایک مُٹھی ۱۲
[5] مراد آخرت ۱۲ [6] شان کے مُطابق ۱۲ [7] استقبال ۱۲ [8] کام یابی ۱۲

نماز کی فرضیّت

اللہ تعالٰے نے سورۂ نساءِ میں ارشاد فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (تحقیق نماز مومنوں پر فرض کی گئی ہے وقت کی پابندی کے ساتھ) سورۂ بقرہ، سورۂ حج اور سورۂ مزّمّل میں ارشاد ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو)

علماء کا قول ہے کہ قرآن مجید میں ساٹھ جگہ نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے (نجم القرآن) اور متعدد احادیث میں ارشادِ نبوی ؐ نقل کیا گیا ہے اِتَّقُوا اللہَ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی نماز کے بارہ میں اللہ سے ڈرتے رہو

رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالٰے نے ہر مسلمان مرد اور عورت پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں (مجالس الابرار) نیز فرمایا، پانچ نمازیں ہیں جن کو فرض کیا ہے اللہ تعالٰے نے، پس جس شخص نے اِن نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کیا، اِن کو وقت پر پڑھا، رکوع، سجدہ وغیرہ کو خوبی کے ساتھ ادا کیا اور دل لگا کر نماز کو پڑھا، اُس کے لیے خدا کا وعدہ ہے کہ اُسے بخش دے گا اور جو ایسا نہ کرے، اُس کے لیے خدا کا کوئی وعدہ نہیں، چاہے اُس کو بخشے اور چاہے عذاب دے (ابوداؤد)

رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ سے لے کر آج تک نماز پنج گانہ کی فرضیّت پر تمام اُمّت کا اِجماع ہے۔

(صلوٰۃ بمعنے نماز نیز رحمت و برکت کے لیے دُعا یا فضل و کرم وغیرہ)

نماز کی تاکید

اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْن

(نماز پڑھو اور مُشرک نہ بنو) (روم)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلّے اللہ علیہ وسلّم کا آخری کلام یہ تھا اَلصَّلٰوۃَ اَلصَّلٰوۃَ وَاتَّقُوا اللّٰہَ فِیْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی نماز کا اہتمام رکھو، نماز کا اہتمام رکھو اور لونڈی، غلاموں کے بارہ میں خدا سے ڈرو (ابو داؤد)

اِس سے معلوم ہوا کہ نماز کا ادا کرنا اور ماتحتوں کے حقوق کا ادا کرنا بہت ضروری ہے اِسی لیے حضورؐ نے دُنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی اِس کی تاکید فرمائی۔ ایک اَور فرمان ہے:-

اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ

یعنی آگاہ ہو جاؤ، تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر حاکم سے اُس کی رعایا کے بارہ میں سوال کیا جائے گا (مشکٰوۃ)

اِس حدیث میں یہ تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ افسروں، مالکوں شوہروں اور ماں باپ پر جہاں خود نماز روزہ کی پابندی اور دین پر عمل کرنا ضروری ہے وہیں اپنے ماتحتوں، نوکروں، بیوی اور بچّوں کو بھی نماز وغیرہ کا حکم کرنا اور مناسب نگہداشت کرنا اُن کے فرائض میں داخل ہے ورنہ وہ جواب دِہ ہوں گے۔

عہ لُغوی معنے چرواہا، مُراد حاکم ۱۲

نماز کی اہمیّت

قرآنِ کریم میں آتا ہے کہ جنّت کے لوگ گنہگاروں سے پوچھیں گے کہ کس چیز نے تمھیں دوزخ میں ڈالا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ غریب کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور مشغلِہ میں رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی مشغلِہ میں رہا کرتے تھے اور قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کو موت آگئی سو اُن کو سفارش کرنے والوں کی سفارش کچھ نفع نہ دے گی (مدثّر) اللہ تعالٰے نے شیطان کو حکم دیا تھا کہ وہ آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرے مگر اُس نے حکم نہ مانا اور خود کو بہتر جانا۔ اِس پر اُسے مردُود اور لعنتی قرار دے دیا گیا اور صرف ایک حکم نہ ماننے اور ایک سجدہ نہ کرنے کے سبب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے راندۂ[1] درگاہ کر دیا (صٓ) پھر کیا حال ہوگا اُن لوگوں کا جنھیں خالقِ کُل بار بار اپنے آگے سجدہ کرنے کا قرآنِ کریم میں حکم دے رہا ہے لیکن وہ کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ ہمارا مولا ہے اور ہم اُس کے بندے ہیں۔ بندہ کا کام بندگی اور حکم کی تعمیل ہے، سرکشی اور انکار نہیں۔ پس نماز نہ پڑھنا اور اطاعتِ خداوندی نہ کرنا سراسر حکم عُدولی[2] اور خدا سے بغاوت ہے اور باغی[3] سے خدا کبھی خوش نہیں ہوتا۔ افسوس کہ ہم ہر

---

[1] دربار سے نکالا ہوا ۱۲ [2] نافرمانی ۱۲ [3] نافرمان ۱۲

روزپانچ بار اُس کے حکم کا عملاً انکار کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ کل ہمارا کیا حال ہوگا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے، پس جس نے اِس کو قائم کیا، بے شک اُس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اِس کو چھوڑ دیا، بے شک اُس نے دین کو برباد کردیا (مشکوٰۃ) گویا جس کے پاس نماز نہیں اُس کے دین کا اعتبار ہی نہیں اور جس کے پاس نماز ہے وہی صحیح معنٰے میں دین دار کہلانے کا مستحق ہے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے ہے کہ نماز مَوت کے وقت مَلکُ الموت سے سفارش کرنے والی ہے، قبر میں نکیرین[ع] کو جواب دینے والی ہے، پُل صراط پر بجلی کی طرح گذار دینے والی ہے، دوزخ کی آڑ ہے اور بہشت میں لے جانے والی ہے (تنبیہ الغافلین وغیرہ) لیکن آج ہم اِس فلاح سے قطعاً بے پرواہ ہو رہے ہیں اور اپنے ہی فائدہ کو نقصان سے بدل رہے ہیں۔ خدا ہماری اِس غفلت کو دُور کرے اور ہمیں حقیقی نماز کی طرف متوجہ فرمائے۔

خوب خصوصیت ہے کہ نماز (شبِ معراج میں) عرش پر فرض ہوئی اور روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ تمام فرائض فرش[عہ] پر (بخاری)

غرض کہ نماز کی اہمیت سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہوسکتا

ع قبر میں سوال کرنے والے فرشتے ۱۲ عہ مراد زمین پر ۱۲

قرآن و احادیث میں جس قدر احکام نماز کے متعلق آئے ہیں اُتنے کسی اَور چیز کے نہیں اِس لیے نماز کا اہتمام عامۂ مسلمین میں معیار[1] کا کام بھی دے سکتا ہے کہ کوئی مسلمان (فرد[2] یا فرقہ) کس قدر مطیع[3] و فرماں بردار اور اسلام کے قریب ہے یا کس قدر نافرمان اور اسلام سے دُور کہ اصولی طور پر جس چیز کا حکم سب سے زیادہ آیا ہو اُس کی تعمیل بھی سب سے زیادہ ضروری ہے اور جس چیز کا حکم کم ہو اُس کا عمل بھی اُسی قدر کم ہونا چاہیے۔

دِل کی یاد کافی نہیں ہے

آج کل کے بعض تعلیم یافتہ نوجوانوں کا خیال ہے کہ ہم کو کسی قسم کی ظاہری نماز کی پابندی کی ضرورت نہیں ہے، صرف دل ہی دِل میں اللہ میاں کو یاد کرلینا کافی ہے۔ ہرگز نہیں کیوں کہ اوّل تو صرف دِل سے خدا کو یاد کرنا اور اُس سے نماز کا بدَل کرنا ہی ناممکن ہے، دوسرے اگر دِل کی یاد سے مقصود خدا کی عبادت اور اُس کی خوش نودی ہے تو وہ بغیر نماز کے حاصل نہیں ہو سکتی کہ عبادت وہی منظور و مقبول ہوتی ہے جو معبود کی مرضی کے مطابق ہو۔ ویسے اگر کوئی خدا کے صاف صریح[4] حکم کی موجودگی میں اور رسولؐ کے طریقہ کے خلاف اپنے لیے کوئی دوسرا طریقۂ عبادت تجویز کرلے تو اُس سے

---

[1] کسوٹی ۱۲ [2] اکیلا شخص ۱۲ [3] اطاعت کرنے والا ۱۲ [4] ظاہر ۱۲

اُس کی تسلّی ہو جائے مگر شرعًا وہ بے کار ہے۔
چوں کہ انسان اپنے نفع، نقصان کو خود نہ پہچان سکتا تھا اور اُس کو اُس کی رائے پر چھوڑنے میں گُم راہ ہونے کا بہت اِمکان تھا اِس لیے قرآن و احادیث میں مفید مطلب اور ضروری احکام دیے گئے ہیں۔ اُن میں نماز ایک بڑا حکم ہے جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں، پس خدا کو دل ہی دِل میں یاد کرنے کا دعوٰے بالکل جھوٹا اور نماز سے بچنے کا ایک بہانہ ہے کہ

اسلام میں نمازِ ظاہری کو فرض کیا گیا ہے

جو دل کے ارادہ کے ساتھ ظاہری اعضاء سے ادا کرنی چاہیے اور جب نماز سے عملی واقفیت ہو کر دِل میں اُس کی خوبیاں جم جائیں تو پھر اُس سے اخلاقی اور روحانی اصلاح و ترقّی بھی ہونے لگتی ہے اور حقوقُ اللہ کے ساتھ انسان حقوقُ العباد[ع] کی بھی نگہداشت اور احتیاط کرنے لگتا ہے جو تمام قوانین کی علّتِ[عہ] غائی ہے۔

رسولُ اللہ ؐ نے رشوت لینے والے، رشوت دینے والے اور رشوت دِلوانے والے پر لعنت فرمائی ہے (احمد و بیہقی) (بغیر مجبوری کے) رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں دوزخ میں جائیں گے (مشکوٰۃ)

(حالتِ اضطرار مُراد ہے یعنی ایسی مجبوری کہ اپنا حق وصول کیے بغیر گذارہ نہ کرسکتا ہو اور بغیر رشوت دیے کام نہ ہوسکتا ہو)

ع بندوں کے حقوق ۱۲ عہ مقصدی سبب ۱۲

بے نماز بزرگانِ دین کی نظر میں

حضرت عمرؓ، حضرت ابنِ مسعودؓ، حضرت ابنِ عباسؓ اور دیگر صحابہؓ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک جان بوجھ کر نماز نہ پڑھنا کفر ہے (ترغیب)

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک بے نماز واجبُ القتل ہے ہمارے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک اُسے قید کرکے سخت سزا دی جائے اور اتنا مارا جائے کہ اُس کے بدن سے خون[2] بہنے لگے یہاں تک کہ توبہ کرے یا اُسی حالت میں مرجائے (دُرِّ مختار)

حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کے نزدیک بے نماز مُرتد[3] ہے۔ اگر مرجائے تو اُس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے، نہ اُسے مسلمانوں میں دفن کیا جائے بلکہ کسی کھڈ میں پھینک[4] دیا جائے (غُنیہ)

ناقص چیز بیچنا

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے، جس کسی نے کوئی عیب دار چیز بیچی اور اُس کے عیب کو نہیں بتلایا، وہ ہمیشہ خدا کی دشمنی (غضب) میں رہتا ہے یا یوں فرمایا کہ اُس پر ہمیشہ فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں (ابنِ ماجہ)

---

[1] دوسرے ۱۲ [2] حکومتِ شرعیہ میں ورنہ اِس زمانہ میں اُس سے ترکِ تعلق کر دینا چاہیے ۱۲ (امداد الفتاویٰ) [3] دین سے پھر جانے والا ۱۲ [4] یہ حنبلی مذہب کی رُو سے ہے، حنفیہ کے یہاں یہ حکم نہیں ۱۲

بے نمازی کی میدانِ حشر میں رُسوائی

قیامت کے دن جب کہ سخت گھڑی ہوگی اور شروع سے لے کر قیامت تک کے سارے انسان محشر[1] میں جمع ہوں گے تو اللہ تعالٰے کی ایک خاص تجلی ظاہر ہوگی اور سجدہ گاہ کی طرف لوگوں کو بُلایا جاوے گا تو جو خوش نصیب اہلِ ایمان دُنیا میں نماز پڑھتے تھے اور اللہ کو سجدے کیا کرتے تھے وہ تو فورًا سجدہ میں چلے جائیں گے لیکن جو لوگ تن دُرست اور اچھے خاصے ہونے کے باوجود نمازیں نہیں پڑھتے تھے، اُن کی کمریں اُس وقت تختہ کے مانند ہو جائیں گی اور وہ سجدہ نہ کرسکیں گے، اُن پر سخت ذلت وخواری کا عذاب چھا جائے گا اُن کی نگاہیں نیچی ہوں گی اور وہ آنکھ اُٹھا کر دیکھ بھی نہ سکیں گے دوزخ کے عذاب سے پہلے ذلت وخواری کا یہ عذاب اُنھیں سرِ محشر[2] تمام لوگوں کے سامنے اُٹھانا ہوگا (تفسیر سورۂ قلم)

اللہ تعالٰے ہم سب کو اِس عذاب سے بچائے۔

غیبت کرنا زِنا سے بدتر ہے (مشکوٰۃ) اور بُہتان لگانا غیبت سے بھی بڑھ کر ہے (مسلم) کسی کی پیٹھ پیچھے اُس کی بُرائی کرنا غیبت ہے اور وہ بُرائی اُس میں نہ ہو تو بُہتان ہے۔

---

[1] میدانِ قیامت ۱۲ [2] قیامت کے میدان میں ۱۲

بدنصیب شخص

حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ایک دفعہ صحابہؓ سے فرمایا، جانتے ہو، بدنصیب کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا، اللہ اور اللہ کا رسولؐ ہی خوب جانتا ہے۔ فرمایا حضور علیہ السلام نے، بدنصیب بے نماز ہے کیوں کہ بے نمازی کو اسلام (اور آخرت) سے کچھ نصیب نہیں (قرۃ العیون)

بے نمازی کا حشر

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، بے نمازی کا حشر قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبَیّ بِن خَلف کے ساتھ ہوگا (احمد، دارمی)

نمازی کا اعزاز

حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے، نمازی کے ہاتھ، پاؤں اور مُنہ قیامت کے روز آفتاب کی طرح چمکتے ہوں گے اور بے نمازی اِس دولت سے محروم رہیں گے (جمع الفوائد) نیز فرمایا، نمازیوں کا حشر قیامت کے روز نبیوں، شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا (مشکوٰۃ المصابیح)

عہ واؤ پڑھنے میں نہیں آئے گا ۱۲ عہ اگرچہ بعد میں 'ایمان' کی وجہ سے چھٹکارا ہوجائے ۱۲

نماز کی پابندی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، جو لوگ نماز وغیرہ احکام کی پابندی کریں تو اُمید ہے کہ وہ اپنے مقصود تک پہنچ جاویں گے (توبہ)

نیز فرمایا، جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں وہ لوگ بہشتوں میں عزّت سے داخل ہوں گے (معارج)

حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے، جس شخص نے نماز کی پابندی کی تو وہ اُس کے واسطے نور ہوگا، دلیل ہوگی اور ذریعۂ نجات ہوگی قیامت کے روز اور جس نے پابندی نہ کی تو اُس کے واسطے نہ نور ہوگا، نہ دلیل ہوگی اور نہ ہی نجات ہوگی (احمد) حضورؐ نے فرمایا، پانچوں وقت کی نماز کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازہ کے سامنے ایک نہر بہتی ہو اور وہ اُس میں پانچ وقت نہایا کرے (بخاری و مسلم)

یعنی جس طرح اُس شخص کے بدن پر ذرا مَیل نہ رہے گا، اِسی طرح جو شخص پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھے اُس کے سارے گناہ دُھل جائیں گے۔

ازرُوئے حدیث[1] پنج گانہ نماز پڑھنا گویا روحانی غسل کرنا ہے، سو جب شعوری[2] طور پر نمازی بوقتِ نماز عربی الفاظ پر غور و فکر کرتا ہے اور اُن کے معانی میں مستغرق[3] ہوتا ہے اُس وقت ایک خاص

---

[1] حدیث کے مطابق ۱۲ [2] شعور جاننا ۱۲ [3] ڈوبا ہوا، مشغول ۱۲

کیفیت ہوتی ہے اور اُسی کیفیت کے نتیجہ میں انسان گناہوں سے اِجتناب[1] کرتا اور نیکیوں کی طرف مائل ہوتا ہے چُناں چہ اِسی صورتِ حال کو قرآن اِن الفاظ میں پیش کرتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (بے شک نماز روک دیتی ہے بے حیائیوں اور بُرے کاموں سے) (عنکبوت) لیکن یہ جب روکے گی، جب سوچ سمجھ کر الفاظ کے مفہوم کو ذہن میں رکھ کر حقیقی نماز پڑھی جائے اور رسمی طور پر ادائیگی نہ کی جائے اور اگر نماز پڑھ لینے کے باوجود بھی گناہوں کا سلسلہ جاری رہے اور اُن کی طرف سے بے اطمینانی اور طبیعت میں انتشار[2] پایا جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ نماز میں کھوٹ ہے اور نماز کی ادائیگی صحیح نہیں ہو رہی ہے کیوں کہ نماز تو بُرائیوں کا قَلعْ قَمعْ[3] کرتی ہے اور بحیثیت ذِکْرُ اللہ کے اطمینانِ[4] قلب کا ذریعہ ہے (رعد) اِس لیے صحیح اور کامل نماز پر پابندی مطلوب ہے۔

عام گناہ

۱۔ جھوٹ بولنا ۲۔ غیبت کرنا ۳۔ گالی دینا۔
۴۔ وعدہ خلافی کرنا ۵۔ گانا بجانا، سُننا ۶۔ داڑھی نہ رکھنا۔
۷۔ جان دار کی تصویر بنانا، بیچنا، استعمال کرنا۔
۸۔ فضول رسم و رواج کی پابندی کرنا۔
۹۔ غیر مسلموں کا طور طریق اختیار کرنا۔

---

[1] پرہیز ۱۲ [2] یک سوئی نہ ہونا ۱۲ [3] اُکھیڑنا اور توڑنا یعنی فنا کرنا ۱۲ [4] دل کا اطمینان ۱۲

فرض نمازیں

فجر ظہر عصر مغرب عِشا

تفصیلِ اَوقات

اِن وقتوں کے گذرنے پر نماز قضا ہو جاتی ہے

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر سورج نکلنے سے پہلے تک رہتا ہے (دُرّ مختار) مَردوں کو اُجالا ہو جانے پر فجر کی نماز پڑھنا مستحب ہے (ترمذی، ابو داؤد وغیرہ)

پچھلی رات میں صبح ہوتے وقت ایک روشنی سورج نکلنے کی جگہ (ستون کی طرح) بلند ہوتی ہے پھر یہ روشنی اُوپر سے نیچے اُترنے لگتی ہے اور نیچے سے شمالاً جنوباً پھیلنے لگتی ہے اور جلدی جلدی بڑھتی جاتی ہے تو جب سے یہ روشنی شمالاً جنوباً پھیلنے لگتی ہے تب سے صبح صادق شروع ہو جاتی ہے اور اُس کے پھیل جانے پر فجر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے (دُرِّ مختار)

ظہر کی نماز کا وقت زوال یعنی سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور ہر چیز کا سایہ دو مثل یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت کے سائے کے علاوہ اُس چیز سے دوگنا ہو جانے سے پہلے تک رہتا ہے۔ ظہر کی نماز سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں دیر سے پڑھنا مستحب ہے (دُرّ مختار)

عصر کی نماز کا وقت ظہر کے بعد (دومثل) سے شروع ہوکر غروبِ آفتاب سے پہلے تک رہتا ہے۔ دھوپ زرد پڑنے سے پہلے پہلے مستحب اور اِس کے بعد مکروہ (تحریمی) ہوجاتا ہے (شرح نقایہ)

مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد سے شروع ہوکر پچھّم کی طرف آسمان پر 'سُرخی' کے بعد 'سفید روشنی' باقی رہنے تک رہتا ہے۔ اوّل وقت مُستحب اور تارے نکل آنے پر مکروہ ہوجاتا ہے (دُرِّمختار)

اذانِ مغرب کے بعد دو رکعت پڑھنے کی مقدار تک نماز میں دیر ہوجانا مکروہ نہیں اور دو رکعت سے زیادہ دیر، تارے نکلنے سے پہلے مکروہِ تنزیہی اور تارے نکلنے پر مکروہِ تحریمی ہے (دُرِّمختار)

عشا کی نماز کا وقت 'سفید روشنی' غائب ہوجانے کے بعد سے شروع ہوکر صبحِ صادق سے پہلے تک رہتا ہے۔ تہائی رات تک مستحب آدھی رات تک مُباح اور اِس کے بعد مکروہ (تحریمی) ہوجاتا ہے (دُرِّمختار)

نمازِ وِتر کا وقت عشا کی نماز کے بعد سے شروع ہوکر صبحِ صادق سے پہلے تک رہتا ہے (عالم گیری)

بادل وغیرہ ہو تو فجر، ظہر اور مغرب کی نماز ذرا دیر کرکے پڑھنا بہتر ہے اور عصر کی نماز میں جلدی کرنا مستحب ہے (شامی) جب کہ صحیح اوقات معلوم ہونا مشکل ہوں اور اگر گھڑی وغیرہ کے ذریعہ ٹھیک اوقات معلوم ہوسکتے ہوں تو پھر دیر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر نماز کو اُس کے مقرّرہ وقت پر پڑھنا چاہیے (تصحیح الاغلاط)

اَوقاتِ ممنوعہ

سورج[1] نکلتے وقت، سورج[2] ڈوبتے وقت اور ٹھیک[3] دوپہر کو جب کہ سورج درمیان میں ہوتا ہے کوئی نماز پڑھنا یا سجدہ کرنا منع ہے (عالم گیری) نمازِ جنازہ بھی (مسلم)

صبح صادق کے بعد (سوائے فجر کی سُنّتوں کے) سورج نکلنے تک عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک (بخاری) خطبوں کے پڑھے جانے کے وقت، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن سورج نکلنے کے بعد سے عیدین کی نماز پڑھنے تک کوئی سنّت یا نفل نماز پڑھنا یا نفلی سجدہ کرنا جائز نہیں (تنویر الابصار) البتّہ قضا نماز، نمازِ جنازہ اور سجدۂ تلاوت درست ہے (مُنیہ) لیکن عصر کی نماز کے بعد جب سورج کا رنگ بدل جائے اور دھوپ پھیکی پڑ جائے تو سابقہ جنازہ کی نماز اور سابقہ تلاوت کا سجدہ درست نہیں اور اُسی وقت تلاوت کی ہو یا اُسی وقت جنازہ حاضر ہوا ہو تو سجدۂ تلاوت اور نمازِ جنازہ درست ہے (دُرِّ مختار، شامی وغیرہ)

عہ جائز ہونے کی صورت میں سجدۂ تلاوت اور قضا نماز ایک طرف ہو کر پڑھے تو بہتر ہے، علانیہ پڑھنا یا اپنی قضا نماز کا دوسروں سے ذکر کرنا مکروہ (تحریمی) ہے ۱۲ (دُرِّ مختار)

لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں (طبرانی)

نقشہ دائمی اوقاتِ جماعت

(ـ پاؤ ۰ آدھا گھنٹہ)

از	فجر	ظہر	عصر	عشا	خطبۂ جمعہ	از	فجر	ظہر	عصر	عشا	خطبۂ جمعہ
یکم جنوری	۰٦	۰۱̲	۴	۷̲	۰۱	۱٦ر جنوری	۰٦	۰۱̲	۴̲	۰۷	۰۱
یکم فروری	٦̲	۲	۰۴	۰۷̲	۰۱̲	۱٦ر فروری	٦	۲	۰۴̲	۰۷̲	۰۱̲
یکم مارچ	۰۵̲	۲	۵	۸	۰۱̲	۱٦ر مارچ	۰۵	۲	۵	۸̲	۰۱̲
یکم اپریل	۵̲	۲̲	۵̲	۰۸	۲	۱٦ر اپریل	۵	۲̲	۵̲	۰۸̲	۲
یکم مئی	۰۴̲	۲̲	۵̲	۹	۲	۱٦ر مئی	۰۴	۲̲	۰۵	۹̲	۲
یکم جون	۴̲	۰۲	۰۵	۰۹	۲	۱٦ر جون	۴̲	۰۲	۰۵	۰۹	۲
یکم جولائی	۰۴	۰۲	۰۵	۰۹	۲	۱٦ر جولائی	۰۴̲	۰۲	۰۵	۹̲	۲
یکم اگست	۰۴̲	۲̲	۰۵	۹	۲	۱٦ر اگست	۵	۲̲	۵̲	۰۸̲	۲
یکم ستمبر	۵̲	۲	۵	۰۸	۲	۱٦ر ستمبر	۵̲	۲	۰۴̲	۸̲	۲
یکم اکتوبر	۰۵	۲	۰۴	۸	۰۱̲	۱٦ر اکتوبر	۰۵̲	۲	۴̲	۰۷̲	۰۱̲
یکم نومبر	٦	۰۱̲	۴	۰۷	۰۱̲	۱٦ر نومبر	٦	۰۱̲	۰۳̲	۷̲	۰۱̲
یکم دسمبر	٦̲	۰۱	۰۳̲	۷	۰۱	۱٦ر دسمبر	۰٦	۰۱	۴	۷	۰۱

۱۔ یہ نقشہ صرف راول پنڈی اور قُرب و جوار کے لیے کارآمد ہے۔ دوسرے مقامات والے اگر چاہیں تو اپنے محلِ وقوع کے مطابق مرتب کر سکتے ہیں ۲۔ عصر و عشا کی اذان ۱۵ منٹ پہلے، ظہر کی ۲۰ منٹ پہلے اور فجر کی کم از کم ۳۰ منٹ پہلے مناسب ہے ۳۔ رمضان شریف میں اذانِ فجر صبح صادق سے پہلے نہ ہونے پائے اور جمعہ کی پہلی اذان زوال کے بعد ہونا ضروری ہے... ایسے اوقات میں کم از کم تین، چار منٹ کی احتیاط ضرور کریں۔

تنبیہ

وقتِ عصر اور عشا میں اکثر غلطی کر دی جاتی ہے ،[عہ] بر وقت تبدیل نہیں کیا جاتا جس سے اگر نماز بچ گئی تو اذان ضرور وقت سے پہلے ہونے لگتی ہے۔ یہاں امام حضرات غور فرمائیں، یہ اُن کی ذمّہ داری ہے۔ اگر اذان وقت سے ایک منٹ بھی پہلے ہوئی تو وہ نہ ہونے کے برابر ہوگی۔

ہر موسم میں اکیلے نمازی کے واسطے

زیادہ سے زیادہ ۱۸ گھنٹے کے دن والے مقامات کے لیے

کُلّیۂ اَوقات

نمازِ فجر طلوعِ آفتاب سے پہلے **نمازِ ظہر** دن کے پانچویں ⅕ حصہ میں **نمازِ عصر** دن کے آٹھویں حصہ میں **نمازِ مغرب** غروب آفتاب کے بعد **نمازِ عشا** غروب کے تقریباً دو گھنٹے بعد پڑھی جائے اور **نمازِ تہجد** اور **سحری** طلوع سے پونے دو گھنٹے پہلے بند کر دی جائے۔

عہ اسی طرح ایک چیز صفوں کا سیدھا بچھانا ہے یہ کام زیادہ تر مؤذنین یا خُدّام مسجد کے سپرد ہوتا ہے مگر وہ اکثر اِس کی اہمیت سے ناواقف ہوتے ہیں اور کوتاہی کر دیتے ہیں اِس لیے اِس کی نگرانی بھی ائمۂ مساجد کر لیا کریں تو اچھا ہے ۱۲

اذان کا بیان

ارشادِ الٰہی ہے ، اُس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو خدا کی طرف بُلائے[1] اور نیک کام کرے (حٰم سجدہ)

رسولِ اکرم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ اذان دینے کا جو کچھ اَجر ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو اِس کے دینے کے لیے آپس میں قُرعہ اندازی کریں (مسلم) فرمایا ، ہر جِن ، ہر انسان اور دوسری شے جو مؤذِن کی آواز کو سُنتے ہیں ، قیامت کے روز اُس کے اذان دینے کی گواہی دیں گے (بخاری) اور فرمایا ، جو شخص محض ثواب کی غرض سے سات برس تک اذان کہے ، اُس کے لیے دوزخ سے نجات[2] لکھ دی جاتی ہے (ترمذی) نیز فرمایا ہے مؤذّنوں کی گردنوں میں مسلمانوں کی دو چیزیں لٹکی ہوئی ہیں ، اُن کے روزے اور اُن کی نماز یعنی اُن کی اذان سے مسلمانوں کے روزے اور نماز وابستہ[3] ہیں اِس لیے مؤذّنوں کو چاہیے کہ وہ اپنے فرض کو احتیاط سے ادا کریں (ابنِ ماجہ)

---

[1] اذان احاطۂ مسجد سے باہر والوں کے لیے اور اقامت احاطۂ مسجد کے اندر والوں کے لیے مشروع ہے ۱۲ [2] چھٹکارا ۱۲ [3] بندھے ہوئے ، متعلق ۱۲

صوفیہ کا طریقہ کم از کم بولنا اور لوگوں سے کم تعلقات رکھنا

اذان

فرض نمازوں کے لیے اذان کہنا سنّتِ مؤکدہ ہے (ہدایہ)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے ـ اللہ سب سے بڑا ہے)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے ـ اللہ سب سے بڑا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط (میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط (میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ط (نماز کی طرف آؤ) حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ط (نماز کی طرف آؤ)

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط (کام یابی کی طرف آؤ) حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط (کام یابی کی طرف آؤ)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے ـ اللہ سب سے بڑا ہے)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) (مسلم)

فجر کی اذان میں حیَّ علی الفلاح کے بعد دو دفعہ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنا مستحب[ع] ہے (مشکوٰۃ۔ دُرِّ مختار)

طریقہ اِس کا یہ ہے کہ جب اذان کا وقت ہو جائے تو باوضو اور قبلہ رُو ہو کر کسی اونچی جگہ کھڑا ہو اور شہادت کی اُنگلیاں کانوں میں دے کر اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے اذان کہے۔ ہر دو

ع بس اگر چھوٹ جائے تو اذان ہو جائے گی ۱۲

تکبیروں کے بعد اِس قدر ٹھہرے کہ سُننے والا اُس کا جواب دے سکے اور دوسرے کلمات میں ہر ایک کلمہ کے بعد اُسی قدر ٹھہر کر دوسرا کلمہ کہے (دُرِّ مختار) اور حیّ علی الصّلوٰۃ اور حیّ علی الفلاح کہتے وقت صرف مُنّہ دائیں اور بائیں طرف پھیرے، سینہ اور پَیر قبلہ ہی کی طرف رہیں (عالمگیری)

اذان ہوتے وقت (اذان کی طرف متوجّہ کو) سلامؔ کرنا یا کلام کرنا منع ہے۔ اذان کے کلمات کا جواب دینا چاہیے (عالمگیری) پھر درود شریف پڑھ کے

اذان کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (اے اللہ! مالک اِس کامل اعلان کے اور قائم ہونے والی نماز کے، عطا کرنا حضرت محمدؐ کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت اور کھڑا کرنا آپؐ کو مقامِ محمود میں جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا) پڑھے (دُرِّ مختار)

آں حضرتؐ نے فرمایا ہے، جس شخص نے (اذان کے بعد) یہ دُعا پڑھی اُس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو گی (بخاری)

مسئلہ جب مؤذّن مقرّر اور موجود ہو تو اُس کی اجازت یا رضامندی کے بغیر اذان نہ کہنی چاہیے (دُرِّ مختار) **مسئلہ** وقت کی تنگی کے سبب

ؔ اور اذان سُننے والے پر سلام کا جواب واجب نہیں، منع بھی نہیں ۱۲ (فتوے)

بِلا وضو اذان کہنا اور ضرورت میں نا بالغ (سمجھ دار) کا اذان دینا بھی جائز ہے اور بِلا ضرورت، مکروہ (تنزیہی) ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ اذان کے دَوران سلام کا جواب دے یا کوئی کلام کرے تو اذان پھر نئے سرے سے کہے (طحطاوی علےٰ مراقی) مسئلہ کئی مؤذّنوں کا ایک ساتھ اذان دینا جائز ہے (شامی)

اِقامت

فرض نمازوں کے لیے اِقامت کہنا مثل اذان کے
سُنّت بلکہ اذان سے زیادہ مؤکّدہ ہے (شامی)

اِقامت یا تکبیر میں اذان کے کلمات کے علاوہ حیّ علےٰ الفلاح کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط (تحقیق نماز کھڑی ہوگئی) دو دفعہ اَور کہا جاتا ہے (ابو داؤد)

حضور صلّے اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ اذان اور تکبیر کے درمیان دُعا رَد نہیں کی جاتی (ترمذی)

مسئلہ اذان کا کسی اونچے مقام پر مسجد کے باہر[عہ] کہنا اور اِقامت کا مسجد کے اندر کہنا سُنّت ہے (عالم گیری)

مسئلہ اذان کا مسجد میں بائیں طرف اور اقامت کا دائیں طرف ہونا ضروری نہیں (اغلاط العوام) مسئلہ اذان کے الفاظ کو

عہ سِوائے جمعہ کی دوسری اذان کے ۱۲ (دُرِّ مختار)

ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اِقامت کا جلد جلد کہنا سنّت ہے (دُرِّ مختار)

مسئلہ[1] اذان یا تکبیر میں اگر کوئی کلمہ آگے پیچھے کردے یا بھول جائے تو جہاں یاد آئے وہاں سے ہی لوٹ جائے اور جہاں تک ترتیب صحیح ہے اُس کے آگے سے شروع کردے، پورا لوٹانا ضروری نہیں (دُرِّ مختار) **مسئلہ** جو شخص اذان دے، اقامت بھی اُسی کا حق ہے۔ اگر وہ اذان دے کر کہیں چلا جائے یا کسی دوسرے شخص کو اجازت[2] دے یا اُس کی رضا مندی یقینی ہو تو دوسرا بھی کہہ سکتا ہے (ترمذی۔عینی) **مسئلہ** جمعہ کی اِقامت کہنا دوسری اذان کہنے والے کا حق ہے (فتوٰے) **مسئلہ** حیّ علے الصلٰوۃ اور حیّ علے الفلاح کہتے وقت مُنہ دائیں، بائیں طرف پھیرنا اقامت میں اور بچّہ کے کان میں کہتے وقت بھی سُنّت ہے (دُرِّ مختار، شامی)

> دُنیا کے لیے اُتنا کام کر جتنا تو اِس میں رہے گا اور
> آخرت کے لیے اُتنا کام کر جتنا کہ تو وہاں رہے گا اور
> اللہ تعالٰے کے لیے اُتنا کام کر جتنا کہ تو اُس کا محتاج ہے اور
> دوزخ کے لیے اُتنا کام کر جتنا کہ تو اُس کے عذاب کو برداشت کرسکتا ہے
>
> (خطوط امام غزالیؒ)

---

[1] مثلاً قد قامت الصلٰوۃ کہنا بھول جائے تو یہیں سے لوٹائے ۱۲ (دُرِّ مختار)

[2] مگر اِس صورت میں مؤذن بروقت اجازت دے دے، انتظار نہ کرائے ۱۲

جواب دینا

اذان اور تکبیر کا جواب[1] دینا مستحب[2] ہے (عالمگیری)

حضور صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اذان کا جواب دے، یقین ہے کہ وہ بہشت میں داخل ہوگا (نسائی)

طریقہ اِس کا یہ ہے کہ سُننے والا بھی وہی کلمے کہتا جائے جو مُؤذِن یا مُکبّر کہے[3] مگر حیّ علے الصّلوٰۃ اور حیّ علے الفلاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور الصّلوٰۃ خیرٌ مّن النّوم کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ (سچ کہا تونے اور اچھا کیا تونے) اور قد قامت الصّلوٰۃ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَ اَدَامَھَا (قائم رکھے اِس کو اللہ اور ہمیشہ رکھے) کہنا چاہیے (عالم گیری)

مسئلہ اگر کئی اذانیں سُنی جائیں تو اُن میں سے جو پہلی ہو اُس کا جواب دے (دُرِّ مختار)

مسئلہ اِقامتِ جمعہ کا جواب دینا حدیث سے منقول نہیں البتّہ امام ابو یوسفؒ وغیرہ کے نزدیک خطبہ کے ختم کے بعد ذکر وغیرہ جائز ہے اِس لیے کسی کو منع بھی نہ کریں (فتوٰے)

---

[1] سوائے خطبہ کی اذان اور تکبیر کے ۱۲ (ردُّ المحتار) [2] یہ زبانی جواب ہے اور (خارجِ مسجد کے لیے) عملی جواب یہ ہے کہ اذان سُن کر نماز کے لیے چلے، یہ واجب ہے ۱۲ (تنویر الابصار، شامی) [3] اشھد انّ محمّداً رّسولُ اللہ کے جواب میں صلّے اللہ علیہ وسلّم بھی کہے ۱۲ (شامی)

پنج گانہ نماز کی رکعتیں

فجر کی نماز میں (چار رکعتیں) ۲ سُنّتِ مؤکّدہ ۲ فرض
ظہر کی نماز میں (بارہ رکعتیں) ۴ سُنّتِ مؤکّدہ ۴ فرض
۲ سُنّتِ مؤکّدہ ۲ نفل
عصر کی نماز میں (آٹھ رکعتیں) ۴ سُنّتِ غیر مؤکّدہ ۴ فرض
مغرب کی نماز میں (سات رکعتیں) ۳ فرض ۲ سُنّتِ مؤکّدہ ۲ نفل
عشا کی نماز میں (سترہ رکعتیں) ۴ سُنّتِ غیر مؤکّدہ ۴ فرض
۲ سُنّتِ مؤکّدہ ۲ نفل ۳ وتر ۲ نفل (درِ مختار)
جمعہ کی نماز میں (چودہ رکعتیں)، ۴ سُنّتِ مؤکّدہ ۲ فرض
۴ سُنّتِ مؤکّدہ ۲ سُنّتِ مؤکّدہ ۲ نفل (غنیہ، کبیری)

نمازی کی قسمیں

مُنفَرِد وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھے۔
اِمام وہ ہے جو کسی کو نماز پڑھائے۔
مقتدی وہ ہے جو اِمام کے پیچھے نماز پڑھے۔

سہ ترمذی و ابوداؤد ۱۲

اکیلے نماز پڑھنے کا طریقہ

قبلہ کی طرف مُنہ کرکے پَیروں کے درمیان تقریبًا چار اُنگل کا فاصلہ[1] چھوڑ کر کھڑا ہو پھر نیت کرے کہ میں (مثلًا) فجر کے دو فرض اللہ کے واسطے پڑھتا ہوں پھر دونوں ہاتھ کانوں تک[2] اُٹھا[3] کر

تکبیرِ تحریمہ[4] اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے) کہتے ہوئے[5] ناف کے نیچے[6] اِس طرح ہاتھ باندھے[7] کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلیا سے حلقہ بناکر بائیں ہاتھ کے گٹّے کو پکڑلے، باقی تین اُنگلیاں مِلاکر اوپر رکھّے اور ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پُشت پر رہے[8]، پھر

ثنا[9] سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُكَ ۝ (اے اللہ تو پاک ہے اور خوبیوں والا ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیرا مرتبہ بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھے پھر

تعوّذ[10] اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○
(پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود[11] سے)

---

[1] ردّ المحتار ۱۲ [2] پنجوں اور ایڑی کی طرف سے برابر فاصلہ ہو ۱۲ (مراقی الفلاح)
[3] بوقت تحریمہ ۱۲ (ابوداؤد) [4] یا تکبیرِ اولٰے ۱۲ [5] مسلم ۱۲ [6] ابوداؤد ۱۲
[7] و [8] و [9] ترمذی ۱۲ [10] ابنِ ماجہ ۱۲
[11] رد کیا گیا، نکالا گیا، بے عزت ۱۲

تسمیہ[1] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)

سورۂ فاتحہ[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْن (سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ چلا ہم کو سیدھے رستہ پر، اُن لوگوں کے رستہ پر جن پر تُو نے انعام فرمایا، اُن لوگوں کے رستہ پر نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے رستہ پر) (قبول ہو) پھر کوئی سورت[3] پڑھے (مثلاً)

سورۂ اخلاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (آپ کہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز[4] ہے۔ اُس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اُس کے برابر کا نہیں ہے) پڑھے

اِس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور

---

[1] مشکوٰۃ ۱۲ [2] مشکوٰۃ ۱۲ [3] (مشکوٰۃ) دیکھو صفحہ ۱۴۸
[4] بے حاجت، بے ضرورت ۱۲

رکوع کی تسبیح[1] سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (پاک ہے میرا رب عظمت والا) تین بار پڑھے پھر

تسمیع[2] سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (سُن لیا اللہ نے جس نے اُس کی تعریف کی) کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہوجائے اور

تحمید[3] رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے رب ہمارے، سب تعریفیں تیرے لیے ہیں) کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور

سجدہ کی تسبیح[4] سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (پاک ہے میرا رب اُونچی شان والا) تین بار پڑھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا بیٹھ جائے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرے سجدہ میں جائے اور تین دفعہ سُبحانَ ربّیَ الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا[5] ہوجائے اور بسم اللہ، الحمد اور سُورت پڑھ کے دوسری رکعت اِسی طرح پوری کرے اور دوسرے سجدہ کے بعد اللہ اکبر کہ کے بیٹھ جائے اور پڑھے

تشہد[6] اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (تمام زبانی اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ سلام ہو تم پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں

---

[1] ترمذی ۱۲ [2] مسلم ۱۲ [3] مشکوٰۃ ۱۲ [4][5] ترمذی ۱۲ [6] بخاری و مسلم ۱۲

سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں مَیں کہ اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں مَیں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے بندہ اور اُس کے رسُول ہیں)

اگر چار رکعت والی نماز ہو تو التحیّات کے بعد اللہ اکبر کہ کر کھڑا ہو جائے اور دو رکعتیں اَور پڑھ لے۔

فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد کوئی سورت نہ مِلائے، صرف الحمد پڑھے۔ فرض کے سِوا سب نمازوں کی ہر رکعت میں سُورت مِلانا ضروری ہے۔ جب اخیر کے قعدہ میں بیٹھے تو التحیّات کے بعد

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

(اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جیسی رحمت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیمؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ کی آل پر، بے شک تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جیسی برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیمؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ کی آل پر، بے شک تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے)

مہ بخاری و مسلم ۱۲

اِس کے بعد

دُعا[عہ] رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اے رب ہمارے، دے ہمیں دُنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے) یا کوئی دوسری دُعا پڑھ کے دائیں طرف پھر بائیں طرف

سلام[عہ] اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت) کہہ کر سلام پھیرے اور سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے (ہدایہ)

مسئلہ نیت کے معنے اِرادہ کے ہیں پس جو نماز پڑھنی ہو اُس کا دل میں ارادہ کرلے تو نیت ہو جائے گی، زبان سے کہنا ضروری نہیں البتہ زبان سے بھی نیت کے الفاظ کہ لے تو جائز ہے (دُرِّمختار) **مسئلہ**[۲] اگر نماز کی نیت کرنے میں بھولے سے دو کے بجائے چار رکعت یا فجر کے بجائے ظہر زبان سے نکل گیا تو کچھ حرج نہیں، دِلی نیت کا اعتبار ہے (دُرِّمختار) **مسئلہ**[۳] ہر رکعت میں الحمد سے پہلے (اکیلے نمازی اور امام کو) بسم اللہ آہستہ پڑھنا سنّت ہے اور سُورت سے پہلے مستحب ہے (دُرِّمختار وردّالمحتار) **مسئلہ**[۴] رکوع اور سجدہ میں پہنچ کر تکبیر تمام ہو جائے، اِسی طرح سجدہ سے یا تشہُّد سے اُٹھے تو اللہ اکبر کہتا ہوا (پنجوں کے

عہ بخاری و مسلم، ابن ابی شیبہ ۱۲ عہ مسلم ۱۲

بُل) اُٹھے اور کھڑے ہوتے ہی تکبیر ختم ہو جائے (بخاری وغیرہ) **مسئلہ** نیز سجدہ یا قعدہ سے اُٹھتے وقت (بلا عذر) زمین پر ہاتھ لگا کر نہ اُٹھے بلکہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اُٹھنا چاہیے (ہدایہ) **مسئلہ** بعض لوگ نماز پڑھ کر جا نماز کا گوشہ یہ سمجھ کر اُلٹ دیتے ہیں کہ شیطان اُس پر نماز پڑھے گا، اِس کی کوئی اصل نہیں ہے (اغلاط العوام)

تنبیہ بعض عوام اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ کو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَا اَشْهَدُ اَنَّ کو اَشْهَدُ اَنَّا، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة کو حَيَّا الصَّلٰوة اور وَتَبَارَكَ اسْمُكَ کو وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، نَسْتَعِيْن کو نَسْتَاعِيْن مِنْ جُوْعٍ وَّ اٰمَنَهُمْ کو مِنْ جُوْعٍ وَامَنَهُمْ، رَبِّيَ الْعَظِيْم کو رَبِّ الْعَظِيْم، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّد کو وَلَا اٰلِ مُحَمَّد اور رَبَّنَآ اٰتِنَا کو رَبَّنَا اٰتَيْنَا پڑھتے ہیں۔

اِن غلطیوں سے بچنا لازم ہے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر کلام پاک پڑھے اُس کو ہر حرف پر سَو نیکیاں ملتی ہیں اور جو نماز میں بیٹھ کر پڑھے (جیسا کہ نفلوں میں پڑھ لیتے ہیں) اُس کو پچاس نیکیاں اور جو بغیر نماز کے وضو کے ساتھ پڑھے اُس کو پچیس نیکیاں اور جو بغیر نماز کے بلا وضو پڑھے اُس کو دس نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص پڑھے نہیں بلکہ صرف کان لگا کر سُنے، اُس کو بھی ایک حرف کے بدلہ ایک نیکی مل جاتی ہے (احیاء العلوم)

فجر و عصر کے فرضوں کے بعد

اور باقی تین نمازوں کی سُنتوں کے بعد تین مرتبہ اِستغفار اور ایک مرتبہ

آیۃُ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ (اللہ کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ، وہ زندہ ہے ، سنبھالنے والا ہے۔ نہ اُس کو اُونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں۔ ایسا کون ہے جو اُس کے پاس سفارش کرسکے بغیر اُس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے اُن کے حاضر و غائب حالات کو اور وہ (موجودات) اُس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ چاہے ، اُس کی کُرسی سب آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور اُس کو اِن کی حفاظت کچھ گراں نہیں گذرتی اور وہ بلند مرتبہ اور عظمت والا ہے) (بیہقی) پڑھے پھر

عہ دیکھو صفحہ ۳۱۲ عسہ اور بعض روایات کے مطابق مستحب ہے کہ تین مرتبہ استغفار اور ایک ایک مرتبہ آیۃُ الکرسی، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس پڑھ کر تسبیحِ فاطمی اور پھر ایک بار کلمۂ توحید پڑھے ۱۲ (مراقی الفلاح)

تسبیحِ فاطمی

۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ (اللہ پاک ہے)

۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں)

اور ۳۴ دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے) پڑھے (مشکوٰۃ)

پھر دعا مانگے

ظہر، مغرب اور عشا کے فرضوں کے بعد کی مختصر دُعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

(اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی (مل سکتی) ہے، برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے) (مسلم)

عہ یہ تسبیح حضرت رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو اُن کے خادمہ مانگنے پر تلقین فرمائی تھی کہ جب سونے کے لیے لیٹو تو اِسے پڑھ لیا کرو، یہ تمھارے لیے خادمہ سے بہتر ہے (بخاری و مسلم) آں حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اِس تسبیح کا پنج گانہ نماز کے بعد پڑھنے والا نامراد نہیں رہتا (مسلم)

ایک حدیث میں آیا ہے، جس نے سوتے وقت سُورۂ فاتحہ و اِخلاص پڑھی وہ (ایذا دینے والی) ہر چیز سے محفوظ ہو گیا سِوائے مَوت کے (مشکوٰۃ) اور جو شخص آیۃ الکرسی کو سوتے وقت پڑھے، خداوند تعالےٰ اُس کو اور اُس کے سب پڑوسیوں کو امن میں رکھتا ہے (بیہقی)

نمازِ وتر

تینؔ وترؔ واجب کی نیت سے دو رکعتیں پڑھ کر درمیان کے قعدہ کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور الحمد اور سورت پڑھنے کے بعدؔ دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لے اور

دُعاءِ قنوتؔ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ۵ (اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کردیتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں اُس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف کوشش کرتے ہیں اور ہم حاضری دیتے ہیں اور تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں اور

لہ بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ ۱۲ ٢ہ وِتْر یا وَتْر دونوں طرح درست ہے ۱۲
٣ہ ابنِ ماجہ ۱۲ ٤ہ مراسیلِ ابوداؤد ۱۲

تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں ، بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے) پڑھے پھر رکوع وغیرہ کرے اور تیسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات، درود اور دُعا پڑھ کے سلام پھیرے (دُرِّ مختار)

جس کو دُعاء قنوت یاد نہ ہو، اُس کے یاد ہونے سے پہلے اُس کی جگہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ط پڑھ لیا کرے (ردّ المحتار) یا تین دفعہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا (اے اللہ بخشش کر تو ہماری) پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی (عالمگیری) لیکن دُعاء قنوت ضرور یاد کرے۔

وتروں کے بعد تین دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ط (پاک ہے بادشاہ قدوس) (مشکوٰۃ) اور ایک بار رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط (ہمارا رب اور فرشتوں اور جبریلؑ کا رب) کہنا مستحب ہے (دارِ قطنی)

مسئلہ نمازِ وتر کی نیت میں لفظ 'واجب' کہنا اگرچہ واجب نہیں لیکن ارادۃً یہ مقرّر کرنا کہ میں 'وتر' پڑھتا ہوں، ضروری ہے، صرف 'نماز' کی نیت کافی نہیں (امداد الفتاوٰے)

عہ اِسی طرح ہر نماز کی الگ الگ نیت کرے کہ یہ فلاں نماز ہے، یہ فلاں ۱۲ (گوہر)

پابندی کیجیے وقت کی ، اصول کی ، اخلاق کی

نماز کے فرض

نماز میں سات باہر کے جنھیں شرائطِ نماز کہتے ہیں اور چھ اندر کے جنھیں ارکانِ نماز کہتے ہیں، تیرہ فرض ہیں جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی

نماز کی شرطیں ۱۔ بدن[1] کا پاک ہونا ۲۔ کپڑوں کا پاک ہونا ۳۔ جگہ کا پاک ہونا ۴۔ ستر[2] چھپانا ۵۔ نماز کا وقت ہونا ۶۔ قبلہ کی طرف مُنہ کرنا ۷۔ نیت یعنی نماز کا ارادہ کرنا (دُرِّ مختار)

نماز کے ارکان ۱۔ تکبیرِ تحریمہ کہنا ۲۔ قیام یعنی کھڑے ہوکر نماز پڑھنا ۳۔ قِرات یعنی قرآن شریف پڑھنا ۴۔ رکوع کرنا ۵۔ دونوں سجدے کرنا ۶۔ قعدہ اخیرہ یعنی نماز کے اخیر میں التحیات الخ[3] پڑھنے کی مقدار بیٹھنا (ہدایہ)

مسئلہ دِرہم یا روپئہ[4] بھر سے کم جگہ پتلی نجاست اگر کپڑے یا بدن پر لگ گئی پھر پانی کی وجہ سے پھیل گئی تو اُس سے نماز درست ہے (عزیز الفتاوٰے) **مسئلہ** اگر نمازی کے جسم پر کوئی ایسی نجس چیز ہو جو اپنی جائے پیدائش میں ہو اور باہر اُس کا کچھ اثر موجود نہ ہو

---

[1] اِس سے بدن کا ہر قسم کی نجاستِ حقیقی و حکمی سے پاک ہونا (اور باوضو ہونا) مُراد ہے ۱۲ (دُرِّ مختار) [2] بدن کا جتنا حصہ چھپانا ضروری ہے وہ ستر کہلاتا ہے چُناں چہ مرد کو ناف سے گھٹنوں تک اور عورت کو چہرہ، اوپر اور نیچے سے دونوں ہتھیلی اور دونوں پیروں کے سوا تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے ۱۲ (دُرِّ مختار) [3] الخ (آخر تک) ۱۲ [4] یا ہتھیلی کے گڈھے کے برابر ۱۲

تو کچھ حرج نہیں مثلاً نماز پڑھنے والے کے جسم پر کُتا بیٹھ جائے اور اُس کے مُنہ سے لُعاب نہ نکلتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اِسی طرح اگر کوئی ایسا انڈا جس کی زردی خون ہوگئی ہو، نماز پڑھنے والے کی جیب میں ہو تب بھی کچھ حرج نہیں لیکن اگر شیشی میں پیشاب بھرا ہو (اگرچہ مُنہ اُس کا بند ہو) اور وہ نمازی کی جیب میں ہو تو اُس سے نماز نہ ہوگی (شرح تنویر و ردّالمحتار) **مسئلہ** دو تہ کا کوئی کپڑا ہے اور ایک تہ ناپاک ہے، دوسری پاک ہے تو اگر دونوں تہیں سِلی ہوئی نہ ہوں تو پاک تہ پر نماز پڑھنا درست ہے اور اگر سِلی ہوئی ہوں تو پاک تہ پر بھی نماز پڑھنا درست نہیں (مُنیہ) **مسئلہ** پٹرول پاک ہے اور اُس سے کپڑے دھونا جائز ہے البتہ بدبُودار کپڑے سے نماز نہ پڑھنی چاہیے (فتوے) **مسئلہ** کُنوئیں میں مَرا ہوا چوُہا یا اَور کوئی جان وَر نکلا اور یہ معلوم نہیں کہ کب سے گِرا ہے اور وہ ابھی پھوُلا پھٹا نہیں ہے تو جن لوگوں نے اُس کُنوئیں کے پانی سے وضو کیا ہے، ایک دن رات کی نمازیں دوہراویں اور اُس پانی سے جو کپڑے دھوئے ہیں اُن کو پھر دھونا اور پاک کرنا چاہیے اور اگر پھوُل گیا ہے یا پھٹ گیا ہے تو تین دن تین رات کی نمازیں دوہرانا چاہیے۔ یہ بات تو احتیاط کی ہے اور بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ جس وقت کُنوئیں کا ناپاک ہونا معلوم ہوا ہے، اُسی وقت سے ناپاک سمجھیں گے، اِس سے پہلے کی نماز، وضو سب

درست ہے ۔ اگر کوئی اِس پر عمل کرے تب بھی درست ہے (ہدایہ)
مسئلہ۶ اگر زمین پر پیشاب وغیرہ کوئی نجاست پڑگئی اور دھوپ سے سوکھ گئی اور بدبُو بھی جاتی رہی تو وہ پاک[مہ] ہوگئی، اُس پر نماز درست ہے لیکن اُس زمین پر تیمُّم کرنا درست نہیں جب معلوم ہو کہ یہ زمین ایسی ہے، اور اگر معلوم نہ ہو تو وہم نہ کرے (شامی وُمنیہ)
مسئلہ جو تہ بند (وغیرہ) اِتنا باریک ہوکہ اُس کو باندھنے سے بدن جھلکتا ہو، اُس سے نماز نہیں ہوتی (دُرِّ مختار) مسئلہ اگر کسی جگہ پتہ نہ چلے کہ سورج نکل چُکا ہے یا نہیں، یا ڈوب چُکا ہے یا نہیں اور نہ کسی سے دریافت کر سکتا ہے تو اندازہ کرکے غالب گمان سے نماز پڑھ لے، لیکن اگر بعد میں پتہ چلے کہ غروب سے پہلے مغرب کی نماز پڑھی گئی ہے تو اُس نماز کو لَوٹائے (مُنیۃ المصلّی)
مسئلہ۹ جو عَین کعبہ کی طرف مُنہ کر سکتا ہے اگرچہ آڑ میں ہو تو اُس کے لیے عَین کعبہ کی طرف مُنہ کرنا فرض ہے اور جسے یہ تحقیق ممکن نہ ہو (جیسے باہر والوں کے لیے) تو اُس کے لیے سمتِ کعبہ کو مُنہ کرنا کافی ہے (بدائع) مسئلہ اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں قبلہ نہیں معلوم ہو سکتا، نہ کوئی آدمی ہے جس سے پُوچھ[مہ] سکے تو اپنے دل میں سوچے، جِدھر دل گواہی دے اُس طرف مُنہ کرکے

مہ خواہ سادہ زمین ہو یا پکّا فرش ہو ۱۲ (فتاوےٰ)

مہ کیوں کہ واقف آدمی کی موجودگی میں تحری (اندازہ کرنا) جائز نہیں ۱۲ (شامی)

نماز پڑھ لے۔ اگر بے سوچے پڑھ لے گا تو نماز نہ ہوگی، لیکن بعد میں معلوم ہو جائے کہ ٹھیک قبلہ کی طرف نماز پڑھی ہے تو نماز ہو جائے گی (تنویر، فتاوٰے ہندیہ) **مسئلہ** اسی طرح واقف آدمی کی موجودگی میں کسی نے (خواہ عورت نے شرم کی وجہ سے) نہیں پوچھا اسی طرح نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی (اس لیے ایسے وقت ایسی شرم عورت کو نہ کرنی چاہیے بلکہ پوچھ کر نماز پڑھے) البتہ پڑھ لینے کے بعد پتہ چلے کہ قبلہ رُو پڑھی گئی ہے تو نماز ہو جائے گی (دُرِّ مختار، ردّالمحتار)

مسئلہ اگر کوئی بتلانے والا نہ ملا اور دل کی گواہی پر نماز پڑھ لی، پھر معلوم ہوا کہ جدھر نماز پڑھی ہے اُدھر قبلہ[عہ] نہیں ہے تو نماز ہو گئی (فتاوٰے ہندیہ) **مسئلہ** اگر اندازہ کر کے کسی طرف نماز پڑھتا تھا پھر نماز ہی میں معلوم ہو گیا کہ قبلہ اُدھر نہیں ہے بلکہ فلاں طرف ہے تو نماز ہی میں قبلہ کی طرف گھوم جاوے۔ اب معلوم ہونے کے بعد قبلہ کی طرف نہ پھرے گا (اور کم از کم تین دفعہ سُبحان اللہ کہنے کی مقدار دیر کر دے گا) تو نماز نہ ہوگی (شرح تنویر، ردّالمحتار)

> حضورؐ نے فرمایا، جو شخص دُنیا میں دو رُویہ ہو کہ اُس کے مُنہ پر اُس کی بات کہ دی اور اُس کے مُنہ پر اُس کی قیامت کے روز اُس کی آگ کی زبان ہوگی (دارمی)

عہ اِشتباہِ وقت کے مسئلہ پر اِسے قیاس نہ کیا جائے گا ۱۲ (فتوٰے)

نماز کے واجبات

جن کے قصداً ترک کر دینے سے نماز کا لوٹانا واجب ہے اور
سہواً چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو سے نماز درست ہوجاتی ہے

۱۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قراءت کے لیے مقرر کرنا ۲۔ الحمد شریف پڑھنا ۳۔ (الحمد کے بعد) سُورت ملانا ۴۔ ترتیب سے نماز پڑھنا ۵۔ قَومَہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا ۶۔ جَلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا ۷۔ سکون اور [illegible]ن سے نماز پڑھنا ۸۔ پہلا قَعدَہ یعنی تین یا چار رکعت والی نم[illegible] دو رکعت کے بعد بیٹھنا ۹۔ دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا۔ ۱۰۔ جہری نمازوں (فجر، مغرب، عشا، جمعہ، عیدَین، تراویح اور وترِ رمضان) میں امام کو بلند آواز سے قراءت کرنا اور سِرّی نمازوں (ظہر، عصر وغیرہ) میں ہر نمازی کو آہستہ آواز سے قراءت کرنا ۱۱۔ مقتدی کو امام کی پیروِی کرنا ۱۲۔ (کم از کم) السلام کہہ کر نماز سے نِکلنا ۱۳۔ دُعاءِ قنوت پڑھنا ۱۴۔ عیدَین کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا (کبیری، شامی)

مسئلہ نماز میں دھیان ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اوّل سے آخر تک نمازی کو یہ خیال ہو کہ میں اِس وقت نماز کی یہ چیز اد[ا] کر رہا ہوں۔ اِسی کو حضورِ قلب کہتے ہیں (اِس کا اہتمام کرنا چاہیے (بحر)

مسئلہ الحمد کے بعد پوری سورت نہ پڑھے تو کم ازکم تین آئتیں پڑھے، اگر ایک ہی آیت یا دو آئتیں پڑھے اور وہ چھوٹی سے چھوٹی (مسلسل) تین آئتوں ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَکْبَرَ کے برابر (یا زیادہ) ہو جاوے تب بھی درست ہے (ردّالمحتار)

مسئلہ اکیلے نمازی کو تنہائی میں رات کی ہر نماز میں اختیار ہے چاہے بلند آواز سے قراءت کرے یا آہستہ آواز سے، صرف قراءت تکبیرات وغیرہ نہیں (ہدایہ، ردّالمحتار) اور معمولی بلند کرے، زیادہ نہیں (مراقی) **مسئلہ** قراءتِ نماز میں بلند آواز کی حد یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص سُن سکے اور آہستہ آواز کی حد یہ ہے کہ خود سُن سکے دوسرا نہ سُن سکے (ہدایہ) نیز آہستہ قراءت کی صورت میں (اکیلے نمازی کو) اگر شور وغُل کی وجہ سے اپنی آواز سُنائی نہ دے تو اس کا کچھ حرج نہیں (امدادالفتاوے)

بدبخت لوگ

کافر، مُشرک، مُنافق، مُرتد، بدعتی اور
ہروہ شخص جو رحمٰن کی راہ چھوڑ کر شیطان کی راہ پر چلے

نیک بخت لوگ

شریعت اور سُنّت پر عمل کرنے والے مسلمان

ے ترجمہ پھر دیکھا، پھر مُنہ بنایا اور زیادہ مُنہ بنایا، پھر مُنہ پھیرا اور تکبّر ظاہر کیا ۱۲ (مدّ ثّر)

نماز کی سُنّتیں[۱]

جن کی ادائیگی سے نماز مکمل ہوتی ہے

۱۔ تکبیرِ تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا ۲۔ تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کی اُنگلیاں اپنے حال میں کُھلی اور قبلہ رُخ رکھنا ۳۔ تکبیرِ تحریمہ کے وقت سر کو نہ جُھکانا ۴۔ امام کو تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا ۵۔ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا ۶۔ سُبحانك اللّٰھم الخ پڑھنا ۷۔ اعوذ باللہ الخ پڑھنا ۸۔ بسم اللہ الخ پڑھنا ۹۔ فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں صرف الحمد الخ پڑھنا ۱۰۔ اٰمین کہنا ۱۱۔ ثنا، تعوّذ، تسمیہ اور اٰمین سب کو آہستہ[۲] پڑھنا ۱۲۔ سُنّت کے موافق قراءت کرنا ۱۳۔ رکوع میں سر اور پیٹھ ایک سیدھ میں رکھنا[۳] اور کُہنیاں پہلو سے الگ رکھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی کُھلی اُنگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا ۱۴۔ رکوع اور سجدہ میں تین تین بار تسبیح پڑھنا ۱۵۔ قومہ میں اِمام کو سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کو ربنالك الحمد اور مُنفرِد[۴] کو دونوں کہنا ۱۶۔ سجدہ میں جاتے

---

[۱] یہ سب سُنّتیں مؤکدہ ہیں ۱۲ (فتوٰے) [۲] بخاری و مسلم، ابوداؤد ۱۲ [۳] اور کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی صورت میں (رکوع میں) کمر اِس طرح سیدھی کر دینا کہ اس پر پانی کا پیالہ بھر کر رکھ دیں تو گرے نہیں (بیٹھ کر رُکوع کرنے کی صورت میں یہ ضروری نہیں) ۱۲ (ردُّالمحتار) [۴] اکیلا نمازی ۱۲

وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر ماتھا رکھنا اور اُٹھتے وقت اِس کے برخلاف کرنا ۱۷۔ سجدہ میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے الگ رکھنا اور ہاتھوں کی اُنگلیاں مِلی ہوئی، انگوٹھے کانوں کی سیدھ میں اور دونوں پاؤں کی اُنگلیاں موڑ کر قبلہ رُخ رکھنا ۱۸۔ جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھنا[a] اور دائیں پاؤں کو اِس طرح کھڑا رکھنا کہ اُس کی اُنگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا ۱۹۔ ہاتھ رانوں پر رکھنے کی صورت میں اُنگلیاں قدرتی حالت میں اِس طرح رکھنا کہ اُن کے سرے گھُٹنوں تک پہنچ جائیں ۲۰۔ تشہُّد میں جب کلِمہ پر پہنچے تو درمیان کی اُنگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر لَآ اِلٰہ کہتے وقت شہادت کی اُنگلی اُٹھانا[b] اور اِلَّا اللّٰہ کہنے پر جھکا دینا اور اخیر تک ہاتھ کو ویسے ہی رکھنا ۲۱۔ قعدۂ اخیرہ میں تشہّد کے بعد درود پڑھنا ۲۲۔ درود کے بعد دُعا پڑھنا ۲۳۔ 'سلام' کے لیے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف مُنہ پھیرنا ۲۴۔ امام کو دوسرا سلام پہلے سلام کی بہ نسبت پست کرنا (دُرِّ مختار و عالم گیری)

> جو کوئی (مسلمان) ایک نیکی کرے گا تو خدا کے یہاں اُس کو دس نیکیاں ملیں گی اور جو کوئی بُرائی کرے گا، اُسے ویسی ہی سزا ملے گی اور اُس پر زیادتی نہیں کی جائے گی (دارمی)

[a] بخاری و مسلم، ابوداؤد، مؤطا ۱۲ [b] مسلم ۱۲

نماز کے مُستحبات

۱۔تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نِکال لینا ۲۔مُنفرد کو رکوع اور سجدہ میں تین دفعہ سے زیادہ[ع] طاق عدد میں، تسبیح کہنا ۳۔قیام اور قومہ کی حالت میں سجدہ کی جگہ، رکوع میں پیروں کے اُوپر، سجدہ میں ناک پر، جلسہ اور قعدہ میں گود میں اور سلام پھیرتے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔ ۴۔جہاں تک ہوسکے کھانسی کو روکنا ۵۔جمائی میں مُنہ بند کرنا اور کھُل جانے پر قیام کی حالت میں دائیں ہاتھ سے اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پُشت سے روکنا (دُرِّمختار، شامی)

تکبیر تحریمہ سے پہلے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (میں نے سپرد کیا اپنے چہرہ کو اُس ذات کے لیے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو، یک سُو ہوکر اور نہیں ہوں شرک کرنے والوں میں سے۔ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا، نہیں شریک اُس کے لیے اور ساتھ اسی کے مجھے حکم مِلا ہے اور مَیں مسلمانوں میں سے ہوں) (بدائع) اور

ع البتہ سب موقعوں پر تسبیحات کی تعداد برابر رکھنا ۱۲

قومہ میں بڑی تحمید رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ط (اے رب ہمارے، تیرے ہی لیے تعریف ہے، تعریف بہت زیادہ پاکیزہ اور مبارک) (مشکوٰۃ) اور جلسہ میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (اے اللہ بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ہدایت دے مجھ کو اور عافیت سے رکھ مجھ کو اور رزق دے مجھ کو) (ترمذی) یا رَبِّ اغْفِرْلِيْ (اے رب بخش دے مجھ کو) (نسائی) بھی باجماعت نماز کے سوا سب نمازوں میں پڑھنا مستحب ہے (امداد الفتاوٰے)

تنبیہ

قراءت میں وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ کو وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ، مِنْ رَّبِّهِمْ کو مِنْ رَبِّهِمْ، بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ کو بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيْلٍ اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَه کو اَلْكَارِعَةُ مَا الْكَارِعَه، عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کو عَلَيْهِنْوَلَا الضَّآلِّيْنَ اور فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ کو فَانْصَبْوَ اِلٰى رَبِّكَ پڑھنا غلط ہے اور بلا عذر ایسی غلطیاں کرنا گناہ ہے اس لیے اِن سے بچنا ضروری ہے۔

حضورؐ نے فرمایا، جو شخص دھوکہ دے وہ مجھ سے (تعلق رکھنے والا) نہیں ہے (مسلم) نیز فرمایا، دھوکہ باز، بخیل اور احسان جتلانے والا جنّت میں داخل نہ ہوگا (ترمذی)

نماز کے مُفسِدات

جن کے واقع ہونے سے نماز جاتی رہتی ہے

۱۔ نماز میں (قصدًا یا غیر قصدًا) کلام کرنا ۲۔ سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا اِسی قِسم کا (خلافِ قراءت) کوئی اَور لفظ کہ دینا۔ ۳۔ (بالغ کا) آواز سے ہنسنا ۴۔ آواز سے رونا ۵۔ درد یا رنج کی وجہ سے آہ، اُف وغیرہ کرنا ۶۔ بِلا ضرورت کھنکارنے یا گلا صاف کرنے میں (کم از کم) دو حرف پیدا ہو جانا ۷۔ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا ۸۔ قراءت[1] میں سخت غلطی کرنا جس سے معنے اُلٹ جائیں ۹۔ اپنے امام کے سِوا دوسرے کو قراءت بتانا یا لُقمہ دینا ۱۰۔ نماز میں غیر نمازی کا کہنا ماننا یا امام کا غیر مقتدی سے لُقمہ لینا ۱۱۔ عملِ کثیر[2] کرنا ۱۲۔ کھانا پینا ۱۳۔ بِلا عُذر قبلہ سے سینہ پھیر لینا ۱۴۔ ایک رُکن[3] کی مقدار سَتر کا کُھلا رہنا ۱۵۔ نمازی کا بعض حالات میں چلنا ۱۶۔ مقتدی کا امام سے آگے بڑھ جانا ۱۷۔ (عورت کے لیے) بچّہ کا

---

[1] خفیف غلطی سے نماز ہو جاتی ہے مثلاً کسی نے والتّین میں عملوا الصّٰلحٰت کے بعد بھُولے سے والعصر کے آخری الفاظ پڑھ دیے تو نماز ہو گئی ۱۲ [2] دونوں ہاتھوں سے کوئی کام کرنا یا ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے مثلاً نماز کی حالت میں بٹن لگانے لگنا یا ایک رُکن میں بِلا ضرورت تین حرکتیں کرنا ۱۲ [3] کم از کم تین دفعہ "سُبحان اللہ" کہنے کی مقدار دیر تک سَتر کے کسی عضو کا بِلا قصد کُھلا رہنا، اگر قصدًا کھولا جائے گا تو بِلا شرطِ رُکن فوراً نماز فاسد ہو جائے گی ۱۲ (تنویر الابصار)

آکر دودھ پی لینا ۱۸۔ عورت کا (چند شرطوں کے ساتھ) مَردوں کی صف میں کھڑا ہو جانا (عالم گیری و دُرِّ مختار)

مسئلہ نماز میں اللہ اکبر کہتے وقت اللہ کے الف کو بڑھا دیا اور آللہ اکبر کہا یا اللہ آکبر کہا تو نماز جاتی رہی، اِسی طرح اکبر کی بے کو بڑھا کر پڑھا اور اللہ اکبار کہا تو بھی نماز جاتی رہی (ردّ المحتار وغیرہ)
مسئلہ اگر نماز پڑھتے ہوئے کسی کی زبان سے (مثلاً) 'یا اللہ' زائد نکل گیا تو نماز میں کوئی فرق نہیں آیا لیکن اگر 'دو سُنّت' (قصدًا یا غیر قصدًا) کہ دیا تو اِس سے نماز فاسد ہو جائے گی کیوں کہ یہ خارج اور خلافِ قراءت لفظ ہے (فتوٰے) مسئلہ اگر قراءتِ نماز میں کسی نے سَبِّحِ اسْمَ کی میم کا زیر پڑھ دیا تو نماز میں فساد نہیں ہوا (عالم گیری)
مسئلہ نماز پڑھتے ہوئے اگر کسی نے اللہ کا نام سُن کر جَلَّ شَانُہٗ یا حضورؐ کا نام سُن کر صَلَّے اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جوابًا کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور تعظیمًا کہا تو مکروہ (تحریمی) ہوگی اور اکیلے نمازی یا اِمام نے بھوُلے سے کہا تو سجدہ سہو لازم ہے اور مقتدی نے بھوُلے سے کہا تو سجدہ سہو لازم نہ ہوگا (شامی و عالم گیری) مسئلہ نماز میں چھینکنے والے کو یَرْحَمُکَ اللہ کہا یا کسی شخص کی دُعا پر اٰمین کہا یا کسی بُری خبر پر اِنَّا لِلّٰہِ الخ پڑھا یا کسی اچھی خبر پر اَلحمدُ للہ

عہ اگر دودھ نہ نکلے اور خالی چُسکی ہی لگائے تو نماز نہیں جائے گی ۱۲ (شامی)
عمہ (اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو اُن پر) ۱۲

کہا یا کسی عجیب بات پر سُبحَان اللہ کہا یا کوئی لڑکا وغیرہ گر پڑا، اُس کے گرتے وقت بسم اللہ کہ دیا تو اِن سب چیزوں سے نماز جاتی رہتی ہے (دُرِّ مختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر (جاگتے میں) نماز میں اِتنی آواز سے ہنسی آئے کہ پاس والے سُن لیں تو اُس سے نماز جاتی رہے گی اور وضو بھی (مُنیۃ المصلی) اور اگر اِتنی آواز ہو کہ خود سُن لے اور پاس والے نہ سُن سکیں تو اُس سے نماز جاتی رہے گی، وضو نہ ٹوٹے گا اور اگر ہنسی میں فقط دانت کُھل گئے، آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹا، نہ نماز گئی (عالم گیری) **مسئلہ** نماز میں بغیر ضرورت کے کھانسنا، کھنکارنا یا مُٹھارنا (جب کہ حروف نہ پیدا ہوں) مکروہ (تحریمی) ہے لیکن (ضرورت میں) گلا صاف کرنے کے لیے یا بتانے کے لیے ہو کہ مَیں نماز میں ہوں، تو جائز ہے (دُرِّ مختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر حالتِ نماز میں قرآن مجید دیکھ کر ایک آیت قراءت کی جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر وہ آیت جو دیکھ کر پڑھی ہے، اُس کو پہلے سے یاد تھی تو نماز فاسد نہ ہوگی یا پہلے سے یاد تو نہ تھی مگر ایک آیت سے کم دیکھ کر پڑھا تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی (بحر الرائق)

مسئلہ نماز پڑھتے ہوئے کسی خط یا کتاب پر نظر پڑ گئی اور اُس کو اپنی زبان سے نہیں پڑھا لیکن دل ہی دل میں مطلب سمجھ گیا تو نماز نہیں ٹوٹی البتہ اگر زبان سے پڑھ لے تو نماز جاتی رہے گی (ہدایہ)

مسئلہ نماز پڑھتے ہوئے نزلہ، زکام کی وجہ سے آئے ہوئے بلغم یا

ناک کی رطوبت کو اگر رومال جیب سے نکال کر (الگ کپڑے سے) پونچھ دے تو اِس میں عمل کثیر ہو جاتا ہے اور نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اگر چادر یا دامن (پہنے ہوئے کپڑے) سے پونچھ دے تو جائز ہے (بشرطے کہ عملِ قلیل کے ساتھ ہو) اور بلا مجبوری کے اِس صورت میں بھی مکروہ (تنزیہی) ہے (فتوٰے) مسئلہ نماز میں کوئی چیز (باہر سے) کھالی یا کچھ پی لیا تو نماز جاتی رہی، یہاں تک کہ اگر ایک ریزہ بھی اُٹھا کر کھالے تو نماز ٹوٹ جائے گی البتہ اگر کوئی چیز (مُنہ کے اندر) دانتوں میں اٹکی ہوئی تھی، اُس کو نِگل گیا تو اگر چنے سے کم ہو تب تو نماز ہوگئی اور اگر چنے کے برابر یا زیادہ ہو تو نماز ٹوٹ گئی (شرح تنویر) مسئلہ[۱۲] مُنہ میں پان دبا ہوا ہے اور اُس کی پیک حلق میں جاتی ہے تو نماز نہیں ہوئی (ردّ المحتار) مسئلہ[۱۳] کوئی چیز کھائی پھر کُلّی کرکے نماز پڑھنے لگا لیکن مُنہ میں اُس کا کچھ مزہ باقی ہے اور تھوک کے ساتھ حلق میں جاتا ہے تو نماز صحیح ہے (ردّ المحتار)
مسئلہ[۱۴] اگر بلا عُذر قصدًا سمتِ قبلہ سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فورًا ہی قبلہ کی طرف ہوگیا تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر بلا قصد پھر گیا (کہ کچھ حصّہ بھی قبلہ کی طرف نہ رہا) تو ایک رُکن کی مقدار دیر مفسد ہے کم نہیں (مُنیہ، بحر) مسئلہ[۱۵] اگر صرف مُنہ (قصدًا) قبلہ سے پھیرا تو اُس پر واجب ہے کہ فورًا قبلہ کی طرف مُنہ کر لے، نماز نہ جائے گی

ے نیز بلا ضرورت عمل قلیل بھی دو رکن بھر دیر میں تین بار، مفسدِ نماز ہے ۱۲ (عمدۃ الفقہ)

مگر بلاعُذر قبلہ سے مُنہ پھیرنا مکروہ (تحریمی) ہے (مُنیہ، بحر)
مسئلہ[۱۶] نماز شروع کرتے وقت یا نماز کے دوران میں مَرد اور عورت کو جتنا بدن ڈھانکنا فرض ہے، اگر اُس میں سے کم ازکم چوتھائی عُضو مثلاً (عورت کے لیے) چوتھائی کان، چوتھائی سر یا سر کے چوتھائی بال، چوتھائی گردن، چوتھائی ہاتھ یا چوتھائی پنڈلی ٹخنہ سمیت (اور مَرد و عورت کے لیے) چوتھائی رانؔ اِتنی دیر کُھلی رہے جتنی دیر میں تین دفعہ سُبحان اللہ کہا جاسکتا ہے تو نماز جاتی رہے گی اور اگر اِتنی دیر نہ لگے بلکہ کُھلتے ہی ڈھک لے تو نماز ہو جائے گی (شرح تنویر) مسئلہ[۱۷] اگر 'سَتر' میں سے کئی عُضو تھوڑے تھوڑے کُھل جائیں تو جمع کرکے اُن میں سب سے چھوٹے عُضو کا چوتھائی ہونے پر نماز جاتی رہے گی (عالم گیری) مسئلہ[۱۸] جو شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہو، اُس کو ضرورت پڑنے پر ایک رکعت میں سجدہ گاہ تک کے فاصِلہ کے برابر آگے پیچھے یا دائیں بائیں چلنا جائز ہے، اگر اِس سے زیادہ چلے گا تو نماز جاتی رہے گی (عالم گیری وغیرہ)
مسئلہ[۱۹] اور اگر مقتدی ہے تو ایک رکعت میں ایک صف کی چوڑائی کی مقدار تک چل سکتا ہے، اِس سے زائد چلے گا تو نماز فاسد

عہ گھٹنا الگ عُضو نہیں بلکہ ران کے ساتھ شمار ہوگا نیز عُضوِ خاص، دونوں فوطے، چوتڑ، پاخانہ کا مقام اور عورت کے لیے پستان (اگر بڑے ہوں ورنہ سینہ میں شامل ہیں) الگ الگ عُضو ہیں ۱۲ (عالم گیری)

ہو جائے گی اِس لیے اگر زائد چلنا ہو تو ایک صف (کی چوڑائی) چلنے کے بعد ایک رُکن (تین دفعہ سُبحان اللہ کہنے) کی مقدار وقفہ کر کے چلے (دُرِّ مختار) **مسئلہ** اگر امام مسجد میں بضرورت قبلہ کی طرف ایک صف کی مقدار چلے پھر ایک رُکن کی قدر ٹھہر جائے پھر چلے پھر ٹھہر جائے تو اِس طرح کئی بار چلنے سے بھی نماز فاسد نہ ہوگی اور غیر مسجد میں سجدہ گاہ سے آگے بڑھنے میں اگر قریب ترین صف کے فاصلہ سے زیادہ آگے بڑھے گا یا صفوں سے آگے نکل جائے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں (دُرِّ مختار و ردّ المحتار)

مسئلہ[۲۱] کسی نمازی کے جس قدر چلنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اگر وہ اُس سے کم بِلا ضرورت چلے تو نماز مکروہ (تحریمی) ہو گی (شامی) **مسئلہ**[۲۲] اگر نماز کے اندر کسی شرعی عُذر کے سبب کم یا زیادہ چلنے میں مکان بدل جائے یا سینہ قبلہ سے پھر جائے یا سجدہ کی جگہ سے آگے بڑھ جائے تو نماز جاتی رہتی ہے (شامی) **مسئلہ**[۲۳] کسی کو چوپایہ وغیرہ نے ایک دم (کم از کم) تین قدم کھینچ لیا یا دھکیل دیا تو اُس کی نماز فاسد ہو گئی (دُرِّ مختار)

مسئلہ[۲۴] اگر کوئی مقتدی یا اِمام یا اکیلا نمازی کسی 'نماز سے باہر آدمی' کے کہنے یا کرنے پر (نماز کے اندر) آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہو مثلاً نابینا قبلہ رُو ہو تو یہ نیت کرے کہ میں شریعت کے حُکم کے مُطابق ایسا کرتا ہوں ورنہ اگر صرف خارجِ نماز کی تلقین پر عمل کرتے ہوئے کوئی حرکت کرے گا تو اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی (طحطاوی)

مسئلہ[۲۵] بعض عوام سمجھتے ہیں کہ نماز میں دایاں انگوٹھا سرک جانے سے نماز جاتی رہتی ہے، یہ غلط ہے البتہ بلاضرورت اُٹھانا فضول ہے (اغلاط العوام) مسئلہ[۲۶] اگر سجدہ کی جگہ پاؤں کی جگہ سے اُونچی ہو جیسے کوئی دہلیز پر سجدہ کرے تو اگر ایک بالشت یا اِس سے کم ہے تو نماز درست ہے لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ (تنزیہی) ہے (غُنیہ) مسئلہ[۲۷] سجدہ میں بقدر تین بار سُبحان اللہ کہنے کے دونوں پاؤں اُٹھا دینے سے (کہ ایک اُنگلی بھی زمین سے نہ لگی رہے) نماز جاتی رہتی ہے (فتوٰے)

مسئلہ[۲۸] عورت کا نماز میں (محرم[عہ] یا نامحرم) مرد کے محاذی (برابر یا ساتھ) کھڑا ہو جانا، اِن شرطوں سے مرد کی نماز کو فاسد کر دیتا ہے کہ (۱) عورت بالغ ہو چکی ہو (خواہ جوان ہو یا بوڑھی یا ماں، بہن یا بیوی ہو) یا نا بالغ ہو مگر قابلِ جماع ہو یعنی اُس کی طرف رغبت ہوتی ہو، سو اگر کوئی کم عمر نا بالغ لڑکی نماز میں محاذی ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی (۲) دونوں نماز میں ہوں، پس اگر ایک نماز میں ہو، دوسرا نہ ہو تو اُس وقت ساتھ کھڑے ہو جانے سے نماز فاسد نہ ہوگی (۳) کوئی حائل[عہ] درمیان میں نہ ہو، پس اگر کوئی پردہ وغیرہ درمیان میں ہو یا بیچ میں اتنی جگہ چھوٹی ہو جس میں ایک آدمی بے تکلّف کھڑا ہو سکے تو بھی فاسد نہ ہوگی

عہ وہ قریبی رشتہ دار جس سے نکاح حرام ہو جیسے باپ، بھائی، بیٹا، چچا وغیرہ ۱۲ عہ رُکاوٹ ۱۲

(۴) عورت میں نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہوں، پس اگر عورت دیوانی ہو یا حالتِ حیض و نفاس میں ہو تو اُس کی محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی اِس لیے کہ اِن صورتوں میں وہ خود نماز میں نہ سمجھی جائے گی (۵) نماز جنازہ کی نہ ہو (۶) محاذات بقدر ایک رُکن کے باقی رہے، اگر اس سے کم محاذات رہے تو مفسد نہیں مثلاً اِتنی دیر تک برابری رہے جس میں رکوع وغیرہ نہیں ہو سکتا اِس کے بعد جاتی رہے تو اِس تھوڑی محاذات سے نماز میں فساد نہ آئے گا (۷) تحریمہ دونوں کی ایک ہو یعنی یہ عورت اُس مَرد کی مقتدی ہو یا دونوں کسی دوسرے کے مقتدی ہوں (۸) اِمام نے عورتوں کی یا اُس عورت کی اِمامت کی نیت نماز شروع کرتے وقت کی ہو، پس اگر اُس عورت کی اِمامت کی نیت شروع میں نہ کی ہو تو پھر اُس کی محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ اُس عورت ہی کی نماز صحیح نہ ہوگی (شامی وعالمگیری)

مسئلہ ۲۹ اگر عورت نماز اَور پڑھتی ہو اور مرد اَور، پھر برابری ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی (شامی) نیز واضح ہو کہ نماز میں عورت کا مرد کے آگے یا برابر میں اِس طرح کھڑا ہو جانا کہ عورت کے قدم (اور پنڈلی) کا کوئی حصہ مرد کے کسی عضو کے محاذی ہو جائے تو اِس سے مَرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، قدم کے علاوہ کسی اَور عضو کے مقابل ہو جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی (شامی) پس اگر

عورت کا قدم مرد کے کسی عضو کے برابر نہیں ہے بلکہ وہ اُس سے (پیچھے) کچھ ہٹ کر نماز میں شامل ہوئی، اگرچہ عورت کے دوسرے اعضا، رکوع اور سجود کی حالت میں مرد کے قدم یا کسی اَور عضو کے محاذی ہو جائیں تو اُس سے کسی کی . ر فاسد نہ ہوگی (شامی) **مسئلہ۳۰** اگر ایک ہی نماز میں مسجد میں یا غیر مسجد میں (مَحرم یا غیر محرَم) عورت کا کوئی غیر قدم عُضو، مرد کے کسی عضو کے مقابل یا نزدیک ہو جائے یا لگ جائے تو بھی نماز فاسد نہیں ہوتی، نہ مرد کی نہ عورت کی خواہ ایک رُکن کی مقدار ہی ہو (شامی) **مسئلہ۳۱** البتہ مرد و عورت دونوں نماز میں ہوں (یا ایک نماز میں ہو اور ایک نہ ہو) تو قصدًا یا غیر قصدًا اگر ایک کا کوئی عضو دوسرے کے کسی عضو کے ساتھ (بِلاحائل) لگے اور نہ ہٹایا جائے تو دونوں کو شہوت پیدا ہونے پر دونوں کی اور صرف مرد کو شہوت ہوئی تو بھی دونوں کی نماز جاتی رہے گی اور اگر صرف عورت میں شہوت پیدا ہوئی (مرد میں نہ ہوئی) تو صرف عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی، مرد کی نہیں ہوگی اور اگر کوئی کپڑا (مثلاً دوپٹہ) حائل ہو تو مکروہ (تحریمی) ہوگی اور اگر لگتے ہی فورًا ہٹا لیا تو پھر کسی کی نماز فاسد نہ ہوگی، نہ مکروہ ہوگی (دُرّ و کبیری وغیرہ) **مسئلہ۳۲** اگر عورت (مَردوں کی) صفِ جماعت میں شامل ہو جائے تو ایک دائیں سے ایک بائیں سے اور ایک پیچھے سے، کُل تین مَردوں کی نماز فاسد ہوگی، اِن کے علاوہ پہلی یا پچھلی صف والوں پر اِس کا کوئی اثر

نہیں پڑے گا (شامی)

مسئلہ[۳۳] نماز میں اللہ یا اِلّا اللہ بے ساختہ زبان سے نکل گیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی (دُرِّ مختار) مسئلہ[۳۴] نماز میں چھینک آئی، اُس پر الحمدللہ زبان سے نکل گیا تو نماز نہیں گئی لیکن قصداً نہ کہنا چاہیے (ہدایہ) مسئلہ[۳۵] نماز پڑھتے ہوئے اگر جنّت یا دوزخ کا خیال کرکے دل بھر آیا یا اِمام کی قرات کا دِل پر اثر ہوا اور رِقّت سے رونے لگا اور زور سے آواز نِکل پڑی یا آہ وغیرہ بھی مُنہ سے نکل گیا تو نماز نہیں گئی (دُرِّ مختار) مسئلہ[۳۶] اگر کوئی مرض ایسا شدید ہو کہ اُٹھتے بیٹھتے مریض سے بِلا اختیار آہ، اُف نکل جاتا ہو اور اُس کے روکنے پر قدرت ہی نہ ہو تو یہ اُس وقت مثل چھینک یا ڈکار کے ہوگا اور اِس سے نماز فاسد نہیں ہوگی (دُرِّ مختار)

مسئلہ[۳۷] ضرورت میں کھنکارنے یا گلا صَاف کرنے میں ایک آدھ حرف پیدا ہو جائے تو اُس سے بھی نماز فاسد نہیں ہوتی (دُرِّ مختار) مسئلہ[۳۸] اگر کوئی شخص نیچے سے (مثلاً تہ بند میں سے) کسی نماز پڑھنے والے کا سَتر دیکھ لے تو اُس کی نماز میں کوئی نقصان نہیں آئے گا (شامی)

رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے سود لینے والے، سود دلانے والے، لکھنے والے اور گواہوں پر لعنت فرمائی ہے (مسلم) افسوس! آج کل سودی کاروبار بے دھڑک کیے جا رہے ہیں۔

نماز کے مکروہاتِ تحریمی

جن کے اختیار کرنے سے نماز ہو جاتی ہے لیکن انسان گنہگار ہوتا ہے

۱۔ پیشاب، پاخانہ یا ریح روک کر نماز پڑھنا ۲۔ نماز میں خلافِ دستور کپڑا پہننا یا لٹکانا ۳۔ کہنیاں کھلی ہوئی رکھنا ۴۔ (مَردوں کو) پاجامہ وغیرہ سے ٹخنے ڈھکے ہوئے رکھنا ۵۔ جان دار کی تصویر والا کپڑا پہننا۔ ۶۔ تصویر کا نمازی کے سر کے اُوپر، سامنے، دائیں، بائیں یا سجدہ کی جگہ ہونا ۷۔ اپنے کپڑے یا بدن سے کھیلنا ۸۔ کپڑے کا اُوپر اُٹھانا، سمیٹنا ۹۔ کسی کے مُنہ کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھنا ۱۰۔ نماز پڑھتے ہوئے قبر کا سامنے ہونا ۱۱۔ بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا ۱۲۔ مُنہ میں کوئی چیز چبانا یا ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس سے قراءت میں دِقّت ہو، اگر قراءت نہ کر سکے تو نماز بالکل نہ ہو گی ۱۳۔ نماز میں ایک پاؤں سے کھڑا ہونا یا ہلنا ۱۴۔ اُنگلیاں چٹخانا ۱۵۔ جمائی لینا ۱۶۔ سجدہ میں بانہیں بچھا دینا ۱۷۔ سجدہ میں ناک نہ ٹیکنا ۱۸۔ سجدہ کی جگہ سے کنکریوں کو ہٹانا اگر سجدہ کرنے میں دِقّت ہو تو ایک دو دفعہ ہٹا دینا جائز ہے ۱۹۔ مقتدی کا امام سے پہلے کوئی فعل شروع کرنا ۲۰۔ مقتدی کا حالتِ قیام میں قراءت کرنا ۲۱۔ نماز میں سُنّت کے خلاف کوئی کام کرنا (عالم گیری و درِّ مختار وغیرہ)

ہمارا آج کا دن کل سے بہتر ہو

مسئلہ جب بھوک بہت لگی ہو کہ نماز میں زیادہ خلل انداز ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالے تب نماز پڑھے (مسلم) ایسی حالت میں بغیر کھانا کھائے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ اگر وقت تنگ ہونے لگے تو پہلے نماز پڑھ لے (غُنیۃ الطالبین) مسئلہ نماز میں جمائی لینا قصدًا مکروہ تحریمی ہے اور بلا قصد مکروہ تنزیہی ہے، اِس لیے روکنا چاہیے (مراقی الفلاح) مسئلہ نماز میں دائیں یا بائیں طرف مُنہ پھیر کر دیکھنا (جب کہ سینہ قبلہ سے نہ ہٹے) مکروہ تحریمی ہے اور صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھے تو مکروہ تنزیہی ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ سجدہ میں جاتے ہوئے پاجامہ وغیرہ اُوپر کو کرنا اور بیٹھ کر دامن سنوارنا (جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے) مکروہ تحریمی ہے اور عملِ کثیر تک نوبت پہنچ جائے تو مفسدِ نماز ہے (امداد الفتاوٰے) مسئلہ اور اگر نماز میں کپڑا تننے یا پھٹ جانے کے اندیشہ سے سجدہ میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ دونوں ہاتھوں سے اُوپر کو کرے تو کوئی حرج نہیں لیکن بلا ضرورت ایسا نہ کرنا چاہیے (امداد المفتین) مسئلہ سجدہ میں بلا عُذر صرف ناک کا سرا لگا دینا بھی مکروہ تحریمی ہے، ناک کے سخت حصّہ کو ٹیکنا چاہیے۔ بلا مجبوری کے ماتھے کو نہ ٹکانے سے سجدہ بالکل نہیں ہوتا اور اگر گھاس یا قالین وغیرہ پر سجدہ کیا جائے تو ناک اور ماتھا اِس طرح سے قرار پکڑلیں کہ اَور سر نیچا نہ ہو سکے (عالمگیری) مسئلہ نماز پڑھتے ہوئے جُوں یا کھٹمل نے

کاٹ لیا تو اُس کو پکڑ کے چھوڑ دے ، نماز پڑھتے میں مارنا اچھا نہیں اور اگر ابھی کاٹا نہیں ہے تو اُس کو نہ پکڑے، بے کاٹے پکڑنا بھی مکروہ تحریمی ہے (غنیہ) مسئلہ اذان ، اقامت اور جہری قرات کو گانے کے طرز پر پڑھنا اور آواز کو اونچی نیچی کرنا یا حروف کو گھٹا بڑھا دینا مکروہ تحریمی ہے (عمدۃ الفقہ و امداد الفتاویٰ)

مکروہاتِ تنزیہی

۱۔ صاف کپڑے ہوتے ہوئے مَیلے کُچیلے کپڑوں سے نماز پڑھنا ۲۔ جس کپڑے پر نقش و نگار بنے ہوں (کہ اُن کی وجہ سے دھیان بٹتا ہو) ایسے کپڑے سے نماز پڑھنا ۳۔ نماز میں کوئی کپڑا بدن پر اِس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں ۴۔ (سُستی یا بے پرواہی کی وجہ سے) ننگے سر نماز پڑھنا ۵۔ جلتی آگ کا نمازی کے سامنے ہونا (چراغ یا بلب میں کراہت نہیں) ۶۔ کسی کا حرج[عـه] کرکے نماز پڑھنا ۷۔ عینک لگا کر نماز پڑھنا ۸۔ آنکھیں[عـه] بند کرکے نماز پڑھنا ۹۔ اِتنے اندھیرے میں نماز پڑھنا کہ سجدہ کی جگہ دِکھائی نہ دے ۱۰۔ انگڑائی لینا ۱۱۔ ماتھے کو ٹوپی سے ڈھک کر یا پگڑی کے پیچ پر

عـه مثلاً کسی کی پیٹھ کے پیچھے نیت باندھ لینا یا جماعت ہونے والی ہو اور آگے کی صف میں سُنتیں شروع کر دینا یا آمد و رفت کی جگہ بغیر آڑ کے نماز پڑھنا ۱۲

عـه بِلا عذر ۱۲

سجدہ کرنا ۱۲۔ جلسہ یا قعدہ میں دونوں پاؤں کھڑے رکھ کر بیٹھنا۔ ۱۳۔ امام کا محراب میں یا دَر میں یا ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا ۱۴۔ صرف امام یا صرف مقتدیوں کا بے ضرورت ایک ہاتھ یا اِس سے زیادہ اُونچے مقام پر کھڑا ہونا ۱۵۔ امام سے پہلے مقتدیوں کا جماعت کے لیے کھڑا ہوجانا ۱۶۔ مقتدیوں کا درمیان میں فاصلہ چھوڑ کر کھڑا ہونا ۱۷۔ دائیں یا بائیں طرف مقتدیوں کا زیادہ ہوجانا ۱۸۔ امام کا اِتنی جلدی جلدی نماز پڑھانا کہ مقتدی اذکارِ مسنونہ[عہ] ادا نہ کرسکیں ۱۹۔ کوئی سُورت شروع کرکے پھر بے ضرورت اُسے چھوڑ کر دوسری سورت پڑھنا ۲۰۔ کسی نماز میں کوئی سورت مقرر کرلینا کہ ہمیشہ وہی پڑھا کرے، کوئی اَور سورت[عہ] کبھی نہ پڑھے ۲۱۔ سجدہ یا قعدہ سے اُٹھتے ہوئے زمین پر ہاتھ لگاکر اُٹھنا (تنویر، دُرِّ مختار، غُنیۃ وغیرہ)

مسئلہ عشا کی نماز پڑھنے سے پہلے سو رہنا مکروہ ہے، نماز پڑھ کے سونا چاہیے لیکن اگر کوئی شخص مرض سے یا سفر سے بہت تھکا ماندہ ہو اور کوئی دوسرا شخص اُسے جگا دینے کا وعدہ کرلے تو سو رہنا درست ہے (ردُّالمحتار) مسئلہ[۲] اگر مٹّی کے ڈھیلے سے اِستنجا کرکے بغیر پانی سے دھوئے نماز پڑھ لی اور پیشاب سوراخ سے

عہ سُنّت کے مطابق دعائیں ۱۲ عہ یا ہر نماز میں الحمد کے بعد صرف قل ھو اللہ پڑھنا اور دوسری سورتیں یاد نہ کرنا ۱۲

نِکل کر پھیلا نہیں تو نماز صحیح ہے مگر مکروہ ہوگی اور اگر نِکل کر پھیل گیا تھا تو نماز صحیح نہ ہوگی (درّ و شامی) یہ مسئلہ نجاسات کے بیان میں مفصل آچکا ہے **مسئلہ** بے ضرورت نماز میں تھوکنا، ناک صاف کرنا مکروہ ہے اور اگر ضرورت پڑے تو درست ہے جیسے کسی کو کھانسی آئی اور مُنہ میں بلغم آگیا تو (بغیر قبلہ سے سینہ پھیرے) اپنے بائیں طرف تھوک دے جب کہ زمین سادہ ہو ورنہ دامن وغیرہ میں لے کر مَل دے[ع] (شرح تنویر وغیرہ) **مسئلہ** نماز پڑھتے ہوئے ٹوپی یا پگڑی گر جائے تو اُس کو حالتِ سجدہ میں بائیں ہاتھ سے اُٹھا کر سر پر رکھ لینا جائز ہے اور (باہر سے) دوسرا کوئی شخص اُڑھا دے تو یہ بھی جائز ہے (عالم گیری وغیرہ) **مسئلہ** نماز میں اِمام کے پاؤں کا اکثر حصہ محراب یا (درمیانی دیوار کے) در سے باہر ہو تو مکروہ نہیں ہے (دُرِّ مختار)

اپنی نماز کی سورتیں اور دُعائیں کسی عالِم کو سُنا کر اصلاح یا تسلّی کر لینی چاہیے ورنہ ایسا ہو سکتا ہے کہ نماز میں کوئی غلطی ہو پھر وہ چلتی رہے یہاں تک کہ عمر گذر جائے اور بجائے ثواب کے اُلٹا عذاب ہو نیز متفرق مسائل پوچھتے رہا کریں، مسائل کی پوچھ گچھ سے علم تازہ ہوتا اور بڑھتا ہے۔

ع اِس قسم کا کام عمل قلیل کے ساتھ کرے ۱۲

سورت مِلانا

الحمد کے بعد سورت مِلاتے ہوئے تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ اوّل یہ کہ پہلی رکعت میں سورت بڑی ہو اور بعد کی رکعتوں میں برابر کی یا ذرا چھوٹی۔ دوم یہ کہ قرآن مجید کی ترتیب کے مطابق اوپر سے نیچے کو سورت مِلائے مثلاً پہلی رکعت میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ پڑھی ہے تو دوسری میں لِاِیْلٰف ہو یا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس کی طرف کی ہو وَیْلٌ لِّکُلِّ یا اُوپر کی سورت نہ مِلائے۔ سوم یہ کہ چھوٹی سورتیں پڑھنے کی صورت میں درمیان میں ایک سورت نہ چھوڑے بلکہ کم از کم دو سورتیں چھوڑ کر یا ساتھ والی سورت مِلائے مثلاً پہلی رکعت میں اَرَءَیْتَ الَّذِیْ پڑھی ہے تو دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن نہ مِلائے بلکہ اِذَا جَآءَ یا اُس کے بعد کی یا اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ مِلائے (ردّ المحتار)

اِس قاعدہ کے خلاف سورت مِلانا مکروہ (تحریمی) ہے، اگر بھُولے سے خلاف ہو جائے تو مکروہ نہیں (ردّ المحتار)

مسئلہ دوسری رکعت (کی قراءت) کو پہلی رکعت سے (کم از کم بقدر تین آیت) زیادہ لمبا کرنا مکروہ ہے (شرح تنویر)

مسئلہ اگر نماز میں پہلی رکعت میں کسی سورت کا کچھ حصّہ پڑھے اور دوسری رکعت میں اُس کا باقی حصّہ یا دوسرا حصّہ تو بِلا کراہت

درست ہے مگر اِس کی عادت کرنا خلافِ اَولٰی ہے۔ بہتر ہے کہ ہر رکعت میں مستقل سورت پڑھے (شامی و شرح مُنیہ) **مسئلہ** اگر نماز میں فاتحہ کے بعد دو سورتیں پڑھی جائیں تو دوسری سورت سے پہلے اور رکوع یا جُزوِ رکوع پڑھے تو اُس سے پہلے بسم اللہ پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں باتیں جائز ہیں، نہ پڑھنا بہتر ہے (شامی)

فرض نماز میں

اگر سفر یا کوئی ضرورت درپیش ہو تو اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھے۔ اگر سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو تو بہتر ہے کہ فجر اور ظہر[عه] کی نماز میں سورۂ حُجرات اور سورۂ بُروج اور اِن کے درمیان کی سورتوں میں سے کوئی سورت ملائے فجر کی پہلی رکعت میں بہ نسبت دوسری رکعت کے بڑی سورت پڑھے اور باقی اَوقات میں دونوں رکعتوں کی سورتیں تقریبًا برابر ہونی چاہییں، ایک دو آیت کی کمی زیادتی کا کچھ حرج نہیں۔ عصر اور عشا کی نماز میں وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِق اور لَمْ یَکُنْ اور اِن کے درمیان کی کوئی سورت ملائے اور مغرب کی نماز میں اِذَا زُلْزِلَت سے آخر تک (غُنیۃ الطالبین)

فائدہ فجر کی نماز میں ساٹھ آیت سے لے کر سو آیت تک

عه بہتر نہیں ہے ۱۲ عسه بعض علماء کا قول ہے ... ر میں قراءت عصر کے مثل ہے ۱۲ (شامی)

پڑھنا بہتر ہے تاکہ کمیِ رکعات کا بدل زیادہ قراءت سے ہو جائے اور مغرب کی نماز میں وقت تنگ ہونے کی وجہ سے چھوٹی سورتیں پڑھنی چاہییں۔

دیگر

اسی طرح رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے چند فوائد کی وجہ سے بعض نمازوں میں بعض سورتوں کو پسند فرمایا ہے چُناں چہ فجر اور مغرب کی سُنّتوں میں پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اِخلاص پڑھنا سُنّت ہے (مشکوٰۃ) نمازِ وتر میں پہلی رکعت میں سورۂ اعلٰے، دوسری میں سورۂ کافرون اور تیسری میں سورۂ اخلاص پڑھنا مستحب ہے (ابوداؤد۔ شامی) وِتر کے بعد کی نفلوں میں پہلی رکعت میں سورۂ زِلزال اور دوسری میں سورۂ کافرون پڑھنا مستحب ہے (مشکوٰۃ) جمعہ کے روز فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۂ سجدہ اور دوسری میں سورۂ دہر پڑھنا سُنّت ہے (مسلم) جمعہ کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۂ اعلٰے اور دوسری میں سورۂ غاشیہ پڑھنا سُنّت ہے (شامی) اور عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۂ قٓ اور دوسری رکعت میں سورۂ قمر پڑھنا سُنّت (غیر مؤکدہ) ہے (مسلم)

مگر ہمیشہ اسی طرح نہ پڑھے بلکہ کبھی کبھی اس کے خلاف بھی پڑھ لیا کرے۔

بعض احکام کے اَسرار[1] اور حکمتیں

اسلام کا کلمہ

اسلام میں سب سے پہلی چیز لآ الٰہ الّا اللہ محمّد رسول اللہ کا اعتقاد ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالٰے اپنی ذات اور صفات میں بے مثل ہے، وہی عبادت اور اِستعانت[2] کے لائق ہے اور حضرت محمّد مصطفٰے صلّے اللہ علیہ وسلّم اللہ تعالٰے کے برگزیدہ[3] رسول ہیں، پوری عبادت و بندگی بلکہ زندگی میں آپؐ کی پَیروی کرنی ہے۔ کلِمہ کے یہ دونوں جزو یعنی توحید و رسالت تمام عباداتِ اسلامیہ کی اصل ہیں، بغیر اِن کے کوئی عمل اور کوئی عبادت بدنی یا مالی، نماز روزہ وغیرہ قبول نہیں ہوتے۔

وُضو کرنا

نماز ادا کرنے کے لیے چند باہری شرطیں ہیں جیسے نماز کی جگہ کا پاک ہونا، نمازی کے کپڑوں کا پاک ہونا، نمازی کے بدن کا پاک ہونا چُناں چہ بدن کی پاکی سے یہ مقصود ہے کہ نمازی سمجھ لے مَیں نماز میں مولائے حقیقی کے دربار میں حاضر ہوتا ہوں اور

---

[1] بھید ۱۲ [2] مدد چاہنا ۱۲ [3] پسندیدہ، بزرگ ۱۲

اُس کے سامنے اظہارِ تشکر کا موقع پاتا ہوں۔ مجھے پاک وصاف ہوکر حاضر ہونا چاہیے جیساکہ لوگ بادشاہِ دنیا کے سامنے پاک اور صاف ہوکر جاتے ہیں اِس خیال سے کہ کہیں بادشاہ ہماری کثیف[1] اور ردّی حالت دیکھ کر ناراض نہ ہو جائے کہ باوجود ہماری عنائتوں اور عطیّوں کے ہمارے دربار میں اِس بُری حالت سے کیوں حاضر ہوا ہے نیز ظاہری صفائی باطنی[2] صفائی اور پاکیزگی کے لیے بھی واسطہ ہے۔ دیکھیے جب انسان نہاتا اور جسم سے مَیل کُچیل کو دُور کرتا ہے تو روح کو کیسی فرحت اور خوشی ہوتی ہے —— اِس لیے وضو کو عبادتِ الٰہی سے خاص تعلق ہے۔

اعضاء کا تین بار دھونا

انسان سے بسا اوقات[3] گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں جن سے بچنے کا اہتمام نہایت ضروری ہے۔ وضو میں اعضاء کے تین بار دھونے میں علاوہ اِس کے کہ اعضاء بخوبی پاک صاف ہوجاتے ہیں، ایک نُکتہ یہ ہے کہ توبہ کے تین رُکن ہیں (۱) جو گناہ واقع ہوا ہو اُس پر شرمندہ ہونا (۲) پھر اُس گناہ کے قریب نہ جانا۔ (۳) پکّا اِرادہ کرلینا کہ آئندہ کبھی اُس گناہ کو نہ کرے گا۔ پس اعضاء کے تین بار دھونے میں توبہ کے تینوں رُکنوں پر آگاہی

---

[1] مَیلی ۱۲ [2] دِل کی ۱۲ [3] اکثر وقتوں میں ۱۲

ہوتی ہے، اِسی آگاہی کو ملحوظ رکھ کر ہر عضو دھونا چاہیے اور اِسی لیے سیّدُ الانبیاء[1] صلّے اللہ علیہ وسلّم نے وضو کے بعد دعا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ الخ پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

موزوں پر مسح کرنا

چوں کہ سردی کے موسم میں خاص طور پر سرد ممالک میں جہاں برف بکثرت پڑتی ہے، وضو میں بار بار پاؤں دھونا بہت تکلیف دِہ تھا اِس لیے انسانی آسانی اور صحتِ جسمانی قائم رکھنے کے لیے رحمٰن و رحیم خدا نے 'موزوں' پر مسح کرنے کی اجازت دی۔ اگر تکلیف کی صورت میں بھی پاؤں کے دھونے کا حکم بحال[2] رکھا جاتا تو نفسِ انسانی عباداتِ خداوندی سے رُکتا اور صحتِ جسمانی میں فتور[3] واقع ہو جاتا۔ موزوں کے پہننے سے اعضاءِ ظاہری باطنی اعضاء کے حکم میں داخل ہو گئے، پاؤں کا دھونا موقوف[4] کر دیا گیا اور دھونے کے قائم مقام مسح مقرر ہوا، پھر انتظامًا مقیم[5] کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات مسح کی مدت مقرر ہوئی۔

اللہ جلد حساب لینے والا ہے (آیاتِ قرآنی)

---

[1] نبیوں کے سردار ۱۲ [2] اُسی حالت میں ۱۲ [3] خرابی ۱۲ [4] بند ۱۲ [5] آبادی میں قیام رکھنے والا، جو حالتِ سفر میں نہ ہو ۱۲

غسل کی اِفادیت

غسل کرنے سے نفس کی پاکیزگی پر تنبیہ ہوتی ہے اور دل میں بشاشت اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ شہوت اور اُس پر عمل کرنے سے جب انسان لذائذ میں ڈوب جاتا ہے تو سب سیکھے سِکھائے امور بھی بھول جاتا اور بے خبر سا ہوجاتا ہے، پس غسل سے طہارت حاصل کرنے پر اُس کا مفید ماثر محسوس ہوتا ہے۔ تمام بدن دُھلنے سے سب نجاستیں دور ہوجاتی ہیں (بیماری سے بچاؤ ہوتا ہے) بلکہ سُست اور ناتوان آدمی بھی پانی سے اپنا تمام بدن دھونے کے بعد ایک تازگی اور قوّت حاصل کرتا ہے۔ خواب اور بے ہوشی بھی اِس سے دور ہوجاتی ہے۔

طہارت و پاکیزگی سے شیاطین سے دوری اور فرشتوں سے نزدیکی حاصل ہوتی ہے جو قُربِ الٰہی کا سبب بنتا ہے

(حجۃ اللہ البالغہ)

سود، مُردار، سُور کا گوشت (بقرہ)
قتلِ ناحق، چوری، شراب، جُوا (مائدہ)
(جان دار کی) تصویر (صحاح ستہ) زِنا (بنی اسرائیل)
اور غیبت (حُجرات) قطعاً حرام ہیں۔

ل خوشی ۱۲ ۲ نفسانی خواہش ۱۲ ۳ لذّتیں ۱۲ ۴ پاکی ۱۲

تیمّم کی حکمت

تیمّم بھی پاکی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس کی وجہ سے شریعتِ محمدیہ تمام سابقہ شریعتوں سے ممتاز[1] ہے۔ خدا تعالےٰ نے اُمّتِ محمدیہ کے ضُعف وناتوانی کے سبب مرض، سفر اور عُذر کی حالت میں وضو اور غسل کے قائم مقام تیمّم کو مقرّر فرمادیا۔ قانونِ الٰہی میں کسی کو دَم مارنے کی گنجائش نہیں ہے۔ اُس نے اپنی رحمت سے پانی کا کام مٹّی سے لے لیا۔ اِس میں یہ مصلحت بھی ہے کہ بندہ کسی وقت عبادتِ خدا سے مجبور نہ سمجھا جائے۔ زمین کو تیمّم کے لیے اِس لیے خاص کیا کہ وہ کہیں ناپید[2] نہیں ہے نیز بعض اشیاء میں زمین پاک کرنے والی ہے جیسے موزہ، تلوار اور آئینہ کو پانی سے دھونے کے بجائے مٹّی مَلنا کافی ہوتا ہے۔ اِس کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ اِس میں عاجزی پائی جاتی ہے جیسے چہرہ کو خاک آلوُد کرلینا اور یہ ذلّت کی حالت طلبِ عفو[3] کے مناسب ہے۔

تمام بدن پر خاک مَلنا مقرّر نہیں کیا گیا کیوں کہ جس شے کا مقصد بظاہر سمجھ میں نہ آئے اُس کو خاصیّت ہی سے مؤثّر بنانا مناسب ہے نہ کہ مقدار سے پھر تمام بدن کو مٹّی میں لوٹ پوٹ کرنے میں دِقّت بھی بہت تھی جیسے سخت سردی، میں تیمّم کرنا (حجۃ اللہ البالغہ)

---

[1] الگ ۱۲ [2] غیر موجود، بے نشان ۱۲ [3] معافی چاہنا ۱۲

لباس پہننا اور سَتر چھپانا

واضح ہو کہ لباس پہننا ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے انسان کو تمام حیوانات سے امتیاز حاصل ہے اور کپڑوں کا پہننا انسان کے عمدہ حالات میں سے ہے۔ اس میں ایک طرح کی طہارت پائی جاتی ہے اس میں نماز کی تعظیم اور خدا تعالےٰ کا ادب ثابت ہوتا ہے۔ اور لباس کا پہننا بذاتِ خود ایک واجب چیز ہے۔ اس کو نماز میں اس لیے شرط کیا گیا ہے کہ اس سے نماز کے معنےٰ کی تکمیل ہو جائے۔

شارعؑ علیہ السلام نے لباس کی دو حدیں مقرر کی ہیں۔ ایک تو وہ حد ہے جو ضروری ہے اور وہ نماز کے صحیح ہونے کے لیے شرط ہے اور ایک وہ حد ہے جو مستحب ہے چناں چہ پہلی حد مَرد کے لیے پیشاب اور پاخانہ کا مقام چھپانا ہے اور دونوں رانیں اِن ہی کے ساتھ ملی ہوئی ہیں اور عورت کے لیے تمام بدن کا چھپانا ہے اور عورت کی بھی دونوں رانیں شرم گاہ کے ساتھ ملی ہوئی ہیں کہ ران شہوت کی جگہ ہے اور اسی طرح عورت کا تمام بدن شہوت کی جگہ ہے اور دوسری حد (لباس مُستحب) کے بارہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلّم کا قول ہے، تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں کہ اُس میں سے اُس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو، نماز نہ پڑھے یعنی اَور بھی کپڑے مناسب ہونے چاہییں (حجۃ اللہ البالغہ)

عہ صاحبِ شریعت، حضور رسولِ کریمؐ ۱۲

اذان کی برتری

تمام دُنیا کے مذاہب اپنے پیروؤں[1] کو پرستش[2] کے واسطے جمع کرنے کا طریقہ ناقوس[3] اور گھنٹہ بجانے سے بہتر وضع نہ کر سکے لیکن اسلام میں نماز کے لیے بُلانے کا طریقہ کتنا پاکیزہ ہے 'اذان دینا'، جو اپنی جگہ ایک عبادت بھی ہے۔ ایک آدمی جسم اور لباس کی صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ اُونچی جگہ کھڑا ہوتا ہے اور نہایت ادب اور انکسار سے باآواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا بلند کر کے شہنشاہِ دو جہاں، سلطانِ کون ومکاں کی معبودیت کی شہادت دیتا ہے پھر ہادیِ صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہے جن کی ہدایت سے ہم اِسلام کی اِس روشن مِلّت تک راہ یاب ہوئے پھر وہ اپنے دائیں بائیں صلائے[4] عام دے کر اہلِ دل کو نماز جیسی پاک اور بابرکت عبادت کے لیے بُلاتا ہے اور اِس کارِ خیر کی طرف مزید ترغیب دیتا ہے۔ آخر میں پھر اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الٰہ الّا اللہ کہہ کر اپنے خالق و مالک کی وحدانیت اور کبریائی کا اعلان کرتا ہے۔ غور فرمائیے کیا کِسی اور مذہب میں بھی عبادت کے لیے بُلانے کا طریقہ اذان کا مقابلہ کر سکتا ہے؟

---

[1] ماننے والوں ۱۲ [2] عبادت ۱۲ [3] سنکھ ۱۲ [4] دعوت، بُلاوا ۱۲

پنج گانہ اَوقات

ذوقِ سلیم[1] رکھنے والے اصحاب جنھیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے علوم حاصل ہوتے ہیں، اُن کا اتفاق ہے کہ طلوعِ آفتاب سے پہلے، دوپہر کے بعد، غروبِ آفتاب کے بعد اور نصف شب سے صبح تک اور کسی قدر اِن سے پہلے اور بعد تک روحانیت پھیلتی ہے اور برکات ظاہر ہوتے ہیں اور اِن اَوقات میں عبادت زیادہ مقبول ہوتی ہے، لیکن مجوسیوں[2] نے دین میں تحریف[3] کرلی تھی اور خدا تعالےٰ کو چھوڑ کر اِن اَوقات میں سورج کی پوجا کرنے لگے تھے تو آں حضرتؐ نے تحریف کا دروازہ بند کرنے کے لیے اِن اَوقات کو (عطا شدہ پانچ نمازوں کے) ایسے وقتوں سے بدل دیا جو اِن اَوقات سے کچھ دُور بھی نہ تھے اور اصل غرض بھی اِس تبدیلی سے فوت نہ ہوتی تھی اور نصف شب میں اِس لیے نماز فرض نہیں کی گئی کہ اُس میں دِقّت تھی۔

پس دُنیوی گناہوں کا زنگ دُور کرنے، طبعی پریشانیوں سے فارغ ہوکر یادِ الٰہی کرنے اور مُنعِم[4] حقیقی کی بے شمار نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لیے دن رات میں فرض نماز کے پنج گانہ اَوقات مقرر کیے گئے جو خیر و ثواب کے لحاظ سے بہت مناسبت رکھتے ہیں (حجۃ اللہ البالغہ)

---

[1] درست مزاج ۱۲ [2] آتش پرست ۱۲ [3] حروف اور معنے بدل ڈالنا ۱۲ [4] نعمت دینے والا ۱۲

نماز میں قبلہ رُوئی

قِبلہ وہ جہت[1] ہے جس کی طرف مُنہ کرکے عبادت کرنے کا حکم ہو اور کعبہ بیتُ اللہ شریف کو کہتے ہیں۔

چُوں کہ نماز میں اُس چیز کی طرف مُنہ کرنا جو خدا تعالٰے کی عبادت کرکے رضا مندی حاصل کرنے میں خدا تعالٰے کے ساتھ مخصوص ہے، دل جمعی، خُشوع[2] اور حضورِ قلب کا سبب تھا اور نماز کی صورت میں اللہ تعالٰے سے کلام کرنا بادشاہ کے سامنے عرض و معروض کرنے کے مشابہ ہے اِس لیے حکمتِ الٰہی کا تقاضا ہوا کہ نماز کے اندر کسی نہ کسی طرف رُخ کرنا شرط قرار دیا جائے۔

چُناں چہ اللہ تعالٰے نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا ہے
مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہوا کرو، مسجدالحرام (خانۂ کعبہ) کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھا کرو (بقرہ)

اِس لیے خانۂ کعبہ (اُمتِ محمّدیہ کے لیے) قِبلہ بھی مقرّر ہو گیا جو تمام مسلمانانِ عالَم کی عبادات کا مرکز اور یک جہتی کا مظہر ہے اور اِسی وجہ سے تمام مسجدوں کا رُخ کعبہ شریف کی طرف[3] ہوتا ہے۔

---

[1] طرف ۱۲ [2] سکون اور توجّہ ۱۲ [3] قبلہ کی یہ جہت بِنائے کعبہ میں تحت الثراے سے عرش تک ہے اِس لیے بلند ترین یا پست ترین مقام پر نماز پڑھنے کی صورت میں بھی قبلہ رُوئی ہو سکتی ہے ۱۲ (ردّ المحتار)

حکمتِ رکعات

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نماز فرض ہوئی تھی تو سفر اور حضرؑ میں سوائے مغرب کے دو دو رکعت فرض ہوئی تھیں یعنی کُل گیارہ رکعتیں، یہ اِس واسطے کہ حکمتِ الہیہ کے نزدیک دن اور رات میں گیارہ کا عدد مبارک اور درمیانہ عدد تھا۔ پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی، اسلام کو استحکامؑ ہوگیا اور اُس کے ماننے والے بہت ہوگئے اور عبادت کرنے میں لوگوں کی رغبت بہت بڑھ گئی تو تائیدِ الٰہی سے، چھ رکعت اَور زیادہ کردی گئیں اور سفر کی نماز بدستور قائم رہی —— اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ کسی شے پر زیادتی اِس قدر نہیں ہونی چاہیے جو اصل شے کے برابر ہو یا اُس سے بڑھ جائے بلکہ مناسب یہ ہے کہ زیادتی اصل شے کا نصف ہو لیکن گیارہ کا نصف بغیر کسر کے نہیں ہوتا اِس واسطے دو عدد ظاہر ہوئے، پانچ اور چھ اور گیارہ میں پانچ زائد کرنے سے پُورا عدد جُفت بن جاتا ہے، طاق نہیں رہتا اِس لیے چھ کو زیادہ کرنا متعین ہوگیا۔ اب رہا پُورے ۱۷ رکعات کو تقسیم کرنا تو وہ سابقہ شریعتوں کے آثار کے مُطابق۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

؏ حالتِ اقامت، بغیر سفر ۱۲ ؏ مضبوطی ۱۲

میانہ روی اختیار کرو (مشکوٰۃ)

کم سے کم دو رکعتیں

جب کہ تھوڑی سی نماز خاصی مقدار میں فائدہ نہیں پہنچا سکتی تھی اور زیادہ نماز کا قائم کرنا لوگوں پر گراں تھا اِس لیے حکمتِ الٰہی کا تقاضا ہوا کہ دو رکعت سے کم مقرر نہ کی جائے پس دو رکعتیں نماز کا کم سے کم درجہ قرار پایا چُناں چہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ ہر دو رکعت کے بعد التّحیات ہے۔۔۔ اور یہاں ایک دقیق[1] راز یہ بھی ہے کہ حیوانات اور نباتات[2] کے اشخاص اور افراد[3] پیدا کرنے میں خدا تعالیٰ کی عادت اِس طور پر جاری ہے کہ ہر فرد کے دو پہلو ہوتے ہیں (جیسے انسانی بدن کے دو دو اعضاء اور شاخ کی دو دو پتّیاں) اور ایک کو دوسرے کے ساتھ مِلا کر دونوں کو 'شے واحد' کر دیا جاتا ہے پس یہ طریقہ شریعت کی طرف بھی منتقل ہو گیا اور تمام نمازوں میں دو رکعت سے کم تعداد مقرر نہیں ہوئی (حُجّۃ اللہ البالغہ)

اوّل سے آخر تک پوری نماز کو **مختلف افعال** سے مرکّب بنایا ہے تاکہ نشاط[4] رہے۔ اگر مثلاً سجدہ ہی سجدہ ہوتا یا رکوع ہی ہوتا تو نفس اُکتا جاتا۔ اِس طرح ہمارے مذاق کی رعایت فرمائی گئی (التہذیب)

پورا ناپو اور پورا تولو (بنیٓ اسرآئیل)

---

[1] باریک ۱۲ [2] پودے اور درخت ۱۲ [3] مراد قسمیں ۱۲ [4] خوشی ۱۲

نمازِ جامعُ العبادات ہے

نماز میں قیام کرنا کھڑے ہونے والی چیزوں کی عبادت ہے۔ رکوع پچرنے والے جان وروں کی طاعت ہے۔ تسبیحؔ و تہلیلؔ اور قراءت خوش آواز پرندوں کی بندگی ہے اور سجدہ زمین سے لگ کر چلنے والے جان وَروں کی عبادت ہے نیز غسل اور وضو کے لیے اور پاک صاف کپڑے پہننے کے لیے مال کا صَرف کرنا زکوٰۃ کی طرح مالی عبادت ہے اور اُٹھنا، بیٹھنا اور تکبیرات کا کہنا عبادتِ حج کا نمونہ ہے۔ نماز میں نفسانی خواہشات کا روکنا ایک قسم کا روزہ ہے بلکہ نماز میں روزہ سے زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے۔ نماز میں مختلف اذکار کا ادا کرنا فرشتوں کی عبادت ہے۔

روایت ہے کہ جب حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کو معراج ہوئی اور آپ نے آسمانوں میں فرشتوں کے مختلف گروہوں کو مختلف عبادات قیام، رکوع، سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو آپؐ کے دل میں اِس کا خیال پیدا ہوا اور ظاہر و باطن کے جاننے والے خدا نے اُن کی مجموعی عبادت آپؐ کو عنایت فرمائی۔

سُبحان اللہ! نماز وہ باعزت عبادت ہے جس میں تمام مخلوقات کی عبادات جمع ہیں۔

عہ سُبحان اللہ کہنا ۱۲ عہ لا الٰہ الّا اللہ کہنا ۱۲

ارکانِ نماز کی خوبی

نماز کی مجوّزہ[1] حرکات سے زیادہ موزوں اور مناسب صورت اور کیا ہو سکتی ہے جس میں پورے اعضاء سے بندگی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ پہلے تمام دنیا وما فیہا[2] سے ہاتھ اُٹھانا (ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانا گویا اِشارہ ہے کہ اللہ کے سِوا سب چیزوں کو پیچھے پھینک دیا) پھر ادب سے دست بستہ کھڑا ہونا اور ہمہ تن[3] متوجہ ہوکر خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں مُناجات کرنا پھر اُس کی بڑائی اور عظمت کے خیال سے سرِ تسلیم جُھکا دینا پھر اُس کی بلندیِ شان اور جاہ و جلال کے تصوّر سے اپنے اعضاء میں سب سے زیادہ بزرگ اور حواسِ انسانی کے جمع ہونے کی جگہ (چہرہ) کو اُس کے سامنے رکھ دینا اور اپنی جبینِ[4] نیاز کو خاکِ عجز و اِنکسار پر رگڑنا پھر اُس کے سامنے مؤدّبانہ دوزانو بیٹھنا اور اِن باتوں کے ساتھ ساتھ اُس کی وحدانیت اور خالقیت کا اِقرار اور اپنی عبدیت اور گنہگاری کا اظہار اور آخر میں اپنے اور تمام اہلِ ایمان کے لیے دُعاءِ خیر۔

یہ ایسا طریقہ ہے جو ہر شخص کے لیے مفید اور نافع ہے اور کسی مذہب اور فلسفہ نے فطرتِ انسانی کے مطابق اِس سے بہتر کوئی طریقۂ عبادت نہیں سکھایا ہے۔

---

[1] تجویز کی ہوئی ۱۲ [2] اور جو کچھ اُس میں ہے ۱۲ [3] مکمّل ۱۲ [4] ماتھا ۱۲

تکرارِ کلمات اور قراءتِ عربیّہ

مسلّمہ امر ہے کہ الفاظ میں بھی اثر ہوتا ہے اور جب کہ ایک ہی لفظ کو بار بار دوہرایا جائے اور اُس سے اپنی عاجزی و ذلّت اور خدا تعالےٰ کی عزّت و عظمت کا اظہار کیا جائے تو ضروری ہے کہ اثر اَور بھی نمایاں اور بہتر ہو۔

اب دیکھنا چاہیے کہ جو الفاظ نماز میں بار بار اور بصورتِ قراءت کہے جاتے ہیں وہ 'عربی' ہونے کی حیثیت سے کیوں فائق[1] ہیں؟ سو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالےٰ نے عربی زبان میں قرآنِ پاک کو نازل کیا اور اِسی زبان کو سب سے افضل اور مستحسن[2] قرار دیا ہے (شعرآء) حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم کی زبان یہی ہے اور حضورؐ کی فصاحت و بلاغت[3] مُسلّم[4] ہے لہٰذا عربی زبان اعلےٰ بھی ہوئی اور متبرّک بھی۔

نماز کی ادائیگی عربی زبان ہی میں مشروع و مسنون ہے اور عام قاعدہ ہے کہ جس زبان میں اور جس طریقہ سے حاکم کو درخواست منظور و مطلوب ہو، اُسی زبان میں درخواست پیش کی جاتی ہے، اپنی مرضی سے نہ زبان اختیار کی جاتی ہے نہ الفاظ، اور نماز ایک قسم کی درخواست ہی ہوتی ہے خدا کے حضور میں نیز عربی زبان دنیا بھر کی زبانوں کے مقابلہ میں بلیغ[5]، جامع اور پڑھنے اور یاد کرنے میں 'دیگر زبان' کی حیثیت

---

[1] بلند مرتبہ ۱۲ [2] اچھی ۱۲ [3] خوش بیانی ۱۲ [4] تسلیم کی ہوئی ۱۲ [5] مناسبِ حال ۱۲

سے بھی سہل اور مختصر ہے۔ اِس میں الفاظ اور مفہوم کے اَدلنے بَدلنے کا اِمکان بہت کم ہے اور یاد رہنے کی صلاحیت زیادہ ـــ بے شک اللہ سب کی بولیاں سمجھتا اور سب کی نیّتیں جانتا ہے، اُس کے سامنے عربی، انگریزی، سنسکرت، پرندوں کا چہچہانا اور درندوں کا دہاڑنا سب یک ساں ہے لیکن بندہ کے واسطے عبادت کے لیے اُن سے اچّھے اور کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں جو معبودِ حقیقی ہی کے کلام سے ماخوذ[1] ہونے میں بہترین ہوں اور جن کو دُنیا کے اکثر حِصّوں کے لوگ اپنی اپنی مختلف بولیاں چھوڑ کر ایک وقت میں اور ایک حالت میں اپنے خالق کی حمد و ثنا کے لیے استعمال کرتے رہے ہوں اور جن کو ہمارے مُخبِرِ[2] صادق صلے اللہ علیہ وسلّم نے خود ہمیں بتائے ہوں اور اُن کی تاکید فرمائی ہو۔ اب اگر اصل الفاظ کو چھوڑ کر اُن کا ترجمہ ہم اپنی زبان میں ادا کریں تو اُس میں وہ حلاوت، وہ لطافت، وہ قلبی اثر اور روحانی طاقت کہاں سے آئے گی اور وہ برکات کس طرح حاصل ہوں گی جو نبویؐ الفاظ کے ساتھ مُختص ہیں ـــ چُناں چہ نماز کی مقرّرہ زبان اور الفاظ اسلام کے عقیدہ ہی کے موافق نہیں بلکہ علم النفس[3] والقُوٰے کے اصول اور قانونِ فطرت کے بھی مُطابق ہیں۔

---

[1] نکالے ہوئے ۱۲ [2] سچّا خبر دینے والا ۱۲ [3] مُراد طبیعت اور مزاج ۱۲

خودکُشی کرنے والے پر جنّت حرام ہے (بخاری و مسلم)

سِرّ و جہرِ قراءت

ظہر و عصر کی نماز میں قرآن سِرّی (آہستہ) پڑھنے میں یہ راز ہے کہ دن کے وقت بازاروں اور گھروں میں عموماً شور و غُل ہوتا ہے اِس لیے کلام پاک کی سماعت بخوبی نہیں ہوسکتی اور اِن وقتوں کے سِوا اَور اَوقات میں آوازوں کو سکون ہوجاتا ہے اِس لیے آواز سے پڑھا جاتا ہے اور جہر (بلند آواز) کے ساتھ پڑھنے میں لوگوں کو وعظ و تذکیر اچھّی طرح ہوتی ہے اور تکبیرات وغیرہ کو باآواز بلند کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کو امام کا ایک رُکن سے دوسرے رُکن کی طرف منتقل ہونا معلوم ہوجاتا ہے (حُجۃ اللہ البالغہ)

عَدمِ فاتحہ خلفِ امام

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ط (جب قرآن پڑھا جائے تو اُس کو سُنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے) (اعراف) چُناں چہ خاص طور سے 'قراءت' کے وقت قرآن پاک کا سُننا واجب ہے اور 'جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اُس کی نماز نہیں ہوئی' حدیث میں یہ حکم امام اور منفرد کے لیے ہے، اُس کے لیے نہیں جو کسی کی اقتدا میں نماز پڑھے (ترمذی طحاوی) چُناں چہ حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جب امام قراءت کرے

توتم خاموش رہو (مسلم) امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے (ترمذی)
امام کے پیچھے 'فاتحہ' پڑھنا امام کی تشویش کا سبب بنتا ہے، خصوصًا سب اہلِ جماعت کی آواز مل کر امام کے لیے خلجان پیدا کرنے والی شے ہے، اِس واسطے خلجان پیدا کرنے والی شئے سے آپؐ نے منع فرمادیا نیز اِس سے قرآن کے اندر تدبُّر (غور و فکر) فوت ہوجاتا ہے اور وہ قرآن کی تعظیم کے خلاف ہے۔ 'عدم قراءت' سے اقتدا کا اظہار اور اقتدا کا طریقہ قائم ہوتا ہے (حجۃ اللہ البالغہ)

دیگر

'فاتحہ' کا مضمون ایک درخواست کا مضمون ہے اور دربارِ الٰہی میں سب نمازیوں کی طرف سے اُس درخواست کے پیش کرنے کے لیے اپنے میں سے ایک لائق اور بہتر شخص چُن لیا جاتا ہے خواہ وہ اُس درخواست کو بلند آواز سے پیش کرے یا موقع کے لحاظ سے آہستہ آواز سے ادا کرے لیکن وہ سب کی طرف سے ایک نمائندہ یا وکیل ہوتا ہے سو جس طرح حاکمِ دُنیا کے سامنے اپنے نمائندہ یا وکیل کے ترجمانی کرتے ہوئے لوگوں کا ساتھ ساتھ وہی کلمات کہنا خلافِ قاعدہ اور بے ضرورت سمجھا جاتا ہے اِسی طرح احکم الحاکمین کے دربار میں بھی امام کی درخواست کے وقت مقتدیوں کا خود بھی وہی قراءت کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

بُرا نام بدل ڈالو (مسلم)

اٰمین آہستہ کہنا

نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے ، جس وقت اِمام (سورۂ فاتحہ ختم کرکے آہستہ) اٰمین کہے ، تم بھی اٰمین کہو کیوں کہ جس کی اٰمین ملائکہ کی اٰمین کے ساتھ مِل جاتی ہے اُس کے سب پہلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں (کہ مجالسِ[1] ذکر میں فرشتے مشتاق ہوکر حاضر ہوتے ہیں اور لوگوں کی دُعاؤں پر اٰمین کہتے ہیں) (بخاری) اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اٰمین آہستہ کہی جائے ورنہ موقع بتانے کی حاجت نہ ہوتی کہ جب امام ولا الضآلین کہے تو تم اٰمین کہو۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضورؐ فاتحہ اور سورت کے درمیان کسی قدر سکوت[2] فرمایا کرتے تھے (ابوداؤد) ظاہر ہے کہ یہ سکوت اٰمین کہنے کے لیے تھا پس اٰمین آہستہ کہنا بھی ایک سُنّت ہے ۔ اٰمین (جو قرآن کا لفظ بھی نہیں ہے) آہستہ کہنے میں ایک نُکتہ یہ ہے کہ اِس میں ایک ہلکا سا سکتہ ہے تاکہ اُس میں قاری[3] دَم لے لے (حجۃ اللہ البالغۃ وغیرہ)

انگشتِ شہادت اُٹھانا

تشہّد میں شہادت کی اُنگلی اُٹھانے سے توحید کی طرف اشارہ ہوتا ہے تاکہ قول وفعل میں مُطابقت ہوجائے اور توحید کے معنے محسُوس ہوجائیں اور شکل میں آجائیں (حجۃ اللہ البالغۃ) ۔

---

[1] اللہ کے ذکر کی مجالسیں ۱۲ [2] خاموشی ۱۲ [3] پڑھنے والا ۱۲

نمازِ وتر کا وُجوب

نبیِ کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اِس نماز کو طاق اِس لیے مقرّر کیا کہ طاق مبارک عدد ہے چُناں چہ فرمایا ہے

اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے اِس لیے اہلِ قرآن! تم نمازِ طاق (وتر) پڑھا کرو (ابوداؤد)

رفعِ یَدَین اور عدم رفعِ یَدَین

وِتر میں بروقت تکبیرِ قنوت دونوں ہاتھ اُٹھانا ایک تعظیمی فِعل ہے جو نمازی کو خلافِ نماز چیزوں کی طرف متوجّہ ہونے سے روکتا ہے تاکہ اُس کے نفس کو از سرِ نو[1] ادا کیے جانے والے فِعل کے ثمرہ پر آگاہی ہو اور یہ نبیِ کریمؐ کی ہیئات[2] میں سے ہے اور سُنّت ہے (حجۃ اللہ)

لیکن عام نمازوں کے درمیان حضورؐ کا یا صحابہؓ کا 'رفعِ یَدَین بالدّوام[3]' کسی روایت سے ثابت نہیں اور منسوخ ہے

(عینی شرح بخاری، ابوداؤد و ترمذی)

> آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ
> بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دے (ابن ماجہ)

---

[1] نئے سرے سے ۱۲ [2] شکلیں ۱۲ [3] ہمیشہ ۱۲

تراویح کی بیس رکعتیں

دلیلیں

نمازِ تراویح اپنی اصل کے لحاظ سے سُنّت ہے کیوں کہ آں حضرتؐ نے چند[1] راتوں میں تراویح پڑھی ہیں (بخاری[2] و مسلم) پھر اس اندیشہ سے کہ لوگوں پر واجب نہ ہو جائیں، پڑھنا ترک فرما دیا نیز معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی تراویح کا عدد زیادہ تھا (مسلم) چناں چہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم رمضان میں بیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے (ابن ابی شیبہ و البیہقی)

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ میری سُنّت اور خلفاءِ راشدین[3]رضؓ کی سُنّت کو لازم پکڑو (ابوداؤد) پس جب خلفاء کے زمانہ میں وجُوب کا امکان نہ رہا تو حضرت عمرؓ نے حکم دیا ایک آدمی کو کہ لوگوں کو بیس رکعت (تراویح) پڑھائے (ابن ابی شیبہ) حضرت علیؓ نے ایک آدمی کو امر کیا کہ لوگوں کو بیس رکعت (تراویح) پڑھائے (بیہقی) ائمۂ مجتہدین[4]رحؒ کے نزدیک مسنون تراویح بیس رکعت ہیں (رحمۃ الامّۃ) صحابہؓ نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں (ابنِ حجر مکّیؒ) اکثر اہلِ اسلام اسی پر عامل ہیں (ابنِ تیمیہؒ) بے شک عمل سب اُمّت کا اِسی بیس رکعت پر مُستقر[5] ہوا (نواب صدیق حسن خاں)

جس حدیث (بابِ قیامِ لیل نہ کہ قیامِ رمضان) میں سو کر اُٹھنے کے بعد حضورؐ کی آٹھ رکعتوں کا ذکر ہے وہ "رمضان اور غیر رمضان" میں پڑھی جانے والی نماز

---

[1] بامامت تین روز غیر مسلسل ۱۲ (مشکوۃ) [2] (امام مالکؒ امام ابو حنیفہؒ سے ۱۳ سال بعد اور امام بخاریؒ تقریباً ۱۱۴ سال بعد پیدا ہوئے اور امام اعظمؒ کے شاگرد ہیں ۱۲ (کتبِ تاریخ) [3] ہدایت پائے ہوئے ۱۲ [4] اجتہاد کرنے والے امام ۱۲ [5] قرار پایا ۱۲

تہجد کے بارہ میں ہے (بخاری) باقی چند روائتیں (آٹھ کے حق میں) منکر مختلف فیہ اور مشکوک ہیں (نسائی و ابوداؤد، بیہقی) اور کسی مرفوع روایتِ صحیح میں آٹھ رکعت تراویح کا ثبوت نہیں ہے۔ لفظ تراویح ترویحہ کی جمع ہونے کی وجہ سے خود آٹھ سے زیادہ تعداد کو ظاہر کرتا ہے اور بصورتِ اختلاف محتاط عدد پر عمل کرنا چاہیے نیز یہ ایسا فعل ہے جو دیکھ کر بھی عمل میں آتا رہا جیسے وضو اور اذان وغیرہ کے طریقے عملاً نقل در نقل ہوتے چلے گئے (کتابوں پر اس کا مدار نہ رہا) تو نقل میں چند سے بھول چوک ہو سکتی ہے سب سے نہیں یعنی خلفاءِ راشدینؓ کی پیروی میں اقلیت غلطی کر سکتی ہے اکثریت نہیں، اس لیے بیس تراویح کا درجہ عملِ متواتر کا ہوا جو عامۂ مسلمین میں صدہا سال سے جاری ہے۔

نظیریں

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں رمضان میں سب لوگ (مع وتر) ۲۳ رکعت پڑھتے تھے (مؤطا امام مالکؒ) حضرت عثمانؓ نے تراویح میں روزانہ ۲۰ رکعتوں میں ۲۰ رکوع پڑھ کر ۲۸ دن میں قرآن ختم کیا (شامی) سُوید بن غفلہؓ ماہ رمضان میں ۵ ترویحے پڑھاتے تھے (بیہقی) غرض کہ صحابہ، تابعین، تبع تابعین، اولیاء، علماء، (اور حرمین شریفین میں اب تک) سب ۲۰ یا ۲۰ سے زائد تراویح پڑھتے چلے آئے ہیں اور حدیث کی چھ کتابوں، میں کسی ایک کا بھی مذہب آٹھ کا نہیں ہے۔

حکمتیں

تراویح کی بیس رکعتیں مقرر ہونے میں یہ حکمت ہے کہ فرائض و واجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے کہ کُل فرض و واجب نمازوں کی ہر روز کی تعداد

❖ حضرت عمرؓ سے بیس رکعت تراویح ثابت ہیں (ابنِ ماجہ) منشورہ اہلِ حدیث اکادمی لاہور ❖

بھی بیس رکعتیں ہے لہٰذا مناسب ہے کہ یہ بھی بیس ہوں تاکہ مکمَّل و مکمِّل برابر ہوں نیز بیس رکعتوں میں قرآن پاک بڑی آسانی اور خوش اسلوبی سے ختم ہوجاتا ہے کہ جماعت میں ضعیف اور کم زور لوگ بھی ہوتے ہیں ورنہ بہت مشقت ہوتی۔ اِس سہولت کی وجہ سے مساجد میں ہر خاص و عام کی حاضری ہوجاتی ہے، جگہ جگہ قرأت و سماعتِ قرآن کا مفید مظاہرہ ہوتا ہے، آیاتِ الٰہی کا غُلغُلہ بلند ہوتا ہے اور مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔

شبینہ میں قباحتیں

۱۔ ایک شب میں قرآن مجید ختم کرنا مکروہ (تنزیہی) ہے کیوں کہ اِس میں صاف صاف اور سمجھ کر پڑھنے کا موقع نہیں ملتا ۲۔ اکثر پڑھنے والوں کے دل میں ریاؤ تفاخر ہوتا ہے (کہ زیادہ اور جلدی پڑھنے سے نام ہوگا) جو حرام ہے ۳۔ نوافل میں (تین مقتدیوں سے زیادہ کی) جماعت مکروہ ہے اور اگر تراویح میں پڑھا اور (معذور وغیر معذور) سب مقتدی شریک ہوئے تو پُورا جبر ہے ۴۔ بعض لوگ شوق شوق میں شریک تو ہوجاتے ہیں مگر پھر تکلیف محسوس کرتے ہیں، کھڑے کھڑے تھک جاتے ہیں پھر بیٹھ کر سُنتے ہیں پھر (الگ) لیٹ جاتے ہیں، بعضے آپس میں باتیں کرتے ہیں نیز (وقت ہوجانے پر) بعض اُس وقت سحری کھانے لگتے ہیں،

ع؎ کسی کو ہمت ہو تو خود (شبینہ) پڑھ لے، دوسروں کو تکلیف نہ دے۔ آج کل لوگ اِس کا خیال نہیں کرتے ۱۲ (التہذیب)

یہ سب قرآن مجید کی بے ادبیاں ہیں ۵۔ بعض جگہ سحری کے لیے چندہ ہوتا ہے اور دبا کر شرما کر بھی وصول کیا جاتا ہے جو حرام ہے ۶۔ بعضوں کی (زیادہ رات تک جاگنے کی وجہ سے) فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے، یہ نفع سے زیادہ نقصان ہے ۷۔ بعض اوقات صبح صادق ہو جاتی ہے اور قرآن (کچھ باقی رہ جانے پر) خواہ مخواہ کھینچ تان کر پورا کیا جاتا ہے ۸۔ بعض جگہ عورتیں بھی سماعت میں شریک ہوتی ہیں، اُن کا اِختلاط (بے پردگی وغیرہ) ہوتا ہے۔ اُنھیں (اِس زمانہ میں) جب فرض نماز کے لیے (مسجد میں جا کر) شریکِ جماعت ہونے کی اجازت نہیں تو ایک مستحب کے لیے کیوں کر ہو سکتی ہے، غرض کہ شرائطِ[1] جواز عادۃً کم پائے جانے اور مفاسد[2] کا غلبہ[3] ہونے کی وجہ سے اِس مستحب کا ترک کرنا ہی مناسب ہے (اصلاح الرسوم)

اور

اگر یہ مفاسد نہ ہوں، قواعد کی پوری پابندی کی جائے اور نیت حصولِ ثواب کی ہو تو تراویحِ شبینہ جائز ہے (امداد الفتاوےٰ)

دیگر

بعض حضرات یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ جب عورتیں بازار سے سودا لے آتی ہیں، جلسوں میں چلی جاتی ہیں اور دوسرے کاموں کے لیے گھر سے باہر نکل آتی ہیں تو نماز پڑھنے یا قرآن سُننے کے لیے جانے میں کیا حرج ہے؟

---

[1] جائز ہونے کی شرطیں ۱۲ [2] خرابیاں ۱۲ [3] زیادتی ۱۲

اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ

۱۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلّم عورتوں کو اندرونِ خانہ میں نماز پڑھنے کی تلقین فرما چکے ہیں (ابوداؤد وغیرہ) سو اگر اللہ اور رسولؐ والی نماز پڑھنی ہے تو وہ اُن کے حکم کے مطابق ہی پڑھنی ہوگی ورنہ اپنی مرضی کی نماز نماز نہیں کہلا سکتی ۲۔ ہر جلسہ اور وعظ میں جانے کی اجازت نہیں بلکہ پردہ کا اچھی طرح انتظام ہو، وعظ میں دین کی باتیں بتائی جائیں اور مقرر بھی اہلِ حق میں سے ہو تو عورتوں کو وہاں جانا جائز ہے ورنہ نہیں (فتوٰے)

۳۔ جب کہ سودا سُلف لانے کے لیے کوئی آدمی نہ ہو یا اِسی قسم کی کوئی ضرورت ہو تو مجبوری کی حالت میں عورتوں کو (باپردہ) گھر سے نکلنا جائز ہے نیز جو غریب یا دیہاتی عورتیں مُنہ چھپا کر، گھونگھٹ نکال کر معمولی کپڑوں میں شرم وحیا کے ساتھ اپنے کسی ضروری کام کاج کے لیے باہر نکلتی ہیں، اُنھیں بھی پردہ کی روح حاصل ہے اور اُن کا ایسا پردہ بے پردگی نہیں ہے (التہذیب) ورنہ اگر بالکل مُقیّد[1] کر دیا جاتا اور ضروریاتِ زندگی کے لیے بھی اُن کو نکلنے کی اجازت نہ دی جاتی تو یہ بہت تنگی ہوتی جو دینِ فطرت[2] کے شایانِ[3] شان نہیں۔

---

[1] پابند ۱۲ [2] مراد عالمگیر دین ۱۲ [3] شان کے لائق ۱۲

گناہ سے بچانے والی دو چیزیں ہیں۔ خوفِ خدا اور یقینِ آخرت

سُنّتوں اور نفلوں کا فائدہ

جب کہ اُس رحمت کا جس کا شریعت کے اندر لحاظ رکھا گیا ہے، تقاضا یہ ہے کہ لوگوں کے لیے ضروری چیزیں بیان کردی جائیں اور وہ چیزیں بھی بتلادی جائیں جن سے طاعت کا پُورا پُورا فائدہ اُن کو حاصل ہو تاکہ ہر شخص اپنا حصّہ حاصل کرسکے اور جو شخص دُنیوی کاروبار میں مصروف رہتا ہے وہ ضروری باتوں کو اپنے اوپر لازم کرلے اور جو شخص دُنیوی کاروبار سے فارغ ہے یا فرصت رکھتا ہے اور اپنے نفس کی اصلاح اور آخرت کی فلاح چاہتا ہے، وہ کامل طور سے اُن عبادات کو ادا کرسکے تو عنایتِ تشریعیّہ[1] سے وہ سُنّتیں (مؤکّدہ اور غیر مؤکّدہ) مقرّر ہوئیں جو فرضوں کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں، جن میں پہلی سُنّتوں میں مصلحت یہ ہے کہ دُنیوی مشاغل چوں کہ ذکرِ الٰہی کو بُھلاتے ہیں اور اذکار کے اندر غور کرنے اور عبادات کا ثمرہ حاصل کرنے سے روکتے ہیں لہٰذا ضروری ہوا کہ اُن کے لیے کدورت[2] صاف کرنے والی شے مقرّر ہو جس کو فرض نماز سے پہلے عمل میں لائیں تاکہ فرض کے اندر ایسے وقت میں شروع پایا جائے جب قلب اَشغال[3] سے خالی ہو اور عبادتِ فرضیّہ کے ادا کرنے کا قلبی تعلق موجود ہو

نیز بسا اوقات انسان نماز پڑھتا ہے اور اُس کو بعض کوتاہیوں

---

[1] شریعت عطا فرماتے ہوئے ۱۲ [2] (باطنی) مَیل کُچیل ۱۲ [3] مصروفیتیں ۱۲

کی وجہ سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ نبیِ کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کے اِس قول میں اِسی طرف اشارہ ہے ، بہت سے نمازیوں کو اُن کی نماز سے صرف نصف ، تہائی ، چوتھائی یا اِس سے بھی کم ثواب ملتا ہے (ابوداؤد) پس ضروری ہوا کہ فرائض کے بعد مقصود کی تکمیل کے لیے اَور نماز مقرر کی جائے جس سے 'کمی' کی تلافی ہوجایا کرے چُناں چہ بعض فرضوں کے بعد بھی کچھ سُنّتیں اور نفلیں پڑھی جاتی ہیں ۔

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے روز اگر کِسی کی فرض نماز میں کمی پائی گئی تو اِرشادِ خداوندی ہوگا کہ دیکھو اِس بندہ کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کو پُورا کر دیا جائے ۔ اگر نکلیں گی تو اُن سے فرضوں کی تکمیل کر دی جائے گی (ترمذی) اِس سے بھی معلوم ہوا کہ آدمی کو نفلوں کا ذخیرہ بھی اپنے پاس رکھنا چاہیے ۔

مزید نوافل وہ نمازیں ہیں جن کو رسولِ خداؐ نے اُن لوگوں کے لیے جو درجۂ احسان میں مُستعدعہ ہیں اور آپؐ کی اُمت میں سبقتعہ کرنے والے ہیں ، مستحب بنایا ہے —— پھر نماز ایسی چیز ہے جو بھلائی کے لیے وضع کی گئی ہے اِس لیے جو شخص جس قدر اس کی کثرت کرسکتا ہے اُس کو کرنا چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ بھلائی حاصل ہو ۔

دیگر

حدیث شریف میں آیا ہے ، جو شخص رات اور دن میں (مؤکّدہ سُنّتوں

عہ (خداتعالےٰ کا قُرب حاصل کرنے میں) بہت کوشش کرنے والے ۱۲ عہ آگے بڑھنا ۱۲

کی) بارہ رکعتیں پڑھے، اُس کے واسطے جنّت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے (ترمذی) فجر کی دو سُنّتیں دُنیا اور اُس کی تمام چیزوں سے بہتر ہیں (مسلم) خدا اُس پر رحمت نازل کرے جو عصر کی چار رکعت (سُنّتِ غیر مؤکّدہ) پڑھے (ترمذی)

حضورؐ عشا کے فرضوں سے پہلے چار رکعت (سُنّتِ غیر مؤکّدہ) اور بعد میں (مجموعی) چار رکعت پڑھا کرتے تھے (مراقی الفلاح) وتر کے بعد کی دو رکعت نفل جس کو اخیر رات میں اُٹھنا گراں ہو اُس کے لیے تہجّد کا ثواب رکھتی ہیں (مشکوٰۃ)

نماز کب حقیقی نماز بن سکتی ہے

نماز پڑھنے میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے :۔

اوّل وضوءِ کامِل کا اہتمام یعنی وضو کی تمام شرائط، سُنَن، مستحبات اور آداب کا پُورا کرنا اور ہر عُضو کو دھوتے وقت حدیث میں آئی ہوئی دُعا پڑھنا اور یہ خیال کرنا کہ ظاہری نجاست کے ساتھ ساتھ میری باطنی خرابی بھی دوُر ہو رہی ہے۔

دوسرے قراءت کی صحت کے ساتھ نماز کے تمام فرائض، واجبات سُنَن و مستحبات اور آداب کو باقاعدگی سے بجا لانا۔

تیسرے نماز کی روح (اِخلاص اور حضورِ قلب) کا خیال رکھنا یعنی جو کچھ زبان سے کہے اور اعضاء سے انجام دے، اُس کا مفہوم سمجھنا اور

دِل سے بھی اُس کا اعتراف اور اقرار کرنا مثلاً جب نماز شروع کرنے کے لیے دونوں ہاتھ اُٹھائے تو دِل بھی غیر اللہ[1] کے تعلق سے کنارہ کش ہو، جب زبان سے اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) کہے تو دل میں بھی یہی ہو کہ بے شک اللہ سے بڑی کوئی ہستی نہیں، جب الحمد للہ ربّ العٰلمین (سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے) کہے تو دل اللہ کی نعمتوں کے شکریہ سے لب ریز ہو اور اِس کا یقین ہو کہ اللہ کے سوا کوئی شے تعریف کے لائق نہیں، جب اِیّاكَ نعبدُ وَ ایّاكَ نستعین (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) کہے تو دل میں بھی اپنے ذلیل اور محتاج ہونے کا اقرار کرے اور اِس کا یقین ہو کہ اللہ کے سوا کوئی ہستی ایسی نہیں جس کی فرماں برداری کی جائے اور اُس سے کسی قسم کی مدد طلب کی جائے، جب بدن رکوع میں جُھکے تو دل بھی عاجزی کے ساتھ جُھک جائے، جب سر زمین پر پڑا ہو تو دل بھی اُس کی ہم نوائی[2] کر رہا ہو اور اگر سر اُس کے سامنے پڑا ہے اور دل غیروں کے قدموں پر پڑا ہو، بدن یہاں جُھک رہا ہے اور دل غیروں کے سامنے جُھک رہا ہو، زبان سے کچھ کہہ رہا ہے اور دل میں اُس کے خلاف سمایا ہوا ہو تو یہ اقرار نہیں انکار ہے، عبادت نہیں، مذاق ہے اور اگر مذکورہ[3] طریقہ سے نماز ادا کی جائے اور اُس پر ہمیشگی کی جائے تو حق تعالےٰ کے فضل سے اُمید ہے کہ حقیقی نماز کی دولت

---

[1] اللہ کے سوا ۱۲ [2] آواز مِلانا، تائید ۱۲ [3] ذکر کیا ہوا ۱۲

سے سرفرازؔ ہوگا۔ اگرچہ باطن کے اعتبار سے یہ نماز کا اعلیٰ درجہ ہے مگر مقدم یہ ہے جس کا انسان ذمّہ دار بنایا گیا ہے کہ اپنی استطاعتؔ کے موافق نماز کو وقت پر ادا کرے تاکہ فریضۂ خداوندی ادا ہوجائے اور آخرت کے عذابِ الیمؔ سے بچ جائے پھر جس قدر اس فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی ہوئی ہو اُس پر نادمؔ اور شرم سار ہو اور جس کریم نے صورتِ نماز کی توفیق عطا فرمائی، اُسی کی بارگاہ سے حقیقی نماز کا طلب گار ہو۔

صرف یہی ایک طریقہ ہے جو حقیقی نماز کی طرف رہبری کرسکتا ہے بلکہ سچ پوچھو تو حقیقی نماز کی علامت یہی ہے کہ نماز کی حتّے المقدورؔ ادائیگی کے بعد اپنی کوتاہی پر ندامت و شرمندگی ہو... اِس لیے کہ بارگاہِ خداوندی کے شایانِ شان ادب و احترام تو نہ کسی سے ادا ہوا اور نہ ادا ہوسکتا ہے (ماخوذ)

نماز میں سکون اور اطمینان رکھنا

ایک صحابی حضرت عُبادہؓ فرماتے ہیں کہ میں بتاؤں، سب سے پہلے کیا چیز دنیا سے اُٹھے گی، سب سے پہلے نماز کا خُشوع (دل لگاکر سکون سے نماز پڑھنا) اُٹھ جائے گا (یہاں تک کہ) بھری مسجد میں ایک شخص بھی خشوع سے نماز پڑھنے والا نہ ہوگا۔ حضرت حُذیفہؓ جو حضورؐ کے راز دار کہلاتے ہیں، وہ بھی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے نماز کا خشوع اُٹھایا جائے گا، اللہ اللہ

ؔ نوازا ہوا ۱۲ ؔ گنجائش ۱۲ ؔ دُکھ دینے والا ۱۲ ؔ شرمندہ ۱۲ ؔ جہاں تک ہوسکے ۱۲

حضرت عائشہؓ کی والدہ اُمِّ رومانؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہی تھی، نماز میں اِدھر اُدھر جُھکنے لگی، حضرت ابو بکرؓ نے دیکھ لیا تو مجھے اِس زور سے ڈانٹا کہ میں (ڈر کی وجہ سے) نماز توڑنے کے قریب ہوگئی پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے حضورؐ سے سُنا ہے کہ جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے تمام بدن کو بالکل سکون سے رکھے یہود کی طرح ہلے نہیں۔ بدن کے تمام اعضاء کا نماز میں سکون سے رہنا نماز کے پُورا ہونے کا جُزو ہے (ترمذی)

نماز کے آداب کا لحاظ رکھنا

حضرت مجدِّد اَلفِ ثانیؒ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ سجدہ میں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو مِلانے اور رکوع میں اُنگلیوں کو علیحدہ علیحدہ کرنے کا حکم بھی شریعت نے بے فائدہ نہیں دیا ہے، نیز نماز میں کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کی جگہ، رکوع میں پاؤں پر، سجدہ میں ناک پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود میں نگاہ رکھنا نماز میں خشوع پیدا کرتا ہے اور اِس سے نماز میں دل جمعی نصیب ہوتی ہے۔ جب ایسے معمولی آداب بھی اِتنے اہم فائدے رکھتے ہیں تو بڑے آداب اور سُنّتوں کی رعایت خود سمجھ لو کس قدر فائدہ بخشے گی۔

امانت میں خیانت نہ کرو (مشکوٰۃ)

بُزرگوں کی نماز

یوں تو ہزاروں اور لاکھوں واقعات عبادتِ الٰہی میں توفیق والوں کے، کتابوں میں مذکور ہیں جن کا احاطہ دشوار ہے مگر یہاں نمونہ اور مثال کے طور پر تبرّکاً[1] مع حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام صرف چند کا ذکر کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ بزرگانِ دین نے نماز کی حقیقت کو سمجھ کر کیسی اُس کی قدر فرمائی اور اِسی کو معیارِ ترقّی قرار دے کر معراجِ[2] کمال پر پہنچے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم ہم سے باتیں کرتے اور ہم حضورؐ سے باتیں کرتے لیکن جب نماز کا وقت آجاتا تو حضورؐ ہم میں سے اِس طرح اُٹھ جاتے گویا ہمیں پہچانتے بھی نہیں اور ہمہ[3] تن اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔

حضرت ابو واقدؓ سے روایت ہے کہ جب حضورؐ امام ہوتے تھے تو نماز بہت مختصر پڑھاتے تھے اور جب تنہا پڑھتے تھے تو بہت طویل پڑھتے تھے (احمد، نسائی) آپؐ مقتدیوں کے ساتھ اِس لیے مختصر نماز پڑھتے تھے کہ اُن کو تکلیف نہ ہو اور تنہا اِس لیے تطویل[4] فرماتے تھے کہ نماز میں آپؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی (ابنِ حجر) اُس میں آپؐ کو چین آتا تھا اور اتنی طویل رکعت کیا کرتے تھے کہ کھڑے

---

[1] برکت کے لیے ۱۲ [2] کمال کی سیڑھی، بلند مرتبہ ۱۲ [3] بالکل ۱۲ [4] لمبا کرنا ۱۲

کھڑے پاؤں پر ورم آجاتا تھا (ترغیب) صحابہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہؐ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں، آپ کی تو اللہ تعالےٰ نے مغفرت فرمادی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، کیا میں اللہ کا شکرگزار بندہ نہ بنوں (بخاری و مسلم)

حضورؐ کے صحابہؓ بھی بہت نفلیں پڑھتے تھے اور راتوں کو اللہ کی عبادت کرتے کرتے صبح کر دیتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدّیقؓ کی یہ حالت تھی کہ ساری ساری رات نماز پڑھتے اور جس طرح بے جان لکڑی کھڑی رہتی ہے اِس طرح نماز میں کھڑے رہتے، اپنے بدن کو ہلنے تک نہ دیتے تھے اور نماز میں اللہ کے ڈر سے اِس قدر روتے کہ ہچکیاں بندھ جاتیں۔

حضرت عمر فاروقؓ بھی اِسی طرح ساری ساری رات نماز پڑھ کر گذارتے۔ بعض دفعہ نماز میں روتے روتے آنکھیں سوج جاتیں۔ کبھی کبھی حضرت عمرؓ کی نماز میں یہ حالت ہوتی کہ اگر کوئی نیا آدمی اُن کو دیکھتا تو یہ سمجھتا کہ نماز ہی میں روح نکل جائے گی۔

امام شعرانیؒ لکھتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ کو خلافت ملی تو اُس کے بعد آپ نہ دن کو سوئے، نہ رات کو، کسی وقت اُونگھ لیتے اور فرماتے، اگر دن کو سوؤں تو رعیت کا نقصان ہوتا ہے اور رات کو سوؤں (نماز وغیرہ نہ پڑھوں) تو آخرت کا خسارہ نظر آتا ہے سُبحان اللہ یہ اُن لوگوں کا حال ہے جنھیں زبانِ حق بیانِ نبیِّ آخر الزماںؐ سے جنّت کی خوش خبری مل چکی تھی اور خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (اللہ اُن سے خوش ہوا اور وہ اُس سے خوش) (بیّنہ) کا خطاب دے چکا تھا۔

حضرت عثمان غنیؓ کی راتیں بھی نماز ہی میں گذرتی تھیں۔ کبھی کبھی تو ایک ہی رکعت میں پورا قرآن شریف ختم کر دیتے تھے۔

حضرت علی مرتضیٰؓ کے متعلق نقل کیا گیا ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا، بدن پر کپکپی آجاتی۔ کسی نے پوچھا تو اِرشاد فرمایا کہ اُس امانت کے ادا کرنے کا وقت آگیا ہے جس کو آسمان اور زمین نہ اُٹھا سکے اور پہاڑ اُس کے اُٹھانے سے عاجز ہو گئے، مَیں نہیں سمجھتا کہ اُس کو پُورا کر سکوں گا یا نہیں۔ جب لڑائی میں آپؓ کے تیر لگ جاتے تو وہ حالتِ نماز ہی میں نکالے جاتے کہ وہ آپؓ کی محویتؔ[1] کا وقت ہوتا تھا۔

حضرت امام حسنؓ جب وضو فرماتے تو چہرہ کا رنگ مُتغیّر[2] ہو جاتا تھا۔ کسی نے پوچھا، یہ کیا بات ہے تو اِرشاد فرمایا کہ ایک بڑے جبّار بادشاہ کے حضور میں کھڑے ہونے کا وقت آگیا ہے۔

حضرت امام حسینؓ حق و حُرّیت[3] اور صبر و استقامت میں باکمال اور عباداتِ الٰہی کے پابند تھے۔ نماز اور روزہ کی بہت کثرت فرماتے تھے۔ میدانِ کربلا میں بھی آپؓ نے تمام شب نماز، تلاوت اور استغفار میں گذار دی۔

حضرت ابو طلحہؓ ایک مرتبہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک پرندہ اُڑا۔ چوں کہ باغ گُنجان تھا اِس لیے اُس کو جلدی

---

[1] مراد توجّہ الٰہی ۱۲ [2] بدلا ہوا ۱۲ [3] آزادی ۱۲

سے باہر جانے کا راستہ نہ مِلا۔ کبھی اِس طرف کبھی اُس طرف اُڑتا رہا اور نکلنے کا راستہ ڈھونڈتا رہا۔ اِن کی نگاہ اُس پر پڑی اور اِس منظر کی وجہ سے اُدھر خیال لگ گیا جس سے نماز میں سہو ہو گیا کہ کون سی رکعت ہے۔ نہایت افسوس ہوا اور یہ خیال کر کے کہ اِس باغ کی وجہ سے میری نماز میں وَسوَسہ آیا، تمام باغ اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا۔

حضرت امیر معاویہؓ تہجّد کے بہت پابند تھے۔ ایک روز اپنے مکان میں سو رہے تھے۔ اُنھیں کسی نے آ کر جگا دیا۔ امیر معاویہؓ نے پوچھا، کون ہو؟ کہا، میں اِبلیس ہوں اور آپ کو اِس لیے جگایا کہ نماز پڑھیں۔ آپؓ نے فرمایا، تو اور نماز، تیرا نماز سے کیا تعلق؟ اُس نے کہا، بات یہ ہے کہ کل آپ کی (تہجّد کی) نماز قضا ہو گئی تھی۔ آپ نے بہت گِریہ وزاری کی۔ اِس پر خدا نے آپ کو دوہرا اجر دیا۔ مجھ پر یہ بہت گراں گذرا۔ میں نے سوچا کہ آپ کو ایک ہی اجر ملے اِس لیے میں نے اُٹھا دیا..... یہ کہ کر وہ غائب ہو گیا (مثنوی مولانا رومؒ)

حضرت عبداللہ بن عبّاسؓ جب اذان کی آواز سُنتے تو اِس قدر روتے کہ آنکھیں سُرخ ہو جاتیں۔ آپؓ کا اِرشاد ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ مؤذن کیا کہتا ہے تو راحت و آرام سے محروم ہو جائیں اور نیند اُڑ جائے۔ ایک دفعہ آپ کی آنکھ میں پانی اُتر آیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اِس کا علاج تو ہو سکتا ہے مگر چند روز آپ نماز نہ پڑھ سکیں گے۔ آپ نے فرمایا، یہ نہیں ہو سکتا (مجھے حق تعالےٰ شانُہٗ کی ناراضگی گوارا نہیں)

ایک روایت میں آیا ہے کہ لوگوں نے کہا، پانچ دن اونچی لکڑی پر سجدہ کرنا پڑے گا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک رکعت بھی اِس طرح نہ پڑھوں گا۔ عُمر بھر آپ نے نابینائی پر صبر کر لیا مگر نماز نہ چھوڑی (ترغیب)

حضرتِ عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق حضورؐ نے فرمایا، اچھا مرد ہے عبداللہ بن عمر، کاش کہ نماز پڑھتا تہجّد کی۔ جب سے آپؓ نے تہجّد کی نماز کبھی نہیں چھوڑی اور رات کو کم سوتے تھے۔

حضرت ابوہُریرہؓ اپنے آپ بھی راتوں کو نماز پڑھتے اور اپنے گھر والوں سے بھی نماز پڑھواتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ کے گھر میں تین آدمی تھے۔ ایک خود، ایک اُن کی بیوی اور ایک نوکر۔ یہ تینوں باری باری سے یکے بعد دیگرے اُٹھ کر تمام رات نماز پڑھتے تھے۔

حضرت اُویس قرنیؓ مشہور بزرگ اور افضل ترین تابعیؒ ہیں۔ بعض مرتبہ رکوع کرتے اور تمام رات اِسی حالت میں گذار دیتے کبھی سجدِہ میں یہی حالت ہوتی کہ تمام رات ایک ہی سجدِہ میں گذار دیتے تھے (نُزہتہ البساتین)

حضرت امام زین العابدینؒ روزانہ ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ تہجّد کبھی سفر یا حضر میں ناغہ نہیں ہوا (نُزہتہ البساتین)

کثرتِ سجدہ کی وجہ سے آپ کا سجّادؒ نام پڑ گیا تھا۔

ؒ جس مسلمان نے حضورؐ کو (حالتِ حیات میں) دیکھا وہ صحابی، جس نے صحابی کو دیکھا وہ تابعی اور جس نے تابعی کو دیکھا وہ تبع تابعی کہلاتا ہے ۱۲ ؒ بہت سجدے کرنے والا ۱۲

اہلِ مجاہدہ[ع] لوگوں میں اِس قسم کے واقعات کثرت سے ملتے ہیں۔ اِن حضرات کی حرص تو بہت ہی مشکل ہے لیکن جو حضرات دینی اور دُنیوی دونوں قسم کے مشاغل رکھتے تھے اُن کی تقلید ہم جیسوں کو دشوار ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے سب ہی واقف ہیں، خلفاءِ راشدینؓ کے بعد اِن کا شمار ہے۔ اِن کی بیوی فرماتی ہیں عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ وضو اور نماز میں مشغول ہونے والے تو اَور بھی ہوں گے مگر اِن سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا میں نے نہیں دیکھا۔ عشا کی نماز کے بعد مُصلّے پر بیٹھ جاتے اور دُعا کے واسطے ہاتھ اُٹھاتے اور روتے رہتے حتّٰے کہ اِسی حالت میں نیند کا غلبہ ہوتا تو آنکھ لگ جاتی پھر جب کُھل جاتی تو پھر اُسی طرح روتے رہتے اور دعا میں مشغول رہتے تھے۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ فقہ کے بڑے امام اور تابعی ہیں۔ رات میں ہزار رکعت (نفل) نماز پڑھتے۔ چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہے۔ آپ رات کو نہیں سوتے تھے اور دن میں اُونگھ آجاتی تو اِستغفار پڑھتے (تنبیہُ المغترین)

حضرت ذوالنّون مصریؒ ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصریؒ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی۔ جب اُنھوں نے اللہ اکبر کہا تو لفظ اللہ کے وقت اُن پر جلالِ الٰہی کا ایسا غلبہ تھا گویا اُن کے بدن میں روح نہیں رہی، بالکل مبہوت[عہ] سے ہو گئے اور

ع (اپنے نفس سے) جہاد کرنے والے ۱۲ — عہ حیران، بھوچکا ۱۲

جب اکبر زبان سے کہا تو میرا دل اُن کی اِس تکبیر کی ہیبت سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا (نزہۃ البساتین)

حضرت جُنَید بغدادیؒ دکان کِیا کرتے تھے۔ ہر روز دکان میں جاتے اور پردہ چھوڑ کر چار سو رکعت نماز پڑھا کرتے پھر چالیس سال تک حضرت سرّی سَقطیؒ کے پاس تنہائی میں عبادت کرتے رہے۔ کم از کم تیس سال تک آپ عشا کی نماز کے بعد کھڑے ہوجاتے اور صبح تک اللہ اللہ کیا کرتے اور اُسی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے۔

حضرت ابراہیم بن اَدہمؒ درویشوں کو اپنا کھانا کِھلا دیتے اور خود ساری رات صبح تک نماز میں مشغول رہتے تھے۔ لوگوں نے پُوچھا، آپ سوتے کیوں نہیں؟ فرمایا، آنسو تھمتے نہیں، جب یہ حالت ہے تو نیند کیسے آسکتی ہے۔ نماز ادا کرنے کے بعد آپ اپنے چہرہ پر ہاتھ رکھ لیتے اور فرماتے تھے کہ میں ڈرتا ہوں، کہیں میری یہ نماز میرے مُنہ پر نہ مار دی جائے۔

حضرت عِصامؒ نے حضرت حاتم زاہد بلخیؒ سے پوچھا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں، فرمایا کہ جب نماز کا وقت آتا ہے، اوّل نہایت اطمینان سے اچھی طرح وضو کرتا ہوں پھر اُس جگہ پہنچتا ہوں جہاں نماز پڑھنی ہے اور نہایت اطمینان سے کھڑا ہوتا ہوں کہ گویا کعبہ میرے سامنے ہے اور میرا پاؤں پُل صراط پر ہے، دائیں طرف جنّت ہے، بائیں طرف دوزخ ہے، مَوت کا فرشتہ میرے سر پر ہے،

اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ میری آخری نماز ہے پھر کوئی اَور نماز شاید میسّر نہ ہو اور میرے دل کی حالت اللہ ہی جانتا ہے۔ اِس کے بعد نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ اکبر کہتا ہوں پھر معنوں پر غور کرکے قرآن پڑھتا ہوں، تواضُعؔ[1] کے ساتھ رکوع کرتا ہوں، عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں اور نہایت اطمینان سے نماز پُوری کرتا ہوں۔ اِس طرح اللہ کی رحمت سے اُس کے قبول ہونے کی اُمّید رکھتا ہوں اور اپنے اعمال کے رَد ہوجانے کا خوف بھی رکھتا ہوں۔ عِصام رحؒ نے پوچھا، کتنی مُدّت سے آپ ایسی نماز پڑھتے ہیں؟ حضرت حاتم رحؒ نے فرمایا، تیس برس سے (روح البیان وغیرہ)

حضرت منصور ابنُ المُعتَمِر رحؒ بڑے عالم او[ر پ]ارسا تھے، چالیس سال تک یہ حال رہا کہ دن میں روزہ رکھتے تھے او[ر] رات کو نمازیں پڑھتے اور عبادت کرتے تھے۔

حضرت ثابت بنانی رحؒ حُفّاظِ[2] حدیث میں سے ہیں۔ کثرت سے اللہ کے سامنے روتے تھے اور یہ دُعا کیا کرتے تھے کہ یا اللہ اگر کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہو سکتی ہو تو مجھے بھی ہو جائے۔ ابوسنان رحؒ کہتے ہیں، خدا کی قسم مَیں اُن لوگوں میں تھا جنھوں نے ثابت رحؒ کو دفن کیا۔ دفن کرتے ہوئے لَحد[3] کی ایک اینٹ گِر گئی تو میں نے دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ پچاس برس تک آپ نے شب بیداری کی۔

---

[1] اپنے آپ کو چھوٹا سمجھنا ۱۲ [2] حدیث کے حافظ لوگ ۱۲ [3] قبر ۱۲

حضرت محمد بن نصرؒ مشہور مُحدِّث[1] ہیں۔ اِس اِنہماک[2] سے نماز پڑھتے تھے جس کی نظیر مشکل ہے۔ ایک مرتبہ پیشانی پر ایک بھڑ نے کاٹا جس کی وجہ سے خون بھی نکل آیا مگر نہ حرکت ہوئی، نہ خشوع خضوع میں کوئی فرق آیا۔ کہتے ہیں کہ نماز میں لکڑی کی طرح بے حرکت کھڑے رہتے تھے۔

حضرت ہنّادؒ ایک مُحدِّث ہیں۔ صبح کی تدریس[3] کے بعد سے زوال تک اور ظہر کی نماز سے عصر تک نفلوں میں مشغول رہتے اور عصر سے مغرب تک قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے اور رات کو اس سے بھی زیادہ عبادت کا سلسلہ رکھتے تھے۔ کم از کم ستر سال تک اِن کا یہ معمول دیکھا گیا۔

حضرت شاہ عبد القادر جیلانیؒ ہمیشہ باوضو رہتے۔ وضو ٹوٹ جاتا تو وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھتے تھے۔ تمام رات عبادت کیا کرتے تھے اور چالیس سال تک آپ نے عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہے۔

حضرت مُعین الدین چشتی اجمیریؒ صبح کی نماز عشا کے وضو سے ادا کرتے اور ایک دن میں دو قرآن ختم فرماتے۔ ہمیشہ اِستغراق[4] رہتا تھا اِس لیے دوشِ[5] مبارک کو جُنبش[6] دے کر وقتِ نماز سے

---

[1] حدیث بیان کرنے والا (حدیث کا) بڑا عالم ۱۲ [2] مشغولی ۱۲ [3] سبق دینا ۱۲
[4] (اللہ کے دھیان میں) ڈوب جانا ۱۲ [5] مونڈھا ۱۲ [6] حرکت ۱۲

خبردار کیا جاتا۔ آپ کا قول ہے کہ اہلِ عشق[1] وہ ہے کہ اگر صبح کی نماز ادا کرے تو دوسری صبح کی نماز تک خیالِ دوست میں محو[2] رہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ آں حضرتؐ کے ساتھ تہجد پڑھا کرتی تھیں۔ آپؐ کے بعد بھی پڑھتی رہیں۔ روزے کثرت سے رکھتیں اور نفل نمازوں میں چاشت کی نماز کا خاص اہتمام فرماتی تھیں۔

حضرت حفصہ بنتِ عمرؓ بڑی عابدہ، زاہدہ تھیں۔ اِن کی شب بیداری اور روزہ داری کی جبریلِ امینؑ نے تعریف کی۔

حضرت فاطمہ زہراؓ بھی عبادتِ الٰہی سے بہت شغف[3] رکھتی تھیں، نماز، روزہ کی سختی سے پابندی کرتیں اور فرائض کے بعد جو وقت مِلتا اُسے نفلی عبادت میں صَرف کیا کرتی تھیں۔

حضرت رابعہ بصریہؒ کفن ہمیشہ اپنے سامنے رکھتیں۔ بڑی عبادت گزار تھیں۔ ایک مُدّت تک ہزار رکعت روزانہ ادا کرتی رہیں۔ سجدہ کی جگہ اکثر آنسوؤں سے تَر ہو جاتی تھی۔

حضرت حبیبہ عدویہؒ جب عشا کی نماز سے فارغ ہوتیں تو اپنے کُرتے اور دوپٹہ کو مضبوط باندھتیں پھر صبح تک نفلیں پڑھتیں اور مُناجات[4] میں کہتیں، اے اللہ! نماز میں میری طرف سے جو کوتاہی اور بے پروائی ہوئی ہے اُسے معاف فرما۔

حضرت جُویریہؒ خوب عبادت کیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ خواب میں

---

[1] عشق رکھنے والا ۱۲ [2] مِٹا ہوا ۱۲ [3] مشغولی ۱۲ [4] دُعا ۱۲

بڑے اچھے خیمے، تہجد میں قرآن پڑھنے والوں کے لیے، دیکھے۔ اِس کے بعد سے رات کا سونا چھوڑ دیا۔

سُبحان اللہ اللہ کے نیک بندے اللہ کی بندگی کا کِس قدر احساس رکھتے تھے۔ ایک ہم ہیں کہ ایسی گنجائشیں اور بہانے تلاش کرتے ہیں جن کے سہارے کم سے کم رکعتیں پڑھ سکیں۔ نفلیں ترک کر دیں، سُنّتوں کی بھی پرواہ نہ رہے۔ انتہا یہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوگئے جو نماز کو نماز نہیں سمجھتے بلکہ ایک بیگار سمجھتے ہیں۔

بزرگوں کی **عبادت گزاری** کے ایسے واقعات اِس کثرت اور تواتُر سے ملتے ہیں کہ اُن کی صحت میں شُبہ نہیں کیا جا سکتا، جیسا کہ لوگ کھیل تماشے اور فلم بینی میں ساری رات کھڑے گذار دیتے ہیں، نہ تکان ہوتا ہے اور نہ اُنھیں نیند ستاتی ہے۔ اِس طرح جب ہم معاصی[1] کی لذّتوں کا یقین کرتے ہیں تو طاعات کی لذّتوں کا کیسے انکار کرسکتے ہیں جب کہ طاعات میں تائیدِ الٰہی بھی حاصل ہوتی ہے اور قوت بھی عطا ہوتی ہے۔ پس اِس میں تردُّد کی وجہ اِس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ ہم طاعات وعبادات کی لذّتوں سے ناآشنا ہیں ورنہ ایک لذّتِ معصیت[2] ہے اور دوسری لذّتِ عبادت[3]۔

---

[1] گناہوں ۱۲ [2] گناہ ۱۲ [3] جیسے فرشتوں کو عبادت ہی میں لذّت حاصل ہوتی ہے ۱۲

زمانہ سے نہ اُلجھیے بلکہ زمانہ کو اُلجھیے

نماز پڑھنے کے فائدے

نماز جو بندگی کا ایک خاص طریقہ ہے اور خدا تعالے نے اپنے سچّے رسولؐ کے ذریعہ اپنی مخلوق کو بتلایا ہے، اُس کو حق تعالے کا اہم فریضہ سمجھ کر ادا کرنا چاہیے۔ اِس فریضہ کے مقرّر کرنے میں حق تعالے کی اپنی کوئی غرض نہیں ہے، وہ بالکل بے نیاز ہے بلکہ اِس میں ہمارے ہی دینی اور دُنیوی بے شمار فائدے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام رکھتا ہے، حق تعالے شانُہٗ پانچ طرح سے اُس کا اِکرام واعزاز فرماتے ہیں۔ ایک یہ کہ اُس پر سے رزق کی تنگی ہٹادی جاتی ہے۔ دوسرے اُس سے عذابِ قبر ہٹادیا جاتا ہے۔ تیسرے قیامت میں اُس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ چوتھے پُل صراط پر سے بجلی کی طرح گذر جائے گا۔ پانچویں حساب سے محفوظ رہے گا (مجموعہ)

نماز کی ادائیگی سے انسان اپنے فرض سے سُبک دوش ہوتا ہے۔ حق تعالے کی خوشنودی اور رضا حاصل ہوتی ہے اور اگر انسان قدر کرے تو خداوندِ کریم کی تھوڑی سی رضا بھی سب سے بڑی نعمت ہے۔ نماز انسان میں اچھی عادتیں اور عمدہ خصلتیں پیدا کرتی ہے۔ نماز سے اپنے گناہوں پر ندامت اور آئندہ کو نیک کاموں کے لیے رغبت پیدا ہوتی ہے۔ نماز سے اپنے مولا اور پروردگار کے ساتھ رابطہ اور تعلق

پیدا ہوتا ہے۔ خداوند کریم کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور بارگاہِ خداوندی سے قُربت اور ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی نماز کو رسمًا ادا کرے تو بھی بُرائیوں سے بچانے میں اُس کا بیّن[1] نفع ہوتا ہے اور مسلمانوں کے لیے ایسی علامت قرار دی جاسکتی ہے جو کافر سے تمیز کرانے والی ہے۔

نماز سے انسان کو جسم اور لباس پاک صاف رکھنے کی عادت پڑتی ہے۔ مُنہ، ناک، کان، دانت اور ہاتھ پاؤں جہاں گرد و غبار پڑنے اور جراثیم[2] پیدا ہونے کی وجہ سے صحت خراب ہوجاتی ہے، نماز کی وجہ سے یہ اعضاء بار بار دُھلتے اور صاف ہوتے رہتے ہیں جس سے صحت اچھی رہتی ہے اور طبیعت کو فرحت ہوتی ہے۔ نماز ایک نرم قسم کی اچھی ورزش ہے جس سے سُستی اور کاہلی دُور ہوتی ہے۔ اَوقات کی پابندی کی عادت ہوتی ہے اور ہر کام مُستعِدی[3] کے ساتھ وقتِ مقررہ پر انجام دینے کی صلاحیت[4] پیدا ہوتی ہے۔ زندگانی میں حلاوت ہوتی ہے اور لوگوں میں عزت و وقار پیدا ہوتا ہے وغیرہ

ممانعت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے شراب، سُود اور جُوے سے (مشکوٰۃ)
شراب آمیز دواؤں سے، بنکنگ اور بیمہ سے
بانڈ اور لاٹری سے بچیے۔

---

[1] ظاہر ۱۲ [2] کیڑے ۱۲ [3] چستی، آمادگی ۱۲ [4] نیکی، قابلیت ۱۲

نماز نہ پڑھنے اور اُس سے غافِل رہنے کے نقصانات

جس طرح نماز کے پڑھنے سے ثواب اور بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں اِسی طرح نہ پڑھنے سے عذاب اور اُس سے غفلت برتنے پر بہت سے نقصانات ہوتے ہیں چُناں چہ ایسا شخص نماز کے دینی اور دُنیوی تمام فوائد سے محروم رہتا ہے۔

حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم کا اِرشاد ہے کہ جس نے فرض نماز کو جان بُوجھ کر نہ پڑھا اُس سے اسلام بَری ہے (ابنِ ماجہ) حضور پُر نورؐ نے فرمایا کہ جو شخص دو نمازوں کو بِلا کسی عُذر کے ایک وقت میں پڑھے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا (ترمذی) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا، تین چیزوں میں دیر نہ کرو۔ ایک نماز جب اُس کا وقت ہو جائے۔ دوسرے جنازہ جب تیّار ہو جائے۔ تیسرے بے نکاحی عورت کا نکاح جب اُس کے جوڑ کا خاوِند مِل جائے (ترمذی)

بہت سے لوگ جو اپنے کو دین دار بھی سمجھتے ہیں اور نماز کے پابند بھی سمجھے جاتے ہیں وہ کئی کئی نمازیں معمولی بہانہ سے (سفر کا ہو، دکان کا ہو، ملازمت کا ہو) گھر آکر اکٹھی پڑھ لیتے ہیں، یہ گناہِ

کبیرہ ہے۔ اگرچہ بالکل نہ پڑھنے کے برابر گناہ نہ ہو لیکن بے وقت پڑھنے کا بھی سخت گناہ ہے، اُس سے تو بچاؤ نہ ہوا۔

متفرق روایات میں آیا ہے کہ جو شخص نماز کی ادائیگی میں غفلت اور سستی اختیار کرتا ہے اُس کو کئی طریقے سے سزا دی جاتی ہے۔ 'دنیا میں' اُس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی۔ اُس کے چہرہ سے نیک بختی کے آثار مٹا دیے جاتے ہیں۔ اُس کے نیک کاموں پر اَجر و ثواب نہیں دیا جاتا۔ اُس کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ نیک بندوں کی دُعاؤں میں اُس کو شریک نہیں کیا جاتا۔ 'موت کے وقت' ذلت کے ساتھ مرتا ہے۔ بھوک کی حالت میں مرتا ہے۔ پیاس کی شدت میں موت آتی ہے۔ 'قبر میں' سخت تنگی کر دی جاتی ہے۔ اُس پر ایک بھیانک سانپ عذاب کے لیے مقرر کر دیا جاتا ہے۔ آگ سے بھی عذاب دیا جاتا ہے۔ 'قیامت میں' حساب کتاب کی سختی کی جائے گی حق تعالےٰ کا اُس پر غضب ہوگا۔ اُس کو جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا (کتاب الزواجر وغیرہ)

سچ نیکی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور
جھوٹ بدی ہے اور بدی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے (مسلم)

سجدۂ سہو کا بیان

سہو کے معنے بھوُل جانے کے ہیں۔ نبیِّ کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے چاہا کہ نماز کے اندر جو چیزیں ضروری ہیں اُن کے لیے دو حدیں مقرّر کی جائیں۔ ایک تو وہ حد مقرّر کی جائے کہ اُس میں کمی کرنے سے انسان بریُ الذّمہ نہ ہوسکے اور ایک وہ حَد مقرّر کی جائے جو نماز کے فائدِہ کو پورا اور کامل کرنے والی ہو۔

چُناں چہ حدِ اوّل اُن امورِ واجبہ پر مشتمل ہے جن کے بھوُلے سے ترَک ہوجانے پر اور کمی زیادتی ہوکر نماز میں نقصان آجاتا ہے، اُس نقصان کو دفع کرنے کے لیے اخیر قعدِہ میں دو سجدے کیے جاتے ہیں اُن کو سجدۂ سہو کہتے ہیں (ترمذی)

طریقہ اِس کا یہ ہے کہ اخیر کے قعدِہ میں التحیّات پڑھ کے ایک طرف سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے پھر التحیّات، دروُد اور دُعا پڑھ کے دونوں طرف سلام پھیر دے اور نماز ختم کرے (بخاری ومسلم۔ ردّالمحتار)

مسئلہ کسی نے بھوُل کر بغیر سلام پھیرے ہی سجدۂ سہو کرلیا تب بھی ادا ہوگیا اور نماز صحیح ہوگئی (ہدایہ) لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ (تنزیہی) ہے (دُرِّ مختار وغیرہ)

مسئلہ سجدۂ سہو نماز کے کسی واجب کے چھوُٹ جانے سے یا کسی فرض یا واجب میں دیر ہوجانے سے یا کسی فرض یا واجب کو پہلے

کر دینے سے یا کسی فرض یا واجب کو دوبارہ کر دینے سے یا کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے واجب ہوتا ہے (بحر، ردّالمحتار) **مسئلہ** یہ باتیں بھول کر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، اگر قصداً کی جائیں تو سجدۂ سہو سے نقصان دفع نہیں ہوتا بلکہ نماز کو لوٹانا ضروری ہے (مراقی) خواہ کوئی نماز ہو (عالم گیری) **مسئلہ** اگر بھولے سے نماز میں الحمد کی جگہ سورت پڑھ جائے یا سورت کی جگہ الحمد پڑھ دے یا درمیان کا قعدہ بھول جائے یا 'غیر نفل نماز کے درمیان کے قعدہ' میں التحیات کے بعد درود شریف بھی پڑھ دے یا اخیر کے قعدہ میں کھڑا ہو جائے تو اِن سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے (ردّالمحتار) **مسئلہ** سورہ فاتحہ کی ہر آیت کا پڑھنا واجب[۱] ہے اِس لیے 'فاتحہ' سے اگر کوئی آیت یا حصۂ آیت پڑھنا بھول جائے تو سجدۂ سہو کرے (طحطاوی) **مسئلہ** اگر فرض کی پہلی دو رکعتوں اور واجب سُنّت یا نفل نماز کی کسی رکعت میں 'فاتحہ' پڑھتے ہوئے سہو ہو جائے اور لَوٹا کر پڑھے تو 'فاتحہ' کا اکثر حصّہ (کم از کم چار آئتیں) لَوٹانے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا، کم سے نہیں (شامی، دُرِّ مختار) **مسئلہ** اگر فرض نماز میں الحمد کو بھول کر دوبارہ پڑھ دے تو پہلے دوگانہ میں پڑھی ہے تو سجدۂ[۲] سہو کرے اور دوسرے دوگانہ میں پڑھی ہے تو سجدۂ سہو نہ کرے (عالم گیری) **مسئلہ** اگر (پہلی رکعت میں) الحمد سے پہلے التحیات پڑھ دی تو سجدۂ سہو واجب نہیں، چاہے پوری

عـہ اِسی طرح التحیات الخ کا ہر لفظ پڑھنا واجب ہے ۱۲ (شامی)

عـہ جب کہ فاتحہ سُورت سے پہلے دوبارہ پڑھی ہو، سورت کے بعد پڑھنے سے نہیں ۱۲ (عالم گیری)

التحیات پڑھے یا اَدھوری البتہ اگر (سوائے فرض کے دوسرے دوگانہ کے کسی رکعت میں) الحمد کے بعد کم از کم (تین لفظ) التحیات للہ وَالصلوٰت پڑھ دے عـہ تو سجدہ سہو واجب ہے (بحر درّ)

مسئلہ۹ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں اور واجب، سنّت اور نفل نماز کی سب رکعتوں میں سورت کا ملانا واجب ہے اِس لیے اگر کسی رکعت میں سورت ملانا بھُول جائے تو سجدہ سہو کرے (ہدایہ)

مسئلہ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھُول جائے تو پچھلی دونوں رکعتوں میں سورت ملاوے اور سجدہ سہو کرے اور اگر پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تو پچھلی ایک رکعت میں سورت ملاوے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر پچھلی رکعتوں میں بھی سورت ملانا یاد نہ رہا۔ نہ پہلی رکعتوں میں سورت ملائی نہ پچھلی رکعتوں میں اور اخیر میں یاد آیا کہ دونوں رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تب بھی سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی (فتاوٰے ہندیہ) مسئلہ اگر الحمد کے بعد بقدرِ ضرورت قرات کر چکنے پر سورت میں کہیں اٹک جائے اور یاد نہ آتا ہو تو فوراً رکوع کر دینے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا (شامی وغیرہ)

مسئلہ۱۲ اگر قراتِ نماز میں کسی نے بھُول کر (مثلاً) سورۂ بقرہ میں وَرُسُلِہٖ کے بعد وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب نہیں کیوں کہ یہ الفاظ خلافِ قرآن

عـہ یا پہلی کے علاوہ (فرض نماز کی دوسری یا) غیر فرض نماز کی کسی رکعت میں فاتحہ سے پہلے بھولے سے اِتنی التحیات پڑھ دے تو سجدہ سہو واجب ہو گا ۱۲

نہیں (فتوے) مسئلہ[۱۳] اگر نماز میں ایک سجدہ بھول جائے تو جب یاد آوے اُسی وقت ادا کرلے پھر جس رُکن سے اِس سجدہ میں آیا ہے اُسی کی طرف چلا جاوے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے (ردّالمحتار)
مسئلہ[۱۴] اگر کوئی شخص (نماز کے کسی) قعدہ میں التحیّات کے بجائے الحمد پڑھ دے تو کم ازکم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن (اور کچھ اور پڑھ دے تو کم ازکم تین لفظ) پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا (بحروغیرہ) مسئلہ[۱۵] اگر کوئی (فرض، واجب یا سُنّتِ مؤکّدہ) نماز کے پہلے قعدہ میں التحیّات کو بھولے سے لوٹا کر پڑھے تو آدھی یا آدھی سے کم التحیات دوبارہ پڑھنے سے سجدہ سہو واجب نہ ہوگا اور اگر آدھی سے زیادہ پڑھ دے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے (خلاصۃ الفتاویٰ)
مسئلہ[۱۶] سورت کو دو دفعہ پڑھنے میں سجدہ سہو نہیں ہے کیوں کہ اِس کو لمبی قراءت سمجھا جاوے گا اور التحیّات اگر پہلے قعدہ میں دوبار پڑھی ہے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا اور اگر آخری قعدہ میں پڑھی ہے تو واجب نہ ہوگا (ترجیح الراجح) مسئلہ[۱۷] اگر (فرض، واجب اور سُنّتِ مؤکّدہ) نماز کے پہلے قعدہ میں التحیّات کے بعد بھولے سے درود شریف کم ازکم اللّٰھمّ صلّ علےٰ محمّد یا زیادہ پڑھ دے تو جہاں یاد آئے وہیں سے چھوڑ کر کھڑا ہوجائے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے (مراقی وغیرہ) مسئلہ[۱۸] اگر نماز میں کسی جگہ غلط کو درست کرکے صحیح پڑھ دیا تو نماز ہوگئی اور اِس سے سجدۂ سہو واجب

نہیں ہوتا (شرح منیہ) البتہ اِس صورت میں اگر پُوری فاتحہ پڑھ کر پھر تمام لوٹائے تو سجدہ سہو واجب ہے (کبیری) مسئلہ[۱۹] اگر آہستہ آواز کی فرض نماز میں کوئی شخص بلند آواز سے قراءت کر دے یا بلند آواز کی نماز میں امام آہستہ آواز سے قراءت[عہ] کرے تو اُس کو سجدۂ سہو کرنا چاہیے البتہ اگر اِتنی تھوڑی قراءت کی جو نماز صحیح ہونے کے لیے کافی نہ ہو مثلاً دو تین لفظ بلند آواز سے یا آہستہ نکل گئے تو سجدہ سہو لازم نہیں آتا (فتاوٰے قاضی خاں) مسئلہ[۲۰] نیت باندھنے کے بعد سُبحانك اللّٰھمّ کی جگہ دعاءِ قنوت پڑھنے[عہ] لگا یا وتر میں دعاءِ قنوت کی جگہ سُبحانك اللّٰھمّ پڑھ دیا پھر جب یاد آیا تو دعاءِ قنوت پڑھی یا فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد کی جگہ التّحیّات یا کچھ اَور پڑھنے لگا یا الحمد کے ساتھ سورت مِلادی تو سجدہ سہو واجب نہیں (بحر و عالمگیری) مسئلہ[۲۱] نمازِ وتر میں بھُولے سے دعاءِ قنوت لوٹا کر پڑھنے یا دوبارہ پڑھ دینے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا (فتوٰے) مسئلہ[۲۲] دو سے زیادہ رکعتی نفل نماز میں دو رکعت پر بیٹھ کر التّحیّات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنا جائز ہے اِس لیے نفلوں (یا غیر مؤکّدہ سنّتوں) کے درمیانی قعدہ میں اگر کوئی بھُولے سے درود شریف پڑھ دے تو سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر دو دفعہ التّحیّات پڑھ جائے تو بھی سجدہ سہو

عہ کم از کم تین (مُسلسل) آیتیں یا تین چھوٹی آیتوں کے برابر ایک بڑی آیت ۱۲ (دُرِّ مختار)
عہ خواہ دعاءِ قنوت کے بعد ثنا پڑھی یا نہیں پڑھی ۱۲

واجب نہ ہوگا (ردّالمحتار وغیرہ) **مسئلہ**[۲۳] اگر نماز پڑھتے پڑھتے درمیان میں کسی جگہ رُک گیا اور کچھ سوچنے لگا اور سوچنے میں کم از کم تین دفعہ سُبحان اللہ، کہنے کی مقدار میں دیر لگ گئی تو اخیر میں سجدہ سہو کرے (ردّالمحتار) **مسئلہ**[۲۴] اگر چار رکعت والی نماز میں بھولے سے پہلی یا تیسری رکعت میں تشہُّد کے لیے بیٹھ گیا اور تین دفعہ سُبحان اللہ، کہنے کی مقدار میں دیر لگ گئی یا کم از کم التحیّات للہ والصّلوٰت پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر اِس سے کم بیٹھا یا کم پڑھا تو سجدہ سہو واجب نہیں (غایۃُ الاَوطار) **مسئلہ**[۲۵] تین یا چار رکعت والی (فرض یا واجب) نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول گیا اور دو رکعت پڑھ کے تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ[ع] ابھی سیدھا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جاوے اور التحیّات پڑھ لے تب کھڑا ہو اور ایسی حالت میں سجدہ سہو کرنا واجب نہیں اور اگر نیچے کا آدھا دھڑ سیدھا ہوگیا ہو تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑا ہو کر چاروں رکعتیں پڑھ لے، فقط اخیر میں بیٹھے اور اِس صورت میں سجدہ سہو واجب ہے۔ اگر سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد پھر لوٹ آئے گا اور بیٹھ کر التحیّات پڑھے گا تو گنہگار ہوگا اور سجدۂ سہو کرنا اب بھی واجب ہوگا (ردّالمحتار) **مسئلہ**[۲۶] اگر چار رکعت (سُنّتِ مؤکّدہ یا غیر مؤکّدہ یا) نفل نماز پڑھی اور بیچ میں بیٹھنا بھول گیا تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تب تک

ع مراد ٹانگیں سیدھی نہ ہوئی ہوں ۱۲

یاد آنے پر بیٹھ جانا چاہیے۔ اگر سجدہ کرلیا (اور درمیانی تشہد کے لیے نہ بیٹھا) تو خیر تب بھی (چار رکعت ادا کرنے سے) نماز ہو گئی اور سجدہ سہو اِن دونوں صورتوں میں واجب ہے (شرح تنویر)

مسئلہ[۲۷] اگر (امام یا اکیلا نمازی) فرض (یا واجب) نماز کی آخری مثلاً چوتھی رکعت پر بیٹھنا بھول گیا تو اگر نیچے کا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جاوے اور التحیات، درود وغیرہ پڑھ کے سلام پھیرے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہو تب بھی بیٹھ جاوے بلکہ اگر الحمد اور سورت بھی پڑھ چکا ہو یا رکوع بھی کر چکا ہو تب بھی بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھ کے سجدہ سہو کرلے البتہ اگر رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو نماز پھر سے پڑھے یہ نماز نفل ہو گئی، ایک رکعت اور ملا کے پوری چھ رکعت کرلے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر ایک رکعت اور نہیں ملائی، پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار رکعتیں نفل ہو گئیں اور ایک رکعت بے کار گئی (شرح تنویر)

مسئلہ[۲۸] لیکن اگر سنتِ مؤکدہ کے قعدۂ اخیرہ کو بھول کر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا پھر ایک رکعت اور ملا کے سجدہ سہو کیا تو چار سنتِ مؤکدہ صحیح ہو جائیں گی اور زائد دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی (امداد الفتاوی)

مسئلہ[۲۹] اگر فرض نماز کی آخری (مثلاً) چوتھی رکعت پر بیٹھا اور التحیات پڑھ کے کھڑا ہو گیا تو سجدہ کرنے سے پہلے پہلے جب یاد آوے بیٹھ جاوے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر فوراً سلام پھیر کے سجدہ سہو

کرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکا تب یاد آیا تو ایک رکعت اَور مِلا کے چھ کر لے، چار فرض ہوگئیں اور دو نفل اور چھٹی رکعت پر سجدہ سہو بھی کرے۔ اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدہ سہو کر لیا تو بُرا کیا، چار فرض ہوئے اور ایک رکعت بے کار گئی (ردّ المحتار) اِسی طرح دو یا تین رکعت والی فرض یا واجب اور دو یا چار رکعت والی سُنّتِ مؤکدہ نماز کے لیے سمجھ لیں مسئلہ[۳۰] اگر فجر کی سُنّت یا فرض اور عصر کی فرض نماز کا قعدہ اخیرہ کر کے بھولے سے کھڑا ہوگیا یہاں تک کہ ایک رکعت اَور پڑھ لی تب یاد آیا تو فوراً بیٹھ کر سجدہ سہو سے نماز درست کر لے (دُرِّ مختار) یا ایک رکعت اَور مِلا لے لیکن فجر و عصر کے فرض اور فجر کی سُنّتوں کے بعد (نفل کی ممانعت ہونے کی وجہ سے) اِس موقع پر ایک رکعت مزید نہ مِلانا بہتر ہے (شامی) مسئلہ[۳۱] اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں پہنچ کر التحیات پڑھی پھر درود یا دعا کے دوران خیال آیا کہ فلاں بات پر سجدہ سہو کرنا تھا جو یاد نہیں رہا تو اَب یاد آتے ہی فوراً ایک طرف سلام پھیر کر (اور سلام پھیرتے ہوئے یا دونوں طرف پھیر کر یاد آئے تو بھی اُس کے بعد) دو سجدے کرے پھر التحیات، درود اور دُعا پڑھ کے سلام پھیر دے (فتوے)

مسئلہ[۳۲] اگر تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھ کر بھولے سے ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی رہتی ہے، یاد آنے پر فوراً کھڑا ہو کے

باقی رکعت پڑھ لے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے (ردّالمحتار) مسئلہ[۳۳] اگر چار رکعت کی نیت باندھی اور تین پر سلام پھیر دیا اور پھر کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے نماز جاتی رہتی ہے مثلاً بول پڑا یا سینہ قبلہ سے پھر گیا تو دو رکعتیں نفل ہوگئیں اور ایک رکعت بے کار گئی، وہ نماز پھر سے پڑھے (ردّالمحتار) مسئلہ[۳۴] اگر وتر کی تیسری رکعت میں دعاء قنوت پڑھنا بھول گیا اور جب رکوع میں چلا گیا تب یاد آیا تو اَب لوٹ کر دعاء قنوت نہ پڑھے بلکہ نماز کے اخیر میں سجدۂ سہو کرلے (ردّالمحتار) مسئلہ[۳۵] اگر رکوع میں جانے کے بعد پھر لوٹ کر دُعاء قنوت پڑھے گا تو گنہگار ہوگا اور سجدہ سہو اب بھی واجب ہے (شرح البدایہ)

مسئلہ[۳۶] اگر نماز پوری ہو چکنے اور دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کسی نمازی کو گمان ہوا کہ اُس کی (مثلاً) فرض کی چار رکعتوں کے بجائے تین رکعتیں ہوئی ہیں اور وہ اِس خیال سے باقی رکعت پڑھتے کھڑا ہوگیا، پھر اُسی رکعت کے دَوران یاد آیا کہ نہیں، تمام رکعتیں ٹھیک ہوکر نماز پوری ہو چکی ہے تو وہ (رکوع کے بعد یاد آنے اور یہ نماز عصر کی نہ ہونے کی صورت میں) اُس زائد رکعت کو پوری کرکے ایک رکعت اَور ملا لے۔ اُس کی چار رکعتیں فرض ہوجائیں گی اور دو نفل۔ اِس صورت میں اُسے اخیر میں سجدہ سہو کرنے کی بھی ضرورت نہیں... اور اگر یاد آنے پر اُسی وقت سَلام پھیر کے نماز سے نکل آئے تب بھی فرض نماز درست ہوجائے گی (فتوٰے)

مسئلہ[۳۷] اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہو جائیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدۂ سہو سب کی طرف سے ہو جائے گا ایک نماز میں دو دفعہ سجدہ سہو نہیں کیا جاتا (ردّ المحتار) مسئلہ[۳۸] سجدہ سہو کرنے کے بعد پھر کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو وہی پہلا سجدہ سہو کافی ہے، اب پھر سجدۂ سہو نہ کرے (درِّ مختار) مسئلہ[۳۹] سجدہ سہو واجب ہو گیا تھا اور کسی نے تشہُّد کے بعد جان کر یا بھولے سے ادا نہ کیا یہاں تک کہ درود یا دعا پڑھنے لگا تو اَب سجدہ سہو کر لے[عہ] (عالم گیری و مراقی) مسئلہ[۴۰] سجدہ سہو واجب تھا اور کسی نے جان کر یا بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا تب بھی جب تک کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی رہتی ہے، سجدہ سہو کر لینے کا اختیار رہتا ہے (ردُّ المحتار) ایسی صورت میں بغیر سلام پھیرے سجدہ سہو کرے، اگر سجدۂ سہو نہ کرے گا تو نماز کو لوٹانا واجب ہے (امداد الفتاویٰ)

مسئلہ[۴۱] جو شخص نسیان[عہ] کی وجہ سے اکثر نماز کی رکعتیں بھول جاتا ہو کہ دو پڑھی ہیں یا تین یا چار تو اُسے ایسی حالت میں سورتیں مقرر کر کے پڑھ لینا جائز ہے (مراقی الفلاح)

جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو بولنا کم ہو جاتا ہے (حضرت ابوبکرؓ)

عہ پھر التحیات، درود و دعا پڑھ کے سلام پھیر دے ۱۲ عہ بھول جانے کا مرض ۱۲

شک کے مسائل

مسئلہ فُقہاء کے نزدیک سہو اور شک دونوں برابر ہیں۔ جس طرح سہو سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اِسی طرح شک سے بھی ہوتا ہے اور شک کی سب صورتیں سجدۂ سہو ہونے میں برابر ہیں (عالم گیری) مسئلہ نماز پڑھتے ہوئے شک ہوا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے یا نہیں، یا کپڑے کو نجاست لگ گئی ہے یا نہیں یا وضو میں سر کا مسح کیا تھا یا نہیں تو اگر پہلی مرتبہ اِس قسم کا شک ہوا ہے تو نئے سرے سے "تسلی کر کے" باقاعدہ نماز پڑھے اور اگر اکثر اِس قسم کا شک پڑ جاتا ہے تو اُس کی پرواہ نہ کرے اور وضو کرنا یا کپڑے کا دھونا لازم نہیں (عالم گیری) مسئلہ اگر نماز میں شک ہوا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو بھی اگر یہ شک اتّفاق سے ہوگیا ہے، ایسا شُبہ پڑنے کی اُس کی عادت نہیں ہے تو پھر سے نماز پڑھے اور اگر شک کرنے کی عادت ہے اور اکثر ایسا شُبہ پڑ جاتا ہے تو دل میں سوچ کر دیکھے کہ دل زیادہ کدھر جاتا ہے۔ اگر زیادہ گمان تین رکعت پڑھنے کا ہو تو ایک اَور پڑھ لے اور سجدہ سہو واجب نہیں ہے اور اگر زیادہ گمان یہی ہے کہ میں نے چار رکعتیں پڑھ لی ہیں تو اَور رکعت نہ پڑھے اور سجدہ سہو بھی نہ کرے اور اگر سوچنے کے بعد بھی دونوں طرف برابر خیال رہے، نہ تین رکعت کی طرف زیادہ گمان جاتا ہے اور نہ چار کی

طرف تو تین ہی رکعتیں سمجھے اور ایک رکعت اور پڑھ لے لیکن اس صورت میں تیسری رکعت پر بھی بیٹھ کر التحیات پڑھے (کہ شاید یہی چوتھی ہو) تب کھڑا ہو کے چوتھی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو بھی کرے نیز اگر ایسا شک پہلی رکعت یا دوسری رکعت کے ہونے میں ہو تو اُس کا بھی یہی حکم ہے، کم تعداد کو اختیار کرے[ع۵] اور سجدہ سہو کرے (ردّالمحتار) مسئلہ نمازی کو شک ہو کہ میں نے (کسی رکعت میں) ایک سجدہ کیا ہے یا دو تو اگر پکّا گمان کسی طرف نہیں ہے تو ایک سجدہ (اسی وقت) اور کرلے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے اور وہ سجدہ اگر اخیر قعدہ میں پوری التحیات یا اُس سے زیادہ پڑھنے کے بعد شک ہونے پر کرے تو اُس سجدہ کے بعد بغیر التحیات پڑھے ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے اور اگر درمیانِ نماز یا پوری التحیات پڑھنے سے پہلے شک ہونے پر کرے تو پھر قاعدہ کے موافق سجدہ سہو کرے (ردّالمحتار وغیرہ) مسئلہ[۵] اگر نماز پڑھ چکنے کے بعد شک ہوا کہ نہ معلوم تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو اس شک کا کچھ اعتبار نہیں، نماز ہو گئی، البتہ اگر ٹھیک یاد آجاوے کہ تین ہی ہوئیں تو پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھ لے اور سجدہ سہو کرلے لیکن اگر پڑھ کے بول پڑا ہو یا سینہ قبلہ سے پھر گیا ہو یا اور کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو پھر سے پڑھے۔ اسی طرح التحیات پڑھ چکنے کے بعد یہ شک ہوا تو اُس کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک ٹھیک یاد نہ آوے اُس کا کچھ اعتبار نہ کرے لیکن اگر کوئی

ع۵ یعنی 'پہلی یا دوسری رکعت' کے شبہ میں پہلی سمجھ کر اُس میں بھی بیٹھے کہ شاید یہ دوسری ہو۔۔۔ ۱۲

احتیاط کی راہ سے نماز پھر سے پڑھ لے تو اچھا ہے کہ دل کی کھٹک نکل جاوے اور شبہ باقی نہ رہے (ردّالمحتار) **مسئلہ** وتر کی نماز میں شبہ ہوا کہ نہ معلوم، یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری رکعت اور کسی بات کی طرف زیادہ گمان نہیں ہے بلکہ دونوں طرف برابر درجہ کا گمان ہے تو اِسی رکعت میں دُعاءِ قنوت پڑھے اور بیٹھ کر التحیات کے بعد کھڑا ہو کر ایک رکعت اَور پڑھے اور اُس میں بھی دُعاءِ قنوت پڑھے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے (ردُّالمحتار) **مسئلہ** اگر وتر کی نماز میں شک ہوا کہ پہلی رکعت ہے یا دوسری یا تیسری تو برابر کا گمان ہونے کی صورت میں پہلی رکعت سمجھے اور سب رکعتوں میں دعاءِ قنوت پڑھے، ہر رکعت میں قعدہ کرتا رہے اور آخر میں سجدہ سہو کرلے، نماز ہو جائے گی (عالم گیری) **مسئلہ** اگر قعدۂ اخیرہ میں دونوں طرف برابر کا گمان ہو کہ سجدۂ سہو جو واجب ہو چکا تھا وہ ابھی تک کیا ہے یا نہیں کیا تو سجدہ سہو کرلے اور اگر کسی جانب زیادہ گمان ہو تو اُس کے مطابق عمل کرے (بحرالرّائق) **مسئلہ** اگر کسی کو شک ہوا کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں اور وقت اُس نماز کا ابھی باقی ہے تو اُسے لازم ہے کہ نماز پڑھ لے اور اگر وقت نکلنے کے بعد شک ہوا تو لازم نہیں (عالم گیری)

ع مگر اِس نماز کو نہ توڑے بلکہ پوری کرکے دوبارہ پڑھ لے ۱۲

زندگی کی تنگیوں اور الجھنوں میں خوش گواری پیدا کرنا محض دین کا کام ہے

نماز کا بدلنا

مسئلہ اگر کوئی شخص ایک نماز کی نیت کر کے اُسے پڑھنا شروع کر دے پھر دَورانِ نماز میں (بغیر نئی تکبیر کے) دوسری نماز کی نیت کرلے مثلاً فرض نماز پڑھ رہا تھا، پھر سُنّت یا نفل کی نیت ہو گئی تو صرف دل میں نیت بدلنے سے وہ نمازِ اوّل سے نہ نکلے گا اور دوسری نماز شروع نہ ہو گی، وہی پہلی ہی ہو گی (تاتار خانیہ) مسئلہ۲ البتہ اگر وہ اُسے اُدھوری چھوڑ دے مثلاً چار سُنّتیں پڑھ رہا تھا اور دو رکعت پر سلام پھیر دیا یا کسی اَور وجہ سے وہ نماز پوری نہ کی تو اِس صورت میں ضرور وہ نماز بدل کر نفل ہو جائے گی ورنہ نہیں (مراقی الفلاح وغیرہ) مسئلہ۳ اور اگر ایک نماز شروع کی پھر دَورانِ نماز میں نیت بدل گئی اور نئی تکبیر تحریمہ سے دوسری نماز شروع کر دی تو پہلی نماز بہرحال جاتی رہی اور دوسری شروع ہو گئی (عالم گیری)

تعصُّب یا عصبیّت

(اپنی قوم یا فرقہ یا علاقہ کی بے جا حمایت کرنا اور اِس بنا پر دوسروں سے کدورت رکھنا) حضورؐ نے فرمایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو لوگوں کو عصبیت کی دعوت دے، عصبیت کے سبب جنگ کرے یا عصبیت کی حالت میں مرے (مشکوٰۃ)

تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں (قرآن و حدیث)

نماز کا توڑ دینا

مسئلہ جب ایسی چیز کے ضائع ہو جانے یا خراب ہو جانے کا ڈر ہو جس کی قیمت کم از کم تینؔ روپئے ہو تو اُس کی حفاظت کے لیے نماز کا توڑ دینا درست ہے (ردّ المحتار) **مسئلہ** نماز پڑھتے میں ریل چل دے اور اُس میں اپنا سامان یا بال بچّے سوار ہیں تو نماز توڑ کے بیٹھ جانا درست ہے (ردّ المحتار) **مسئلہ** اگر نماز میں پیشاب، پاخانہ زور کرے تو نماز توڑ دے اور فراغت کر کے پھر پڑھے (ردّ المحتار)

مسئلہ اگر نماز میں قطرہ (یا ریح) خارج ہونے کا شُبہ ہو تو نماز نہ توڑے بلکہ پوری کرنے کے بعد دیکھ لے (امداد الفتاوٰی) پھر جیسی تحقیق یا اندازہ ہو اُس کے مطابق عمل کرے **مسئلہ** کسی بچّہ کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ جلنے لگا تو اُس کے لیے نماز توڑ دینا فرض ہے (ردّ المحتار) **مسئلہ** کوئی اندھا جارہا ہے اور آگے کُنواں ہے اور اُس میں گر پڑنے کا ڈر ہے تو اُس کے لیے نماز کا توڑ دینا فرض ہے۔ اگر نماز نہیں توڑی اور وہ گر کے مر گیا تو (نماز پڑھنے والا) گنہگار ہوگا (ردّ المحتار) **مسئلہ** کسی کی ماں یا باپ بیمار ہے اور کسی ضرورت سے آتے یا جاتے میں اُس کا پَیر پھسل گیا تو نماز توڑ کے اُسے اُٹھا لے لیکن اگر کوئی اُٹھانے والا ہو تو بے ضرورت

ع مُراد ایک درہم (۳ ماشے ۱⅕ رتّی یا تقریباً ۳ گرام چاندی) کی قیمت ۱۲

نماز نہ توڑے (ردّالمحتار) **مسئلہ** ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی
کسی مصیبت کی وجہ سے پکاریں تو فرض نماز کو توڑ دینا واجب
ہے (ردّالمحتار) **مسئلہ** اگر کسی ایسی ضرورت کے لیے نہیں پکارا یوں ہی
پکارا ہے تو فرض نماز کا توڑ دینا درست نہیں (ردّالمحتار) **مسئلہ** اگر
سُنّت یا نفل پڑھتا ہو، اُس وقت یہ لوگ ضرورت سے یا
بے ضرورت پکاریں لیکن اُن کو معلوم نہیں کہ فلاں نماز پڑھتا ہے
تب بھی نماز توڑ کر اُن کی بات کا جواب دینا واجب ہے البتہ اُنھیں
نماز پڑھنے کا علم ہو پھر بلا ضرورت پکاریں اور جواب نہ دے تو مضائقہ
نہیں (ردّالمحتار) **مسئلہ** پیر اور اُستاد بھی اِسی حکم میں داخل ہیں (شامی)

فسق و فجور

گالی دینا فسق ہے (بخاری و مسلم)

وعدہ خلافی منافقت کی نشانی ہے (مشکوٰۃ)

بدنظری شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے (طبرانی)

والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم کھانا، جھوٹی گواہی دینا
بڑے گناہ ہیں (بخاری و مسلم)

عیّار اور مکّار لوگوں کو خدا کے یہاں شدید عذاب ہوگا (انعام)

دین کا مذاق اُڑانے والے (انعام) اور بدمعاش لوگ
اپنی حرکات کے بدلے عذاب کا مزہ چکھیں گے (انفال)

کو اُس کے روکنے کا حق حاصل ہے... بشرطیکہ اُس روکنے میں عملِ کثیر نہ ہو، اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی (گوہر) نیز مرد کو سُبحان اللہ کہہ کر اور عورت کو ہاتھ پر ہاتھ مار کر خبردار کرنا مستحب ہے (آلاتِ جدیدہ)

مسئلہ چھوٹی مسجد اور چھوٹے مکان میں سامنے کی دیوار تک بغیر آڑ کے آگے سے گذرنا گناہ ہے (عالم گیری دُرِّ مختار) **مسئلہ** بڑی مسجد عہ بڑا مکان اور جنگل یا میدان کا حکم یہ ہے کہ سجدہ کی جگہ نظر رکھتے ہوئے جہاں تک گذرنے والا نظر آسکتا ہے وہاں تک گذرنا منع عہ ہے (شامی) اِس لیے ایسی جگہ اگر بغیر آڑ کے گُذرے تو حدِّ نظر (ایک قول کے مطابق) 'سجدہ گاہ سے تقریباً دو صفوں کا فاصلہ' چھوڑ کر آگے سے گُذر جائے (کبیری) **مسئلہ** کسی شخص کے آگے سے گُذرنے سے نمازی کی نماز میں کوئی فرق نہیں آتا، نہ ثواب میں کمی ہوتی ہے بلکہ (بلا عُذر) گذرنے والا ہی گنہگار ہوتا ہے (ابوداؤد۔ دُرِّ مختار)

مسئلہ اگر اِس قدر اونچی جگہ نماز پڑھی جائے کہ گُذرنے والے کے اعضاء نمازی کے مقابل نہ ہوتے ہوں تو پھر آگے سے گُذرنا گناہ نہیں اور اگر اعضاء نمازی کے مقابل ہو جاتے ہوں تو گذرنے والا گنہگار ہوگا (عالم گیری) **مسئلہ** کسی مجبوری میں (مثلاً جماعت میں

عہ (مشرق سے مغرب کی طرف کو) کم از کم چالیس ہاتھ یا بیس گز یا تقریباً ۱۸ ۱/۲ میٹر لمبی بڑی مسجد (یا بڑا مکان) شمار کیا جائے گا ورنہ چھوٹا ۱۲ (شامی) عہ نمازِ جنازہ کے آگے سے بھی ۱۲ (فتوے)
(ایک میٹر = ا گز ۳ اِنچ)

شریک ہونے کے لیے) نمازی کے آگے سے گذرنا پڑے تو جائز ہے (امداد الفتاوٰے) مسئلہ۶ اگر نمازی ایسی جگہ نماز پڑھ رہا ہے کہ راستہ صرف وہی تھا تو اِس صورت میں گذرنے والے پر کوئی گناہ نہیں، نمازی پر ہے۔ نمازی کو چاہیے کہ جہاں کوئی آڑ نہ ہو وہاں سُترہ (ایک ہاتھ لمبی اور ایک اُنگل موٹی لکڑی) سامنے گاڑ لے یا کھڑی کر لے یا اِسی طرح کی کوئی چیز جو بالکل سیدھ میں نہ ہو (بلکہ دائیں یا بائیں آنکھ کے) سامنے رکھ لے اور پھر نماز پڑھے (شامی) مسئلہ جنگل یا میدان میں نماز ہونے کی صورت میں امام کا سُترہ مُقتدیوں کے لیے کافی ہے پھر اگر کوئی جماعت کے آگے سے گذرے تو گنہگار نہیں کہ امام کا سُترہ مُقتدیوں کا بھی سُترہ ہے (عالم گیری) مسئلہ نمازی کے سامنے سے ہٹنا مکروہ (تنزیہی) ہے اور ضرورت میں جائز ہے۔ اگر نمازی پیچھے بالکل سیدھ میں نہ ہو، کسی قدر بچا ہوا ہو تو اُس کے سامنے سے ہٹنا بلا کراہت درست ہے (امداد الفتاوٰے وغیرہ) مسئلہ۹ ضرورت میں نمازی کے آگے پُشت کر کے بیٹھنا، کھڑا ہونا اور سامنے سیدھ میں چلنا بھی جائز ہے

(عالم گیری وغیرہ)

عہ مگر ایسی صورت میں بھی بے ضرورت سامنے سے نہ گذرنا چاہیے ۱۲

فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں (بنی اسرائیل)

نماز کو بُری طرح پڑھنا

فرمایا رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے، جو شخص بے وقت نماز پڑھے، وضو اچھی طرح نہ کرے، جی لگا کر نہ پڑھے اور رکوع و سجدہ اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز کالی، بے نور ہو کر جاتی ہے اور یوں کہتی ہے کہ خدا تجھے برباد کرے جیسا تو نے مجھے برباد کیا، یہاں تک کہ جب اپنی جگہ پر پہنچتی ہے جہاں اللہ کو منظور ہو تو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اُس نمازی کے مُنہ پر مار دی جاتی ہے (طبرانی) اگرچہ اُس کو ظاہر نہ ہو۔

نماز میں سے چوری کرنا

فرمایا رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے، بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز میں سے بھی چوری کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسولَ اللہ! نماز میں سے کس طرح چوری کرے گا ارشاد فرمایا کہ اُس کا رکوع، سجدہ اچھی طرح سے نہ کرے

(دارمی وغیرہ)

بُرا طریقہ ہے، جو کوڑا کرکٹ ہو، آڑ کباڑ ہو، نالی میں پھینک دینا بعضے نالیوں پر پاخانہ بھی کر دیتے ہیں۔ یہ بہت بُرا ہے۔ کوڑا کوڑے کی جگہ ڈالا جائے، پاخانہ پاخانہ کی جگہ ہو اور صرف گندا پانی نالی میں بہے

نمازکو بہت جلدی جلدی پڑھنا

حضرت ابو ہُریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی مسجد میں آیا اور اُس نے جلدی جلدی نماز پڑھی، پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام کیا۔ حضورؐ نے اُس کے سلام کا جواب دے کر فرمایا، واپس جا اور پھر نماز پڑھ اِس لیے کہ تو نے نماز ادا نہیں کی چناں چہ وہ آدمی واپس لوٹا اور اُسی طرح نماز ادا کی جس طرح پہلے پڑھی تھی۔ اِس کے بعد پھر آں حضرتؐ کے پاس آیا نبیِّ اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے پھر سلام کا جواب دے کر فرمایا، واپس جا، پھر نماز ادا کر اِس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ اِسی طرح ہوا تو اِس پر اُس آدمی نے عرض کیا، یا رسولَ اللہ! قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو نبیِ برحق بنا کر بھیجا، میں اِس نماز سے زیادہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھ سکتا لہٰذا مجھے آپ سکھلا دیں، تو حضور علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے تکبیرِ تحریمہ کہ، پھر (حمد و ثنا کے بعد) قرآن کریم میں سے جو آسانی سے پڑھ سکتا ہے وہ پڑھ، پھر رکوع کر یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان سے ہو جائے، پھر سر اُٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر سجدہ کر یہاں تک کہ سجدِہ میں اطمینان سے ہو جائے

نمازی کے سامنے سے گُذرنا

فرمایا رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ، اگر نمازی کے سامنے سے گُذرنے والے کو خبر ہوتی کہ کتنا گناہ ہوتا ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا اُس کے نزدیک بہتر ہوتا سامنے نکلنے سے (مشکوٰۃ)

چوں کہ نماز شعائرِ الٰہی عہ میں سے ہے جس کی تعظیم واجب ہے اور نماز میں مقصود اُس حالت سے تشبیہ دینا ہے جو غلام کو اپنے مالک کے سامنے خاموشی کے ساتھ خدمت کے واسطے کھڑا ہوتے وقت ہوتی ہے اِس لیے نماز کی تعظیم میں یہ بات بھی ہوئی کہ کوئی گذرنے والا نماز پڑھنے والے کے سامنے سے نہ گذرے کیوں کہ آقا اور اُس کے غلاموں کے درمیان سے (جو دست بستہ اُس کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں یا کسی اَور حالت میں ہیں) گُذرنا بے ادبی ہے (حجۃ اللہ البالغہ)

چُناں چہ آں حضرتؐ نے فرمایا ہے ، جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے عرض معروض کرتا ہے (مشکوٰۃ)

نیز نمازی کے آگے سے گذرنے سے نمازی کے دِل میں تشویش عہ پیدا ہوتی ہے اور دھیان بٹتا ہے ، اِسی واسطے نمازی

عہ خدا کے مقرّر کردہ نشانات ۱۲ عہ پریشانی ۱۲

پھر سر اُٹھا یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جائے اور اپنی ساری نماز اِسی طرح ادا کر (مسلم)

بعض لوگ نماز پڑھتے ہوئے بہت جلدی کرتے ہیں۔ جتنی دیر میں ایک رکعت پڑھی جاتی ہے اُتنی دیر میں وہ دو، تین رکعتیں پڑھ لیتے ہیں بلکہ نماز ختم کر لیتے ہیں۔ رکوع و سجدہ میں اِس قدر جلدی کرتے ہیں کہ اُتنی دیر میں ایک دفعہ بھی سُبحان ربّی العظیم یا سُبحان ربّی الاعلیٰ نہیں کہا جا سکتا۔ ذرا جُھکے بس رکوع ہو گیا، ابھی کمر سیدھی نہ ہوئی تھی کہ سر اُٹھا لیا اور اچّھی طرح سیدھے نہ کھڑے ہوئے تھے کہ فوراً سجدہ میں چلے گئے، پھر ذرا سر کا اشارہ کر کے وہیں دوسرا سجدہ عـــہ کر لیا یعنی 'جلسہ' بالکل نہ کیا یا کیا تو اچّھی طرح بیٹھنے نہ پائے تھے کہ دوسرے سجدہ میں چلے گئے، غرض کہ بڑی تیزی دکھاتے ہیں ایسے نمازیوں کو جاننا چاہیے کہ اوّل تو اِس طرح نماز پڑھنا نماز کی بے حُرمتی کرنا اور دربارِ الٰہی میں گستاخی کرنا ہے۔ دوسرے ایسی خانہ پُری سے نماز قبول نہیں ہوتی بلکہ ایسی نماز پڑھنے پر سخت وعید عـــہ آئی ہے۔ تیسرے یہ کہ نماز، روزہ وغیرہ کی شکل میں ہم جو کچھ کرتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کے یہاں ہمارے ہی اعمال نامہ میں لکھا جاتا اور ہماری ہی تھیلی میں جمع ہوتا ہے۔ پس اگر ایسے ناقص اعمال بھیجے گئے تو قیامت کے روز ویسے ہی اعمال اور کھوٹے سکّے ہمارے

عـــہ اِس طرح ایک ہی سجدہ ہوتا ہے، دو سجدے ادا نہیں ہوتے ۱۲ عـــہ وعدۂ عذاب ۱۲

حوالہ کر دیے جائیں گے جو آخرت کے بازار میں نہ چل سکیں گے، نہ کسی کام آئیں گے بلکہ سخت خسران[1] اور پشیمانی[2] ہوگی اس لیے ضروری ہے کہ جب انسان اپنا کام دھندا چھوڑے، وقت خرچ کرے تو اُسے رائگاں[3] نہ جانے دے بلکہ باقاعدہ ادائیگی کرکے پورا فائدہ اُٹھائے اور اللہ تعالٰے کی خوشنودی[4] حاصل کرے۔

نماز کی طرف سے بے پرواہی اور دکھاوا کرنا

فرمایا اللہ تعالٰے نے "ایسے نمازیوں کے لیے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھتے ہیں اور جب پڑھتے ہیں تو ریاکاری کرتے ہیں" (ماعون)

یعنی جن نمازیوں کا حال ایسا ہے کہ کبھی نماز پڑھ لی، کبھی نہ پڑھی، اظہار کے لیے پڑھ لی اور جب نگاہ بچی تو چھوڑ دیتے ہیں ایسے لوگ سخت سزا پائیں گے۔

> جو عورت نماز، روزہ کی پابندی کرے، پاک دامن رہے اور (جائز امور میں) اپنے شوہر کی تابع داری اور فرماں برداری کرتی رہے، اُس کو اختیار ہے جس دروازہ سے اُس کا جی چاہے، جنت میں داخل ہو جائے (مشکوٰۃ)

---

[1] نقصان ۱۲ [2] پچھتاوا ۱۲ [3] ضائع ۱۲ [4] خوشی، رضا ۱۲

نماز کو قضا کر دینا

فرمایا رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم نے، جو شخص نماز کو جان کر قضا کر دے وہ جب خدا تعالےٰ کے پاس جائے گا تو وہ غضب[عہ] ناک ہوں گے (جمع الفوائد) اور

فرمایا رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے، جو شخص نماز کو قضا کر دے، اگرچہ وہ بعد میں بھی پڑھ لے پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حُقب جہنم میں جلے گا (مجالس الابرار)

حُقب کے معنے لُغت میں بہت زیادہ زمانہ کے ہیں اور دُرِّ منثور کی متعدد روایات میں حُقب کی مقدار (آخرت کے) اَسّی سال منقول ہے۔ اِس کے علاوہ اَور بھی کچھ مقدار اِس سے کم اور زیادہ حدیث میں آئی ہے مگر اوّل تو مذکورہ مقدار کئی حدیثوں میں آئی ہے اس لیے یہ مقدّم ہے، دوسرے یہ بھی ممکن ہے کہ لوگوں کی حالت کے اعتبار سے عذاب کی مُدّت کم وبیش ہو نیز

فرمایا حضور علیہ الصّلٰوۃ والسّلام نے، جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہو گئی وہ ایسا ہے گویا اُس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب لُٹ گیا ہو (نسائی)

عہ قضا کرنے کی عادت رکھنے والے پر اَور زیادہ غضب ہوگا ۱۲

ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا جہاد ہے (ترمذی)

نماز کو ترک کر دینا

فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے چہرے کالے کیے جائیں گے (زواجر) فرمایا حضور علیہ السلام نے، آدمی اور کُفر کے درمیان نماز کے چھوڑ دینے کا فرق ہے (مسلم وغیرہ) نیز فرمایا، جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑ دیا اُس نے کُفر (جیسا کام) کیا (جامع صغیر)

اِس لیے کہ نماز اسلام کے شعائرؑ اور اُس کی علامات میں سب سے زیادہ عظیم الشان ہے جس کے جاتے رہنے سے اسلام کے فُقدانؑ کا حکم دیا جا سکتا ہے کیوں کہ نماز میں اور اسلام میں بہت زیادہ لگاؤ اور اتحاد ہے نیز نماز ہی اسلام کے معنٰے کو یعنی اللہ تعالٰے کے سامنے سر جُھکا دینے کو خوب ثابت کرتی ہے اور جس کو نماز سے حصّہ نہیں مِلا تو اُس کا اسلام اِس قدر باقی رہ گیا جس کا خدا تعالٰے کے نزدیک کچھ اعتبار نہیں۔

پس نماز کا ترک کرنا گویا کُفر تک پہنچ جانا ہے۔

عہ (جمع شِعار کی) امتیازات، نشانات ۱۲ عہ نہ ہونا ۱۲

وہ شخص جنّت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اُس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے (بخاری و مسلم)

عورتوں کی نماز

عورتوں کو تکبیرِ تحریمہ کے وقت (دوپٹہ وغیرہ سے باہر ہاتھ نکالے بغیر) کندھوں تک ہاتھ اُٹھانے چاہییں اور تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے سینہ پر دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پُشت پر رکھ دیں۔ رکوع میں صرف اِس قدر جُھکیں کہ اُن کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ رکوع میں انگلیاں مِلاکر گھٹنوں پر رکھیں۔ حالتِ رکوع میں کہنیاں پہلو سے مِلی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کے ٹخنے بالکل مِلادیں۔ سجدہ میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے مِلے ہوئے ہوں۔ ہاتھوں کی اُنگلیاں خوب مِلی ہوئی اور بانہیں زمین پر رکھنی چاہییں۔ سجدہ میں ہاتھ اور پاؤں کی اُنگلیاں قبلہ کی طرف رہیں مگر پاؤں کھڑے نہ کریں بلکہ دائیں طرف کونکال دیں اور خوب سمٹ کر اور دَب کر سجدہ کریں۔ جلسہ اور قعدہ میں ہاتھوں کی اُنگلیاں مِلاکر رکھیں۔ بائیں حصہ کے بَل بیٹھنا چاہیے۔ دونوں پاؤں دائیں طرف کو اِس طرح نکال دیں کہ دائیں ران بائیں ران پر آجائے اور دائیں پنڈلی بائیں پنڈلی پر اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیں اور انگلیاں خوب مِلاکر رکھیں (عالم گیری و دُرِّ مختار)

مسئلہ[۱] عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قراءت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ اُن کو ہر وقت آہستہ آواز سے قراءت کرنا چاہیے (دُرِّ مختار)

مسئلہ[۲] عورتوں کو (خواہ حافظہ ہو) نماز میں محرموں کے سامنے بھی

آواز سے قراءت کرنا جائز نہیں (شامی) مسئلہ[3] عورتوں کو فجر کی نماز (برخلاف مَردوں کے) اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے اور باقی اوقات میں افضل ہے کہ انتظار کریں یہاں تک کہ مَرد جماعت سے فارغ ہو جاویں (دُر)

فرمایا نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم نے، عورتوں کے لیے سب سے اچّھی مسجد اُن کے گھروں کا اندرونی حصّہ ہے (بخاری ومسلم)

مسئلہ[4] عورتوں کو ایسا باریک کپڑا پہننا جس میں بدن جھلکتا ہو یا سر کے بال نظر آتے ہوں مثل کُھلا رہنے کے ہے اور اُس سے نماز نہیں ہوتی' (اصلاح الرّسوم) مسئلہ[5] اور اگر سر کے بال کُھلے چھوڑ دیں یا بانہیں کُھلی رکھیں تب بھی نماز نہیں ہوتی (دُرِمختار) مسئلہ[6] اگر عورت نامحرموں سے پردہ کے لیے بُرقع اوڑھ کر اور چہرہ ڈھانک کر نماز پڑھے تو درست ہے لیکن جہاں ضرورت نہ ہو وہاں چہرہ ڈھانک کر نماز پڑھنا مکروہ (تنزیہی) ہے (فتوے) مسئلہ[7] عورتوں کو پردہ کی وجہ سے (یا بے پرواہی سے) سفر میں نماز چھوڑنا جائز نہیں۔ بُرقع کا پردہ ایسے وقت میں کافی ہے لیکن قضا نہ کرنا چاہیے (اصلاح الرّسوم) مسئلہ[8] حیض کے زمانہ میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا درست نہیں۔ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے، روزہ معاف نہیں ہوتا۔ پاک ہونے کے بعد قضا رکھے (ردّالمحتار)

مسئلہ[9] استحاضہ[عہ] کا حکم ایسا ہے جیسے کسی کے نکسیر پھوٹے اور بند نہ ہو، ایسی عورت نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے، قضا نہ کرنا

عہ حیض ونفاس کے سوا کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے خون آنا ۱۲

چاہیے (ردّالمحتار) مسئلہ نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں، اُس کی قضا رکھنا چاہیے (ردّالمحتار) مسئلہ حیض و نفاس والی عورت کو جماع کرنا، مسجد میں جانا، طوافِ کعبہ کرنا، قرآن شریف پڑھنا اور قرآن شریف کو چھُونا درست نہیں (عالم گیری)

مسئلہ قرآنِ شریف کو رومال وغیرہ (الگ کپڑے) سے پکڑنا یا اُٹھانا اور ایک ایک لفظ کے درمیان وقفہ کرکے پڑھنا جائز ہے (شامی) نیز دُعائیہ آیات کو دُعا کی نیت سے پڑھنا اور وظیفہ و تسبیح وغیرہ بھی درست ہے (بحرالرائق و شرح تنویر)

عورتوں کی جماعت

مسئلہ عورتوں کو اذان اور اقامت کہنا جائز نہیں (عالم گیری)

مسئلہ عورتوں پر جماعت واجب نہیں (عالم گیری) اُنھیں تنہا ہی نماز پڑھنا افضل ہے مسئلہ (مَردوں کے مثل) عورتوں کی جماعت (خواہ تراویح ہوں یا فرض) مکروہ (تحریمی) ہے اور اگر عورتیں اِس کراہتِ تحریمہ کا ارتکابؔ کرکے جماعت سے نماز پڑھیں تو اُن کی امام (مَرد کی طرح آگے نہیں بلکہ اگلی صف کے درمیان کھڑی ہوکر) قراءت وغیرہ میں جہر کرے گی بشرطے کہ زیادہ نہ ہو جس سے فتنہ کا اندیشہ ہو (شامی) مسئلہ عورتیں اگر کسی نامحرم مرد کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیں تو درمیان میں پردہ حائلؔ ہونے پر بھی مکروہ (تحریمی) ہے البتّٰہ اگر امام کے ساتھ کوئی دوسرا آدمی بھی ہو

عہ عمل ۱۲ عہ دو چیزوں کے بیچ میں رُکاوٹ ۱۲

یا اُن عورتوں میں اُس امام کی بیوی، بہن وغیرہ موجود ہو تو پھر (فاصلہ سے اور پردہ کے ساتھ) درست ہے (دُرِّ مختار) **مسئلہ** اگر مرد امام کی مقتدی اُس کی بیوی یا کوئی محرم عورت (ماں، بہن) یا نابالغ لڑکی ہو تو اُسے مرد سے بالکل پیچھے ایک صف کے فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے (ردّ المحتار وغیرہ) **مسئلہ** امام کو (اپنی نماز کی نیت کے علاوہ) امامت کی نیت کرنا شرط نہیں، ہاں اگر کوئی عورت اُس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہے اور مردوں کی صف میں (بقدر ایک آدمی کے فاصلہ سے) کھڑی ہو اور نماز جنازہ، جمعہ یا عیدین کی نہ ہو تو اُس کی اقتدا صحیح ہونے کے لیے امام کا نماز شروع کرتے وقت اُس کی امامت کی نیت کرنا شرط ہے اور اگر مردوں سے پیچھے کھڑی ہو یا نماز جنازہ جمعہ وعیدین کی ہو تو پھر شرط نہیں (دُرِّ مختار وغیرہ) **مسئلہ** عورتوں کو اس زمانہ میں مردوں کی جماعتِ پنج گانہ، جمعہ اور عیدین کی نماز میں شرکت کرنا (خواہ وہ الگ کمرہ میں ہوں) مختلف مفاسد کی بنا پر ناجائز ہے (ابوداؤد۔ دُرِّ مختار)

عورتیں نامحرم مردوں سے پردہ کیا کریں (نور) باریک کپڑا پہننے والی عورتیں اور لوگوں کے دلوں میں خواہش پیدا کرنے والی عورتیں اور 'غیر مردوں' کی جانب خواہش رکھنے والی عورتیں یعنی بہت تکلف اور بناؤ سنگار سے رہنے والی عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ جنت کی خوشبو سونگھنے پائیں گی (مسلم)
اگر تم حیا نہ کرو تو جو چاہو کرو (بخاری)

بچّوں کی نماز

چار برس کی عمر صغیر سنی[1] میں شمار ہے۔ اِس عمر تک لڑکا لڑکی کا بدن ڈھانکنا ضروری نہیں۔ چار برس کے بعد پیشاب، پاخانہ کی جگہ چھپانے کے لائق ہے۔ دس برس کے بعد جوان کے مانند ہے اور سیانا اور سمجھ دار لڑکا نامحرم عورتوں میں جانے سے منع کیا جائے (نور۔ دُرِّ مختار)

حدیث شریف میں بچّوں کو نماز کی تعلیم کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے (ورنہ بڑے ہو کر اُن کا نماز پڑھنا مشکل ہوتا ہے) بچپن سے اُنھیں نماز کا عادی بنایا جائے۔ جب اولاد سات برس کی ہو جاوے تو ماں باپ کو حکم ہے کہ اُن سے نماز پڑھوائیں[2] اور جب دس برس کی ہو جاوے اور نماز نہ پڑھیں تو اُن کو مار مار کر نماز پڑھوائیں اور اُن کے سونے کی جگہ علیحدہ کر دیں، تنہا سُلائیں (ابوداؤد) نابالغ بچّوں کو نماز وغیرہ ادا کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو اُن کو تعلیم یا تربیت کرے اُسے تعلیم و تربیت کا ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ جماعت کی صورت میں بڑوں کی صف میں (نابالغ) بچّوں کا مل کر کھڑا ہونا یا کھڑا کرنا مکروہ (تنزیہی) ہے، بچّوں کا پیچھے کھڑا ہونا سُنّت ہے (شرح البدایہ) بعد میں بچّے درمیان میں ہو جائیں تو مکروہ نہیں اور ایک ہو تو فقہاء نے اُس کو بالغوں کی صف[3] میں کھڑا کرنے

---

[1] بچپن ۱۲ [2] نیز شریعت کے سب حکموں کی تعلیم اسی عمر سے کرنی چاہیے ۱۲ [3] بائیں طرف اور احتیاطاً فاصلے سے ۱۲

کو لکھا ہے۔ مسئلہ نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے نابالغ کا وضو نہیں ٹوٹتا البتہ وہ نماز جاتی رہتی ہے جس میں قہقہہ لگا کر ہنسا (دُرِّ مختار)

تنبیہ مسجد میں لائے جانے والے بچے کم از کم اتنی عمر کے ہونے چاہییں کہ وہ (باپ سے الگ) تنہا کھڑے ہو سکیں کہ زیادہ چھوٹے بچوں سے عموماً نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے اور نماز کا حرج ہوتا ہے۔ جمعہ و عیدین میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔

نماز کب فرض ہوتی ہے

(بلوغ کی علامتیں)

۱۔ احتلام ہونا یا منی کا شہوت (نفسانی خواہش) کے ساتھ نکلنا۔ ۲۔ (لڑکی کے لیے) حیض کا آنا ۳۔ حاملہ ہو جانا، ۴۔ پندرہ برس[عہ] کی عمر ہو جانا۔ اِن میں سے کوئی علامت ظاہر ہونے پر نابالغ بالغ ہو جاتا ہے اور بالغ ہونے کے بعد نماز، روزہ وغیرہ شریعت کے سب احکام اُس پر لگائے جاویں گے (شرح تنویر)

مسئلہ لڑکی نو برس سے پہلے اور لڑکا بارہ برس سے پہلے بالغ نہیں ہوتا (ردُّ المحتار)

عہ اور نجاست کا ڈر رہتا ہے ۱۲ عہ چاند کے سال سے ۱۲

بُری صحبت سے تنہائی اچھی ہے اور تنہائی سے نیک صحبت اچھی ہے (بیہقی)

جوانوں کی نماز

حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جانو (حاکم) قیامت کے دن جوانی کی حالت میں عبادت (نماز، روزہ) کرنے والے کو عرش کے سائے تلے جگہ ملے گی (بخاری و مسلم)

بوڑھوں کی نماز

قیامت کے روز اللہ تعالے مسلمان بوڑھے سے شرم کرے گا (مشکوٰۃ)

اگر نمازی قراءت کے لمبی ہونے کے سبب سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے تو اُس کو کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے تکیہ لگا لینا جائز ہے۔ تراویح کی نماز میں ضعیف اور بوڑھے لوگوں کو اِس کی ضرورت پیش آجاتی ہے (شامی وغیرہ)

ہر قسم کا درد

خواہ کہیں ہو، آیتِ ذیل بسم اللہ سمیت تین دفعہ پڑھ کر دم کریں اور کسی تیل وغیرہ پر پڑھ کر مالش کریں یا باوضو لکھ کر باندھیں

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ؕ

ترجمہ اور ہم نے اِس قرآن کو سچائی ہی کے ساتھ نازل کیا اور وہ سچائی ہی کے ساتھ نازل ہوگیا اور ہم نے آپ کو صرف خوش خبری سُنانے والا اور ڈرانے والا بناکر بھیجا ہے

(مجربۂ مشائخ)

متفرّق

مسئلہ جس کو نماز بالکل نہ آتی ہو یا نیا نیا **مسلمان** ہوا ہو وہ نماز میں سب جگہ سُبحان اللہ ، سُبحان اللہ پڑھتا رہے تو فرض ادا ہو جائے گا لیکن نماز برابر سیکھتا رہے ، اگر نماز سیکھنے میں کوتاہی کرے گا تو بہت گنہگار ہوگا (ہدایہ)

مسئلہ اگر کسی **ناواقف** کو جو محتاجِ تعلیم ہو ، کوئی آدمی ایک ایک لفظ بتاتا جائے اور وہ نماز پڑھتا جائے تو ایسا شخص دوبار نماز پڑھے۔ ایک دفعہ تو اسی طرح ، یہ تو نماز کی تعلیم ہوگئی ، اور دوسری بار بلا تعلیم ، اِس طرح سے کہ نماز سے پہلے اُس کو بتلا دیا جاوے کہ چوں کہ تم کو نماز کی قراءت اور دُعائیں یاد نہیں ، تم ہر رُکن میں تین بار سُبحان اللہ کہتے رہو۔ یہ نماز اُس کی اصل ہو جائے گی (امداد الفتاوےٰ)

مسئلہ **گونگا** یا ایسا شخص جو کچھ پڑھ نہیں سکتا ، اُس کی نماز صرف نیّتِ قراءت سے ہو جاتی ہے ، اُس پر زبان ہلانا واجب نہیں (عالم گیری)

مسئلہ اگر کوئی ہکلا یا **توتلا** نہیں ہے مگر زبان ایسی ہے کہ حُروف صحیح ادا نہیں ہوتے تو وہ شخص معذور نہ ہوگا جب تک پوری کوشش صحیح پڑھنے کی نہ کرے اور اگر پوری کوشش کے بعد بھی زبان پر صحیح حُروف جاری نہ ہوں تو معذور ہے ، نماز اُس کی درست

ہے اور اگر کوشش سے بعض حروف میں زبان جاری ہوتی ہے اور بعض میں نہیں ہوتی تو اُس کو وہ سورتیں اور آئتیں قرآن شریف میں سے تلاش کرنی چاہییں جن میں وہ حروف نہ ہوں جن میں اُس کی زبان رُکتی ہے۔ اگر ایسی سورتیں یا آئتیں مل جائیں تو اُن سے نماز پڑھتا رہے بدوسری سورت یا آیت سے نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر ایسی سورت یا آیت نہ ملے تو اِسی طرح نماز ادا کرتا رہے مگر اِمامت نہ کرے (عالم گیری)

مسئلہ اگر کوئی شخص اِتنا کُبڑا ہے کہ رکوع کی شکل کا ہو گیا ہے تو اُس کو نماز میں رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرنا ضروری ہے اور اُس کا کُبڑا پن ہی رکوع کے لیے کافی نہیں کیوں کہ وہ تو اُس کا قیام ہے لہٰذا اُس کو رکوع کے لیے سر مزید جُھکانا چاہیے (عالم گیری)

مسئلہ نماز میں بلا عُذر ایک پاؤں سے قیام مکروہ (تحریمی) ہے لیکن اگر کوئی لنگڑا یا معذور ہو تو اُس کے لیے جائز ہے (عالم گیری)

مسئلہ نماز میں جس قدر قیام پر قدرت ہو، اُسی قدر قیام لازم ہے اگرچہ ایک ہی آیت کی مقدار ہو اور لاٹھی یا دیوار یا آدمی ہی کے سہارے سے ہو جائے (عالم گیری) قیام کے اِس مسئلہ کو خوب یاد رکھنا چاہیے۔ اکثر لوگ اِس سے غافل ہیں۔

مسئلہ اگر اندھے آدمی کو نماز شروع کرتے وقت کوئی شخص ایسا نہ مل سکے جس سے سمتِ قبلہ معلوم کر سکے تو وہ اندازہ کر کے نماز

پڑھے، اُس کی نماز ہو جائے گی لیکن اگر نماز شروع کرتے وقت کوئی شخص موجود ہو پھر وہ قبلہ دریافت کیے بغیر (خلافِ قبلہ) نماز پڑھ لے تو اُس کی نماز نہیں ہوگی (عالم گیری)

مسئلہ اپنی 'قراءت' کا اپنے کانوں سے سُننا ضروری ہے (اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو) لیکن **بہرا آدمی** جو سُننے پر قدرت نہ رکھتا ہو اُس پر اپنی یا امام کی قراءت سُننا واجب نہیں (مراقی الفلاح)

مسئلہ جذامی جسے کوڑھ کا مرض ہو اور اُس کے بدن اور کپڑوں سے یا صرف بدن سے بدبُو آتی ہو، اُس کو بدبُو کی وجہ سے جماعت سے نماز نہ پڑھنا جائز اور اکیلے پڑھنا بہتر ہے (دُرِّ مختار وغیرہ)

مسئلہ فالج زدہ ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی سے استنجا نہیں کرسکتا تو ڈھیلے یا کپڑے سے پونچھ ڈالا کرے اور اسی طرح نماز پڑھے، اگر خود تیمّم نہ کرسکے تو کوئی دوسرا تیمّم کرادے (فتاوٰے ہندیہ) اور اگر ڈھیلے یا کپڑے سے پونچھنے کی بھی طاقت نہیں ہے تو بھی نماز قضا نہ کرے، اِسی طرح نماز پڑھے (شرح تنویر) کسی اَور کو اُس کے بدن کا دیکھنا اور پونچھنا درست نہیں البتہ بیوی کو اپنے میاں اور میاں کو اپنی بیوی کا بدن دیکھنا درست ہے (دُرِّ مختار)

مسئلہ[۱۲] اگر ننگے کو سَتر چُھپانے کے لیے کپڑا (یا کوئی چیز) میسّر نہ ہو تو وہ (تنہا) دن کو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود اشارہ سے ادا کرے تاکہ برہنگی نہ کھلے اور رات کو کھڑے ہوکر پڑھے اِس لیے کہ

رات کا اندھیرا اُس کی شرم گاہ کا چھپانے والا ہوگا لیکن افضل یہ ہے کہ رات ہو یا دن نماز بیٹھ کر ہی پڑھے (شامی)

مسئلہ ہیجڑے کے زیادہ نشانات مرد کے ہوں تو مرد کے حکم میں ہے اور عورت کے نشانات زیادہ ہوں تو عورت کے حکم میں ہے پہلی صورت میں مردوں کی طرح نماز وغیرہ ادا کرے اور جماعت میں مردوں کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے (کنز الدقائق)

ہر طرح کی بیماری

چینی کی پلیٹ پر سورۂ فاتحہ اور یہ آیتیں لکھ کر روزمرہ بیمار کو پلایا کریں۔ بہت ہی تاثیر کی چیز ہے وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ

ترجمہ اور مسلمانوں کے دلوں کو شفا دے گا اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں اُن کے لیے شفا ہے اور ہدایت ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا و رحمت ہیں اور نا انصافوں کو اُن سے اور اُلٹا نقصان بڑھتا ہے آپ کہہ دیجیے کہ یہ قرآن ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے

(مجربہ مشائخ)

آدابِ مسجد

جب مسجد میں داخل ہو تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے اور پڑھے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (اے اللہ کھول دے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے) اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اور پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے فضل کا) (مسلم)

مسجد میں اپنی فرض یا غیر فرض عبادات کے ساتھ حسب موقع خاموشی اور آہستہ گوئی اختیار کرے۔ اگر کچھ دیر ٹھہرنے کا اِرادہ ہو تو بہتر ہے کہ اعتکاف کی نیت کرلے، اِس سے ثواب بہت بڑھ جاتا ہے۔ مؤدب بیٹھے، سب سے بہتر دوزانو اور قبلہ رُو بیٹھنا ہے خصوصًا خطبہ سُننے کے وقت۔ مسجد میں پاکی اور صفائی کا خیال رکھے مسجد میں جھاڑو دینا، مسجد کو پاک صاف رکھنا، مسجد کا کوڑا کرکٹ باہر پھینک دینا، مسجد میں خوش بو سلگانا بالخصوص جُمعہ کے دن مسجد کو خوش بو سے مُعطّر کرنا، یہ تمام افعال جنّت میں لے جانے والے ہیں (ابوداؤد) مسجد سے ایک تنکا نکال دینے کا بھی ثواب لکھا جاتا ہے (مشکوٰۃ) غرض کہ مسجد کی ضروریات اور خدمات میں حصّہ

عہ دونوں دُعائیں بعد درود کے پڑھے ۱۲ (ابوداؤد) عہ ایسی مسجد میں جس میں جماعت ہوتی ہو، عبادت کی نیت سے ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں ۱۲

لیتا رہے کہ یہ عین سعادت اور صدقۂ جاریہ ہے۔

جامع ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے، جب تم جنّت کے باغوں میں جاؤ تو وہاں میوہ کھاؤ۔ دریافت کِیا گیا، یا رسولَ اللہ جنّت کے باغ کیا ہیں۔ فرمایا مسجدیں، عرض کیا گیا، یا رسولَ اللہ اُن کا میوہ کیا ہے، فرمایا سُبحان اللہِ وَالحمدُ للہِ ولآ الٰہ اِلاّ اللہُ وَاللہ اکبر (مشکوٰۃ)

یہ اُمور آدابِ مسجد کے خلاف ہیں

مسجد میں سَتر کھولنا (قرآن مجید) مسجد کے اندر یا چھت پر پیشاب پاخانہ کرنا (دُرِّ مختار) مسجد میں فخر کرنا (ابو داؤد) مسجد میں سوالؑ کرنا حرام ہے (شامی)

مسجد میں میّت کا داخل کرنا، مسجد میں تھوکنا یا ناک صاف کرنا (اگر شدید ضرورت پیش آئے تو اپنے کپڑے وغیرہ میں لے لے) (عالم گیری) کوئی بدبُودار چیز مسجد میں لانا ہٹّی کا تیل جلانا، کچا لہسن، پیازؑ کھا کر مسجد میں آنا (اِس سے فرشتوں اور آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے) (بخاری و مسلم) اسی طرح حُقّہ، سگریٹ

؎ اللہ کے دربار میں غیر اللہ سے مانگنا خلاف قاعدہ اور نہایت بے ادبی کی بات ہے۔ اگر ایسی ہی مجبوری ہو تو مسجد سے باہر جاکر مانگے ۱۲۔ ؎ طبرانی کی روایت میں مُولی کو بھی لہسن اور پیاز کے ساتھ شمار کیا ہے ۱۲

وغیرہ پی کر بغیر مُنہ صاف کیے آنا یا کپڑوں سے پسینہ وغیرہ کی بدبُو دُور کیے بغیر مسجد میں آنا، ریح خارج کرنا (اِشباہ) اعتکاف کرنے والے کو بھی مسجد میں ریح خارج کرنے کی اجازت نہیں، اُس وقت مسجد سے باہر چلا جاوے (کلمۃُ الحق) مسجد کو راستہ بنانا (ہاں اگر سخت ضرورت پڑ جائے تو مسجد سے ہو کر نکل جانا جائز ہے) (عالم گیری) مسجد میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آکر اپنے لیے جگہ[1] حاصل کرنا (کتُبِ فقہ) مسجد میں بِلا ضرورت آوازوں کا بلند کرنا (مسجد میں ہر وقت ہر شخص کو سکون کے ساتھ عبادت کرنے کا حق ہے (بخاری و مسلم) مسجد میں دُنیا کی باتیں[2] کرنے کی غرض سے آنا اور پھر دنیا کی باتیں کرنا (بیہقی) مسجد میں جھگڑا کرنا (آدابُ المساجد) مسجد میں کوئی دُنیا کا کام کرنا (البتّہ اگر مسجد کی حفاظت کے لیے بیٹھے اور ساتھ اپنا کام بھی کرتا جائے تو مضائقہ نہیں) (عالم گیری) مسجد میں کسی جان دار کی تصویر رکھنا، لگانا (بخاری) مسجد کے پانی، چٹائی یا سقاوہ کی آگ وغیرہ کو اپنے (ذاتی) استعمال میں لانا یا لے جانا یا طاق، کھونٹی وغیرہ کو اپنے استعمال کے لیے خاص کر لینا (عالم گیری) مسجد کی کوئی چیز بلاضرورت مسجد سے باہر لے جانا (عالم گیری) اور مسجد میں ٹہلنا[3] (امداد الفتاویٰ)

---

[1] لیکن اگر کوئی درمیان میں خالی جگہ دیکھ کر (بلا تکلیف دیے) اگلی صف میں آئے تو اُسے جگہ دینے میں بُخل نہ کرنا چاہیے ورنہ جگہ نہ چھوڑیں، مِل کر بیٹھیں ۱۲ [2] اگر اتفاقیہ دُنیا کی کوئی ضروری بات کر لے تو مضائقہ نہیں (اشباہ) لیکن بہتر یہ ہے کہ اِس سے بھی بچے اور مسجد میں چھیڑ خانی اور ہنسی مذاق کرنا تو بڑا گناہ ہے ۱۲ [3] اگر بیٹھے بیٹھے تھکاوٹ محسوس ہونے پر ٹہلتے ہوئے ذکر کرنے لگے تو جائز ہے ۱۲۔

ناجائز ہے۔

مسجد[1] میں وضو یا کُلّی وغیرہ کرنا (عالم گیری) مسجد میں سائل کو دینا (شامی) (قومی چندہ کیا جا سکتا ہے) لین دین یا خرید و فروخت کرنا (عالم گیری) (البتہ اعتکاف کرنے والے کو بقدرِ ضرورت جائز ہے مگر فروخت کی جانے والی چیز مسجد میں نہ لائی جاوے) (دُر و شامی) مسجد کے دروازہ کا بند کرنا (دُر، ہدایہ) ہاں اگر نماز کا وقت نہ ہو اور سامانِ مسجد کے لیے کسی آدمی کے ذریعہ بھی حفاظت نہ کی جا سکے تو دروازہ بند کر لینا[2] جائز ہے (خلاصۃ الفتاوٰے) مسجد کے نزدیک شور و غل کرنا، آتش بازی چُھڑانا یا آلاتِ لہو راگ باجے اور ریڈیو وغیرہ بجانا یا بجتا ہوا لے کر گذرنا (دُرِّ مختار) مسجد کے غسل خانہ میں پیشاب، پاخانہ کرنا، پیر میں مٹی[3] وغیرہ لگ جائے تو اُس کو مسجد کی دیوار یا ستون وغیرہ سے پونچھنا (عالم گیری) مسجد میں اُنگلیاں چٹخانا (عالم گیری) جوں یا کھٹمل وغیرہ مار کر مسجد میں ڈال دینا (مراقی الفلاح وغیرہ) مکروہ تحریمی ہے۔ وضو کے بعد پانی کے قطرے مسجد میں جھاڑنا (ترمذی) (رومال وغیرہ سے پونچھنا چاہیے) مسجد میں ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال کر (گانٹھی لگا کر) بیٹھنا (ہدایہ) اور بال گرانا (فتوٰے) مکروہ تنزیہی ہے۔

[1] مسجد سے مراد وہ جگہ ہے جو خاص نماز کے لیے محدود ہو ۱۲

[2] یا اندرونِ مسجد بند کر لیا جائے اور بیرونِ مسجد ایک حصہ مسجد کا، کُھلا رہے تو یہ جائز ہے ۱۲ (خلاصہ)

[3] مساجد میں جوتے رکھنے کے لیے مناسب بندوبست ہونا چاہیے ۱۲

مسجد میں کھانا اور سونا بھی درست نہیں ہے البتہ مسافر اور معتکف کے لیے جائز ہے (اِشباہ) اور کوئی معذور ہو تو بہتر ہے کہ اُتنی دیر اعتکاف کی نیت کر لے (فتوے)

مسئلہ مسجد میں اتنے چھوٹے بچّوں اور پاگلوں کا داخل کرنا حرام ہے جن کی نجاست کا گمان غالب ہو ورنہ مکروہ (تنزیہی) ہے (اِشباہ)

مسئلہ مسجد میں (کسی اَور آدمی کے نماز یا تسبیح وغیرہ پڑھتے ہوئے) ذکرِ جہر اور آواز سے تلاوت وغیرہ کرنا ناجائز ہے (خلاصہ) مسئلہ مُقرِّر کے لیے جب کہ تقریر کا وقت مقرّر اور اعلان کیا ہوا ہو، تقریر کرنا جائز ہے۔ اِس صورت میں نماز والے کو وہاں سے کچھ فاصلہ پر جاکر نماز پڑھنی چاہیے ورنہ اگر نماز کا وقت ہے اور تقریر کا پہلے سے اعلان نہ تھا، لوگوں کو معلوم نہ تھا تو اب (تقریر شروع کر دینے میں) گناہ مقرِّر پر ہوگا کہ خلل کا سبب ہو رہا ہے (فتوے) مسئلہ نماز کے لیے ذکر و تسبیح یا اعتکاف کرنے والے کو جگہ کی تنگی کے سبب ہٹا دینا جائز ہے (قُنیہ) مسئلہ مسجد کا چراغ (یا بلب) تہائی رات تک جَلایا جاسکتا ہے، اِس کے بعد اگر کوئی شخص بیٹھے تو اپنا چراغ جَلاوے (خلاصہ) البتہ اگر اہلِ چندہ تصریحًا مزید اجازت دے دیں تو پھر جائز ہے مسئلہ خاص خاص راتوں مثلاً ختمِ قرآنِ رمضان میں زیادہ روشنی کرنا بدعت اور ناجائز ہے (اِشباہ) کہ مجوسیوں کی عبادت اور ہندوؤں کی دیوالی سے مُشابہت ہے، دوسرے چراغاں کی وجہ

سے مسجد کھیل تماشے کی جگہ بن جاتی ہے (آداب المساجد) **مسئلہ** مسجد کے در و دیوار اور فرش پر نقش و نگار بنانا جن سے نماز میں دھیان بٹتا ہو، بالخصوص محراب اور قبلہ کی دیوار پر زیادہ مکروہ (تحریمی) ہے (شامی، درر) اور مثل یہودیوں اور عیسائیوں کے زیادہ زینت اور گل کاریاں منع ہیں (ابوداؤد وغیرہ) البتہ اگر لکڑی یا گچ اور چونے کے نقش بنا لیے جائیں تو مضائقہ نہیں لیکن اِس کا بھی ترک کرنا اَولےٰ ہے اور خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے کہ جائز بیل بوٹوں میں روپیہ صرف کرنے سے بہتر یہ ہے کہ اُس کو فقراؤ مساکین پر صرف کیا جائے۔ **مسئلہ** مسجد کی دیواروں پر لکھنا درست نہیں (دُرِّ مختار) **مسئلہ** اگر مسجد کا فرش کسی جگہ سے نجس ہو جائے پھر دھوپ یا ہوا سے خشک ہو جائے تو نجاست کا اثر بوُ وغیرہ جاتی رہنے سے وہ پاک ہو جاتا ہے (شامی) البتہ پانی سے بھی دھو دینا بہتر ہے۔

شوہر کا ناراض اور بے پرواہ رہنا

بعد نماز عشا (عورت) گیارہ دانے سیاہ مرچ کے لے کر اوّل و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھ کے درمیان میں گیارہ تسبیح یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ کی پڑھے اور خاوند کے مہربان ہونے کا دھیان کرے۔ جب سب پڑھ چکے تو اُن سیاہ مرچوں پر دم کر کے تیز آگ میں ڈال دے اور اللہ تعالےٰ سے دُعا کرے کم سے کم چالیس روز کرے۔ اِن شاء اللہ تعالےٰ خاوند مہربان ہو جائے گا

ترجمہ اے مہربانی کرنے والے، اے محبت کرنے والے

مسجد کی نماز

علاوہ اِس کے کہ اسلام میں مسجدیں بنانے اور اُن میں نماز قائم کرنے کا حُکم ہے (بخاری و مسلم) اور مسجد میں نماز پڑھنے سے ثوابِ عظیم حاصل ہوتا ہے (احمد، ابوداؤد) مسجد میں آدمی بالکل یک سوئی اور دل جمعی سے یادِ خدا میں مشغول ہوسکتا ہے اور ایسا سکون و اطمینان پاتا ہے جو گھر میں یا کسی عام جگہ ممکن نہیں۔ اِس سے قومی اِتّحاد و اجتماع کا بھی بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

'مسجد میں نماز پڑھنے سے رِیاکاری اور ظاہرداری ہوتی ہے' یہ خیال غلط ہے اِس لیے کہ اِسلام نے تو خود ہی رِیاکاری اور ظاہرداری کی بے انتہا مذمّت اور ممانعت کی ہے۔ نماز ہی میں نہیں بلکہ مسلمان کو حُکم ہے کہ وہ کسی کام میں بھی نمود[1] و نمائش کو دخل نہ دے اور جو کچھ کرے خالصتًہ لوجہِ اللہ[2] کرے، تاہم اگر کسی طرح نمازِ مسجد میں رِیاکاری کا شُبہ ہو بھی، تو بھی اِس احتمال سے اُن فوائد کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جو اُس میں مُضمَر[3] ہیں۔

بے شک نماز کا تعلّق دل سے ہے اور اُس کے ارکان کی بجا آوری اظہار سے بے نیاز[4] ہے مگر جس طرح رِیا کا اعتراض عباداتِ ظاہری پر وارِد[5] ہوتا ہے اِسی طرح خود پسندی کا احتمال اُس دِلی

---

[1] دکھاوا ۱۲ [2] خالص اللہ کے لیے ۱۲ [3] چُھپے ہوئے ۱۲ [4] بے ضرورت ۱۲ [5] آنے والا ۱۲

کیفیت پر بھی ہو سکتا ہے جو تنہا یا چھپ کر نماز پڑھنے کی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے بلکہ اِس صورت میں رِیا کی بہ نسبت خود پسندی کا زیادہ اندیشہ ہے کیوں کہ اگر ایک نماز گزار رِیا کار ہو بھی تو زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ وہ بعض وقت بعض لوگوں کو دکھانے کے لیے شرما شرمی نماز پڑھ لے اور قابلِ عتاب[۱] ہو جائے مگر اِتنا تو نہیں جتنا وہ آدمی قابلِ نفریں[۲] ہے جو اپنی پوشیدہ اطاعت شعاری اور نیکوکاری پر دل ہی دل میں ناز کرتا ہے اور لوگوں کو رِیا کار سمجھ کر اُنھیں حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے کہ بارگاہِ کبریائی[۳] میں بندہ کا عُجب[۴] اور تکبّر بہت بڑا گناہ ہے۔

پس عبادتِ خداوندی میں خدا اور رسولؐ کے حکم کے سامنے اپنی رائے کو دخل دینا مناسب نہیں کہ یہ شیطان اور نفس کی طرف سے دھوکہ ہے جس میں نقصان کے سوا کچھ نہیں۔

تمام کاروبار اور اہل و عیال[۵] کو چھوڑ کر اَوقاتِ نماز میں محض نماز کی خاطر مسجد کی طرف جانا، اُس شخص کے اخلاصِ دین اور دل سے اپنے رب کی اطاعت کی دلیل ہے چناں چہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب ایک شخص نے وضو کیا اور اچھے طور پر کیا پھر مسجد کی طرف خاص نماز ہی کے لیے چلا تو اِس کی وجہ سے ہر ہر قدم پر اُس کا ایک درجہ بلند اور ایک گناہ کم ہوتا چلا جاتا ہے اور ایک روایت

[۱،۲] ملامت ۱۲ [۳] بزرگی ۱۲ [۴] خود پسندی ۱۲ [۵] بیوی بچے ۱۲

میں ہے کہ اُس کے ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں (منتخب الکنز) پھر جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے تو جب تک وہ اپنی نماز میں رہتا ہے اُس کے لیے فرشتے دُعا کرتے رہتے ہیں کہ اے خدا اِس پر فضل کر اے خدا اِس پر رحم کر، اور جب تک تم میں سے کوئی نماز کے انتظار میں رہتا ہے، اُس کا وہ وقت نماز ہی میں شمار ہوتا ہے (مشکوٰۃ)

مسئلہ جو مسجد گھر کے نزدیک ہو اُس میں نماز پڑھنے کا حق ہے اگر دو مسجدیں برابر فاصلہ پر ہوں تو اُن میں سے جو پُرانی ہو اُس میں نماز پڑھے (دُرِ مختار) مسئلہ اگر اپنے محلّہ کی مسجد میں تکبیرِ اولے یا ایک دو رکعتیں فوت ہو جانے کا گمان ہو تب بھی افضل یہی ہے کہ اپنے محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھے، دوسری مسجد میں نہ جائے اگرچہ وہاں پُوری جماعت مل سکتی ہو (خلاصۃ الفتاوے) مسئلہ حرام کمائی سے بنائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھنا مکروہ (تحریمی) ہے (عزیز الفتاوے)

دماغی کام کرنے والے

بادام ۵ عدد منقّٰے ۷ عدد دکھنی (سفید) مرچ ۳ عدد باریک پیس کر چٹنی بنائیں یا باریک چبا کر کھائیں۔ صبح اور رات کو (سوتے وقت) استعمال کریں۔ مقوّیِ دماغ ہے۔ مزاج کی رعایت سے مقدار کم و بیش کرلیں یا ایک وقت (صبح کو) استعمال کرلیا کریں تو بھی مناسب ہے (طبِ یونانی)

(حصۂ اوّل ختم ہوا)

مسجدوں کے ثوابات

سب سے بڑا مرتبہ مسجد الحرام (خانۂ کعبہ) کا ہے۔ جو شخص اُس میں ایک نماز پڑھتا ہے اُس کو ایک لاکھ نمازوں کا ثواب مِلتا ہے، اِس کے بعد مسجدِ نبویؐ اور مسجدِ اقصٰے (بیت المقدّس) کا کہ اُن میں ایک نماز پڑھنے والے کو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب مِلتا ہے، پھر شہر کی جامع مسجد کا کہ اُس میں ایک نماز کے بدلے پانچ سَو نمازوں کا، پھر محلِّہ کی مسجد کا کہ اُس میں پچّیس نمازوں کا ثواب مِلتا ہے (مشکوٰۃ)

گھروں میں مسجد بنانا

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے، اپنے گھروں میں بھی اپنی نمازوں میں سے کچھ پڑھا کرو اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ (بخاری و مسلم) چُناں چہ سُنّت ہے کہ اپنے گھر میں کوئی خاص جگہ نماز کے لیے بنالی جائے، اُس کو پاک صاف رکھا جائے اور اُس میں خوش بُو مہکائی جائے۔ حدیث (ابوداؤد و ترمذی) میں اُس جگہ کو مسجد کہا گیا ہے۔ اگرچہ عام اجازتِ نماز نہ ہونے کی وجہ سے وہ جگہ بالکل مسجد کے حکم میں نہیں ہوگی البتہ عورتیں وہاں نماز پڑھنے کے علاوہ اعتکاف کرسکتی ہیں اور مرد

عہ یہ ثوابات نزدیک ہونے کی صورت میں ہیں البتہ جمعہ کی نماز جامع مسجد ہی میں پڑھنا افضل ہے ۱۲

(مؤکدہ و غیر مؤکدہ) سنّتیں اور نفلیں پڑھ سکتے ہیں (خلاصہ) نیز اگر اتفاقیہ وہاں جماعتِ نماز کی جائے تو ' مکان کی طرح ' جائے امام اور صفیں ملاکر قائم کرنا صحتِ اقتدا کے لیے شرط ہے (ردّالمحتار وغیرہ)

جنازہ گاہ اور عیدگاہ کا حُکم

جو مسجد نمازِ جنازہ یا نمازِ عید کے لیے بنائی جائے، اُس میں 'برخلاف مکان کے' صفیں مِلاکر قائم کرنا صحتِ اقتدا کے لیے شرط نہیں (دُرِّمختار) اگرچہ بِلاعُذر صفوں کے درمیان فاصلہ چھوڑنا وہاں بھی مناسب نہیں ہے کہ حدیث میں صفیں مِلانے اور خالی جگہیں پُر کرنے کا حُکم آیا ہے (مشکوٰۃ)

گھر کی مسجد، جنازہ گاہ اور عیدگاہ کا اَور مسائل میں مساجد کا سا حکم نہیں کہ اکثر احکام میں اِن کا حکم مسجد کے خلاف ہے مثلاً حیض و نفاس والی عورتیں اور ناپاک مرد و عورت اِن میں داخل ہو سکتے ہیں گو احتراماً اِس سے پرہیز ہی کرنا چاہیے

(بحر، خلاصہ و عالم گیری)

سرسوں کا تیل اور بہت باریک پِسا ہوا نمک مِلائیں اور رات کو سونے سے پہلے اُنگلی سے دانتوں پر مَل کر رال ٹپکائیں اور صبح کو کُلّی کر کے مُنہ صاف کرلیا کریں تو دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کے لیے مُفید ہے (طبِ یونانی)

نماز کا اِحترام

جب اذان ہو رہی ہو یا نماز ہو رہی ہو، اُس وقت بچّوں یا بڑوں کا شور و غُل کرنا، ریڈیو وغیرہ بجانا یا اَور کسی طرح آواز بلند کرنا دین کے خاص شِعار نماز کے احترام کے خلاف ہے کہ اِس سے نماز پڑھنے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے خصوصًا جماعت کے وقت بہت حرج ہوتا ہے۔ علماءِ کرام نے تو ذِکرُ اللہ اور تلاوتِ قرآن تک کو ایسی حالت میں منع لکھا ہے جب کہ اُس سے ایک نمازی کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہو اِس قسم کی حرکتیں وہی لوگ کرسکتے ہیں جنھیں اپنے دین اور مذہب سے واقفیّت اور تعلق نہ ہو۔ اُن کی اِس قسم کی حرکتیں زمانۂ جاہلیّت کے کفّارِ مکّہ کے مشابہ ہیں جس کا ذکر قرآنِ کریم نے اِن الفاظ میں کیا ہے وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ط (اور جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو وہ لوگ اُس کے ساتھ ہنسی اور کھیل کرتے ہیں) (مآئدہ)

اور نماز کے اوقات میں خانۂ کعبہ میں آکر مسلمانوں کی نماز میں خلل ڈالنے کے لیے شور مچاتے تھے وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ط (اور اُن کی نماز خانۂ کعبہ کے پاس صرف یہ تھی، سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا) (انفال) پس نماز کے اَوقات میں نماز میں خلل ڈالنے والی ہر حرکت منع ہے خصوصًا کھیل تماشے کی چیزیں کہ اِن آلات کو گُمراہی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے (لقمان)

بلند آوازیں

ریڈیو، ٹیلی ویژن، لاؤڈ اِسپیکر، ریکارڈنگ اور گانے بجانے کی بلند آواز سے نمازیوں یا غیر نمازیوں اور بیماروں کو تکلیف دینا گناہِ کبیرہ ہونے کے علاوہ سنگین[1] حق العباد بھی ہے کیوں کہ جتنے آدمی اُس کی آواز سُن کر گنہگار ہوں گے (علاوہ اپنے گناہ کے) اُن سب کا مجموعی گناہ بھی اُس شخص کو ہوگا اور اُن کے (الگ الگ) گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی (مشکوٰۃ) پھر کس کس کا حساب قیامت کے روز چُکاوے گا۔ شریعت میں اپنی عبادت سے بھی کسی کو اذیت پہنچانے کی اجازت نہیں ہے اور حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم اِس کا خاص اہتمام فرماتے تھے (کفّ الاذٰے) چہ جائے کہ فواحش[2] کے اِرتکاب[3] سے اِتنا بڑا وبال اپنے اوپر لیا جائے۔

اِسی طرح بالخصوص فجر میں جب کہ لوگوں کے سونے کا وقت ابھی باقی ہوتا ہے، بلند آواز سے یا لاؤڈ اِسپیکر سے کلمہ کلام پڑھنا اور بہت پہلے اذان دینا نبیِّ رحمت ﷺ کی اُمّت میں ہوکر باعثِ زحمت[4] ہی بننا ہے جو آقائے نامدار ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے طریق کے خلاف ہے۔

---

[1] سخت ۱۲ [2] بہت بُرے کام ۱۲ [3] عمل ۱۲ [4] از روئے احکام ہر قسم کی ایذا رسانی سے بچنا چاہیے ۱۲

جماعت کا بیان

جماعت سے نماز پڑھنا (مُردوں کے لیے) واجب اور نماز کی تکمیل میں ایک اعلےٰ درجہ کی شرط ہے۔ حضور نبیِ کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے حتّے الامکان اِس کو ترک نہیں فرمایا یہاں تک کہ ایک دفعہ حالتِ مرض میں جب آپؐ کو خود چلنے کی قوّت نہ تھی تو دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے اور جماعت سے نماز پڑھی تارکِ جماعت[عہ] پر آپؐ کو بہت غصّہ آتا تھا اور سخت سے سخت سزا دینے کو آپؐ کا جی چاہتا تھا (بخاری ومسلم)

قولہٗ تعالےٰ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ مل کر) (بقرہ) اِس آیت میں صریح[عہ] حکم جماعت سے نماز پڑھنے کا ہے (تفسیر کبیر، جلالین وغیرہ)

جماعت کی ضرورت

نماز بجائے خود ایک زبردست چیز ہے۔ یہ انسان میں بندگی کا کمال پیدا کرتی ہے اور ایسی تمام صفتیں آدمی کے اندر پیدا کرتی ہے جو اُس کے صحیح معنوں میں خدا کا بندہ بننے کے لیے ضروری ہیں لیکن غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ انسان اپنی جگہ کتنا ہی کامل ہو، وہ اکیلا

عہ جماعت کا ترک کرنے والا ۱۲ عہ صاف ۱۲

خدا کی بندگی کا پُورا حق ادا نہیں کر سکتا جب تک کہ دوسرے بندے بھی اُس کے مددگار نہ ہوں اور جب سب لوگ خدا کے احکام بجا لانے میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں تو سب فرماں بردار بندے بن سکتے ہیں۔

قرآن پاک کے مطالعہ سے بھی یہ حُکم مِلتا ہے کہ ہم خود مطیع و فرماں بردار بندے بنیں اور دوسروں کو بھی خدا کے مطیع اور فرماں بردار بندے بنانے کی کوشش کریں، خدا کا دین پھیلائیں اور شیطانی فضا مٹائیں۔ یہ ایسا زبردست کام ہے جسے اکیلا مسلمان انجام نہیں دے سکتا اور انفرادی طور پر شیطانی تنظیم اور طاقت کو نیچا نہیں دکھایا جا سکتا اِس لیے ضروری ہے کہ مسلمان خدا اور رسولؐ کے حُکم کے مطابق جماعت کی نماز کا پورا پورا اہتمام کریں اور اِس طرح منظّم ہو کر کلمۂ حق کو دُنیا میں بلند کریں۔

ظاہر ہے کہ اگر سب مسلمان اِس تبلیغی حُکم پر عمل کریں اور جماعت کی نماز پر جیسا کہ حق ہے، پابندی کریں تو وہ خود بخود اِس خدائی تنظیم کے ذریعہ خدائی فوج یا ایک زبردست قوم بن سکتے ہیں اور دُنیا پر چھا سکتے ہیں۔

مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا سے مسلمان محفوظ رہیں (ترمذی)

ایک خاص مصلحت

جماعت کے حکم میں یہ مصلحت بھی ہے کہ تارکِ نماز کو اِس عُذر کا موقع نہ ملے کہ میں نے گھر میں نماز پڑھ لی ہے، پھر اُس پر کچھ باز پُرسؔ نہ ہو سکے۔

جماعت کے فائدے

حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جماعت سے نماز پڑھنے پر تنہا نماز سے ستّائیس درجے زیادہ ثواب ملتا ہے (مشکوٰۃ)

جب آدمی نماز پڑھے اور اُس کا نفع بھی حاصل کرنا چاہے تو معمولی سی بات پر کیوں تنہا نماز پڑھ لے اور جماعت میں حاضر نہ ہو کہ اِتنا بڑا ثواب حاصل ہوتا ہے جس میں نہ کچھ مشقّت ہے، نہ دِقت، صرف ہمّت کی ضرورت ہے۔

جماعت میں حاضر ہونے سے ایک دوسرے کی خیریت و حالات کا علم ہوجاتا ہے۔ دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق اور رغبت پیدا ہوتی ہے۔ نماز میں دل لگتا ہے نیز تجربہ ہے کہ جماعت کی نماز ہلکی پڑھی جاتی ہے اور تنہا نماز بھاری محسوس ہوتی ہے۔ جماعت سے نماز پڑھنے کے بعد ایک خاص طمانیتؔ حاصل ہوتی ہے۔

عہ پوچھ گچھ ۱۲ عہ اطمینان ۱۲

فرشتوں اور نیک لوگوں کی برکت سے گنہگاروں کی بھی نماز اور دُعا قبول ہوجاتی ہے۔ ناواقفوں کو واقف لوگوں سے مسائل پوچھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ وعظ و نصیحت کرنے اور سُننے کا موقع مِلتا ہے۔ جماعت کی نماز اطاعتِ امیرعہ کا درس دیتی ہے اور پنج گانہ نمازوں میں محلّہ کی مسجد میں، ہفتہ وار جامع مسجد میں، سال میں دو دفعہ عیدگاہ میں اور حج کرنے والے تمام دُنیا کے مسلمانوں کا سالانہ بیتُ اللہ شریف میں جمع ہونا، اسلامی مساوات، بلندی اور شان و شوکت کو ظاہر کرتا اور اجتماعی مرکزیّت پیدا کرتا ہے اِس سے دینی اُخوّت ایمانی محبّت اور قومی اتّحاد کا پُور اظہار اور استحکامعہ ہوتا ہے وغیرہ

تنہا نماز پڑھنے سے دو آدمیوں کی جماعت بہتر ہے اور دو آدمیوں کی جماعت سے تین آدمیوں کی جماعت بہتر ہے، پھر جتنی بڑی (نمازیوں کی) جماعت ہوتی ہے اُتنی ہی اللہ تعالےٰ کو زیادہ محبوب ہوتی ہے (ابوداؤد ونسائی)

جتنی دُور سے کسی کو مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آنا پڑتا ہے اُتنا ہی زیادہ ثواب مِلتا ہے (مشکوٰۃ)

جس شخص نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی اُس نے گویا آدھی رات تک عبادت کی اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے ادا کی اُس نے گویا ساری رات عبادت کی (مسلم) چُوں کہ عشا اور فجر کا وقت عموماً لوگوں کے سونے اور آرام کرنے کا ہوتا ہے اور اُس وقت نماز کے لیے

عہ اِس لیے امام میں اِمارتی اور تنظیمی اوصاف بھی ہونے چاہییں ۱۲ عہ مضبوطی ۱۲

اُٹھنا طبیعت پر گراں ہوتا ہے اِس لیے حدیث میں اِن نمازوں کو جماعت سے پڑھنے کا بہت ثواب آیا ہے۔ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں نماز کے لیے جائے اور وہاں پہنچ کر معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی ہے تو بھی اُس کو جماعت کا ثواب مِل جاتا ہے (ابوداؤد) اللہ تعالےٰ کا کِس قدر انعام و احسان ہے کہ محض نیت اور کوشش سے جماعت کا ثواب دے دیا جاتا ہے اگرچہ جماعت نہ مل سکے۔

چالیس دن تک اِخلاص کے ساتھ اِس طرح نمازِ باجماعت پڑھنے والے کو کہ اُس کی تکبیرِ اولےٰ فوت نہ ہو، دوزخ اور نفاق دونوں سے بَری کر دیا جاتا ہے (ترمذی) کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کی برسوں بھی تکبیر اولےٰ فوت نہیں ہوتی۔ حضرت محمّد بن سَماعہؒ (ایک بزرگ) کے متعلّق لکھا ہے کہ چالیس سال میں ایک مرتبہ کے علاوہ اُن کی تکبیرِ اولےٰ فوت نہیں ہوئی (فوائدِ بہیّہ)

مسئلہ اعلےٰ درجہ یہ ہے کہ شروع کی تکبیر ہی سے شرکتِ جماعت ہو جائے ورنہ پہلی رکعت میں شامل ہونے تک تکبیرِ اولےٰ کا ثواب مِل جاتا ہے (امداد الفتاوےٰ، شامی)

عورت کو اپنے خاوند کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے اور اُس کی فرماں برداری وخوش نودی کے کام کرنے میں (مَردوں کی عبادات) نمازِ جماعت، جمعہ، عیدین اور جہاد کے برابر ثواب مِلتا ہے (اسد الغابہ)

جماعت کا چھوڑنا

رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، سراسر ظلم ہے اور کُفر ہے اور نِفاق ہے (اُس شخص کا فعل) جو اللہ کے مُنادی (مؤذّن) کی آواز سُنے اور نماز کو نہ جائے (طبرانی) یعنی مسلمان سے بعیدؔ ہے کہ وہ اذان سُنے اور نماز کو نہ جائے۔

نیز ارشاد ہے، جو شخص اذان سُن کر نماز کو نہ جائے اور اُسے کوئی عُذر بھی نہ ہو تو اُس کی وہ نماز جو تنہا پڑھی ہے، قبول نہ ہوگی۔ صحابہؓ نے دریافت کیا کہ وہ عُذر کیا ہے، فرمایا، مرض ہو یا کوئی خوف ہو (مشکوٰۃ) قبول نہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اُس نماز پر جو ثواب اور انعام خدا تعالٰے کی طرف سے ہوتا، وہ نہ ہوگا اگرچہ فرض ذمّہ سے اُتر جائے گا۔

مسئلہ مسافر کو اگر گاڑی دوسری مِل سکتی ہو تو جماعت کا چھوڑنا درست نہیں (علم الفقہ)

بزرگوں کے یہاں جماعت کی قدر و قیمت

حضرت عمرؓ کی ایک دفعہ ایک نماز جماعت سے رہ گئی۔ اُس کے کفارہ میں آپ نے اپنا ایک باغ کھجوروں کا جو بہت گراںؔ قیمت تھا خیرات کر دیا۔

عہ دُور ۱۲ عہ بہت قیمتی ۱۲

حضرت عبداللہ ابنِ عمرؓ کے متعلق لکھا ہے کہ اگر کسی وقت آپ کو جماعت نہ ملتی تو ماتم داروں کی طرح بیٹھ جاتے اور غم کرتے حتّٰے کہ کھانا پینا چھوٹ جاتا۔

حضرت تمیم انصاریؓ ایک رات اتّفاقیہ سو گئے تو عشا کی جماعت چھوٹ گئی۔ آپ نے عہد کیا کہ اِس کی تلافی میں ایک سال تک رات کو نہ سوؤں گا، پھر آپ سال بھر تک رات کو نہیں سوئے۔

حضرت فُضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں، بخدا میرے نزدیک ایک جماعت کا چھُوٹنا اپنے عاقل، بالغ اور نیک بیٹے کے مرنے سے کم نہیں بلکہ اِس سے زیادہ اندوہ ناکعہ ہے۔

اللہ اللہ، کیسے قدر دان لوگ تھے۔

کہتے ہیں کہ اِن حضراتِ کرام میں سے کسی کی (جماعت کی) تکبیرِ اولٰے فوت ہو جاتی تو تین دن تک اُس کا رنج کرتے تھے اور جس کی جماعت جاتی رہتی تو سات دن تک اُس کا افسوس کرتے اور تعزیتعہ کرتے تھے (احیاء العُلوم وغیرہ)

یعنی عرصہ تک اُس کا اثر اور افسوس رہتا تھا۔

عہ رنج دینے والا ۱۲ عہ فوت شدہ پر اظہارِ افسوس کرنا ۱۲

امتحانِ آخرت کے دو سوال
ظاہر اور باطن

ترکِ جماعت پر حضورؐ کی ناراضگی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، بے شک میرے دل میں یہ اِرادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کرے پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں اُن کے گھروں پر جاؤں جو نمازِ جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور اُن کے گھروں کو جَلادوں (بخاری) مگر اُن کے بیوی بچّوں کا خیال آتا ہے۔ (مسلم)

غور کا مقام ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کو باوجود اُس شفقت اور رحمت کے جو اُمّت کے حال پر تھی اور کسی شخص کی ادنےٰ سی تکلیف بھی گوارا نہ تھی، اُن لوگوں پر جو گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں، اِس قدر غصہ ہے کہ اُن کے گھروں میں آگ لگا دینے کو بھی آمادہ ہیں۔

فائدہ اوقات کی پابندی کے لیے خصوصًا نمازِ جماعت کے لیے ٹائم پیس کا الارم بھی خوب چیز ہے۔ اگر ضرورت پڑے تو اِس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

کتب، تقدیر، موت، قبر، صوُر، قیامت، میزان، پُل صراط، کوثر
جنّت و دوزخ، حور و غلمان، ملائکہ و انبیاءؑ اور
دیدارِ الٰہی برحق ہیں (قرآن وحدیث)

ترکِ جماعت کے عُذرات

اِن عُذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں مگر ادا کرلے تو بہتر ہے، نہ ادا کرنے میں ثوابِ جماعت سے محروم رہے گا۔

۱۔ بقدرِ سَتر پوشی کے لباس نہ ہونا ۲۔ راستہ میں سخت کیچڑ ہونا ۳۔ سخت بارش ہونا ۴۔ سخت سردی ہونا جس سے کسی بیماری کے پیدا ہونے یا بڑھ جانے کا اندیشہ ہو ۵۔ سخت اندھیرا ہونا کہ راستہ نہ دکھلائی دیتا ہو اور روشنی کا سامان نہ ہو ۶۔ مسجد میں جانے میں مال و اسباب کے چوری ہو جانے کا خوف ہونا ۷۔ کسی دشمن کے مِل جانے کا خوف ہونا ۸۔ کسی قرض خواہ کے ملنے اور اُس سے تکلیف پہنچنے کا خوف ہونا بشرطے کہ اُس کے قرض کے ادا کرنے پر (اُس وقت) قادر[ع] نہ ہو ۹۔ کسی بیمار کی تیمارداری کرنا کہ اُس کے جماعت میں چلے جانے سے مریض کی تکلیف کا اندیشہ ہو ۱۰۔ شدّت کی بھوک لگنا اور کھانا تیار ہو جانا ۱۱۔ پیشاب یا پاخانہ کا زور معلوم ہونا ۱۲۔ کسی فوری سفر میں ریل وغیرہ کے نکل جانے کا اندیشہ ہونا ۱۳۔ کوئی ایسی بیماری ہونا جس سے چل پھر نہ سکے، غرض کہ کسی عُذر یا مجبوری کی حالت میں جماعت کا ترک کرنا جائز ہے (دُرِّ مختار و عالم گیری)

ع قدرت رکھنے والا ۱۲

اِمامت کا بیان

اِمامت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک اِمامتِ کُبریٰ[1] جو لوگوں کی دین و دنیا کی رہبری کے لیے بطور نیابت کے آں حضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم کی طرف سے ہوتی ہے۔ دوسری اِمامتِ صُغریٰ[2] جو نمازیوں کا پیش نماز[3] بننے کی صورت میں ہوتی ہے۔

نماز کی اِمامت کا بھی بڑا ثواب ہے چُناں چہ ارشاد فرمایا جناب رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے، جو اِمام اپنے مُقتدیوں کو اچھّی طرح نماز پڑھاتے ہیں اور یہ سمجھ کر پڑھاتے ہیں کہ ہم اپنے مُقتدیوں کی نماز کے ضامن[4] ہیں، اُن کو (اپنی نماز کا بھی ثواب مِلتا ہے اور) تمام مقتدیوں کی نماز کا بھی ثواب دیا جاتا ہے اور مقتدیوں کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں کی جاتی (طبرانی) ایسے امام جن سے اُن کے مقتدی خوش ہوں، قیامت میں مُشک کے ٹیلوں پر ہوں گے اور اُن کو قیامت کے روز کوئی گھبراہٹ نہ ہوگی (ترمذی)

امامت کے لیے وہ شخص بہتر ہے جو نماز کی صحت اور فساد کے مسائل جانتا ہو، متّقی[5] ہو، قراءتِ مسنونہ سے واقف ہو، زیادہ عمر والا ہو خوش خُلق ہو۔ اگر ایسے اَوصاف والا امام نہ مل سکے تو جو قابلِ ترجیح ہو اور جس شخص کی طرف زیادہ لوگوں کی رائے ہو اُسے اِمام بناویں (دُرِّمختار وغیرہ)

---

[1] بڑی ۱۲ [2] چھوٹی ۱۲ [3] اِمام ۱۲ [4] ذمّہ دار ۱۲ [5] پرہیزگار ۱۲

مسئلہ[۱] بادشاہِ اسلام یا اُس کے نائب یا حاکمِ شرع کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا حق نہیں (ردُّ المحتار) اور وہ نہ ہو تو جس کو حاضرین مِل کے امام بنالیں اُس کے پیچھے نماز جائز ہے (فتوٰے)

مسئلہ[۲] نابالغ کے پیچھے بالغ (مرد یا عورت) کی کوئی نماز درست نہیں[۲] (شامی) مسئلہ[۳] نابالغ بضرورت تراویح میں 'سامع' بن[۳] سکتا ہے اور فرض و واجب نماز میں وہ لقمہ دے تو لینے سے نماز فاسد نہ ہو گی (زیلعی) مسئلہ[۴] بالغ لڑکے کے پیچھے 'جس کے داڑھی نہ نِکلی ہو' نماز درست ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ[۵] جو شخص داڑھی[۴] مُنڈاتا ہو یا کٹاتا ہو اُس کے پیچھے نماز مکروہ (تحریمی) ہوتی ہے (شامی) مسئلہ[۶] فاسق[۵] اور بدعتی کا امام بنانا مکروہ (تحریمی) ہے، ہاں اگر خدانخواستہ ایسے لوگوں کے سِوا کوئی دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں اِسی طرح اگر بدعتی اور فاسق زوردار ہوں کہ اُن کے ہٹانے پر قدرت نہ ہو یا فتنۂ عظیم برپا ہوتا ہو تو بھی مقتدیوں پر کراہت نہیں کہ تنہا سے اُس کے پیچھے پڑھ لینا بہتر ہے (دُرِّ مختار وغیرہ)

---

[۱] جب کہ یہ لوگ بقدرِ ضرورت طریقۂ نماز سے واقف ہوں ۱۲

[۲] البتہ نابالغ کے پیچھے نابالغ کی اقتدا درست ہے ۱۲ (ہندیہ)

[۳] لیکن ترتیباً اُسے پیچھے یا صف کے ایک طرف کھڑا ہونا چاہیے اور بغیر مجبوری کے بالغوں کے درمیان نہ کھڑا کریں ۱۲

[۴] داڑھی رکھنا واجب ہے اور مُنڈانا اور کٹانا (ٹھوڑی کے نیچے ایک مُشت سے کم کرنا) حرام ہے ۱۲ (بخاری و مسلم۔ دُرِّ مختار) [۵] گناہِ کبیرہ کرنے والا مثلاً سود خوار ۱۲

مسئلہ جس امام کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ (تحریمی) ہے، اگر اُس کے پیچھے پڑھ لی جائے تو نماز ہو جائے گی اور جماعت کا ثواب بھی مل جائے گا لیکن اُس قدر ثواب نہ ملے گا جتنا پابندِ شرع کے پیچھے پڑھنے سے ملتا بہرحال لوٹانے کی ضرورت نہیں لیکن اُس کے پیچھے پڑھنے سے دوسری مسجد میں پابندِ شرع امام کے پیچھے نماز پڑھنا بہتر ہے کہ بِلا کراہت نماز ہوگی اور ثواب بھی زیادہ ملے گا اگرچہ پہلی مسجد میں بکراہت نماز ہو جائے گی (عالم گیری وغیرہ)

مسئلہ جس شخص کی بدعات کُفر و شرک کی حد تک پہنچی ہوئی ہوں ایسے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں، اگر پڑھ لے تو اُس کا لوٹانا ضروری ہے (عزیز الفتاوٰے) **مسئلہ**[۹] غیر مُقلِّد بہت طرح کے ہیں۔ بعضے ایسے ہیں کہ اُن کے پیچھے نماز پڑھنا خلافِ احتیاط یا مکروہ تحریمی ہے یا بالکل نہیں ہوتی، چوں کہ پورا حال معلوم ہونا بر وقت مشکل ہے اِس لیے احتیاطًا غیر مقلّد کے پیچھے نماز[عہ] نہ پڑھنا چاہیے (امداد الفتاوٰے) **مسئلہ** غیر معذور کی اِقتدا معذور کے پیچھے (مثل اُس شخص کے جس کو مسلسل پیشاب آنے کی شکایت ہو) درست نہیں (عالم گیری) **مسئلہ** معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عُذر والے

عہ غیر مقلّد (اہلِ حدیث) کے یہاں یہ مسائل مخدوش ہیں مثلاً منی پاک ہے، خون یا پیپ وغیرہ کے نکل کر بہ جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اگر ریح کی آواز سُنائی نہ دے یا بدبُو نہ آئے (اگرچہ ہوا خارج ہو جائے) تو وضو نہیں ٹوٹتا اور (سوتی) جرابوں پر مسح جائز ہے وغیرہ ۱۲ (بلاغ المبین)

کی امامت کرسکتا ہے، کم عُذر والے کی امامت نہیں کرسکتا (عالمگیری وغیرہ)
مسئلہ[12] نابینا کا امامت کرنا مکروہ[عہ] (تنزیہی) ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ[13] جس شخص سے صحیح حروف نہ ادا ہوتے ہوں مثلاً س کو ث یا ق کو ك پڑھتا ہو یا کسی اَور حرف میں ایسا ہی فرق ہوتا ہو تو اُس کے پیچھے صاف اور صحیح پڑھنے والے کی نماز درست نہیں۔ اگر پوری نماز میں ایک آدھ حرف ایسا واقع ہو جائے تو اقتدا درست ہو جائے گی (دُرِّ مختار)

مسئلہ[14] بے رضا مندی قوم کے کسی کا امامت کرنا مکروہ (تحریمی) ہے (ابوداؤد) البتہ اگر امامت کے اوصاف اُس میں سب سے زیادہ پائے جاتے ہوں تو پھر اُس کے اُوپر کچھ کراہت نہیں بلکہ جو اُس کی امامت سے ناراض ہو، وہی غلطی پر ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ[15] مقرّر امام کی موجودگی میں دوسرے کو نماز پڑھانا مناسب نہیں، ہاں اگر وہ کسی کو اجازت دے دے تو پھر درست ہے (امداد الفتاوٰے)

مسئلہ[16] اگر مُقرّر امام بروقت موجود نہ ہو اور کوئی دوسرا شخص امامت کے لیے کھڑا کر دیا جائے پھر اصل امام آجائے تو اُس وقت یہ شخص ہٹے یا نہ ہٹے، دونوں صورتیں درست ہیں (بخاری)

مسئلہ[17] پگڑی باندھ کر نماز پڑھنا اور پڑھانا افضل ہے مگر اِس کو امامت کے لیے لازمی سمجھنا غلط ہے البتہ جو شخص صرف ٹوپی سے بازار اور مجمعِ احباب میں جانا بُرا سمجھتا ہو اُس کو بغیر پگڑی کے نماز پڑھنا مکروہ (تنزیہی) ہے (اغلاط العوام)

عہ جب کہ حاضرین میں نابینا سے افضل شخص قابلِ امامت موجود ہو ۱۲ (مراقی)

مسئلہ[۱۸] امامت کا معاوضہ[۱] لینا جائز نہیں البتہ اپنے آنے اور جانے کے عوض یا پابندیِ وقت کے بدلہ میں لے لیا جائے تو مضائقہ نہیں فقہاءِ متاخرین[۲] نے جوازِ[۳] اُجرت کے لیے یہ حیلہ[۴] لکھا ہے (دُرِّ مختار)

مسئلہ[۱۹] اذان دینے اور امامت کرنے پر اِس طرح اُجرت لینا جائز ہے لیکن تراویح میں قرآن شریف سُننے اور سُنانے پر کچھ لینا اور دینا بہر صورت ناجائز ہے (وعظ التذکیر) اگرچہ اِس صورت میں تراویح پڑھنے والوں کی تراویح اور ناجائز طور پر معاوضہ لینے پر اذان اور نماز درست ہو جائے گی (انفاسِ عیسٰے وغیرہ)

دھوکہ دینا اور ملاوٹ کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے (مسلم) دھوکہ خواہ لین دین میں ہو خرید و فروخت میں ہو یا کسی معاملہ میں ہو، سب بُرا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے روز دودھ میں ملاوٹ کرنے والے سے کہا جائے گا کہ (اِس میں سے دودھ اور پانی) دونوں کو الگ الگ کردے (بیہقی) اُس وقت وہ عاجز ہو جائے گا اور عذاب کا نشانہ بنے گا

دودھ کا ذکر بطور مثال کے ہے ورنہ ہر قسم کی آمیزش اور دھوکہ دہی پر آخرت کی گرفت اور عذاب ہوگا

---

[۱] اُجرت ۱۲ [۲] اخیر زمانہ کے علماء ۱۲ [۳] جائز ہونا ۱۲ [۴] بہانہ ۱۲

نمازِ باجماعت پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ امام کے سِوا ایک آدمی کے شریکِ نماز ہو جانے سے جماعت ہو جاتی ہے البتّہ جمعہ وعیدین کی نماز میں (امام کے سِوا کم از کم) تین آدمیوں کا ہونا ضروری ہے (عالم گیری وہدایہ) مسئلہ[۲] جماعت کے ہونے میں یہ ضروری نہیں کہ فرض ہی نماز ہو بلکہ اگر نفل بھی دو آدمی اُسی طرح ایک دوسرے کے تابع[عہ] ہو کر پڑھیں تو جماعت ہو جائے گی خواہ امام اور مقتدی دونوں نفل پڑھتے ہوں یا صرف مقتدی نفل پڑھتا ہو البتّہ نفل کی جماعت کا عادی ہونا یا تین مقتدیوں سے زیادہ ہونا مکروہ (تنزیہی) ہے (دُرِّ مختار وغیرہ) مسئلہ[۳] اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہوں تو اِس ترتیب سے صفیں قائم کریں کہ پہلے مَردوں کی صفیں ہوں پھر نابالغ لڑکوں کی پھر عورتوں کی پھر نابالغ لڑکیوں کی۔ امام درمیان میں آگے کھڑا ہو اور امام کے پیچھے وہ شخص کھڑا ہو جو جماعت میں سب سے افضل ہو (ترمذی۔ عالم گیری) مسئلہ[۴] امام کے پیچھے سے کھڑا ہونا شروع کیا جائے (دُرِّ مختار) اور صف بندی کے وقت کندھے سے کندھا ملا کر اور ٹخنوں کی سیدھ کرکے صف قائم کرنی چاہیے (بخاری)

مسئلہ[۵] "صف" کا پَیروں کی طرف کا کنارہ سیدھا ہونا چاہیے (دُرِّ مختار) مسئلہ[۶] امام کے نزدیک داہنی طرف اور پہلی صف میں نماز پڑھنا (رحمت نازل ہونے کے اعتبار سے) افضل ہے۔ اِس کے بعد دوسری صف میں

عہ ماتحت مُراد مقتدی ۱۲

پھر تیسری میں اِسی طرح پیچھے تک ، نیز اگر دائیں طرف نمازی زیادہ ہوں تو پھر فضیلت بائیں طرف شامل ہوکر نماز پڑھنے میں ہے (دُرِّ مختار) **مسئلہ** پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا یا (بِلا ضرورت) دَروں میں کھڑا ہونا مکروہ (تنزیہی) ہے ، جب پہلی صف بھر جائے تب دوسری صف میں کھڑا ہونا چاہیے **مسئلہ** تنہا ایک شخص کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا بھی مکروہ (تنزیہی) ہے (شامی) ایسی حالت میں (جب کہ دوسرے نمازی کے آکر شامل ہونے کی اُمّید نہ ہو) اَگلی صف میں سے درمیان سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کرلے لیکن اگر احتمال ہو کہ وہ ناواقف ہے یا بُرا مانے گا تو جانے دے ، اکیلا کھڑا ہوجائے ، اُس وقت اکیلا کھڑا ہونا مکروہ نہیں عہ (غُنیۃ الطالبین وغیرہ)

امام کو چاہیے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے صفیں عہ سیدھی ہونے اور مقتدیوں کے مِل کر کھڑا ہونے کے متعلّق اطمینان کرلے۔ اگر ایک ہی مقتدی ہو تو وہ امام کے دائیں طرف کچھ پیچھے کھڑا ہو، دوسرا آجائے تو (درمیان میں مقدارِ صف فاصلہ کرنے کے لیے) وہ مقتدی

عہ چوں کہ اِس میں بہت سے مسائل ہیں (مثلاً پیچھے ہٹنے والا نمازی اُس کے اشارہ سے نہیں بلکہ حکمِ شریعت سمجھ کر پیچھے ہٹے ورنہ اُس کی نماز فاسد ہوجائے گی) (طحطاوی) اور اِس زمانہ میں ناواقفیت غالب ہے اِس لیے جانے دے ، نہ کھینچے نیز پیچھے ہٹنے کی صورت میں خالی جگہ پُر نہ کرنا مکروہ نہیں البتہ بعد میں آنے والا نمازی وہ جگہ پُر کردے ۱۲ (امداد الفتاویٰ) عہ حدیث میں حکم ہے کہ امام کو درمیان میں رکھو، صفیں سیدھی کرو اور مِل کر کھڑے ہو ۱۲ (مشکوٰۃ)

پیچھے ہٹ جائے یا امام آگے بڑھ جائے، جیسا موقع ہو۔ شروع میں امام امامت کی نیت کرے اور مقتدی اپنی نیت میں 'پیچھے امام کے' اور بڑھالے۔

مستحب ہے کہ اقامت شروع ہونے پر نمازی جماعت کے لیے کھڑا ہونا شروع کردیں (مسلم، فتح الباری، عینی) تاکہ امام کی تکبیرِ تحریمہ تک صفیں سیدھی اور برابر ہو جائیں (امدادالفتاوٰے)

اِقامت کہی جائے پھر امام **تکبیرِ تحریمہ** کے بعد **ثنا**، **تعوّذ** اور **تسمیہ** پڑھ کے **فاتحہ** اور **سورت** پڑھے گا۔ مقتدی پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ کہ کر ہاتھ باندھنے کے بعد سُبحانك اللّٰھمّ کو ولآ الٰہ غیرُك تک پڑھ کے خاموش رہے۔ بعد میں شریک ہونے والا مقتدی پہلی رکعت میں (جہری نماز ہو یا سرّی) امام کی قراءت شروع ہونے سے پہلے ثنا پڑھ سکتا ہے اور 'قراءت' سے پہلے شروع کرچکا ہو تو پوری کرسکتا ہے۔ جب امام آواز سے قراءت کررہا ہو تو مقتدی قراءت کو سُنے[1] اور ولاالضآلین کے بعد آہستہ[2] آمین کہے۔ امام مقدارِ مسنون سے زیادہ لمبی[3] سورتیں نہ پڑھے اور رکوع یا سجدہ میں زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے، نہ ضرورت سے کمی کرے بلکہ مقتدیوں کی حاجت

---

[1] اور آہستہ قراءت کی صورت میں نماز میں توجہ رکھنے کے لیے بہتر ہے کہ سورۂ فاتحہ کو دل میں پڑھے (مگر زبان کو حرکت نہ ہو) ۱۲ (انفاسِ عیسٰی) [2] ابوداؤد، ترمذی ابنِ ماجہ وغیرہ ۱۲ [3] ہلکی نماز پڑھائے ۱۲ (بخاری و مسلم)

ضرورت اور ضُعف وغیرہ کا خیال رکھتے ہوئے قراءت کرے تاکہ جماعت کم ہونے کا سبب نہ ہو۔ مقتدی قیام کے سوا سب موقعوں پر مقرّرہ دعائیں پڑھے۔ امام رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا، مقتدی صرف[1] ربّنا لك الحمد کہتا ہوا کھڑا ہو۔ مقتدی کو ہر رُکن امام کے ساتھ بغیر دیر لگائے ادا کرنا سُنّت ہے البتہ دونوں قعدوں میں مقتدی کی التحیات رہ جائے تو وہ پوری[2] کرلے۔ امام تکبیرات اور سلام وغیرہ کو اتنا لمبا نہ کرے کہ مقتدی پہلے کہ لیں اور امام پیچھے رہ جائے۔ مقتدی کی نماز امام کے تابع[3] ہے۔ اِقتدا کی صورت میں مقتدی سے سہوًا کوئی ترکِ واجب بھی ہو جائے تو اُس کی نماز ہو جاتی ہے، سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا البتہ اگر کسی واجب کو جان بُوجھ کر چھوڑ دے یا کوئی فرض چھوٹ جائے تو اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ امام دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت فرشتوں اور نمازیوں کو سلام کرنے کی نیت کرے اور مقتدی، امام، فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے (دُرِّ مختار وغیرہ)

مسئلہ ۹ اگر امام تکبیر تحریمہ کو "بلند آواز" سے کہنا بھول جائے، آہستہ کہے تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ اِسی طرح تکبیرِ انتقالی[4] میں بلند آوازی بھول جائے تب بھی سجدہ سہو واجب نہ ہوگا (شامی) اور

---

[1] مشکوٰۃ ۱۲ [2] کیوں کہ واجب ہے ورنہ نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی ۱۲ (شامی)

[3] ماتحت ۱۲ [4] پہلی تکبیر کے بعد کی تکبیریں ۱۲

مقتدی ایسی صورت میں بغیر تکبیر سُنے ہی اقتدا کرے (فتوےٰ)
مسئلہ[۱۰] مقتدی (مَرد ہو یا عورت، اُس) کے لیے اقتدا کی نیت کرنا (کہ مَیں اِس اِمام کے پیچھے فلاں نماز پڑھتا ہوں) صحتِ نماز کے لیے شرط ہے (دُرِّ مختار)
مسئلہ[۱۱] مقتدی امام کے (پوری) تکبیر تحریمہ کہہ چکنے کے بعد تکبیر تحریمہ کہے، اگر اکبر کا لفظ بھی امام کے کہنے سے پہلے کہے گا تو نماز شروع نہ ہوگی (دُرِّ مختار وغیرہ) اِسی طرح اگر امام کو رکوع میں پایا اور اللہ قیام کی حالت میں کہا اور اکبر رکوع میں جاکر کہا یا پوری تکبیرِ تحریمہ رکوع میں جاکر کہی تو بھی نماز نہ ہوگی (عالم گیری) دوسری تکبیرات میں گنجائش ہے مسئلہ[۱۲] جماعت میں دو مقتدیوں کے درمیان خالی جگہ چھوٹ جائے تو جس طرف امام ہو اُس طرف کو مِلنا چاہیے (شامی)
مسئلہ[۱۳] امام کا کِسی نمازی کی رعایت کرنا (مثلاً تراویح میں پڑھا ہوا قرآن دوہرانا) جب کہ دوسروں کو گرانی ہو، مکروہ (تحریمی) ہے اور بغیر گرانی کے جب کہ کِسی کی بڑائی کے سبب سے نہ ہو (مثلاً رکوع میں ذرا دیر کر دینا) یہ جائز ہے (امداد الفتاویٰ) مسئلہ[۱۴] اگر امام ایک سجدہ کرکے کھڑا ہونے لگے اور دوسرا سجدہ کرنا بھول جائے تو گر وہ آدھا نہ کھڑا ہوا ہو یعنی ٹانگیں سیدھی نہ ہوئی ہوں تو یاد آتے ہی کرلے اور اِس صورت میں سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر اُس کے آدھا دھڑ سیدھا ہو جانے پر یاد آیا یا کسی نے لُقمہ دیا، تو تب

دوسرا سجدہ کرلے (پھر اُسی حالت میں آجائے) اور اخیر میں سجدہ سہو کرے (ردّ المحتار وغیرہ) مسئلہ اگر امام سے سجدۂ سہو ترک ہوگیا اور اُس نے اُس نماز کا اِعادہ کیا تو اِس دوبارہ نماز میں نئے نمازی کی شرکت صحیح ہوجائے گی اور اُس کا فرض ادا ہوجائے گا (امداد الفتاویٰ)

مسئلہ ۱۶ بعض لوگ جماعت کا سلام پھرنے پر سر اور سینہ جُھکا کر یا گُھما کر (ایک طرف یا دونوں طرف) سلام پھیرا کرتے ہیں، اُن کا یہ فعل مکروہ (تحریمی) ہے۔ داہیں اور باہیں طرف سلام پھیرتے وقت (سینہ قبلہ کی طرف رکھتے ہوئے) مونڈھوں تک نظر کرنا کافی ہے (دُرّ و عالم گیری)

اقوالِ زرّیں

ایمان کا کمال حُسنِ خُلق ہے
(حضور صلے اللہ علیہ وسلم)

اپنے نفس سے جہاد جہادِ اکبر ہے
(حضرت ابوبکرؓ)

اللہ تعالٰے نے ہمیں اسلام سے عزت بخشی ہے
(حضرت عمرؓ)

موت سے پہلے جو کچھ نیکی کرنی ہو، کرلو
(حضرت عثمانؓ)

بُرائیوں سے پرہیز کرنا نیکیاں کمانے سے بہتر ہے
(حضرت علیؓ)

دُعا مانگنے کا طریقہ

دُعا کے لیے دونوں ہاتھ سینہ تک اُٹھا کر پھیلائے اور اللہ تعالےٰ سے عاجزانہ دُعا مانگے۔ جن (فرض) نمازوں کے بعد سُنّتیں ہیں اُن میں مختصر دُعا مانگنے کے بعد سُنّتوں میں مشغول ہو جائے اور جن نمازوں کے بعد سُنّتیں نہیں ہیں اُن میں جتنی دیر تک چاہے دُعا مانگے۔ امام ہو تو مقتدیوں کی طرف[1] مُنّہ پھیر کر بیٹھ جائے بشرطیکہ کوئی مسبوق اُس کے سامنے[2] نماز نہ پڑھ رہا ہو۔ کسی دوسرے شخص کے نماز پڑھتے ہوئے اِتنی بلند[3] آواز سے دُعا نہ مانگے یا کلمہ وغیرہ نہ پڑھے کہ نماز پڑھنے والے کا دھیان بٹے یا اُس کے پڑھنے میں خلل آئے۔ بہتر ہے کہ دُعا کے اوّل و آخر درود شریف پڑھ لے۔ امام تمام مقتدیوں کے لیے بھی دُعا مانگے۔ مقتدی خواہ اپنی اپنی دُعا مانگیں یا امام کی دُعا سُنائی دے تو سب آمین آمین کہتے رہیں۔ اخیر میں درود شریف صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

---

[1] کبھی دائیں طرف، کبھی بائیں طرف اور کبھی نمازیوں کی طرف مُنّہ کر کے (تسبیح اور دُعا کے لیے) بیٹھے اور کسی ایک جانب کی پابندی نہ کرے اور اگر مختصر دُعا مانگنی ہو (جیسے ظہر، مغرب اور عشا میں) تو نماز کی شکل پر قبلہ رُو بیٹھے بیٹھے دعا مانگنا چاہیے ۱۲ (دارمی، بخاری و مسلم وغیرہ) [2] کسی نماز پڑھنے والے کی طرف مُنّہ کر کے نہ بیٹھے بلکہ اُس کی طرف پیٹھ کر لے یا اُس کے سامنے سے ہٹ جائے ۱۲

[3] امام کا آہستہ آواز سے دُعا مانگنا افضل ہے ۱۲ (شامی وغیرہ)

(رحمت نازل فرمائے اللہ تعالےٰ مخلوق میں سب سے بہتر حضرت محمدؐ پر، آپ کی آلؓ پر اور آپ کے اصحابؓ پر، قبول فرما، اپنی رحمت سے اے بہت رحم فرمانے والے)

پڑھے پھر دونوں ہاتھ اپنے مُنہ پر پھیر لے (مراقی، عالم گیری)

مسئلہ نفل نماز کے سجدہ میں دُعا کرنا درست ہے مگر عربی زبان میں ہو، دوسری زبان میں مفسدِ نماز ہے اور آخرت کی ہو جیسے رحمت، مغفرت طلب کرنا اور عادت نہ ہو (فتوےٰ)

مسئلہ۲ جُداگانہ سجدہ میں بھی کوئی جائز دعا مانگنا درست ہے مگر عربی میں افضل ہے، دوسری زبان میں مکروہ (تنزیہی) ہے۔ اِس کی بھی عادت نہ کرے اور سُنّت نہ سمجھے (شامی وغیرہ)

مسئلہ۳ ہاتھوں کی پُشت زمین پر لگا کر کوئی دعائیہ سجدہ کرنا طریقۂ مسنونہ کے خلاف ہے (فتوےٰ)

سجدۂ شُکر

سجدۂ شُکر کا یہ مطلب ہے کہ انسان کسی خاص نعمت کے شکریہ میں حسب قاعدہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے، اُس میں سجدہ کی تسبیح پڑھے اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے یہ مستحب ہے (عالم گیری، شامی)

مسئلہ بلا ضرورت ہر نماز کے بعد سجدہ کرنا مکروہ (تحریمی) ہے (ہندیہ)

ﷺ کو صلے اللہ علیہ وسلم، ؑ کو علیہ السّلام (یا علیہما السّلام یا علیہمُ السّلام) رضؓ کو رضی اللہ عنہ (یا عنہا یا عنہما یا عنہم) اور رحؒ کو رحمۃُ اللہ علیہ (اور عورت کے لیے علیہا) پڑھیں ۱۲

اِقتدا کے مسائل

مسئلہ امام اور مقتدی دونوں کی نماز ایک ہونا اقتدا کے لیے شرط ہے۔ اگر امام نفل پڑھتا ہے اور مقتدی فرض، یا امام ادا نماز پڑھتا ہے اور مقتدی قضا تو اقتدا صحیح نہ ہوگی اور ایسی صورت میں مقتدی کی نماز نفل ہو جائے گی (مراقی الفلاح) مسئلہ۲ البتہ امام فرض پڑھتا ہو اور مقتدی نفل کی نیت سے اقتدا کرے تو یہ درست ہے (دُر)

مسئلہ۳ اگر کوئی شخص اکیلا (فرض) نماز پڑھ رہا ہو اور بعد میں دوسرے نمازی کے آجانے پر وہ امامت کی نیت کرلے تو جہری نماز کی بقیہ قراءت میں جہر کرے (امداد الفتاوےٰ) اور اگر امامت کی نیت نہ کرے تو بلند آواز سے قراءت واجب نہیں ہے لیکن دوسری صورت میں بغیر نیتِ امامت کے جماعت کا ثواب نہ ہوگا گو نماز دونوں کی ہو جاوے گی (ہدایہ) مسئلہ۴ ایک مقتدی کو چاہیے کہ امام کے برابر بلکہ ذرا پیچھے کھڑا ہو جائے۔ اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا ہو گا تو اُس کی اقتدا درست نہ ہوگی۔ امام سے آگے کھڑا ہونا اُس وقت سمجھا جائے گا کہ مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے آگے ہو جائے ورنہ پیر بڑا ہونے کے سبب سے صرف اُنگلیاں آگے بڑھ جائیں تو اقتدا درست ہو جائے گی (ردّ المحتار)

مسئلہ۵ اگر قبلہ نہ معلوم ہونے کی صورت میں جماعت سے نماز

پڑھی جائے تو امام اور مقتدی سب کو اپنے گمانِ غالب پر عمل کرنا چاہیے لیکن اگر کسی مقتدی کا غالب گمان امام کے خلاف ہو گا تو اُس کی نماز اُس امام کے پیچھے نہ ہوگی اِس لیے کہ وہ امام اُس کے نزدیک غلطی پر ہے اور کسی کو (اِس قسم کی) غلطی پر سمجھ کر اُس کی اقتدا جائز نہیں لہٰذا ایسی صورت میں اُس مقتدی کو تنہا نماز پڑھنا چاہیے جس طرف اُس کا غالب گمان ہو (مراقی الفلاح)

مسئلہ[6] بلا ضرورت (دھوپ یا ہوا کے لیے) مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا یا جماعت کرنا مکروہ (تنزیہی) ہے (عالمگیری وامداد الفتاوےٰ) مسئلہ (اور ضرورت میں) اگر مقتدی مسجد کی چھت پر کھڑا ہو اور امام مع دوسرے مقتدیوں کے، مسجد کے اندر تو اِقتدا درست ہے (فتاوےٰ قاضی خاں) بشرطیکہ 'مقتدی' امام سے آگے نہ بڑھے اور تکبیراتِ امام کی آواز اوپر پہنچتی ہو مسئلہ اِسی طرح مسجد سے مِلا ہوا مکان جب کہ درمیان میں کوئی چیز مانع[1] نہ ہو، مسجد کے حکم میں ہوگا اور وہاں اقتدا کرنا درست ہے (مراقی) مسئلہ[9] اگر مسجد[2] بہت ہی بڑی ہو یا گھر بہت بڑا ہو یا جنگل ہو اور امام اور مقتدی کے درمیان اِتنی خالی جگہ ہو جس میں کم از کم دو صفیں ہو سکیں تو اقتدا درست نہ ہوگی (دُرِّ مختار) مسئلہ[10] اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی نہر ہو یا (کم از کم دہ در دہ) حوض[3] ہو یا عام رہگذر ہو جس سے بیل گاڑی (یا تانگہ) گذر سکے تو بھی اقتدا درست نہ ہوگی (دُرِّ مختار وغیرہ)

---

[1] (اقتدا سے) روکنے والی ۱۲ [2] جیسے مسجدِ اقصےٰ یا جامع مسجد خوارزم ۱۲ [3] مسجد سے باہر ۱۲

مسئلہ اِسی طرح اگر دو صفوں کے درمیان اِتنا فاصلہ واقع ہو جائے جو پہلے (مسئلہ ۹ اور مسئلہ میں) بیان ہوا تو اُس صف کی اقتدا درست نہ ہوگی جو اِن چیزوں کے پار ہے (ردّ المحتار) یہ حکم اُس وقت ہے جب کہ نماز کسی بہت ہی بڑی مسجد، بہت بڑے مکان، میدان یا جنگل وغیرہ میں ہو، عام مکان یا مسجد میں نہ ہو کہ اِن جگہوں میں جماعت ہونے کی صورت میں پوری مسجد یا کمرہ کے اندر جہاں بھی ہو اِقتدا درست ہو جائے گی البتہ بغیر مجبوری کے درمیان میں فاصلہ چھوڑنا مسجد میں بھی مکروہ (تحریمی) ہے (طحطاوی وغیرہ) مسئلہ ۱۲ بعض مسجدوں میں بعد میں مسجد کے ساتھ کوئی کمرہ (اوپر یا نیچے) بڑھا دیتے ہیں یا گیلری بنا دیتے ہیں۔ اُس کا حکم یہ ہے کہ بنانے والوں نے اگر اُسے مسجد میں شامل کرنے کی نیت سے بنایا ہو تب تو وہ جگہ مسجد میں شمار ہے ورنہ مسجد سے الگ ہے[ع] اور وہاں اصل مسجد سے مذکورہ فاصلہ چھوڑ کر اِقتدا کرنے سے مقتدی کی نماز درست نہ ہوگی اور اگر مسجد سے فاصلہ نہیں چھوڑا بلکہ مسجد کے مقتدیوں سے فاصلہ چھوڑ کر مسجد کے متصل اقتدا کی تو مکروہ (تحریمی) ہے (شامی وغیرہ)

مسئلہ ۱۳ اگر امام یا مُکبّر تکبیرِ تحریمہ کہے تو اُس تکبیر سے تحریمہ کا قصد کرے اور لوگوں کو سُنانے کا بھی ورنہ اگر صرف لوگوں کو اطلاع

ع مثلاً مدرسہ کے لیے کوئی کمرہ بنایا اور وہ نماز کے لیے بھی استعمال ہونے لگا تو وہ جگہ مدرسہ ہی قرار دی جائے گی، مسجد نہیں ۱۲

دینے کی نیت سے تکبیر کہے گا تو اُس کی نماز نہ ہوگی، نہ اُس کے ماتحت اِقتدا کرنے والوں کی (رَدّ المحتار) مسئلہ[١٤] مُکبِّر اپنی تکبیر وغیرہ امام سے پہلے جاری اور ختم نہ کرے (فتوٰے) مسئلہ[١٥] اگر کسی رُکن میں امام کے ساتھ شرکت نہ کی جائے مثلاً امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے یا امام دو سجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے تو اقتدا درست نہ ہوگی (مَراقی) مسئلہ[١٦] اگر مقتدی امام کے قومہ یا جلسہ کی شرکت (بغیر سہو کے، بے پرواہی سے) چھوڑ دے اور دیر سے بھی ادا نہ کرے یا اکیلا نماز پڑھنے والا قومہ میں سیدھا کھڑا نہ ہو یا جلسہ میں اچھی طرح نہ بیٹھے تو اُس کی نماز ناقص ہوگی، دوبارہ پڑھنا چاہیے (مراقی الفلاح) مسئلہ اگر مقتدی کو امام کے اِنتقالات مثل رکوع قومہ، سجدہ وغیرہ کا علم نہ ہو، کسی چیز مثل دیوار وغیرہ کے حائل ہونے سے یا اَور کسی وجہ سے تو اقتدا صحیح نہ ہوگی اور اگر علم ہو خواہ امام کو دیکھ کر یا مُکبِّر کی آواز سُن کر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر تو اقتدا درست ہے (طحطاوی) مسئلہ[١٨] مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اُٹھا لیا تو مقتدی بھی سر اُٹھا لے[عـہ] (رَدّ المحتار) مسئلہ[١٩] اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اُٹھا لیا تو مقتدی پر لَوٹنا واجب ہے، نہ لَوٹے گا تو کراہت (تحریمی) کا مُرتکِب[عـہ] ہوگا اور

عـہ کیوں کہ امام کی پَے روی واجب ہے اور تین بار تسبیح پڑھنا سُنّت ہے، ترکِ واجب سے نماز نہیں ہوتی اور ترکِ سُنّت سے ہو جاتی ہے ١٢ (دُرِّ مختار) عـہ عمل کرنے والا ١٢

گنہگار ہوگا (دُرِّ مختار) مسئلہ[۲۰] اگر امام قعدۂ اخیرہ میں ایک طرف سلام پھیر کر سجدۂ سہو میں جائے اور کسی مقتدی کی ابھی التحیات پوری نہ ہوئی ہو تو وہ التحیات پوری کر کے اور سلام پھیر کر سجدہ میں جائے۔ اِس صورت میں اگر اُس سے ایک سجدہ رہ جائے تو وہ اُسے (لاحق کی طرح) فوراً تنہا کر کے امام کے ساتھ تشہّد میں شریک ہو جائے (شامی) مسئلہ[۲۱] نماز کے اخیر تک امام کی اقتدا ضروری ہے اِس لیے مقتدی کا امام سے پہلے (دائیں طرف یا بائیں طرف) سلام ختم کرنا مکروہ (تحریمی) ہے (دُرِّ مختار)

مسئلہ[۲۲] اگر مقتدی نماز میں بے وضو ہو جائے تو وہ صفوں کو پھاڑ کر درمیان سے نکل آئے اور اگر اِس طرح طوالت ہو تو مقتدیوں کے سامنے سے گزر جائے، جیسا موقع ہو، دونوں طرح جائز ہے (بحر، شامی) مسئلہ[۲۳] ایسے 'بے وضو ہونے والے' مقتدی کے لیے[عہ] بہتر ہے کہ وہ پہلی نماز کو سلام پھیر کر توڑ دے اور وضو کے بعد نئے سرے سے پڑھے (گوہر) مسئلہ[۲۴] ۱۔ اگر نماز پڑھنے والا منفرد یا امام ہو اور پڑھ چکنے کے بعد الگ سے کوئی شخص بتائے کہ (چار رکعت والی نماز میں) تم نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو اگر نمازی (منفرد یا امام) کو بھی شک ہو کہ تین ہوئیں یا چار تو اگر بتانے والا (اندازہ میں) نیک نہ ہو تو اُس کے قول پر عمل نہ کرے ۲۔ اگر بتانے والا نیک ہو مگر ایک ہو تو لوٹانا مستحب

عہ دیکھو صفحہ ۲۹۳ عسہ (ایسی حالت میں) بے وضو نماز پڑھنا بعض علماء کے نزدیک کفر ہے ۱۲ (علم الفقہ)

ہے ۳۔ اگر بتانے والے دو نیک ہوں تو لوٹانا واجب ہے ۴۔ اگر نمازی کو یقین ہو کہ چاروں رکعتیں ہوگئی ہیں تو بتانے والے کی طرف توجہ نہ کی جائے گی لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر بتانے والا نیک ہو تو لوٹائے ۵۔ اگر بتانے والے کے سچا یا جھوٹا ہونے میں تردد ہو یعنی اُس کا معتبر ہونا معلوم نہ ہو تو بہتر لوٹانا ہے ۶۔ اگر امام اور کل مقتدیوں میں اختلاف ہو اور امام یقین پر ہو تو نہ لوٹائے ۷۔ اگر امام کو شک ہو تو سب کے کہنے سے لوٹانا واجب ہے ۸۔ اگر امام ایک طرف اور کچھ مقتدی بھی امام کی طرف ہوں (خواہ ایک ہی ہو) اور کچھ مقتدی دوسری طرف ہوں اور امام کو شک ہو تو امام کے قول پر عمل کیا جائے گا ۹۔ اگر بعض مقتدیوں کو تمام رکعتیں ہو جانے کا یقین ہو اور بعض کو کم کا تو جس کو کم کا یقین ہو، صرف اُس کو لوٹانا واجب ہے ۱۰۔ اگر امام کو کم کا یقین ہو اور سب مقتدیوں کو شک ہو تو سب پر اعادہ واجب ہے ۱۱۔ اگر کسی ایک کو تمام رکعتیں ہو جانے کا یقین ہو تو اُس پر لوٹانا واجب نہیں ۱۲۔ اگر کسی ایک نیک مقتدی کو کم ہونے کا یقین ہو اور امام اور مقتدیوں کو شک ہو تو اگر وقت میں معلوم ہو جائے تو احتیاطاً اعادہ کرلیں یعنی لوٹانا مستحب ہے ۱۳۔ اور اگر دو نیک مقتدیوں کو کم ہونے کا یقین ہو تو اِعادہ واجب ہے (عالمگیری، شامی) مسئلہ[۲۵] اگر امام نماز میں غلطی ہو جانے پر اُس کو لوٹائے تو دوبارہ اقامت کہنے کی ضرورت نہیں (شامی) جب کہ وقفہ بقدر

دو رکعت پڑھ لینے سے زیادہ نہ ہوا ہو اور عمل قلیل یا کلام قلیل ہو (عالمگیری) اور اگر وقفہ اِس سے زیادہ ہوگیا یا عمل کثیر ہوا یا مجلس تبدیل ہوگئی یعنی دُوبارہ سجدۂ تلاوت واجب کرنے والی، کوئی چیز واقع ہوئی جیسے پیٹ بھر کر کھانا کھایا یا پیٹ بھر کر پانی پیا یا کوئی بات یا کام ایسا کیا جس سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ پہلا کام چھوڑ کر دوسرے کام میں لگ گیا تو ایسی صورت میں دوبارہ اقامت کہنی چاہیے (شامی) **مسئلہ**[۲۶] اگر امام کی کوئی نماز کسی وجہ سے فاسد ہوگئی ہو اور مقتدیوں کو نہ معلوم ہو تو امام پر ضروری ہے کہ اپنے تمام مقتدیوں کو حتّی الاِمکان اِس کی اطلاع کر دے تاکہ وہ لوگ اپنی نمازوں کو لَوٹالیں، خواہ زبانی اطلاع کی جائے یا خط کے ذریعہ سے (دُرِّ مختار)

دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر یا رہگذر رہتا ہے (بخاری)
دنیا آخرت کی کھیتی ہے (یہاں بولو، وہاں کاٹ لو) (دیلمی)
دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنّت ہے (مسلم)
دنیا مُردار ہے اور اُس کے طلب کرنے والے کُتّے ہیں (احیاء العلوم)
(دنیادار لوگ مُراد ہیں، دین دار آدمی حلال اور حرام میں تمیز کرتا ہے)

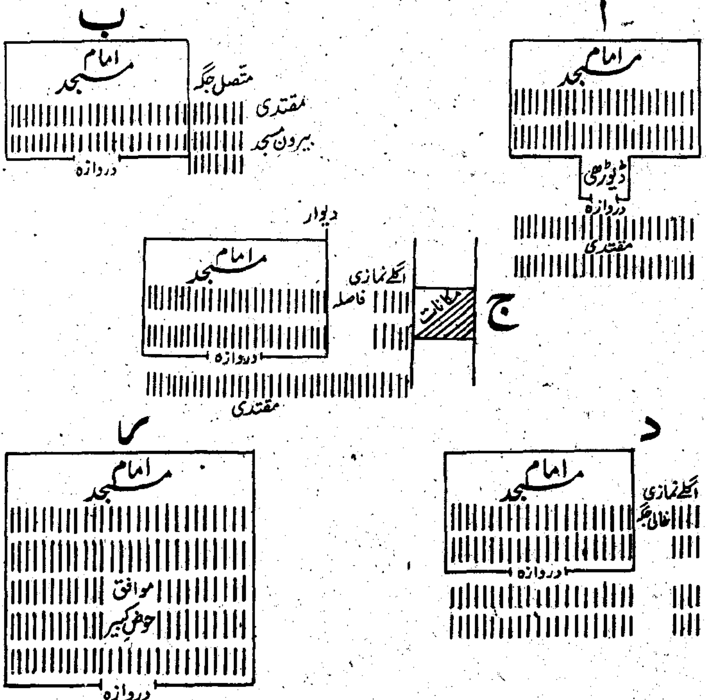
اور (عمل صالح کے اعتبار سے)
دنیا کا ایک لمحہ آخرت کے ہزار سال سے بہتر ہے کیوں کہ دنیا کی زندگی اک مہلت ہے عمل کے لیے

(بزرگانِ دین)

---

[۲۶] یہ مسائل صفحہ ۴۰۵ و ۴۰۶ پر لکھے گئے ہیں ۱۲

اِقتدا کی خاص شکلیں



ہر پنج صورت میں جب کہ مقتدیوں کو رکوع و سجود کا علم ہو
اور امام کی آواز وہاں پہنچ رہی ہو تو
(ا) کی صورت میں اگر ڈیوڑھی میں کم از کم دو صفیں ہو سکتی ہوں
اور وہاں خالی جگہ چھوڑ کر باہر اِقتدا کی جائے تو باہر پڑھنے والوں کی
نماز نہیں ہوگی (ردّ المحتار)

(ب) کی صورت میں اگرچہ باہر اقتدا کرنے والے نمازی مسجد سے متّحد مکان میں نہیں ہیں لیکن مسجد سے 'ایک بیل گاڑی گذر جانے کا' فاصلہ نہ ہونے کی وجہ سے اُن کی نماز ہو جائے گی[عہ] (شامی، طحطاوی)

(ج) کی صورت میں جب کہ صرف پیچھے سے نمازیوں کا سلسلہ ہے لیکن اگلے نمازیوں اور مسجد کے درمیان ایک گاڑی کا فاصلہ ہے، دائیں طرف کی اگلی دو قطاروں کی اقتدا درست نہیں ہے (شامی)

(د) کی صورت میں اگر دائیں اور بائیں طرف کے (باہر کے) مقتدیوں میں کم از کم اتنا فاصلہ چھوٹ جائے جس میں سے گاڑی وغیرہ گذر سکے تو دائیں طرف والوں کی اقتدا درست نہیں ہے اور اُن کی نماز نہیں ہو گی (خواہ وہ کسی مکان میں ہوں اور دونوں طرف کے مقتدی اوپر کی منزل میں ہوں یا نیچے کی) البتّہ اِس خالی جگہ اگر اگلے نمازیوں اور مسجد کے درمیان کم از کم تین آدمیوں نے صف بنالی اور تقریبًا سلسلہ قائم کر دیا تو دائیں طرف والوں کی نماز ہو جائے گی۔ یہی حکم مسجد سے باہر بائیں طرف ایک گاڑی کا فاصلہ چھوڑ کر اقتدا کرنے والوں کا ہے (دُرِّ مختار وغیرہ) نیز

(س) کی صورت میں کہ نمازیوں کے درمیان (کم از کم دو صفوں کا فاصلہ یا) دہ در دہ حوض ہے لیکن اُس کے اِرد گرد صفیں قائم ہیں اِس لیے باوجود درمیان میں اِس قدر خالی جگہ کے چاروں طرف والوں کی نماز ہو جائے گی (دُرِّ مختار و عالم گیری)

عہ خواہ اُن کے اور مسجد کے درمیان در و دیوار کے علاوہ 'غیر خالی جگہ' وضو خانہ وغیرہ ہو ۱۲ (فتوے)

فرضوں سے پہلی سُنّتیں

مسئلہ اگر جماعت سے زیادہ دیر پہلے مسجد میں پہنچے اور نفلیں بھی پڑھنی ہوں یا نہ پڑھنی ہوں تو بہتر ہے کہ فرضوں سے پہلی سُنّتیں' فرضوں کے قریب پڑھے خصوصًا دوسری صورت میں تاکہ فرض وسُنّت کے درمیان کلام یا اجنبی فاصلہ کا احتمال کم ہو جائے البتہ اگر وقفہ معمولی ہو تو آتے ہی پڑھ لے (بحر وشامی) مسئلہ چار رکعت والی مؤکدہ سُنّتیں ایک ہی سلام سے پڑھنا ضروری ہیں (عالم گیری) مسئلہ جمعہ کی پہلی سُنّتیں شروع کر چکا ہو اور خطبہ ہونے لگے تو راجح یہ ہے کہ سُنّتِ مؤکدہ تو پوری کر لے اور نفل میں دو رکعت پر سلام پھیر دے (دُرِّ دبحر) مسئلہ اگر ظہر یا جمعہ کی پہلی چار سُنّتیں پڑھ رہا تھا کہ جماعت ہونے لگی تو دو رکعت پر سلام پھیر کر شریکِ جماعت ہو جائے (یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی) اور اگر تیسری شروع کر دی کہ جماعت ہونے لگی تو اَب چاروں رکعت پوری کر لے (دُرِّ مختار) مسئلہ اگر فرض نماز ہونے والی ہو اور کسی رکعت کے چلے جانے کا خوف ہو تو پھر سُنّت وغیرہ شروع نہ کرے۔ ظہر اور جمعہ کی سُنّتیں رہ جائیں تو فرضوں کے بعد کی سُنّتوں کے بعد اُن کو پڑھ لے (اور نیت میں' فرضوں سے پہلی سُنّتیں' کہہ دے) (ردّ المحتار) مسئلہ اگر عصر یا عشا کی چار سُنّتیں پڑھتے ہوئے جماعت کھڑی ہو جائے تو بھی دو رکعتیں پڑھ کے سلام پھیر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور نفل کی ہر دو دو رکعت الگ ہیں اِس لیے باقی یہ دو رکعتیں غیر مؤکدہ ہونے کی وجہ سے بعد میں پڑھنا

ضروری نہیں البتہ نفل نماز شروع کرنے پر اُس کو پُورا کرنا واجب ہو جاتا ہے اِس لیے اگر ایسا ہوا کہ جماعت کھڑی ہو جانے پر غیر مؤکّدہ سُنّتوں کو پُورا کیے بغیر نماز توڑ دی[1] اور پھر شامل ہوا تو صرف دو رکعتوں کا پڑھنا واجب ہے اور عصر میں ایسا ہو جائے تو عصر و مغرب کے درمیان کا مکروہ (تحریمی) وقت چھوڑ[2] کر مغرب کی سُنّتوں کے بعد یہ رکعتیں پڑھ لے اور عشا میں ایسا ہو جائے تو فرضوں کے بعد کی سُنّتیں پڑھنے کے بعد یہ دو رکعتیں ادا کر لے (ردّ المحتار) **مسئلہ** اگر عصر یا عشا میں سُنّتِ غیر مؤکّدہ کی چار رکعت کے بجائے دو رکعت پڑھی جائیں تو نفلوں کا ثواب ملتا ہے (عالم گیری) **مسئلہ** دھوپ زرد پڑنے سے پہلے پہلے عصر کی اور آدھی رات گذرنے سے پہلے پہلے عشا کی غیر مؤکّدہ سُنّتیں پڑھی جا سکتی ہیں (فتوٰے) **مسئلہ** فجر کی سُنّتیں چوں کہ زیادہ[3] مؤکّدہ ہیں لہٰذا اُن کے لیے یہ حکم ہے کہ جماعت کھڑی ہو جانے پر بھی پڑھ لے بشرطے کہ ایک رکعت مِل جانے کی اُمّید ہو، اگر ایک[4] رکعت کے بھی ملنے کی اُمید نہ ہو تو پھر نہ پڑھے اور اگر چاہے تو سورج بلند[5] ہو جانے (یعنی سورج نکلنے) کے (تقریبًا پاؤ گھنٹہ) بعد اور زوال سے پہلے پہلے

---

[1] خواہ پہلے دوگانہ میں یا دوسرے دوگانہ میں ۱۲ [2] کیوں کہ اُس شخص پر اعادہ واجب لغیرہٖ ہے، واجب اصلی نہیں ۱۲ (دُرّ و ردّ المحتار) [3] بخاری و مسلم ۱۲ [4] ایک قول کے مُطابق قعدہ مِل جانے کی اُمید تک پڑھ لے (کنز و بحر) نیز اگر یہ خوف ہو کہ فجر کی سُنّتیں اگر نماز کے سُنن و مستحبات وغیرہ سب ادا کیے جائیں گے تو جماعت نہ ملے گی تو ایسی حالت میں صرف فرض و واجب چیزوں پر اکتفا کرے اور سُنن وغیرہ کو چھوڑ دے ۱۲ (دُرّ و ردّ المحتار)
[5] بخاری و مسلم، ابنِ ماجہ ۱۲

پڑھے (ہدایہ وغیرہ) **مسئلہ** جماعت کھڑی ہو جانے پر جو سُنّتیں پڑھی جائیں وہ مسجد سے علیحدہ مقام پر پڑھی جائیں اِس لیے کہ جہاں فرض نماز ہوتی ہو پھر کوئی دوسری نماز وہاں پڑھنا مکروہ (تحریمی) ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو صف سے علیحدہ مسجد کے کسی گوشہ میں پڑھ لے (دُرِّ مختار) اور اگر کسی گوشہ میں بھی جگہ نہ ملے تو سُنّت چھوڑ کر فرض میں شریک ہو جائے (شرح مُنیہ) **مسئلہ** اگر فجر اور ظہر کی نماز میں مقتدی فرضوں سے پہلی سُنّتیں پڑھ چکے ہوں اور امام نے عُذر سے یا بِلا عُذر سُنّتیں نہ پڑھی ہوں تو (اُس کے نماز پڑھانے پر) جماعت کی نماز میں کوئی کراہت نہ ہوگی (امداد الفتاوٰے)

فرضوں کے بعد کی سُنّتیں

مسئلہ فرض نماز پڑھنے کے بعد اُس جگہ سے ہٹ کر سُنّتیں وغیرہ پڑھنا بہتر ہے کہ حضرت محمّد صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے، نمازی نے جس جگہ ابھی نماز پڑھی ہے وہاں سے ذرا ہٹ جائے (ابوداؤد) نیز فرمایا ہے، جس جگہ نمازی نے نماز پڑھی ہے، قیامت کے روز وہ جگہ اُس کے نماز پڑھنے کی گواہی دے گی (مشکوٰۃ) چُناں چہ ہر نماز کے لیے جگہ تبدیل کرنا مستحب ہے (مراقی الفلاح) **مسئلہ** فرض نماز کے بعد وِرد و وظیفہ کی وجہ سے سُنّتوں میں ذرا دیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں (عزیز الفتاوٰے)

جماعَت ثانی

اگر مسجد محلِّہ کی ہو جس میں امام ، مؤذِّن اور نمازی مُقرّر ہوں تو پہلی جماعت مع اذان و اقامت کے ہوچکنے پر جماعتِ ثانی (اُسی مسجد میں) بغیر دوسری اذان و اقامت کے پہلی جگہ سے ہٹ کر امام اعظمؒ کے نزدیک مکروہ تنزیہی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے اور دوسری اذان و اقامت کے ساتھ بالاتّفاق مکروہ تحریمی ہے اور اگر مسجد ایسی ہے جس میں نہ امام مُقرّر ہے، نہ مؤذِّن ، نہ نمازی تو اُس میں دوسری اِقامت کے ساتھ جماعتِ ثانی بِلاکراہت درست ہے (عالم گیری ، شامی)

امام اعظمؒ کے نزدیک (پہلی صورت میں) مصلّے ہٹا کر جگہ بدل دینے پر بھی کراہت رہتی ہے اِس لیے مناسب یہ ہے کہ دوسری جماعت اُس مسجد میں نہ ادا کی جائے بلکہ مسجد چھوڑ کر (اقامت کہ کر) پڑھی جائے ورنہ لوگ قصدًا جماعتِ اوُلےٰ ترک کرکے جماعتِ ثانیہ کی عادت کریں گے جو امرِ جماعت میں سُستی اور کاہلی کا سبب ہوتا ہے۔

اگر کوئی مسجد تو نہیں بلکہ کوئی دُکان یا مدرسہ ہے یا اَور کوئی جگہ ہے ، وہاں کچھ نمازی جمع ہوگئے تو جماعت سے پہلے اِقامت سُنّت ہے اور اذانِ مسجد کی آواز وہاں تک آجاتی ہے تو جی چاہے اذان نہ دیں اور اگر اذان کی آواز نہیں آتی تو اُس جگہ اذان بھی سُنّت ہے (ہدایہ)

وقت کی پابندی

نماز میں وقت پر نہ پہنچنے سے جماعتِ ثانی کی نوبت آجاتی ہے اِس لیے ہر نمازی کے لیے وقت کی پابندی لازمی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت پر پڑھی جائے (مسلم)

امام کے لیے وقت کی پابندی کرنا اور اپنا وقار رکھنا اَور بھی زیادہ ضروری ہے تاکہ مقتدیوں پر اِس کا اچّھا اثر پڑے۔ اتّفاقیہ دیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں لیکن عادۃً دیر نہ کرنا چاہیے بلکہ مناسب ہے کہ امام وقت سے کچھ پہلے مسجد میں (مصلّے کے نزدیک) موجود ہو تاکہ نمازیوں کو بروقت جُستجو اور پریشانی نہ ہو۔ اِسی پابندیِ وقت کا لحاظ کرتے ہوئے یہ اجازت دی گئی ہے کہ امام کے آنے میں دیر ہو اور فساد کا اندیشہ نہ ہو تو حاضرین کسی اَور کو امام بنا سکتے ہیں (مسلم)

جس کا بیٹا بدراہ ہو یا عورت خاوند سے لڑتی ہو یا خاوند بیوی سے بدمزاجی کرتا ہو تھوڑی سی شیرینی پر ایک ہزار ایک مرتبہ یَا وَدُوْدُ پڑھ کر دَم کر کے رکھ لیا جائے پھر دو رکعت نماز نفل پڑھ کر کامیابی کی دُعا کرے اور موقع سے اُس شیرینی کو کھلائے اِن شاءاللہ تعالےٰ بہت جلد صلاحیت میسّر اور مُراد حاصل ہوگی

(ناجائز پر استعمال نہ کرے) (اقتباسات)

مقتدی کی قسمیں

مُدرِک وہ مقتدی ہے جس نے شروع سے اخیر تک امام کے پیچھے نماز ادا کی ہو۔ **مسبوق** وہ ہے جو ایک یا کئی رکعتیں ہو جانے کے بعد جماعت میں شریک ہوا ہو۔ **لاحق** وہ ہے جس کی 'شروع سے شریک ہونے کے بعد' ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں جیسے نماز پڑھتے پڑھتے سو گیا اور اِتنی دیر میں امام نے ایک یا دو رکعتیں پڑھ لیں۔

مسبوقِ لاحق وہ ہے جو ایک یا کئی رکعتیں ہو جانے کے بعد جماعت میں شریک ہوا ہو اور شریک ہونے کے بعد اُس کی ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں (دُرِّ مختار)

مُدرِک کو قراءت نہیں کرنی چاہیے (اعراف، مسلم، ابوداؤد وغیرہ)
امام کی قراءت سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے (مؤطا)
اور حنفیہ کے نزدیک مقتدی کو امام کے پیچھے قراءت کرنا مکروہ (تحریمی) ہے (ہدایہ)

مسبوق کی نماز اور جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ

مسئلہ اگر کوئی شخص فرض نماز شروع کر چکا ہو اور اُسی حالت میں اُسی نماز کی جماعت ہونے لگے تو اگر وہ فرض دو یا تین رکعت والا ہے تو دوسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے وہ نماز توڑ دے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کرلیا ہو تو اپنی نماز پوری کرلے اور بعد میں جماعت کے اندر شریک نہ ہو اور اگر وہ فرض چار رکعت والا ہو تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو نماز توڑ دے اور اگر سجدہ کرلیا ہو تو دوسری رکعت پر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور جماعت میں مل جاوے اور اگر تیسری رکعت شروع کردی ہو اور اُس کا سجدہ نہ کیا ہو تو نماز توڑ دے اور اگر سجدہ کرلیا ہو تو اپنی نماز پوری کرلے اور جن صورتوں میں نماز پوری کرلی جائے اُن میں سے فجر، عصر اور مغرب میں تو دوبارہ شریکِ جماعت نہ ہو (کہ یہ دوسری نماز نفل ہوگی) اور ظہر اور عشا میں شریک ہو جائے اور جن صورتوں میں نماز توڑنا ہو، کھڑے کھڑے دونوں طرف سلام پھیر دے (ہدایہ)

بعض لوگ امام کے رکوع میں چلے جانے پر رکعت کے حاصل کرنے میں بڑی بے احتیاطی کرتے ہیں کہ دَوڑتے ہوئے آتے (جماعت میں شامل ہونے کے لیے دَوڑنا منع ہے)[ع] جلدی جلدی

ع بخاری و مسلم ۱۲

نیت کی اور اللہ اکبر کہ کے بغیر ہاتھ باندھے رکوع میں چلے گئے بعض دفعہ اِس پہلی بار اللہ اکبر کہتے وقت اچّھی طرح سیدھے بھی کھڑے نہیں ہوتے کہ اِسی تکبیر سے رکوع میں چلے جاتے ہیں جس سے تکبیرِ تحریمہ بھی باقاعدہ ادا نہیں ہوتی۔ یاد رکھنا چاہیے کہ اِس مقام پر محرّرہ ذیل چار چیزیں ضروری ہیں۔ اگر اِن میں سے ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی (جیسا کہ قصدًا چھوٹ جاتی ہے) تو نماز نہیں ہوگی پھر رکوع مِل جانے سے کیا فائدہ۔

جماعت کی نماز شروع ہو جانے کے بعد شامل ہونے والا مقتدی پہلے نماز کی نیت کرے (خواہ دل میں کہ لے کہ میں یہ نماز امام کے پیچھے پڑھتا ہوں) پھر اطمینان کے ساتھ تکبیر تحریمہ کھڑے ہوکر کہ کے قاعدہ کے موافق ہاتھ باندھ لے پھر اگر امام رکوع میں ہو تو دوسری دفعہ اللہ اکبر کہ کر رکوع میں جائے اگر رکوع مِل جائے یعنی امام کے پیچھے ایک دفعہ بھی سُبحان ربّی العظیم کہ لیا یا سُبحان ربّی العظیم کہنے کا موقع نہیں مِلا بلکہ امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے سے پہلے رکوع میں شامل ہوگیا تو یہ رکعت ہوگئی ورنہ نہیں۔

غرض کہ ہاتھ باندھنے کے بعد اگر امام **قیام** میں نہ ہو تو جس حالت میں ہو، دوسری دفعہ اللہ اکبر کہ کر اُسی حالت میں

عہ تکبیرِ تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا فرض ہے ۱۲ (دُرِّ مختار) عہ مشکوۃ ۱۲

چلا جائے[1]۔ اگر پہلی رکعت نہ ملی ہو اور مسبوق ہوگیا ہو تو (امام کے) قعدۂ اخیرہ میں صرف التحیات پڑھے اور جب امام پہلا سلام پھیرے تو یہ سلام نہ پھیرے بلکہ اُس کے دوسرا[2] سلام شروع کرنے پر اللہ اکبر کہ کر کھڑا ہو جائے اور (پہلی رکعت کی) **ثنا**، **تعوذ**، تسمیہ، **فاتحہ** اور **سورت** پڑھے پھر قاعدہ کے موافق رکعت پوری کرکے **قعدۂ اخیرہ** کے بعد سلام پھیرے۔ اگر دو رکعتیں رہ گئی ہوں اور تین رکعت والی نماز ہو تو پہلے بیان کی ہوئی صورت سے ایک رکعت پڑھ کے **قعدہ** کرے، اُس میں صرف التحیات پڑھ کے کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت میں تسمیہ **فاتحہ** اور **سورت** پڑھ کے رکعت پوری کرے اور **قعدہ** کرکے سلام پھیرے اور اگر چار رکعت والی نماز ہو اور دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت اُسی طرح پڑھ کے دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر تسمیہ، **فاتحہ** اور **سورت** پڑھے اور رکعت پوری کرکے **قعدہ** کے بعد سلام پھیرے اور اگر تین رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت میں **ثنا** وغیرہ تمام چیزیں پڑھ کے **قعدہ** کرے اور اُس میں صرف التحیات پڑھ کے کھڑا ہو جائے اور تسمیہ، **فاتحہ** اور

---

[1] اور اگر امام قومہ میں ہو تو تکبیر تحریمہ کے بعد (باندھے ہوئے) ہاتھ چھوڑ کے (ربنا لك الحمد کہے اور) تحمید میں شریک ہو جائے ۱۲ [2] اگر پہلا سلام پھرتے ہی کھڑا ہو گیا تو گنہگار ہوا اگرچہ نماز ہو جائے گی ۱۲ (ردّ المحتار)

سورت پڑھ کے رکعت پوری کرے پھر آخری رکعت میں کھڑا ہو کے صرف تسمیہ اور فاتحہ پڑھے اور رکعت پوری کر کے قعدۂ اخیرہ میں سلام پھیر دے۔

مسئلہ۱ اگر ایک مسجد میں جماعت نہ ملے تو مستحب ہے کہ دوسری مسجد میں تلاش کے لیے جائے (شامی) اور وہاں نہ ملے تو یہ بھی مستحب ہے کہ واپس آکر اپنے گھر والوں کو جمع کر کے جماعت سے نماز پڑھے (بدائع) مسئلہ۳ امام کے ساتھ ایک آدمی مل کر نماز پڑھے تو بھی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے خواہ وہ سمجھ دار نابالغ ہی ہو (درِ مختار) مسئلہ۴ جو شخص فرض نماز پڑھ چکا ہو، پھر اگر جماعت پاوے تو اُسے نفل کی نیت سے ظہر اور عشا کی جماعت میں شرکت کر لینا درست ہے اور فجر، عصر اور مغرب میں نہیں (امداد الفتاوےٰ)

مسئلہ۵ تنہا عورت کو نامحرم مرد کے پیچھے جب کہ مرد کی کوئی محرم عورت (بیوی یا بہن وغیرہ) یا سمجھ دار بچہ اُس کے ساتھ نہ ہو (مقدارِ صف فاصلہ پر اور پردہ حائل کر کے بھی) نماز پڑھنا درست نہیں (دُرِ مختار وغیرہ)

مسئلہ۶ امام کے پہلا سلام شروع کرنے (اور امام پر سجدۂ سہو واجب ہو تو اُس کی ادائیگی کے بعد دائیں طرف سلام پھیرنے) یعنی لفظ السلام کہنے سے پہلے پہلے جماعت میں شرکت کی جاسکتی ہے، اِس کے بعد اِقتدا صحیح نہیں (شامی) مسئلہ نیز نماز سے نکلنے

کے لیے لفظ السلام کہنا واجب ہے اور علیکم ورحمۃُ اللہ سُنّت ہے اِس لیے (اخیر نماز میں) پہلے سلام کے لفظ السّلام تک ہر نمازی کا باوضو رہنا ضروری ہے، اِس کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو نماز ہو جائے گی (فتوٰے) مسئلہ رکعت چلی جانے کے خوف سے دائیں بائیں یا آگے پیچھے کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے جماعت میں شامل ہو جانا جائز ہے (شامی) لیکن بِلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ (تنزیہی) ہے (غُنیہ) اِس لیے جب دائیں یا بائیں طرف جگہ خالی ہو (خواہ وہاں تک صف بچھی ہوئی ہو یا نہ بچھی ہو) اُسے پُر کرتے ہوئے دونوں طرف مقتدی برابر ہوتے چلے جانے چاہییں (عالم گیری وغیرہ)

مسئلہ قراءتِ نماز میں (مُنفرد یا) امام سے ایک دو آیت بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم نہیں، اگر کرلیا تو بھی نماز ہوگئی، مسبوق کی بھی (شامی) مسئلہ نیز جب کہ سجدہ سہو واجب نہ ہو اور کسی وہم پر کرے یا ترکِ سُنّت ہی پر کرلے (جس میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا) تو مکروہ (تنزیہی) ہے، نماز ہو جاتی ہے، مسبوق کی بھی (شامی) لیکن نہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ بعض مُبتدی یا ناواقف نمازی جماعت کی ایک دو رکعتیں ہو چکنے کے بعد شامل ہونے پر پہلے فوت شدہ رکعت پڑھنے لگتے ہیں۔ اِس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ امام کے پیچھے نیت باندھتے ہی امام کی پیروی لازم ہو جاتی ہے۔۔۔۔ پھر اخیر میں

اپنی باقی نماز پوری کرلے (شامی) مسئلہ[۱۲] مسبوق کو جو رکعت نہ ملے اُس میں شریک ہو جانے پر اُس کے لیے اُس رکعت کے سجدے فرض و رُکن نہیں بلکہ مُتابعتِ امام کی بِنا پر واجب ہوتے ہیں (دُر) مسئلہ[۱۳] اگر کوئی شخص درمیانی قعدہ میں شریکِ جماعت ہوا اور اُس کو قعدہ کا ذرا سا ہی حصّہ مِلا، وہ التحیّات پڑھ رہا تھا کہ امام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا تو اُس کو التحیّات پوری کرکے اُٹھنا چاہیے۔ اگر التحیّات پوری کیے بغیر کھڑا ہوگیا تو بعض کے نزدیک نماز مکروہ (تحریمی) ہوتی ہے (دُرّ و شامی) مسئلہ[۱۴] اور اگر قعدۂ اخیرہ میں شریکِ جماعت ہوا اور اُس کی التحیّات پوری نہ ہوئی تھی کہ امام نے سلام پھیر دیا تب بھی یہی حکم ہے کہ پوری التحیّات پڑھ کے اُٹھے (شامی) مسئلہ[۱۵] اگر مقتدی پیچھے رہ جانے یا (درمیانی) قعدہ کا ذرا سا حصّہ مِلنے کی وجہ سے التحیّات پوری کرنے[۱] لگا اور امام قیام میں آکر رکوع میں جانے والا ہوگیا تو مقتدی فوراً التحیّات چھوڑ کے قیام[۳] میں شریک ہوجائے اور امام کی اقتدا میں رکوع میں جائے (شامی، بحر) مسئلہ[۱۶] البتہ رمضان شریف کی نمازِ وتر میں اگر مقتدی کی دعاء قنوت پوری نہ ہوئی ہو کہ امام قنوت سے رکوع میں چلا جائے تو مقتدی مختصر دُعاءِ قنوت

---

[۱] جب تک قیام مِلنے کی امید ہو ۱۲ [۲] ایسی صورت میں جلدی جلدی التحیّات پڑھے .... پھر بھی پوری نہ ہو تو خیر ۱۲ (فتوے) [۳] قیام میں شرکت ضروری ہے ورنہ نماز نہ ہوگی ۱۲ (دُرِّ مختار)

پڑھ کے رکوع میں شامل ہوجائے کیوں کہ پوری دعاء قنوت پڑھنا واجب نہیں ہے (تاتارخانیہ) مسئلہ اور اگر دُعاء قنوت بالکل نہیں پڑھی تھی کہ امام رکوع میں چلاگیا تو اگر مقتدی کو رکوع فوت ہوجانے کا گمان ہو تو دعاء قنوت نہ پڑھے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہوجائے اور قنوت چھوڑ دے، اُس کی وہ رکعت ہوجائے گی (دُرِّ مختار و شامی) مسئلہ۱۸ اور اگر مقتدی التحیات پڑھ رہا تھا یا (رمضان میں) دُعاء قنوت پوری کر رہا تھا کہ امام قیام سے رکوع میں یا دوسری صورت میں رکوع سے قومہ میں چلاگیا اور مقتدی (باوجود جلد جلد پڑھنے کے) شریک نہ ہوسکا تو وہ پہلی صورت میں تنہا (بلا قراءت) قیام کرکے رکوع میں اور دوسری صورت (وترِ رمضان) میں تنہا (بلا تسبیح) رکوع کرکے قومہ میں امام کے ساتھ ہوجائے (ردّ المحتار و عالم گیری) مسئلہ۱۹ اور اگر اِس طرح نہ مِلا اور بعد میں بھی شامل نہ ہوا تو رُکن میں شرکت چھوٹ جانے کی وجہ سے اقتدا ٹوٹ گئی، اب نئے سرے سے وہ نماز پڑھے (شامی، بحر) مسئلہ۲۰ اگر امام سجدہ سہو کرے تو مسبوق کو سجدہ سہو کا سلام، نہ پھیرنا چاہیے (اِس لیے کہ اُس وقت اُس کی نماز کا درمیان ہے) صرف سجدہ ہی سجدہ کرنا ضروری ہے سو اگر سہوًا سلام میں بھی شریک ہوگیا تو (حالتِ اقتدا کی وجہ سے سجدہ سہو واجب نہیں) نماز ہوجائے گی اور اگر قصدًا (سلام میں) شرکت کی تو اپنی نماز کو

توڑ ائے اور پہلے سے 'شرکت' کرتا رہا ہے تو ایسی نمازوں کی قضا کرے (دُر، شامی) مسئلہ[۲۱] اگر کسی کو امام کے پیچھے ایک بھی رکعت نہ ملی ہو، صرف شریکِ جماعت ہوگیا ہو تو وہ امام کے دوسری طرف سلام شروع کرنے پر کھڑا ہو جائے اور سب رکعتوں کو اکیلے نمازی کی طرح ادا کرے (عالم گیری) مسئلہ[۲۲] اگر مسبوق امام کے دائیں طرف سلام پھیرتے ہی کھڑا ہوگیا اور امام نے سجدہ سہو کیا تو مسبوق لوٹ آئے اور (بغیر سلام پھیرے) امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے، پھر جب امام (دوسرا) بائیں طرف سلام پھیرنے لگے تب اپنی باقی نماز پوری کرے (تنویر، دُرِّ مختار) مسئلہ[۲۳] اگر مسبوق بھولے سے امام سے پہلے یا امام کے بالکل ساتھ سلام پھیر دے تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر امام کے بعد بھول کر ایک طرف سلام پھیر دے[ع] تو اخیر میں سجدہ سہو کرے (عالم گیری) اور اگر قصداً سلام پھیر دیا یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی سلام پھیرنا چاہیے تو نماز فاسد ہوگئی، دوبارہ پڑھے (دُرِّ مختار) مسئلہ[۲۴] اگر مسبوق بھولے سے امام کے قعدۂ اخیرہ میں دونوں طرف سلام پھیر دے تو بھی یاد آنے پر فوراً کھڑا ہو جائے اور باقی نماز پوری کر کے اخیر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر سلام پھیر دینے کے بعد کوئی بات ایسی ہوگئی جس سے نماز جاتی رہتی ہے مثلاً بول پڑا تو اب نماز دوبارہ پڑھے (شامی)

ع خواہ صرف السلام کہے ۱۲ (شامی وغیرہ)

مسئلہ[۲۵] اگر امام (آخری مثلاً) چوتھی رکعت پر بیٹھ کر پانچویں کے لیے کھڑا ہو جائے تو مسبوق اُس کی پَے روی نہ کرے، اگر پَے روی کرے گا تو کھڑے ہوتے ہی (صرف) اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی اِس لیے وہ خاموش بیٹھ کر انتظار کرے۔ اگر امام لَوٹ آوے تو مسبوق اُس کے ساتھ سجدہ سہو کر کے سلام پر کھڑا ہو جائے اور اگر امام نہ لَوٹے اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لے تو مسبوق اپنی نماز پوری کر لے لیکن بعد میں جب کہ مسبوق نے ابھی ایک رکعت نہ پڑھی ہو، اِمام کی نماز کسی وجہ سے فاسد ہو جائے تو مسبوق کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی اور اگر مسبوق نے کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھ لی ہو، اُس کے بعد امام کی نماز فاسد ہو جائے یا نفل ہو جائے تو مسبوق کی نماز پر اُس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا یا اِمام پانچویں رکعت پڑھ کر سجدہ سہو کر لے تو بھی مسبوق کی (اور سب کی) نماز درست ہو جائے گی (دُرّ و شامی و بحر) اور اگر اِمام قعدۂ اخیرہ کیے بغیر زائد رکعت میں کھڑا ہو گیا تو بھی مسبوق انتظار کرے، اگر اِمام پانچویں رکعت کے سجدہ سے پہلے لَوٹ آوے تو مسبوق سجدۂ سہو کے بعد آخری سلام پر کھڑا ہو جائے اور اپنی نماز پوری کر لے لیکن (اِس صورت میں) اگر امام نہ لَوٹا اور اُس نے پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا (خواہ مسبوق نے اُس کا اِتّباع کیا یا نہ کیا) تو اُس کے پیچھے پڑھنے والے مسبوق اور دوسرے سب مقتدیوں کی نماز فاسد

ہوکر نفل ہو جائے گی۔ سب وہ نماز دوبارہ پڑھیں (شامی وعالمگیری)
اور (دونوں صورتوں میں) اگر مسبوق بغیر امام کا انتظار کیے اپنی نماز پوری کرنا شروع کر دے تو مکروہ (تحریمی) ہے اِس لیے اگر امام پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے لوٹ آوے اور مسبوق ابھی تک فارغ نہیں ہوا ہے تو اب امام کے ساتھ ہو جاوے اور سجدہ سہو کے بعد (امام کے آخری سلام پھیرنے پر) کھڑا ہو کے اپنی نماز پوری کرلے اور اگر امام کے ساتھ شامل نہ ہوا تو اپنی نماز کے آخر میں اُسے سجدہ سہو کرنا لازم ہے (فتوے)
مسئلہ ۲۶ اگر امام (قعدۂ اخیرہ میں) سجدہ سہو کرنے لگا اور مسبوق التحیات میں پیچھے رہ گیا تو وہ التحیات پوری کر کے بغیر سلام پھیرے سجدۂ سہو میں شریک ہو اور اِس صورت میں اگر اُس سے ایک سجدہ چھوٹ جائے تو وہ اُسے (امام کے بعد) فوراً تنہا کر کے تشہد میں شریک ہو جائے۔ اِس بعد میں سجدہ کرنے کو یہی کہا جائے گا کہ امام کے ساتھ کیا ہے (شامی وغیرہ) مسئلہ ۲۷ اگر مسبوق نے امام کی اِقتدا اِمام کے دوسرے سجدۂ سہو میں یا بعد سجدۂ سہو کے کی تو اُسے ہر دو صورتوں میں سجدۂ سہو ادا کرنے کی ضرورت نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۲۸ البتہ اگر مسبوق کو اپنی باقی نماز میں کوئی سہو ہو جائے تو اخیر کے قعدِہ میں سجدۂ سہو کرے (دُرِّمختار)
مسئلہ ۲۹ جہری نماز (مثل فجر، جمعہ، عیدین وغیرہ) کے مسبوق

کو اختیار ہے کہ وہ اپنی باقی رکعت کی قراءت میں جہر کرے یا نہ کرے (مراقی) لیکن جہر معمولی کافی ہے تاکہ دوسروں کی نماز وغیرہ میں خلل نہ پڑے (دُرِّ مختار)

تصویریں

جس گھر میں تصویر یا کُتا ہو، اُس میں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے (ترمذی)

قیامت کے روز (جان دار کی) تصویر بنانے والوں کو سخت عذاب ہوگا (بخاری ومسلم)

تصویر کے معنے صورت بنانا ہیں۔ اس میں خدا تعالےٰ کا مقابلہ ہوتا ہے۔ خواہ وہ تصویر پتھر کی ہو، مسالہ کی ہو، کاغذ کی ہو یا کاغذ پر ہو، بورڈ پر ہو یا کپڑے پر ہو، اُس کا بنانا، بیچنا، خریدنا، دیکھنا اور استعمال کرنا سب حرام ہے... اِس سے عورت کی فُحش تصویریں شائع کرنے والے خود اندازہ لگالیں کہ وہ کِس قدر غضب کرتے ہیں اور خدا کے دردناک عذاب کو پوری قوم کے لیے دعوت دیتے ہیں۔

ڈاکٹری آلات، پاس پورٹ، طلبہ کی ضروریات اور نوٹ یا ٹکٹ وغیرہ پر تصویر ہونا جن صورتوں میں عوام کی مجبوری ہے وہ مستثنےٰ ہیں لیکن اِختیاری صورت میں خدائی گرفت سے کوئی نہیں بچ سکے گا خواہ وہ حاکم ہو یا محکوم۔

عکس اپنی اصل کے ہٹنے پر زائل ہو جاتا ہے جیسے پانی یا آئینہ سے شکل کا غائب ہو جانا، تصویر باقی رہتی ہے اور زائل کرنے سے زائل ہوتی ہے۔ جب کہ بعض مسائل میں دونوں کا حکم ایک ہے جیسے نا محرم کا عکس یا تصویر دیکھنا نا جائز ہے

لاحق کی نماز

لاحق سو جانے کے بعد بیدار ہونے پر یا وضو ٹوٹ جانے کے بعد وضو کر کے آنے پر یا لوگوں کی کثرت کی وجہ سے سجدہ وغیرہ نہ کر سکنے پر اُس رُکن میں جس میں اُس کا اِمام موجود ہے، اپنی ترتیبِ نماز چھوڑ کر نہ مل جائے بلکہ پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز اِمام کا ساتھ چھوڑ کر اُسی طرح ادا کرے جس طرح اِمام ادا کر گیا ہے مثلاً یہ پہلی رکعت کے سجدہ میں سو گیا اور اِس کے جاگنے اور وضو سے فارغ ہونے تک اِمام دوسری رکعت کے قعدہ میں جا پہنچا تو اَب لاحق وہ سجدہ ادا کر کے تمام ارکان بالترتیب اُسی طرح ادا کرے جیسے اِمام کے ساتھ پڑھتا ہے یعنی قیام میں قراءت نہ کرے ضروری قراءت کی مقدار خاموش کھڑا رہے اور قومہ میں تسمیع نہ کہے، تحمید کہے، اگرچہ اُس کا اِمام آگے بڑھتا جائے، جب چھوٹی ہوئی نماز پوری کر لے تو امام کے ساتھ ہو کر باقی نماز پوری کرے اور اگر امام فارغ ہو چکا ہے تو باقی نماز بھی اُسی طرح پوری کر لے جیسے اِمام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اِس حالت میں اگر اُسے کوئی سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کرے کیوں کہ اِس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مقتدی کے سہو پر سجدہ سہو نہیں آتا (دُرِّ مختار)

رشتہ کا قطع کرنا سخت گناہ ہے (ابوداؤد)

مسبوقِ لاحق کی نماز

مسبوقِ لاحق پہلے اُس رکعت کو مُدرِک کی طرح ادا کرے جو بعد شرکت کے اُس کی چلی گئی (جس میں وہ لاحق ہے) اِس کے بعد جماعت باقی ہو تو اُس میں شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی لاحق کی طرح پڑھ لے، پھر اُس رکعت کو ادا کرے جس میں وہ مسبوق ہے اور مسبوق کی رکعت کو مُنفرد کی طرح ادا کر کے نماز پوری کرے (عالم گیری)

جِس کی سمجھ میں لاحق یا مسبوقِ لاحق کی نماز کے مسائل نہ آئیں وہ دوبارہ نیت باندھ کے نماز پڑھ لے۔

نماز میں لُقمہ دینا

طریقہ اِس کا یہ ہے کہ اگر اِمام قراءت میں غلطی کرے تو لُقمہ دینے کی نیت سے مقتدی وہ آیت پڑھ دے اور اگر کسی اَور رُکن میں غلطی کرے تو حسب موقع لفظ سُبحان اللہ یا اللہ اکبر کہ دے بہتر سُبحان اللہ ہے (عالم گیری)

مسئلہ اگر امام بقدرِ ضرورت قراءت کر چکا ہو تو اُس کو چاہیے کہ رکوع کر دے، مقتدیوں کو لُقمہ دینے پر مجبور نہ کرے اور مقتدیوں کو چاہیے کہ جب تک ضرورتِ شدیدہ پیش نہ آوے، امام کو لُقمہ نہ دیں نیز امام کے رُکتے ہی فوراً لُقمہ دینا مکروہ (تنزیہی) ہے (عالم گیری، شامی)

مسئلہ[۲] اگر مقتدی اپنے امام کو لُقمہ دے تو اُس کی نماز فاسد نہ ہوگی خواہ امام بقدرِ ضرورت قرات کر چکا ہو یا نہیں (شامی) مسئلہ[۳] مقتدی اگر کسی دوسرے شخص کا پڑھنا سُن کر یا قرآن مجید میں دیکھ کر امام کو لقمہ دے تو اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور امام اگر لے لے گا تو اُس کی نماز بھی، اور اگر مقتدی کو قرآن میں دیکھ کر یا دوسرے سے سُن کر خود بھی یاد آگیا اور پھر اپنی یاد پر لقمہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی (عالم گیری) مسئلہ[۴] اگر خارجِ نماز یا داخلِ نماز اِمام کے سوا کسی نماز پڑھنے والے کو لقمہ دے اور وہ لے لے یا لقمہ کی وجہ سے اُس کے یاد آئے اور لقمہ کو اُس کی یاد میں دخل ہو جائے تو اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی البتہ اگر خود بخود یاد آجاوے خواہ اُس کے لُقمہ دینے کے ساتھ ہی یا پہلے یا پیچھے تو اُس کی نماز میں فساد نہ آئے گا (شامی) مسئلہ[۵] اگر امام درمیانی قعدہ کرنا بھول جائے تو مقتدی اُس کی اقتدا کرتے ہوئے اِشارہ بیٹھنے کا کریں جب کہ وہ آدھے سے کم کھڑا ہو (یعنی ٹانگیں سیدھی نہ ہوئی ہوں) اور جب آدھا یا آدھے سے زیادہ کھڑا ہو جائے تو پھر قعدہ کے لیے نہ بٹھائیں، نیز مقتدیوں کا بیٹھا رہنا اور امام کا کھڑا ہو جانا درست نہیں کہ مقتدیوں کا امام کو اپنی اقتدا کے لیے مجبور کرنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے، احتیاط کی جائے اور کھڑے ہو کر لَوٹ آنے پر اور بغیر لَوٹے، سجدہ سہو دونوں صورتوں میں واجب ہے (شامی) مسئلہ[۶] اور اگر

قعدۂ اخیرہ میں ایسا ہو جائے تو مقتدی امام کے سیدھا کھڑا ہو جانے پر بھی لقمہ دے سکتے ہیں، اگر امام نہ بیٹھے تو پھر مقتدی بھی کھڑے ہو جائیں (ردّ المحتار) **مسئلہ** اگر امام نے تین یا چار رکعت والی نماز میں بھولے سے دوسری پر سلام پھیر دیا اور مقتدی نے (غلطی سمجھتے ہوئے) سلام نہ پھیرا، پھر امام لقمہ ملنے پر یا یاد آنے پر کھڑا ہو گیا اور یہ مقتدی بھی کھڑا ہو گیا تو اس مقتدی کی نماز میں کوئی نقصان نہیں آئے گا (فتوے) **مسئلہ** اگر مقتدی نے یہ سمجھ کر کہ امام پانچویں رکعت کو کھڑا ہوتا ہے لقمہ دیا اور حقیقت میں وہ چوتھی ہی تھی تو بھی مقتدی کی نماز میں کوئی خرابی نہیں آئی (عزیز الفتاوے) **مسئلہ** مقتدی کے لقمہ دیتے وقت امام کو جو خاموش رہنا پڑتا ہے اس سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا اور نہ ہی نماز فاسد ہوتی ہے (دُرِّ مختار) لیکن لقمہ لینے میں اگر ایک رُکن کی مقدار یا زیادہ دیر خاموش رہے تو مکروہ (تنزیہی) ہے (فتوے)

پتنگ بازی، کبوتر بازی، بٹیر بازی، شطرنج بازی
نوسر بازی، تاش بازی، جوے بازی، آتش بازی
ریس بازی اور اسی قسم کے مفاسد رکھنے والے دوسرے
کھیل ناجائز ہیں

اِنتباہ

قراءت کی اشد[1] غلطی سے بعض مواقع پر معنے بالکل بدل جاتے ہیں اِس لیے اُن میں احتیاط بہت ضروری ہے مثلاً
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (جن پر تو نے انعام کیا) کے بجائے اَنْعَمْتُ عَلَيْهِمْ (جن پر میں نے انعام کیا) قُلْ هُوَاللهُ (کہ، وہ اللہ) کے بجائے قُلْ هُوَاللهُ (کہا، وہ اللہ) عَيْنَ الْيَقِيْنِ (بالکل یقین) کے بجائے اَيْنَ الْيَقِيْنِ (کہاں ہے یقین) اور وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ (اور نافرمانی کی آدمؑ نے اپنے رب کی) کے بجائے وَعَصٰٓى اٰدَمَ رَبُّهٗ (اور نافرمانی کی آدمؑ کی اُس کے رب نے) پڑھ دیا تو نماز جاتی[2] رہی اور اعتقاداً کہے تو کفر ہے
(ردّالمحتار وغیرہ)

نماز میں حدث ہو جانا

اگر نماز میں بے اختیار کسی کا وضو ٹوٹ جائے اور 'بنا' کی شرطیں پائی جاویں تو نمازی کا وضو کے لیے جانا اور پھر اُسی نماز میں آجانا جائز ہے لیکن اِس کے مسائل باریک ہیں اور غلطی کا احتمال[3] ہے اِس لیے بہتر ہے کہ وہ نماز سلام پھیر کے توڑ دے اور نئے سرے سے پڑھ لے (دُرّ مختار)

---

[1] بہت سخت ۱۲ [2] بعض کے نزدیک (غیر قصداً صورت میں) گنجائش ہے ۱۲ [3] اندیشہ ۱۲

جمعہ کا بیان

اللہ تعالٰی کا اِرشاد ہے، اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (نماز) کے لیے جلدی کرو اور خرید و فروخت بند کر دو (جمعہ)

چوں کہ اُمّتِ محمّدیہ کے قیام کا مقصد یہی ہے کہ اللہ کا بول بالا ہو اور دینِ اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ ہو اور یہ ممکن نہیں جب تک یہ طریقہ رائج نہ ہو کہ سب کے سب عوام، خواص شہر کے رہنے والے اور گاؤں کے رہنے والے، چھوٹے بڑے ایک جگہ جمع ہو کر اُس چیز کو جو اسلام کا سب سے بڑا شعار ہے اور سب سے بالاتر عبادت ہے، ادا کریں، اِس لیے شریعتِ اسلامیہ جمعہ کے اہتمام کی طرف متوجہ ہوئی اور اُس کے اِظہار و اعلان کی ترغیبیں اور چھوڑنے پر وعیدیں نازل ہوئیں اور چوں کہ تمام شہر کا اجتماع ہر وقت مشکل ہے اور اِس میں دِقّت ہے اِس لیے تمام شہر کا اجتماع ہفتہ وار قرار دیا اور جمعہ کی نماز اِس کے لیے تجویز ہوئی۔

حضورؐ نے فرمایا، جبریلؑ نے مجھ سے پڑوسی کا حق اِتنی بار بیان کیا کہ میرا خیال ہو گیا کہ شاید پڑوسی کو (جائداد میں بھی) وارث قرار دے دیا جائے (بخاری و مسلم)

جمعہ کی فضیلت

حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جُمعہ کا دن تمام دِنوں سے افضل ہے۔ اِس دن حضرت آدم علیہ السّلام پیدا ہوئے اِسی دن جنّت میں داخل کیے گئے اور اِسی دن جنّت سے باہر لائے گئے اور قیامت کا وُقوع[1] بھی اِسی دن ہوگا (مسلم)۔ جُمعہ کا مرتبہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک عیدین سے بھی زیادہ ہے (ابنِ ماجہ)

امام احمدؒ کا قول ہے کہ شبِ جُمعہ کا مرتبہ شبِ قدر سے بھی زیادہ ہے اِس لیے کہ اِس شب میں سرورِ عالم[2] صلّے اللہ علیہ وسلّم اپنی والدہ ماجدہ[3] کے شکم[4] میں جلوہ افروز ہوئے اور حضرتؐ کا تشریف لانا بے شمار خیر و برکت کا سبب ہوا (اَشعۃُ اللّمعات)۔ جمعہ کے دن ایک ساعت[5] ایسی ہے، جو مسلمان اُس ساعت میں دُعا کرے تو ضرور قبول ہوتی ہے (صحیحَین شریفَین)۔ جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں اَور دنوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ اس روز کثرت سے مجھ پر درود پڑھا کرو کہ وہ اِسی دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے (ابنِ ماجہ)

جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرتا ہے وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے (ترمذی)

---

[1] واقع ہونا ۱۲ [2] جہان کے سردار ۱۲ [3] بزرگ (عورت) ۱۲ [4] پیٹ ۱۲ [5] گھڑی ۱۲

نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ، جمعہ کے دن فرشتے دروازہ پر اُس مسجد کے جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے ، کھڑے ہو جاتے ہیں اور سب سے پہلے جو آتا ہے اُس کو ، پھر اُس کے بعد دوسرے کو اِسی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں اور سب سے پہلے جو آیا اُس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اللہ کی راہ میں اونٹ قربان کرنے والے کو ، اِس کے بعد جیسے گائے کی قربانی کرنے والے کو پھر جیسے مُرغ کے ذبح کرنے میں پھر جیسے اللہ کی راہ میں کسی کو انڈا صدقہ دیا جائے ، پھر جب خطبہ ہونے لگتا ہے تو فرشتے وہ رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور خطبہ سُننے میں مشغول ہو جاتے ہیں (بخاری و مسلم)

حدیث شریف میں آیا ہے ، جو شخص تمام آداب و شرائط کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کرے ، اُس کے گذشتہ جمعہ سے اُس وقت تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں (بخاری) جمعہ کی نماز میں اِمام کا قُرب قیامت میں اللہ تعالےٰ کے قُرب کا سبب ہوگا (ابنِ ماجہ)

لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم ، ناولوں افسانوں کا پڑھنا ٹی ۔ وی پر فلمیں دیکھنا ، سینما جانا ، عورتوں کا بغیر محرموں کے گھروں سے باہر گھومنا ، پارکوں میں تفریح کرنا ، یہ سب ایسے امور ہیں جو اُنھیں بے شرم بنا رہے ہیں ، دین سے دُور کر رہے ہیں اور دین داروں سے بے زار کر رہے ہیں ۔ اللہ سمجھ دے (البلاغ)

نمازِ جمعہ ترک کردینا

فرمایا رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے، جو شخص بغیر مجبوری کے جمعہ کی نماز ترک کر دیتا ہے وہ مُنافق[ع] لکھ دیا جاتا ہے (مشکوٰۃ) ہاں اگر توبہ کرلے یا ارحمُ الرّاحمین محض اپنے فضل سے معاف فرمائے تو وہ دوسری بات ہے نیز فرمایا، جو شخص تین جمعے سُستی سے یعنی بے عُذر ترک کر دیتا ہے اُس کے دل پر اللہ تعالےٰ مُہر کر دیتا ہے (ترمذی) ایک روایت میں ہے کہ خداوند کریم اُس سے بے زار ہو جاتا ہے (گوہر)

جمعہ کے آداب

ہر مسلمان کو چاہیے کہ جمعرات کے دن سے جمعہ کا اہتمام کرے۔ پہننے کے کپڑے صاف کرکے رکھّے۔ خوشبُو نہ ہو تو خوشبُو[ع] لاکر رکھّے تاکہ جمعہ کے دن اِن کاموں میں مشغول نہ ہونا پڑے پھر جمعہ کے دن حجامت بنوائے، غسل کرے، مسواک کرے صاف کپڑے پہنے، خوشبُو لگائے (احیاء العلوم) اور جامع مسجد میں بہت سویرے جائے (بخاری) جمعہ کی نماز کے لیے پیدل جانے

ع مُراد منافق جیسی خصلت رکھنے والا ۱۲ ع (اسپرٹ آمیز) سینٹ کا استعمال مکروہ (تنزیہی) ہے خصوصاً اہلِ تقوےٰ کو اِس سے پرہیز کرنا چاہیے ۱۲ (فتوے)

میں ہر قدم پر ایک سال روزے رکھنے کا ثواب[1] ملتا ہے (ترمذی)
مسئلہ ہفتہ وار حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، لبیں کٹانا، ناک بغل اور ناف کے نیچے کے بال دُور کرکے بدن کو صاف ستھرا کرنا مُستحب ہے۔ ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرھویں دن سہی، زیادہ سے زیادہ چالیس دن، اِس سے زیادہ کی اجازت نہیں (ردّ المحتار)

نمازِ جمعہ

جمعہ کی نماز ہمیشہ اوّل وقت پڑھنا سُنّت ہے (دُرِّ مختار)
مسئلہ جمعہ کی نماز عورتوں، بچّوں، بیماروں، معذوروں، مسافروں اور گاؤں[2] والوں کے سِوا سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں، اگر وہ بھی جمعہ کی نماز[3] میں شریک ہو جائیں تو اُن کی نماز درست ہو جائے گی اور ظہر کی نماز اُن کے ذمّہ سے اُتر جائے گی لیکن عورت کے لیے جمعہ سے ظہر کی نماز پڑھنا افضل ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ بیمار شخص کے تیمار دار پر جمعہ واجب نہیں جب کہ بیمار کو تکلیف یا گھبراہٹ کا اندیشہ ہو اور کوئی دوسرا خبر گیر نہ ہو (دُرِّ مختار) مسئلہ جس گاؤں میں اذانِ جمعہ کی اصل آواز پہنچ جاتی ہو وہاں والوں پر شہر میں جا کر نمازِ جمعہ ادا کرنا واجب ہے (دُرِّ مختار)

---

[1] یہ ثواب شہر کی سب سے بڑی جامع مسجد یا قائم مقام جامع مسجد کا ہے، نہ کہ محلّہ کی مسجدوں کا ۱۲ [2] گاؤں میں ہوتے ہوئے ۱۲ [3] رکعتیں دیکھو صفحہ ۱۱۲

نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں

۱۔ شہر یا مثلِ شہر ہو یا ایسی بستی سے متعلق کوئی آبادی (یا محلّہ) ہو ۲۔ ظہر کا وقت ہو ۳۔ نماز سے پہلے خطبہ ہو۔ ۴۔ اِمام کے سوا کم از کم تین آدمی خطبہ اور جماعت میں شریک ہوں ۵۔ ہر شخص کو نماز میں شریک ہونے کی اجازت ہو (عالم گیری وغیرہ)

مسئلہ جمعہ کی پہلی اذان ہو جانے کے بعد خرید و فروخت یا دُنیا کا کوئی کام کرنا مکروہ (تحریمی) ہے۔ اذان سُن کر نماز کی طرف چلنا واجب ہے (عالم گیری، دُرِّ مختار) **مسئلہ۲** البتہ جن پر جمعہ واجب نہیں اُن کو جمعہ کی پہلی اذان کے بعد خرید و فروخت وغیرہ جائز ہے (امداد الفتاوے) **مسئلہ۳** بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگ جمع ہو کر پڑھیں تاکہ مرکزیّت اور اجتماعیّت کا مقصد پورا ہو، اگرچہ ایک مقام کی کئی مسجدوں میں بھی نمازِ جمعہ جائز ہے (عالم گیری)

عہ یعنی قصبہ یا بڑا گاؤں ہو جہاں کم از کم تین چار ہزار آدمیوں کی آبادی (مسلمانوں کی یا غیر مسلموں کی) ہو، عام ضرورت کی چیزیں وہاں مل جاتی ہوں اور بازار وغیرہ ہو ۱۲ (عزیز الفتاوے)

(چاروں طرف) چالیس گھر تک ہم سایہ کے حکم میں ہے (اکسیرِ ہدایت)

خطبہ کے آداب واحکام

جب امام منبر پر آنے لگے، اُس وقت سے نمازِ جمعہ کے ختم تک یہ باتیں دُور اور نزدیک کے ہر آدمی کے لیے ناجائز ہیں:۔

خطبہ کی اذان کے الفاظ کو دوہرانا (ردّالمحتار) اِس اذان کے بعد دُعا مانگنا (بدائع) کھانا پینا، چلنا پھرنا، بولنا، سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا، نماز پڑھنا، تسبیح، قرآن شریف یا درود شریف پڑھنا، دونوں خطبوں کے درمیان یا خطبہ کے وقت دُعا مانگنا، خطبہ کی دُعاؤں پر آمین کہنا (ردّالمحتار) یعنی پورے سکون اور خاموشی کے ساتھ خطبہ سُننا چاہیے (بخاری ومسلم)

عید الفطر، عید الاضحٰے، نمازِ استسقا اور نکاح کے خطبہ کا بھی یہی حکم ہے (دُرِّ مختار)

مسئلہ خطبہ کی اذان ہو جانے پر پہلی سُنّتیں نہ پڑھے، فرضوں کے بعد کی سُنّتوں کے بعد پڑھ لے[1] (ردّالمحتار) مسئلہ[2] قضا نماز کا (علیحدہ) پڑھنا صاحبِ ترتیب کے لیے خطبہ کے وقت بھی جائز بلکہ واجب ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ[3] آں حضرتؐ کا اِسم مبارک جب جمعہ کی دوسری اذان اور خطبہ میں آئے تو دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے (بحر) نیز دل میں دُعا مانگ لینا بھی جائز ہے (مگر زبان کو حرکت نہ ہو) (شامی) مسئلہ[4] پہلا خطبہ سُننے کے وقت دونوں

---

[1] اور اگر اذان سے پہلے شروع کر چکا ہو تو سُنّتِ مؤکّدہ پوری کر لے ۱۲ (دُرِّ مختار) [2] دیکھو صفحہ ۳۲۱

ہاتھ باندھ لینا اور دوسرا خطبہ سُننے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لینا بے اصل بات ہے (اغلاط العوام) **مسئلہ** جب خطبہ ہو رہا ہو، بولنے کے بجائے ضرورت میں اشارہ سے کام لے سکتے ہیں مگر زبان کو حرکت نہ ہو نیز خطیب خطبہ کے بعد کوئی وقتی ضروری مسئلہ بتا سکتا ہے اور صفوں کو کسی کے ذریعہ یا خود درست کرنے کا حکم دے سکتا ہے (دُرِّ مختار)

جب وقت ہوجائے تو امام منبر پر بیٹھے۔ مؤذن اُس کے سامنے (نزدیک کی کسی صف میں) اذان کہے۔ امام فوراً کھڑا ہوکے خطبہ شروع کردے (مراقی الفلاح)

خطبہ میں بارہ چیزیں **مسنون**ع ہیں ۱۔ خطیب کا باوضو ہونا ۲۔ خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا ۳۔ خطبہ منبر پر پڑھنا، منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا ۴۔ خطبہ سے پہلے آہستہ اعوذ باللہ پڑھنا ۵۔ خطبہ پڑھنے کی حالت میں مُنہ لوگوں کی طرف رکھنا ۶۔ خطبہ سُننے والوں کو قبلہ رُو ہوکر بیٹھنا ۷۔ خطبہ اِتنی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سُن سکیں ۸۔ دو خطبے پڑھنا ۹۔ دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا ۱۰۔ دونوں خطبوں کے درمیان تین دفعہ سُبحان اللہ کہنے کی مقدار بیٹھنا ۱۱۔ پہلے خطبہ میں اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا، وحدانیت، شہادت، درود، وعظ ونصیحت، آیاتِ قرآنی اور دوسرے خطبہ میں یہ سب چیزیں مگر وعظ ونصیحت کے

ع سُنّت کیا گیا' اور یہ سُنّتیں مؤکدہ ہیں ۱۲ (فتوے) ع ایک ہونا ۱۲

بجائے مسلمانوں کے لیے دُعا کرنا ۱۲ خطبہ کا مختصر پڑھنا (زیادہ لمبا نہ ہو) (بحر و عالم گیری) دوسرے خطبہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کے آل[1] ازواج[2]، اصحاب، خلفاءِ راشدین اور حضرت حمزہ و عبّاس رضی اللہ عنہم کے لیے دُعا کرنا مستحب ہے۔ بادشاہِ اسلام کے لیے بھی دُعا کرنا جائز ہے (عالم گیری) **مسئلہ** خطیب جمعہ کو بوقت خطبہ 'لاٹھی' ہاتھ میں لے لینا جائز ہے مگر اِس کی پابندی نہ کرے (امداد الفتاوٰے وغیرہ)
مسئلہ خطبہ کا کسی اَور زبان میں پڑھنا یا اُس کے ساتھ کسی اَور زبان کے اشعار وغیرہ مِلا دینا خلافِ سُنّت اور مکروہ (تحریمی) ہے (امداد الفتاوٰی)
مسئلہ اور خطبہ کا کبھی کبھی بعد نماز کے ترجمہ کرنا مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے (فتاوے) **مسئلہ** رمضان شریف کے آخری جمعہ کے خطبہ میں وداع[3] و فراق کے مضامین پڑھنا (بوجہ اِس کے کہ نبیِّ کریم صلے اللہ علیہ وسلّم اور اُن کے اصحابؓ سے منقول[4] نہیں، نہ کتبِ فقہ میں کہیں اِس کا پتہ ہے) بدعت ہے (گوہر)
تنبیہ بعض لوگ خطبہ کے تمام الفاظ ختم ہونے سے پہلے نماز کے لیے کھڑا ہونا شروع کر دیتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔ خطبہ کا اخیر تک بیٹھے ہوئے سُننا واجب ہے (بحر) جب خطیب منبر پر سے اُتر آئے تب جماعت کے لیے کھڑا ہونا چاہیے (عالم گیری وغیرہ)
خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً **اقامت** کہ کر نماز شروع کر دینا سُنّت ہے۔ 'دو رکعت نماز فرض جمعہ' کی نیت کی جائے۔

---

[1] اولاد اور متعلقین خصوصی ۱۲ [2] بیویاں ۱۲ [3] رخصت اور جُدائی ۱۲ [4] نقل کیا ہوا ۱۲

مسائل

مسئلہ نمازِ جمعہ میں دیر کر دینا مناسب نہیں ہے اِس لیے کہ جمعہ میں جلدی افضل ہے نیز اگر کسی مقام پر مختلف اوقات میں جمعہ کی نماز ہوتی ہو تو پہلے پڑھنے والے افضلیت پر ہیں (شامی) مسئلہ بہتر ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز پڑھائے اور کوئی دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ جمعہ اور عید کی نماز میں اگر جماعت بہت بڑی ہو اور امام کو سہو ہو جائے تو سجدہ سہو نہ کرے کہ ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے گڑبڑ مچ جاوے گی اور اگر بہت زیادہ ہجوم نہ ہو تو سجدہ سہو کرلے (مراقی) مسئلہ اگر کوئی مسبوق جمعہ کی نماز میں قعدۂ اخیرہ میں (خواہ سجدۂ سہو میں) آکر ملے تو اُس کی شرکت صحیح ہو جائے گی اور وہ دو رکعتیں پڑھ کر نماز پوری کرلے (دُر و ہدایہ) مسئلہ نمازِ جمعہ پڑھنے کے بعد احتیاط الظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں (بحر، ردّ المحتار) مسئلہ جس کو نمازِ جمعہ نہ ملے (یا پڑھ کر لوٹانی پڑے) اُسے اب ظہر کی پوری نماز پڑھنی چاہیے (دُرِّ مختار) مسئلہ نمازِ جمعہ سے رہ جانے والوں کو ظہر کی جماعت کرنا جائز نہیں (دُرِّ مختار) مسئلہ شہر میں غیر معذور کو نمازِ جمعہ ہونے سے پہلے ظہر کی نماز پڑھنا مکروہ (تحریمی) ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ اگر غیر معذور شہر میں نمازِ جمعہ سے پہلے ظہر کی نماز پڑھ لے تو اُس کی

نمازِ ظہر ہو جائے گی مگر گنہگار ہوگا پھر اگر جمعہ کی نماز پڑھ لے تو پہلی نماز نفل ہو جائے گی اور جمعہ درست ہو جائے گا (دُرِّ مختار و عالمگیری) مسئلہ شہر میں (جہاں جمعہ درست ہے) معذور کو 'نمازِ جمعہ سے پہلے' ظہر کی نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے اور جماعت سے پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (دُر، شامی) مسئلہ جمعہ کی نماز جب کہ شہر میں متفرق اوقات میں ہوتی ہو تو معذور کے لیے مستحب ہے کہ جب آخری نماز ختم ہو جائے تب نمازِ ظہر پڑھے (دُرِّ مختار وغیرہ) مسئلہ گاؤں عــہ والوں کو جمعہ سے پہلے نمازِ ظہر پڑھنا اور جماعتِ ظہر کرنا درست ہے (تنویر، شامی)

ازروئے قانون

۱۔ نماز کے اوقات میں ریڈیائی اور ٹی۔ وی پروگرام نشر نہ کیے جائیں۔
۲۔ مسجد کے قریب باجے گاجے، جلوس کی آوازیں اور مروّجہ نعرے لگانے پر پابندی ہو ۳۔ کم از کم رمضان المبارک کے مہینہ میں ریکارڈنگ، گانے بجانے اور اسی قسم کے دوسرے (فلمی و غیر فلمی) مشغلے بند رہنے چاہییں۔
۴۔ پنج گانہ نمازِ باجماعت پڑھنے کی ہر ملازم کو سہولت ہو۔
۵۔ جمعہ و عیدین کی نماز کے وقت کوئی ڈیوٹی نہ ہو یا اُس کا مناسب انتظام ہو

عــہ یہی حکم قیدی کا ہے ۱۲ (دُرِّ مختار) عــہ واضح ہو کہ گاؤں سے مُراد وہ آبادی ہے جہاں نمازِ جمعہ کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں اور وہاں والوں پر 'جمعہ' واجب نہ ہو ۱۲

لاؤڈ اِسپیکر کا حکم

لاؤڈ اِسپیکر سے اذان دینا اور خطبہ پڑھنا جائز ہے مگر نماز میں لاؤڈ اِسپیکر کا استعمال نہ کیا جائے

(فتاوٰے کراچی، لاہور، سہارن پور، دیوبند، دہلی، ڈھاکہ، بریلی)

توضیح

واضح ہو کہ اسلامی عبادات کا مدار سادگی، بے تکلّفی اور سہولت پر رکھا گیا ہے جس میں ہر طبقہ کے مسلمان، عالم، جاہل، شہری دیہاتی اور امیر و غریب ہر زمانہ اور ہر خطّہ میں مساوی طور پر ادا کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ عبادت کی ادائیگی میں زیادہ تر قدرتی اور فطری[1] چیزوں سے کام لیا گیا ہے (جن میں انسانی صنعت کا کوئی دخل نہیں) سائنس وغیرہ کی فنّی تدقیقات[2] یا اُن کے متعلق قدیم و جدید[3] آلات پر کسی اسلامی عبادت کا مدار نہیں رکھا گیا بلکہ ادائے عبادت کے لیے اِن بحثوں میں اُلجھنے کو بھی پسند نہیں کیا گیا

(آلاتِ جدیدہ)

(اپنی عبادات کو مشینی ہونے سے بچائیے)

---

[1] خدا کی بنائی ہوئی ۱۲ [2] باریکیاں ۱۲ [3] نئی اور پُرانی مشینی چیزیں ۱۲

نماز میں لاؤڈ اِسپیکر کا اِستعمال درست نہیں

۱۔ ارشادِ الٰہی ہے، اطاعت کرو اللہ کی اور اُس کے رسولؐ کی (نسآء)
۲۔ ارشادِ نبویؐ ہے، مقرّر کیا گیا ہے اِمام تاکہ اِقتدا کرو تم اُس کی جب وہ نماز پڑھائے (مشکوٰۃ) اِس سے امام کی اصل آواز مُراد ہے اور امام کی اصل حرکات کی اقتدا واجب ہوتی ہے ۳۔ آواز بازگشت کا اِتّباع مفسدِ نماز ہے (دُرِّ مختار) جو عکسِ آواز کے مثل ہے۔ پس جو نماز محض لاؤڈ اِسپیکر کے سہارے پڑھی جائے گی وہ ادا نہ ہوگی۔ اوپر کی منزل اور نیچے دیوار وغیرہ حائل ہو تو ایسا ہوتا ہے البتّہ اگر نماز امام کی اصل آواز وحرکات کے ذریعہ یا لاؤڈ اِسپیکر کے باوجود مکبّر کی تکبیرات پر پڑھی جائے گی یا اصل اِتّباع کرنے والوں کو دیکھ کر پڑھی جائے گی (جیسا کہ ایسا بھی ہوتا ہے) خواہ اُس کا سلسلہ کہیں تک چلا جائے تو نماز ادا ہو جاتی ہے۔

جب کہ انسان کے مُنہ سے نکلی ہوئی آواز واحد اور محدود ہوتی ہے۔ اُس کو کم یا زیادہ نہیں کیا جا سکتا (ورنہ وہ اصلی نہ رہے گی) بلکہ پیدا ہو کر طبقۂ صَوت میں چلی جاتی ہے جہاں سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن وغیرہ بذریعہ آلہ عکس لے کر نشر کرتے ہیں چُناں چہ ٹیلی فون اور وائرلیس سے نقل مطابق اصل ہونے پر اِس امر کی تصدیق ہوتی ہے جیسے تحریر کا فوٹو لے لیا جاتا ہے ایسے ہی آواز بذریعہ مشین متعلقہ لہر سے

نقل ہو کر متعدّد ہو سکتی ہے اور پھر اُس عکسی آواز کو فوراً دُور تک لے جا سکتے، کم یا زیادہ کر سکتے اور بند کر کے جب چاہیں سُن سکتے ہیں۔

لاؤڈ اسپیکر اور ٹی۔ وی مثل شیشہ کے نہیں ہیں کہ آپ کسی منظر کو براہِ راست دیکھ سکیں یا سُن سکیں کیوں کہ اس کے لیے شیشہ کا بالمقابل ہونا شرط ہے بلکہ یہ 'ایجاد' کا کمال ہے۔

نماز عبادتِ مقصودہ ہے۔ طریقۂ مسنونہ پر قائم رہنا ضروری ہے قراءتِ امام کی آواز تمام مقتدیوں تک پہنچانا ضروری نہیں۔ نماز میں توجہ رکھنا واجب ہے۔ یہ آلہ کبھی خراب اور بند بھی ہو جاتا ہے۔ خارجِ نماز شے سے مدد لینے میں قباحت ظاہر ہے۔ 'عمومِ بلوٰے' اس میں نہیں ہے کیوں کہ وجہ مصنوعی اور اختیاری ہے۔

بالائی منزلوں میں نچلی منزل کی چھت میں لمبی جالی بنا کر اُس کے ذریعہ مکبّر کی آواز اوپر پہنچائی جائے۔

کھُلی جگہ میں اگر تعداد بہت زیادہ ہو تو کئی جماعتیں ہو سکتی ہیں ورنہ ایک کے بعد دوسری جماعتِ نماز بھی کر سکتے ہیں۔

اگر نماز میں اِس آلہ کا استعمال ناروا قرار دیے جانے کے باوجود اختلاف سمجھا جائے تو بھی قاعدۂ فقہیہ کی رُو سے اختلاف سے اجتناب اور احتیاط لازم ہے۔ پس بضرورت مکبّرین کے ذریعہ تکبیرات وغیرہ کی آواز آخری صفوں تک پہنچائی جائے۔ یہی خیر و برکات والا اور مفاسد سے پاک طریقہ ہے۔ اِسی کو اختیار کرنا چاہیے (آلاتِ جدیدہ)

اِستغفار

اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط

(بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم اور اُس کی طرف توبہ کرتا ہوں) اِس اِستغفار کو (پنج گانہ) ہر نماز کے بعد تین دفعہ پڑھنا مستحب ہے (دُرِّ مختار) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص یہ استغفار پڑھے گا اُس کی ضرور مغفرت ہوگی اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو (ترمذی) اِس اِستغفار کے پڑھنے سے مشکل آسان اور روزی میں برکت ہوتی ہے (ابوداؤد) نیز جو کوئی بستر پر لیٹتے وقت اِس اِستغفار کو پڑھے، اُس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں خواہ کتنی ہی زیادہ تعداد میں ہوں (ترمذی) ارشادِ نبویؐ ہے، جو شخص متواتر استغفار کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالٰے ہر قسم کی تنگی سے نکل جانے کے لیے اُسے راستہ بنا دیتا ہے اور ہر غم سے اُسے نکال کر راحت پہنچا دیتا ہے اور اُسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں اُس کا گمان بھی نہ ہو (ابوداؤد) فرمایا، سارے بنی آدم خطا کار ہیں (ہر شخص سے کچھ نہ کچھ گناہ ہو جاتا ہے) لیکن بہترین خطا کار وہ لوگ ہیں جو غلطی کرنے کے بعد توبہ کرنے والے ہیں (ترمذی)

عہ بخشش ۱۲ عہ انسان ۱۲

گناہ کی مدد بھی گناہ ہے (مشکوٰۃ)

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

(اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آلؑ پر اور برکت اور سلامتی)

اللہ تعالٰے کا فرمان ہے ، اے ایمان والو! صلوۃ بھیجو اُنؐ پر اور سلام (یعنی درودؑ شریف پڑھو) (احزاب)

آں حضورؐ کا اسم مبارک سُننے پر ایک دفعہ درود شریف پڑھنا واجب ہے پھر اگر بار بار (اُسی مجلس میں) سُنے تو مستحب ہے (مشکوۃ) خواہ (مختصر درود شریف) صلّے اللہ علیہ وسلّم پڑھ دے نیز اسم مبارک کے ساتھ صلّے اللہ علیہ وسلّم شامل کرنے سے درود شریف بھی ادا ہو جاتا ہے۔

نبیِّ اکرم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے ، اللہ تعالٰے اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے (نسائی)

نیز فرمایا، قیامت میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر درود زیادہ بھیجتا ہوگا (ترمذی)

آں حضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے ، جو میرا نام سُنے اور مجھ پر درود بھیجے ، اللہ تعالٰے اُس کی تمام حاجتیں بَر لاتا ہے (ترمذی)

عہ آل سے مُراد متعلقینِ خصوصی ہیں خواہ رشتہ دار ہوں یا غیر رشتہ دار ۱۲ (معارف الحدیث)

عہ درود میں لفظ صَلِّ صلٰوۃ کے لیے اور سلّم سلام کے لیے آتا ہے اور اس طرح صلٰوۃ و سلام دونوں ادا ہو جاتے ہیں ۱۲

جہاں تک ممکن ہو، پاکیزگی کے ساتھ نہایت محبت اور خلوص سے درود شریف پڑھنا چاہیے، جس قدر تعداد میں پڑھ سکے۔

آیتِ کریمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

(تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں اپنی جان پر ظلم کرنے والوں سے ہوں) (انبیاء)

اِس آیت میں اسم اعظم مخفی[1] ہے۔ جس مصیبت و بلا میں پڑھے گا اِن شاء اللہ تعالیٰ فائدۂ عظیم اُٹھائے گا (اعمالِ قرآنی) اور اُس کی دُعا قبول ہوگی (ترمذی)

حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں زمین کے نیچے پڑھی اور نجات[2] پائی —— جو مسلمان اپنے مرض میں اِس دُعا کو چالیس بار پڑھے پھر اُسی مرض میں مَر جائے تو شہادت کا ثواب پاتا ہے اور اگر اچھا ہو جائے تو اُس کی مغفرت[3] کر دی جاتی ہے (حاشیہ دُرِّ مختار)

---

[1] چھپا ہوا ۱۲ [2] چھٹکارا ۱۲ [3] بخشش ۱۲

(ضرورت مند کے لیے نماز، روزہ وغیرہ کے بعد)
حلال (روزی) کمانا (سب سے بڑا) فرض ہے (بیہقی)

قضا نماز کا بیان

کوئی عبادت اُس کے مقررہ وقت پر ادا کی جائے تو اُسے ادا اور مقررہ وقت گذر جانے کے بعد کی جائے تو اُسے قضا کہتے ہیں۔ فرض نمازوں کی قضا فرض، واجب کی قضا واجب اور بعض سُنّتوں کی قضا سُنّت ہے۔ جن حالتوں میں نماز معاف ہے اُن کی قضا واجب نہیں۔ کسی نماز کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کر دینا بڑا گناہ ہے۔ نماز قضا ہو جانے پر جہاں تک ہو سکے جلد ادا کرے، دیر کرنا گناہ ہے۔

فجر کی نماز قضا ہو جانے پر زوال سے پہلے پڑھے تو دو سُنّت اور دو فرض پڑھ لے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف دو فرض پڑھے **ظہر** کی نماز قضا ہو جانے پر چار فرض **عصر** کی نماز قضا ہونے پر چار فرض **مغرب** کی نماز قضا ہونے پر تین فرض اور **عشا** کی نماز قضا ہونے پر چار فرض اور تین وتر پڑھنے چاہییں (دُرِّ مختار)

تنبیہ فجر کی نماز قضا ہو جائے یا جو نماز پڑھنی ہو تو جب تک سورج نکل کے ایک نیزہ بلند نہ ہو جائے (جس کی پہچان یہ ہے کہ سورج کی طرف دیکھنے سے آنکھیں چُندھیانے لگیں) تب تک کوئی نماز پڑھنا مکروہ (تحریمی) ہے نیز فجر کی فرض نماز جماعت سے پڑھنے کے بعد سُنّتیں رہ جانے پر اُن کو فرضوں کے بعد ہی پڑھ لینا درست نہیں،

سورج نکلنے کے (تقریبًا پندرہ منٹ) بعد پڑھنا چاہیے (شرح ہدایۃ شرح تنویر)
مسئلہ اگر وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پہلے قضا پڑھے گا تو ادا[ع] نماز کا وقت باقی نہ رہے گا تو پہلے ادا پڑھ لے تب قضا پڑھے (ہدایہ)
مسئلہ اگر کسی شخص کی نماز قضا ہوگئی، پھر وہ بھول گیا کہ کون سی نماز تھی اور گمان غالب بھی کسی نماز پر نہیں ہوتا تو ایسی حالت میں وہ ایک دن رات کی نماز قضا کرے اور اگر دو دن کی نماز میں تردّد[عہ] ہے کہ دونوں دنوں میں سے کون سے وقت کی نماز فوت ہوئی ہے تو دو دن رات کی نماز پڑھے (عالم گیری) مسئلہ اگر اکیلے آدمی کی نماز قضا ہو تو گھر میں پڑھنا بہتر ہے اور مسجد میں پڑھے تو کسی سے ذکر نہ کرے (شامی) مسئلہ قضا نماز کی نیت اِس طرح کرے کہ 'میں فلاں وقت کی قضا نماز پڑھتا ہوں' (دُرِّ مختار) مسئلہ فجر، مغرب اور عشا کی قضا دن میں پڑھی جائے تو (جہری رکعتوں میں) آہستہ آواز سے قراءت کرنا واجب ہے اور رات کو یہ نمازیں قضا پڑھے تو اختیار ہے، چاہے بلند آواز سے قراءت کرے یا آہستہ آواز سے (ہدایہ) مسئلہ اگر (اُسی روز کی) فجر کی نماز پڑھنے میں سورج نکل آیا تو نماز نہیں ہوئی، سورج میں اچھی طرح روشنی آجانے کے بعد قضا پڑھے اور اگر عصر کی نماز پڑھنے میں سورج ڈوب گیا تو نماز ہوگئی

عہ یہاں ادا سے مُراد صرف فرض اور واجب نماز ہے اور وقت سے مُراد غیر مکروہ وقت ۱۲ (شامی دغیرہ) عسہ اُلجھن ۱۲

قضا نہ پڑھے (منیہ) مسئلہ اسی طرح اُسی روز کی عصر کی نماز اگر ابھی نہ پڑھی ہو تو وہ سورج ڈوبتے وقت بھی پڑھ لے، ادا ہو جائے گی (عالمگیری) مسئلہ اگر چند آدمیوں کی نماز کسی وقت کی قضا ہو گئی ہو تو اُن کو چاہیے کہ اُس نماز کو جماعت سے ادا کریں۔ اگر جہری نماز ہو (اور رات کے وقت پڑھیں) تو بلند آواز سے قراءت کی جائے اور سرّی ہو تو آہستہ آواز سے (فتاوٰے ہندیہ) مسئلہ اگر کسی کی کئی نمازیں قضا ہو گئیں تب بھی جلدی سب کی قضا پڑھ لے، ہو سکے تو ہمت کر کے ایک ہی وقت سب پڑھ لے، یہ ضروری نہیں کہ ہر نماز کی قضا اُس کے وقت پر ہی پڑھے (ردّ المحتار) مسئلہ اگر کئی دن کی نمازیں قضا ہو گئیں تو دن، تاریخ بھی مقرر کر کے نیت کرنا چاہیے جیسے کسی کی ہفتہ، اتوار، پیر اور منگل چار دن کی نمازیں جاتی رہیں تو اب فقط اتنی نیت کرنا کہ میں فجر کی نماز پڑھتا ہوں، درست نہیں ہے بلکہ یوں نیت کرے کہ میں ہفتہ کی فجر کی قضا پڑھتا ہوں پھر ظہر پڑھتے وقت کہے کہ ہفتہ کی ظہر کی قضا پڑھتا ہوں۔ اسی طرح کہتا جائے، پھر جب ہفتہ کی سب نمازیں قضا پڑھ چکے تو کہے کہ اتوار کی فجر کی قضا پڑھتا ہوں، اسی طرح سب نمازیں پڑھے (ردّ المحتار)

مسئلہ اگر کوئی نابالغ عشا کی نماز پڑھ کر سوئے اور صبح صادق سے پہلے بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے جس سے معلوم ہو کہ اُس کو احتلام ہو گیا ہے (جو اُس کے بالغ ہو جانے کی علامت ہے) تو اُسے چاہیے کہ عشا کی

نماز کو لَوٹائے اور اگر صبح صادق ہو جانے کے بعد بیدار ہو کر مَنی کا اثر دیکھے تو عشا کی نماز قضا پڑھے (بحرالرائق) کہ اِس صورت میں اُس کی عشا کی پڑھی ہوئی 'غیر فرض نماز' فرض کے لیے کار آمد نہ ہو سکے گی اور بعد میں عشا کے وقت کے اندر بالغ ہو جانے کی وجہ سے اب اُس کو فرض کی حیثیت سے نماز پڑھنی پڑے گی مسئلہ ایک شخص رات کو جو کپڑا پہن کر سوتا ہے صبح کو اُس کپڑے میں ناپاکی کا اثر پایا گیا۔ اُس کو معلوم نہیں کہ کتنے روز سے یہ نہانے کی حاجت ہوئی ہے تو وہ آخری سونے سے نماز لَوٹاوے یعنی اگر سو کر اُٹھا اور صبح صادق ہونے پر دیکھا ہے تو یہ سمجھیں گے کہ اِسی شب میں احتلام ہوا ہے، غسل کر کے فجر پڑھے اور اگر فجر پڑھنے کے بعد دیکھا ہے تو (غسل کر کے) اِسی فجر کی نماز کو لَوٹاوے (امداد الفتاوٰے)

قضاءِ عمری نماز

مسئلہ اگر بہت سی نمازیں کئی مہینے یا کئی سال کی قضا ہوں تو اُن کی قضا میں بھی جہاں تک ہو سکے، جلدی کرے اور اِس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے فلاں مہینہ کی فلاں تاریخ کی (مثلاً) فجر کی (پہلی یا دوسری) نماز پڑھتا ہوں، بغیر اِس طرح نیت کیے قضا صحیح نہیں ہوتی (ردّ المحتار) مسئلہ اگر کسی کے دن، تاریخ، مہینہ یا سال کی تعداد یاد نہ ہو تو اندازہ کرے، جو تعداد زیادہ سے زیادہ اندازہ میں

ع۔ غسل کر کے ۱۲

آئے اُس کو اختیار کرے اور ہر نماز کے لیے یوں نیت کرے کہ فجر کی جتنی نمازیں میرے ذمّہ ہیں اُن میں سے پہلی قضا پڑھتا ہوں یا ظہر کی جتنی نمازیں میرے ذمّہ ہیں اُن میں سے پہلی قضا پڑھتا ہوں۔ اِسی طرح (عصر وغیرہ کے لیے) نیت کرتا رہے یہاں تک کہ دل گواہی دے دے کہ سب نمازیں پوری ہوگئیں (دُرِّ مختار)

مسئلہ ایک صورت یہ ہے کہ پنج گانہ ہر نماز سے پہلے یا بعد میں ایک ایک وقت دو دو، چار چار نمازیں قضا پڑھ لیا کرے۔ اگر کوئی مجبوری ہو تو خیر ایک وقت ایک ہی نماز کی قضا سہی، یہ بہت کم درجہ کی بات ہے (ردّالمحتار) ایک نماز کی صورت میں سال بھر میں سابقہ ایک سال کی نماز ادا ہوگی مسئلہ قضا نماز پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے اِس لیے دوسری صورت میں اَوقاتِ ممنوعہ کو چھوڑ کر جس وقت فرصت ہو وضو کر کے حسب قاعدہ ایک دن رات کی بیس رکعتیں پڑھ لیا کرے اور اپنی نمازوں کا حساب رکھے (ردّالمحتار) مسئلہ تیسری صورت یہ بھی جائز ہے کہ ایک ایک وقت کی پوری پوری اکٹھی نمازیں پڑھ لے (مثلاً پہلے فجر کی ساری پھر ظہر کی پھر عصر کی پھر مغرب کی پھر عشا کی) (ردُّالمحتار)

مسئلہ کسی بے نمازی نے توبہ کی تو جتنی نمازیں عمر بھر میں قضا ہوئی ہیں، سب کی قضا پڑھنی واجب ہے۔ توبہ سے نمازیں معاف نہیں ہوتیں البتہ نہ پڑھنے سے جو گناہ ہوا تھا وہ توبہ سے معاف ہوگیا۔ اب اُن کی قضا نہ پڑھے گا تو پھر گنہگار ہوگا (ردُّالمحتار)

فِدیہ کا حکم

مسئلہ اگر کِسی کی کچھ نمازیں قضا ہوگئیں اور اُن کی قضا پڑھنے کی آخرتک نوبت نہیں آئی تو مرتے وقت نمازوں کی طرف سے فِدیہ دینے کی وصیّت کرجانا واجب ہے ورنہ گناہ ہوگا (ردّ المحتار) مسئلہ[۲] اگر کوئی وصیّت کرجائے کہ میری اِتنی نمازوں کے بدلے فِدیہ دے دینا تو اُس کے مال میں سے ولی (فوت ہونے والے کے مال کا اختیار رکھنے والا) فِدیہ دے دے اور کفن، دفن اور قرض ادا کرکے جتنا مال بچے، اُس کے ایک تہائی میں سے جس قدر فِدیہ نکل آوے اُس قدر دینا واجب ہے (شرح نقایہ) مسئلہ[۳] ایک دن رات کی پانچ فرض اور ایک واجب (وتر) مِلا کے چھ نمازوں کا فِدیہ اَسّی تولے کے سیر سے پونے دو سیر فی نماز کے حساب سے ساڑھے دس سیر بلکہ (کچھ زیادہ) ساڑھے دس کلو (خالص) گندم یا اُس کا آٹا یا قیمت دینا چاہیے (ردّ المحتار، ہدایہ) مسئلہ[۴] بہت بوڑھے اور ضعیف آدمی کو بحالتِ زندگی اپنی نمازوں کا فِدیہ دینا درست نہیں ہے، نماز ہی ادا کرے خواہ اشارہ سے ادا کرنی پڑے (عالم گیری)

فِدیہ کا جواز آخر میں ہے جب کہ اِنسان اشارہ سے بھی نماز ادا نہ کرسکے، زندگی کی اُمّید نہ رہے اور بالکل عاجز ہوجائے تاکہ اِسی صورت سے آخرت کی پکڑ سے بچنے کی اُمّید رہے اور غریب آدمی اِس کے بجائے استغفار کرے (فتوٰے)

صاحبِ ترتیب کی نماز

بالغ ہونے کے بعد سے جس کے ذمّہ کوئی نماز نہ ہو، سب کی سب پڑھتا رہا ہو یا کچھ نمازیں چھوٹ گئی تھیں پھر اُن کی قضا کرکے پوری کر لی ہوں، اُسے صاحبِ ترتیب کہتے ہیں۔ ایسے شخص کو ترتیب سے نماز پڑھنا واجب ہے (دُرِّ مختار)

مسئلہ۱ تین عُذروں سے ترتیب لازم نہیں رہتی۔ ایک تنگیِ وقت دوسرے بھوُل جانا یا بے خبر ہونا، تیسرے متواتر یا متفرّق چھ یا زیادہ نمازوں کا فَوت ہوجانا (دُرِّ مختار و ردُّ المحتار)

مسئلہ۲ جس کی ایک ہی نماز قضا ہوئی تو پہلے اُس قضا کو پڑھ لے تب کوئی ادا نماز پڑھے (خواہ جماعت ترک ہو جائے) اگر بغیر قضا پڑھے ہوئے ادا نماز پڑھی تو ادا درست نہیں ہوئی۔ قضا پڑھ کے پھر ادا پڑھے، ہاں اگر قضا پڑھنی یاد نہیں رہی، بالکل بھوُل گیا اور دورانِ نماز میں بھی یاد نہیں آیا تو ادا درست ہوگئی۔ اب جب یاد آوے تو فقط قضا پڑھ لے، ادا کو نہ دوہراوے (دُرِّ مختار، عالمگیری)

مسئلہ۳ اسی طرح وقت بہت تنگ[1] ہو جانے کی وجہ سے اگر پہلے ادا پڑھ لی پھر قضا نماز پڑھی تب بھی ادا کو نہ دوہراوے (شرح الہدایہ)

مسئلہ۴ اگر دو یا تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوگئیں اور سوائے اِن نمازوں کے اُس کے ذمّہ کسی اَور نماز کی قضا نہیں ہے

[1] یعنی قضا ہونے کا اندیشہ ہو جانے پر ۱۲

توجب تک اِن پانچوں نمازوں کی قضا نہ پڑھ لے تب تک ادا نماز پڑھنا درست نہیں ہے (کیوں کہ یہ ابھی صاحبِ ترتیب ہے) اور جب اِن پانچوں کی قضا پڑھے تو اِس طرح پڑھے کہ جو نماز سب سے پہلے چھوٹی ہے، پہلے اُس کی قضا پڑھے پھر اُس کے بعد والی، پھر اُس کے بعد والی، بغیر اِس ترتیب کے درست نہ ہوگی (ہدایہ) اور اگر اِن پانچ کے علاوہ ایک اَور نماز قضا کردی اور چھ نمازیں ذمّہ ہوگئیں تو اَب وہ صاحبِ ترتیب نہیں رہا (دُرِّ مختار) **مسئلہ** اگر صاحبِ ترتیب کی ایک نماز قضا ہوئی اور اُس نے بغیر اُس کے ادا کیے اگلی نمازیں پڑھنا شروع کردیں تو اِس طرح اُس کی اگلی چار نمازیں نہیں ہوں گی، غیر مستقل رہیں گی البتہ پانچویں نماز پڑھنے پر پانچوں ہوجائیں گی اور صرف وہی ایک[ع] نماز اُس کے ذمّہ باقی رہے گی (دُرِّ مختار) **مسئلہ** ایسا شخص اگر پانچویں نماز سے پہلے (اور قضا سمیت چھٹی نماز سے پہلے) اپنی پہلی قضا نماز کو ادا کرلے تو درمیان میں پڑھی ہوئی نمازیں نفل ہوجائیں گی۔ اُنھیں پھر سے ترتیب وار پڑھے (دُرِّ مختار)

مسئلہ غیر صاحبِ ترتیب کو جس کی چھ یا چھ سے زیادہ نمازیں قضا ہوجائیں، بغیر اُن کی قضا پڑھے، ادا نماز پڑھنا جائز ہے اور جب اپنی اُن نمازوں کو پڑھے تو جو نماز سب سے پہلے قضا ہوئی ہے پہلے اُسی کی قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ جو چاہے پہلے پڑھے اور

ع اِسی طرح دو یا تین یا چار یا پانچ فوت شدہ نمازوں کے لیے سمجھ لیں ۱۲

جو چاہے پیچھے پڑھے، سب طرح جائز ہے اور اب ترتیب سے پڑھنا واجب نہیں ہے (رَدُّالمحتار) البتہ یہ تعیُّن کرنا ضروری ہے کہ یہ فلاں وقت کی پہلی نماز ہے یا دوسری یا تیسری یا آخری مسئلہ کئی مہینے یا کئی برس ہوئے کہ کسی کی چھ نمازیں یا زیادہ قضا ہو گئی تھیں اور اب تک اُن کی قضا نہیں پڑھی لیکن اُس کے بعد سے ہمیشہ نماز پڑھتا رہا، کبھی قضا نہیں ہونے پائی۔ کچھ عرصہ کے بعد اب پھر ایک نماز جاتی رہی تو اِس صورت میں بھی بغیر اُس کی قضا پڑھے ہوئے ادا نماز پڑھنا درست ہے اور ترتیب واجب نہیں کیوں کہ یہ شخص صاحبِ ترتیب نہیں ہے (ہدایہ) مسئلہ کسی کی بہت سی نمازیں قضا ہو گئی تھیں اُس نے تھوڑی تھوڑی کر کے سب کی قضا پڑھ لی، اب صرف پانچ یا پانچ سے کم نمازیں رہ گئیں تب بھی وہ صاحبِ ترتیب نہ ہوگا اور باقی نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ اختیار ہے جس طرح چاہے پڑھے، بغیر اِن باقی نمازوں کی قضا پڑھے ہوئے بھی ادا پڑھ لینا درست ہے (ردّ المحتار) مسئلہ اگر وتر کی نماز قضا ہو گئی اور سوائے وتر کے کوئی اَور نماز اُس کے ذمہ قضا نہیں تو بغیر وتر کی قضا پڑھے ہوئے فجر کی نماز پڑھنا درست نہیں ہے (ہدایہ)

مسئلہ اگر کسی صاحبِ ترتیب نمازی کو مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ اُس کی اُس روز کی ظہر کی نماز صحیح نہیں ہوئی تو اَب وہ ظہر، عصر، مغرب تینوں نمازیں نہ لَوٹا دے بلکہ صرف ظہر کی

دوہرا لے کیوں کہ فاسدہ یا فَوت شدہ نماز کے بعد پڑھی جانے والی نماز کو ختم کرنے کے بعد یاد آنے یا پتہ چلنے پر اُس کے اِعادہ کی ضرورت نہیں (ردّ المحتار) مسئلہ۱۲ اِسی طرح اگر کسی صاحبِ ترتیب نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی پھر مغرب کے وقت معلوم ہوا کہ اِمام کی فجر کی نماز کِسی وجہ سے نہیں ہوئی تو اُس کی درمیان کی پڑھی ہوئی نمازیں درست ہوگئیں، اب وہ صرف فجر کی قضا پڑھے (امداد الفتاوے)

نذر یا مَنّت کی نماز

مسئلہ جب کوئی نذر مانے تو اُس کا پورا کرنا واجب ہے مثلاً کسی نے نذر مانی کہ یا اللہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھوں گا تو کام ہو جانے کے بعد یہ دو رکعتیں پڑھنا واجب ہے۔ اگر نہ پڑھے گا تو گنہگار ہو گا (دُرِّ مختار)

مسئلہ خلافِ شرع بات کے لیے نذر یا مَنّت ماننا اورخلافِ شرع عمل سے مَنّت پوری کرنا ناجائز ہے (عالم گیری)

ظالم حاکم بدترین شخص ہے اور
عادل حاکم بہ ترین شخص ہے (بیہقی)
عادل حاکم کی اطاعت کرو (مسلم)
ظالم اور خائن حاکم جنت میں نہ جائے گا (مشکوٰۃ)

مُسافر کی نماز

جو شخص کم از کم تین دن کی مَسافت یا تین منزل یا اڑتالیس میل چلنے کی نیت سے سفر شروع کرے، اُسے مسافر کہتے ہیں (تنویر)

مسئلہ ۱ چھوٹے سے چھوٹے ایک دن میں صبح سے زوال کے وقت تک جس قدر فاصلہ اَوسط درجہ کی پیدل چال سے میدان میں یا اونٹ پر پہاڑی راستہ میں یا بادبانی^عہ کشتی پر دریا میں طے ہو جائے اُتنا فاصلہ ایک منزل ہے جس میں تین دن کی مَسافت کا اندازہ اڑتالیس میل کیا گیا ہے اور اِس قدر (میدانی، پہاڑی یا سمندری) تینوں قسم کی مَسافت سے مسافر بن جائے گا (فتوے)

مسئلہ ۲ سفر میں مَسافت کا اعتبار ہے (کہ کتنی دُور^عہ کا سفر ہے) وقت کا نہیں خواہ (ہوائی جہاز وغیرہ سے) کتنی ہی جلدی طے ہو جائے (امداد الفتاوے)

فائدہ. جمعرات اور ہفتہ کے روز سفر کرنا سُنّت ہے (احیاء العلوم)

مسئلہ ۳ جب کوئی شخص اپنے وطن سے سفر کرنے لگے تو اُس کے لیے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز گھر میں پڑھ کر سفر کرے اور جب سفر سے آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت پڑھ لے اِس کے بعد گھر جائے (دُرِّ مختار) مسئلہ ۴ مسافر کی سب نمازیں اپنے حال پر رہتی ہیں

عہ دُوری ۱۲ عہ ہوا کے زور سے چلنے والی ۱۲ ۴۸ میل = ۷۷ ½ کلومیٹر تقریبا

صرف اِتنا فرق ہے کہ ظہر، عصر اور عشا کی نماز اگر اکیلا پڑھے تو فرضوں کی چار رکعتوں کے بجائے دوؔ رکعتیں پڑھے اور اگر (مقیم اِمام کے پیچھے) جماعت سے پڑھے تو یہ بھی پوری پڑھے اور سُنّتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سُنّتوں کے سِوا اَور سُنّتیں چھوڑ دینا درست ہے۔ اگر کچھ جلدی نہ ہو، نہ اپنے ساتھیوں سے رہ جانے کا ڈر ہو تو نہ چھوڑے اور سُنّتیں سفر میں پوری پوری پڑھے، اِن میں کمی نہیں ہے (بخاری و مسلم۔ ردّ المحتار)

چار رکعتوں والی نماز کی دو رکعتیں پڑھنے کو قصر کہتے ہیں (بخاری)

مسئلہ[۵] جب کوئی قصر نماز پڑھنے لگے تو نیت کرے کہ دو رکعت نماز فلاں قصر پڑھتا ہوں ـــــ باقی نمازوں کی نیت بدستور ہے (شرح البدایہ)

مسئلہ[۶] مسافر جب اپنی بستی سے باہر نکل جائے، اُس وقت سے قصر کرنے لگے اور جب تک سفر کرتا رہے اور درمیان میں کم از کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اپنی بستی میں لَوٹ نہ آئے تب تک قصر نماز پڑھتا رہے اور اسٹیشن اگر آبادی کے اندر رہے تو متعلقہ بستی کے حکم میں ہے اور اگر آبادی سے باہر ہے تو اُس بستی کے حکم میں نہیں (ردّ المحتار)

مسئلہ مسافر کو قصداً ظہر، عصر اور عشا کی نماز میں قصر نہ کرنا اور پوری رکعتیں پڑھنا گناہ ہے (اِس طرح اُس کی نماز ناقص ہوگی) جیسے کوئی ظہر کی چھ[۶] رکعتیں فرض پڑھے تو گنہگار ہوگا (ردّ المحتار) مسئلہ اگر کوئی بے علمی سے مسافرت میں پوری رکعتیں پڑھتا رہا ہے تو اُسے ایسی

---

۵ بخاری، ترمذی، ابنِ ماجہ ۱۲

نمازوں کو دوبارہ (قصر) پڑھنا واجب ہے جب کہ وہ نمازیں بغیر جماعت کے پڑھی گئی ہوں (شرح البدایہ وغیرہ) مسئلہ ۹ اگر بھولے سے (قصر کی) دو کے بجائے چار رکعتیں پڑھ لیں پھر اخیر میں یاد آیا تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہے تو آخر میں سجدۂ سہو کرلے، دو رکعتیں فرض ہو جائیں گی اور دو رکعتیں نفل اور اگر دو رکعت پر نہ بیٹھا ہو تو چاروں رکعتیں نفل ہوگئیں، فرض نماز پھر سے پڑھے (ردّالمحتار) مسئلہ اگر کوئی مسافر ظہر، عصر یا عشا کی نماز میں قصر کرنا بھول جائے اور نماز تمام کرلے تو جب تک کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو کرلے، نماز درست ہو جائے گی اور اگر کوئی بات نماز کو توڑ دینے والی واقع ہوگئی ہو تو وہ نماز دوبارہ پڑھے (شامی) مسئلہ اگر راستہ میں کہیں ٹھہر گیا تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو برابر وہ مسافر رہے گا اور پندرہ دن یا اِس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلی ہے تو اب وہ مسافر نہیں رہا، پھر اگر نیت بدل جائے اور پندرہ دن سے پہلے جانے کا اِرادہ ہو جائے تب بھی مسافر نہ بنے گا، نمازیں پوری پوری پڑھے پھر جب یہاں سے چلے تو اگر یہاں سے وہ جگہ تین منزل ہو تو پھر مسافر ہو جائے گا اور اگر کم ہو تو مسافر نہیں ہوگا (ہدایہ) مسئلہ ۱۲ مقیم صرف نیت سے ہو جاتا ہے لیکن مسافر صرف نیت سے نہیں بنتا جب تک نکل نہ پڑے، پوری نماز پڑھتا رہے (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ ۱۳ تین منزل جانے کا ارادہ

کر کے گھر سے نکلا لیکن گھر ہی سے یہ نیت بھی ہے کہ درمیان کے فلاں گاؤں میں پندرہ دن ٹھہروں گا تو مسافر نہیں ہوا، راستہ بھر پوری نمازیں پڑھے، پھر اگر گاؤں میں پہنچ کر پورے پندرہ دن نہیں ٹھہرنا ہوا تب بھی مسافر نہ بنے گا (ردُّ المحتار)

مسئلہ تین منزل جانے کا ارادہ ہے لیکن پہلی منزل یا دوسری منزل پر اپنا وطن پڑے گا تب بھی مسافر نہیں ہوا (ردُّ المحتار)

وطن کی قسمیں

۱۔ وطن اصلی ۲۔ وطن اِقامت۔ وطن اصلی وہ ہے جہاں پیدا ہوا یا جس جگہ مستقل گھر بنالیا ہو اور بیوی بچوں سمیت وہاں رہتا ہو یا بیوی بچے نہیں رکھتا مگر وہاں مستقل رہنے کا ارادہ کرلیا۔ اگر ایک شخص کی دو یا تین بیویاں الگ الگ شہروں میں رہتی ہیں تو وہ سب شہر اُس کے وطن اصلی ہیں، اُن میں سے جس شہر میں جائے گا وہاں مقیم ہوگا، پوری نماز پڑھے (ردُّ المحتار) وطن اِقامت وہ ہے جہاں پندرہ دن یا زیادہ اِقامت کرنے (یا ٹھہرنے) کی نیت سے رہنے لگا۔ پس وطن اصلی تب باطل ہوتا ہے کہ اُس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ وطن اختیار کرلے خواہ اُن جگہوں میں تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہو یا نہ ہو نیز وطنِ اصلی سفر کرنے سے یا دوسری جگہ وطنِ اِقامت بنانے سے باطل نہیں ہوتا اور وطن اِقامت وہاں سے سفر

کرنے سے باطل ہوجاتا ہے (دُرِّ مختار وغیرہ) مسئلہ[۱۵] ایک شخص بالغ ہے اور اپنی پیدائش کی جگہ میں رہتا ہے اور اُس کے ماں باپ دوسری جگہ کسی اَور مقام پر رہتے ہیں اور اُس کے بیوی بچّے نہیں ہیں تو وہ جگہ اُس کا وطن نہیں، جب تک وہاں ہمیشہ رہنے کا ارادہ نہ کرے (ردُّ المحتار) مسئلہ[۱۶] ایک شخص کراچی کا باشندہ مع بیوی بچّوں کے کراچی کو چھوڑ کر مستقل طور پر لاہور میں رہنے لگا تو اَب کراچی اُس کا وطن اصلی نہیں رہا۔ اب کراچی کسی کام آوے گا تو مسافر ہوگا۔ جب تک پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرلے، قصر ہی پڑھے اور اگر بیوی بچّے کراچی ہی میں رہیں اور خود تجارت یا ملازمت کے سلسلہ میں لاہور رہنے لگے تو لاہور وطنِ اقامت ہے اور کراچی وطنِ اصلی۔ اب اگر کراچی آوے تو پوری نماز پڑھے خواہ ایک دو دن ہی رہنا ہو (فتوٰے) مسئلہ[۱۷] اگر کسی شخص نے اپنے وطن اصلی سے باہر سفر میں شادی کرلی اور وہاں ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو اگر اُس کی بیوی مقامِ شادی میں ہو اور وہیں رہتی ہو تو اُس شخص کا حکم وہاں مقیم کا ہوگا مسافر کا نہیں اور اگر بیوی مرجائے تو اِس کے بعد اُس کا حکم مسافر کا ہوگا (ردُّ المحتار) مسئلہ[۱۸] اگر کوئی شخص اپنے وطن اصلی سے بیوی بچّے اور سامان لے کر مستقل ارادہ کرکے دوسری جگہ رہنے لگا اگرچہ پہلے وطن میں اُس کا مکان جائداد ابھی موجود ہو تو پہلی جگہ اُس کا وطن اصلی نہیں رہا (عمدۃ الفقہ) لیکن

(مکان اور جائداد ہونے پر) اگر پہلی جگہ بھی بلحاظ موسم آنے اور رہنے کا قصد ہو تو دونوں جگہیں وطن اصلی ہو جائیں گی (بحرالرائق)

مسئلہ[19] نماز پڑھتے پڑھتے نماز کے اندر ہی پندرہ روز یا زیادہ ٹھہرنے کی نیت ہو گئی تو مسافر نہیں رہا، یہ نماز بھی پوری پڑھے (ردّ المحتار)

مسئلہ[20] اگر کسی نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی مگر یہ نیت کی کہ فلاں قافلہ کے ساتھ یا فلاں جہاز میں جاؤں گا اور قافلہ یا جہاز کا جانا' بعد پندرہ دن کے، معلوم ہے تو یہ شخص مقیم کی طرح پوری نماز پڑھے (دُرِّ مختار) مسئلہ[21] دو چار دن کے لیے رستہ میں کہیں ٹھہرنا پڑا لیکن کچھ باتیں ایسی ہو جاتی ہیں کہ جانا نہیں ہوتا، روز یہ نیت ہوتی ہے کہ آج جاؤں کل جاؤں، اسی طرح پندرہ دن یا ایک مہینہ یا اس سے بھی زیادہ رہنا ہو گیا لیکن پورے پندرہ دن رہنے کی کبھی نیت نہیں ہوئی تب بھی مسافر رہے گا، چاہے جتنے دن اسی طرح گذر جاویں (ہدایہ) مسئلہ[22] اگر کوئی شخص مُلزم کی گرفتاری کو نکلے یا اور کسی کام کے لیے مگر یہ معلوم نہیں کہ ملزم کہاں گرفتار ہو یا کام کس جگہ بنے گا تو یہ شخص گمانِ غالب پر عمل کرے۔ اگر کم از کم تین منزل پر ملزم کے ملنے یا کام بننے کا یقین ہے تو نمازِ قصر پڑھے اور اگر یہ یقین نہیں ہے تو چاہے ساری دنیا میں پھر آوے تب بھی مقیم ہی کے حکم میں ہے۔ ہر جگہ پوری نماز پڑھے گا (عالم گیری) مسئلہ[23] کوئی شخص دو مقام میں ٹھہرنے کی نیت کرے اور اُن دو مقاموں میں اس قدر فاصلہ

ہے کہ ایک مقام کی (بغیر لاؤڈ اسپیکر کی) اذان کی آواز دوسرے مقام تک نہیں جا سکتی۔ وہ مثلاً دس روز ایک جگہ رہنے کا اِرادہ کرے اور پانچ روز دوسری جگہ تو اِس صورت میں وہ مسافر ہوگا اور اگر رات کو ایک مقام میں رہنے کی نیت کرے اور دن کو دوسرے مقام میں تو جس جگہ رات کو ٹھہرنے کی نیت کی ہے وہ اُس کا وطنِ اِقامت ہو جائے گا وہاں اُس کو قصر کی اجازت نہ ہوگی اور اگر ایک مقام دوسرے مقام سے اِس قدر قریب ہے کہ ایک جگہ کی اذان کی آواز دوسری جگہ جا سکتی ہے تو وہ دونوں مقام ایک سمجھے جائیں گے اور اُن دونوں میں مجموعی پندرہ روز ٹھہرنے کے ارادہ سے مقیم ہو جائے گا (عالم گیری)

عورت کا سفر

مسئلہ عورت کو اگر تین منزل (۴۸ میل) یا زیادہ جانا ہو تو جب تک مَردوں میں سے کوئی اپنا محرَم (باپ، بھائی، بیٹا وغیرہ جس سے نکاح جائز نہیں) یا شوہر ساتھ نہ ہو، اُس وقت تک سفر کرنا درست نہیں ہے۔ بغیر محرَم کے سفر کرنا بڑا گناہ ہے اور اگر ایک منزل یا دو منزل جانا ہو تب بھی غیر محرَم کے ساتھ جانا بہتر نہیں۔ حدیث میں اِس کی بڑی ممانعت آئی ہے (ہدایہ) مسئلہ۲ جس محرَم کو خدا، رسولؐ کا ڈر نہ ہو اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو، ایسے محرَم کے ساتھ سفر کرنا درست نہیں ہے (ہدایہ)

۴۸ میل = ۷۷½ کلو میٹر تقریباً

مسئلہ شادی کے بعد اگر عورت مستقل طور پر اپنی سُسرال رہنے لگی تو اُس کا اصلی گھر سُسرال ہے۔ اگر تین منزل چل کر باپ کے گھر گئی اور کم از کم پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے تو مسافر رہے گی مسافرت کے قاعدہ سے نماز، روزہ کرے اور اگر سُسرال میں رہنا مستقل نہیں کیا تو جو وطن پہلے سے اصلی تھا وہی اب بھی اصلی رہے گا (ردّ المحتار)

مسئلہ عورت چار منزل جانے کی نیت سے چلی لیکن پہلی دو منزلیں حیض کی حالت میں گذریں تو وہ مسافر نہیں ہے، نہا دھو کر پوری چار رکعتیں پڑھے البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد بھی وہ جگہ اگر تین منزل ہو یا چلتے وقت پاک تھی رستہ میں حیض آگیا ہو تو وہ البتہ مسافر ہے، نماز مسافروں کی طرح پڑھے (ردّ المحتار) **مسئلہ** کوئی اپنے شوہر کے ساتھ ہے۔ رستہ میں جتنا وہ ٹھہرے گا اُتنا ہی یہ ٹھہرے گی، بغیر اُس کے زیادہ نہیں ٹھہر سکتی تو ایسی حالت میں شوہر کی نیت کا اعتبار ہے۔ اگر شوہر کا ارادہ پندرہ دن ٹھہرنے کا ہو تو عورت بھی مسافر نہیں رہی، چاہے ٹھہرنے کی نیت کرے یا نہ کرے اور اگر مرد کا ارادہ کم ٹھہرنے کا ہو تو عورت بھی مسافر ہے (ردّ المحتار)
یہی حکم ہر شخص کے لیے کسی کے ماتحت سفر کرنے کا ہے۔

(بلا عذر) **کالا خضاب** کرنے والوں کو
جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی (ابوداؤد)

سفر میں اِقتدا کے مسائل

مسئلہ مقیم کی اِقتدا مسافر کے پیچھے ہر حال میں درست ہے خواہ ادا نماز ہو یا قضا (دُرِّ مختار) مسئلہ[۲] مسافر امام کو مستحب ہے کہ (چار رکعت والی) نماز سے پہلے اور نماز کے بعد فوراً کہہ دے کہ مَیں مسافر ہوں تم اپنی نماز پوری کر لو (عالم گیری) مسئلہ[۳] مسافر امام کے پیچھے اگر مسافر اور مقیم دونوں قسم کے مقتدی ہوں تو مسافر مقتدی (امام کی پیروی میں) دو رکعت پر سلام پھیر دیں اور مقیم مقتدی کھڑے ہو کر دو رکعت اَور پڑھیں (مَراقی و عالم گیری) مسئلہ[۴] مسافر امام اپنے قعدہ میں التحیّات، درود اور دُعا پڑھ کے سلام پھیر دے اور مقیم مقتدی صرف التحیّات پڑھ کے خاموش رہے اور امام کے 'بائیں طرف سلام' شروع کرنے پر کھڑا ہو جائے (عالم گیری و دُرِّ مختار)

مسئلہ مسافر اِمام جب ظہر، عصر یا عشا کی نماز میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو چاہیے کہ اپنی نماز اُٹھ کر لاحق[۱] کی طرح پوری کر لے یعنی باقی دو رکعتوں کے قیام میں قراءت نہ کرے، 'فاتحہ' کی مقدار خاموش کھڑا رہے، رکوع کے بعد صرف تحمید کہہ کر قَومہ کرے اور باقی تمام چیزیں حسب قاعدہ پڑھ کے نماز پوری کر لے (دُرِّ مختار) مسئلہ اگر مقیم مقتدی، مسافر امام کے پیچھے (چار رکعت والی نماز کی) دوسری رکعت میں شریک ہوا اور اُسے ایک

---

[۱] لاحق اور مسبوقِ لاحق کی نماز دیکھو صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۴

رکعت ملی ہو تو وہ مسبوقِ لاحق کی طرح باقی نماز کو اِس طرح ادا کرے
کہ پہلی رکعت میں قراءت نہ کرے ، فاتحہ کی مقدار خاموش کھڑا رہے
پھر رکوع ، سجود کرکے بیٹھ جاوے ، التحیات پڑھ کے کھڑا ہو اور
اِس دوسری رکعت میں بھی قراءت نہ کرے (خاموش کھڑا رہے) پھر
تیسری رکعت میں (جو پہلی فوت شدہ ہے) ثنا ، تعوّذ، تسمیہ، فاتحہ اور
سورت سب پڑھ کے نماز تمام کرے (عزیز الفتاوے) **مسئلہ** اور اگر
مقیم مقتدی، مسافر امام کی اقتدا قعدہ میں کرے تو اپنی نماز کی
پہلی دو رکعتوں میں قراءت نہ کرے کیوں کہ اِن میں حکماً مقتدی ہے
مگر مثل لاحق کے ہے اور پچھلی دو رکعتوں میں (اِس طرح) قراءت
کرے (کہ پہلی رکعت میں ثنا، تعوّذ، تسمیہ، فاتحہ اور سورت پڑھے
اور دوسری رکعت میں تسمیہ ، فاتحہ اور سورت پڑھے) کیوں کہ اُن
میں مسبوق ہے (دُرِّ مختار ، عالم گیری) **مسئلہ** مسافر امام کے مقتدی کو
لاحقی رکعت میں کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو بھی نہ کرے اور
مسبوقی رکعت میں سہو ہو جائے تو اخیر میں سجدہ سہو کرے (دُرِّ مختار)
مسئلہ اگر مسافر امام قصداً قصر نماز کی چاروں رکعت پڑھ دے تو
کسی کی نماز درست نہ ہو گی اور سہواً پڑھے تو سجدہ سہو سے امام
کی اور مسافر مقتدی کی نماز درست ہو جائے گی لیکن مقیم مقتدیوں
کی نماز پھر بھی نہیں ہو گی، وہ دوبارہ پڑھیں (شامی وغیرہ) **مسئلہ** مقیم
مقتدی امام کی اقتدا ختم ہو جانے کے بعد اپنی نماز الگ الگ پوری

کریں، ایک ساتھ نہیں (فتوٰے) مسئلہ اگر مسافر امام کا مقیم مسبوق مقیم امام کے مسبوق کی طرح قیام میں قراءت کر دے یعنی لاحقی رکعت میں الحمد اور سورت پڑھ دے اور مسبوقی رکعت میں خاموش رہے یا الحمد پڑھ دے تو مکروہ (تنزیہی) ہے (فتوٰے)

مسئلہ۱۲ اگر مسافر مقتدی مقیم امام کے پیچھے کسی بھی نماز میں مسبوق ہو جائے (اور اُسے 'جماعت' کا خواہ کسی قدر حصّہ ملے) تو وہ اپنی باقی نماز مثل مقیم کے پوری کرے (مراقی و عالم گیری)

مسئلہ۱۳ اگر کئی آدمی سفر میں ہوں اور جمعہ نہ پڑھ سکتے ہوں تو وہ اپنی نماز الگ الگ نہ پڑھیں بلکہ اُنھیں نمازِ ظہر جماعت کر کے پڑھنا چاہیے (ردّ المحتار)

مسافر کی قضا نماز

اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہو گئیں تو گھر پہنچ کر بھی ظہر، عصر، عشا کی دو دو ہی رکعتیں قضا پڑھے اور اگر سفر سے پہلے اِن میں سے کوئی نماز قضا ہو گئی تھی تو سفر کی حالت میں چار رکعتیں اُس کی قضا پڑھے (اور دونوں صورتوں میں عشا میں تین وتر بھی پڑھے) (ردّ المحتار، ہدایہ)

اپنی ضرورتوں کو کم کر دو گے تو راحت پاؤ گے (حضرت اُویس قرنیؓ)

خانہ بدوش کی نماز

جو لوگ کسی ایک جگہ مقیم نہ ہوں، جنگلوں میں خیمے یا جھگیاں لگاکر رہتے ہوں، چند روز کسی جگہ چند روز کسی جگہ تو یہ مسافر نہیں، پوری نماز پڑھیں، البتہ اگر ایک دم اڑتالیس میل یا زیادہ جانے کا ارادہ کرکے چل پڑیں تو اب مسافر ہوں گے (امداد الفتاویٰ) اور وہاں جاکر اگر کم از کم پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت کرلیں تو مقیم ہو جائیں گے خواہ جنگل ہی میں ہوں جب کہ اُن کے پاس اُتنے دنوں کی خوراک کا بندوبست ہو[ع] (دُرِّ مختار) ۴۸ میل = ۷۷ ۱/۴ کلومیٹر تقریباً

جنت میں

ہر قسم کی راحت، جوانی، دائمی زندگی، تن درستی اور خوب صورتی ہوگی اور موت، بیماری اور گندگی نہ ہوگی

دوزخ میں

تیز ترین آگ، کھولتا ہوا پانی، زقوم، سانپ بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہوگا

(قرآن و حدیث)

ع اور اگر وہ جگہ ایسی ہو کہ وہاں پندرہ دن کے لیے خوراک وغیرہ مہیا نہ ہو سکے تو (صحرا یا جنگل میں) محض نیتِ اقامت معتبر نہ ہوگی ۱۲ (دُرِّ مختار)

سوار کی نماز

مسئلہ اگر ریل گاڑی میں سفر کر رہا ہے تو اُس کے کسی جگہ ٹھہرنے پر اور دریا میں کشتی پر سوار ہے تو اُسے ٹھہرا کر نماز کا وقت ہو جانے پر نماز پڑھے اور اگر وقت آخر ہو گیا ہے اور انتظار کرنے میں قضا ہو جانے کا ڈر ہے تو اُسی چلتی ریل یا کشتی میں نماز پڑھنا درست ہے۔ اگر کھڑے ہو کر سر چکرائے یا گرنے کا خوف ہو یا جگہ تنگ ہو تو اُس وقت بیٹھ کر پڑھ لے لیکن کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے اِس لیے بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں بعد میں اُس نماز کو لوٹا لے کہ عُذر انسان کی طرف سے ہے، برخلاف بیماری کے جس میں عُذر خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے (ہدایہ و بحر الرائق) **مسئلہ** نماز پڑھتے میں ریل پھر گئی اور قبلہ دُوسری طرف ہو گیا تو فوراً نماز ہی میں گھوم جاوے اور قبلہ کی طرف مُنہ کر لے (کہ قبلہ روئی فرض ہے) ورنہ نماز نہ ہو گی (ردّ المحتار) **مسئلہ** چلتے ہوئے تانگے، بَیل گاڑی اور بَس میں نماز پڑھنا جائز نہیں، اُتر کر پڑھے (ردّ المحتار)

مسئلہ اگر گھوڑے پر سوار ہے اور کوئی آدمی ساتھ نہیں اور نہ کوئی باندھنے کی چیز ہے اور اُترنے میں گھوڑے کے بھاگ جانے کا خوف ہے یا رات ہو جانے سے جان کا اندیشہ ہے تو (گھوڑا

ٹھہراکر ورنہ چلتے ہوئے) گھوڑے پر بیٹھے ہوئے فرض نماز پڑھ لینا درست ہے لیکن یہ حکم اُس صورت میں ہے کہ گھوڑے کے چلے جانے کا غالب گمان ہو اور اگر ویسے ہی شبہ ہے تو گھوڑے پر نماز نہ پڑھے بلکہ زمین پر اُتر کر شروع کرے پھر اگر گھوڑا بھاگنے کو ہو تو نماز توڑ کر اُس کو پکڑ لے (امداد الفتاوٰے) **مسئلہ** مجبوری کی حالت میں اونٹ کے کجاوے میں بھی نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر اُترنا اور قافلہ کے ساتھ رہنا سب سہل ہو تو کجاوے میں نماز پڑھنا جائز نہیں (درِّ مختار) **مسئلہ** غرض کہ اگر (جان دار) سواری سے اُترنے میں جان یا مال کا قوی اندیشہ ہو (یا دشمن کا مقابلہ ہو) تو بغیر اُترے اُس پر نماز درست ہے ورنہ نہیں (ردُّ المحتار) اور جب ایسی حالت میں سواری پر نماز پڑھے تو پھر اُس نماز کا لوٹانا واجب نہیں (مُنیہ)

مسئلہ اِسی طرح دشمن کے خوف، درندہ کے ڈر، تیز آندھی اور مرض کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا بِلا اِعادہ جائز ہے (مُنیۃ المصلّی)

حضور نے فرمایا، خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے (جنت میں) ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جن کو (آج تک) نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی کے دل میں اُن کا خیال گذرا یعنی بہت ہی بہترین نعمتیں ہیں (بخاری و مسلم)

جنگل میں نماز

جب کوئی شخص آبادی سے دور، جنگل میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اُسے چاہیے کہ اذان دے اور کچھ وقفہ کے بعد (تنہا) اِقامت کہہ کر نماز پڑھے۔ امام کی طرح بلند آواز سے تکبیرات کہے اور قراءت کے ساتھ نماز پڑھے مگر اُس کو بالکل اِمام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ جس طرح اِمام رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے ربنا لک الحمد نہیں کہتا، یہ بھی ایسا ہی کرے گا بلکہ اِسے چاہیے کہ سمع اللہ لمن حمدہ بھی کہے اور ربنا لک الحمد بھی (ردالمحتار)

اِس صورت میں اُسے جماعت کا ثواب[1] ملے گا اِن شاء اللہ تعالیٰ اور اگر منفرد کی طرح بغیر اذان کے صرف اِقامت کہہ کر نماز پڑھ لی تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر اقامت بھی چھوڑ دی تو مکروہ تحریمی ہے (دُرِّ مختار)

اگر ایک سے زیادہ نمازی ہوں تو وہ قاعدہ کے موافق اذان و اِقامت کہہ کر جماعت کریں۔ اذان کہنا اُن کے لیے مستحب اور اِقامت سُنّتِ مؤکدہ ہے (دُرِّ مختار)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جنگل میں اذان دینے والے کی آواز جہاں تک پہنچے گی، ہر جن و اِنس[2]، شجر[3] و حجر[4] جو اُس کو سُنے گا قیامت

---

[1] خصوصاً نمازِ باجماعت کی نیت اور اہتمام رکھنے والے کو ۱۲ [2] اِنسان ۱۲ [3] درخت ۱۲ [4] پتھر ۱۲

کے روز اُس کے ایمان کی گواہی دے گا (بخاری) اور مُسند عبدالرزّاق کی ایک روایت میں ہے کہ اُس کے ساتھ فرشتوں کے لشکر شریک ہو کر جماعت کریں گے جن کا کنارہ نظر نہ آئے گا (شامی) نیز فرمایا گیا ہے کہ جنگل میں رکوع و سجود کی پوری رعایت کرتے ہوئے نماز پڑھنے کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہے (ابوداؤد)

باغ میں نماز

حضرت مُعاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم باغوں کے اندر نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے (ترمذی)

چرواہے کی نماز

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب کوئی بکریاں (یا گائے بھینس) چَرانے والا کِسی پہاڑ کی جڑ میں (یا جنگل میں) اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو حق تعالٰے شانہٗ اُس سے بے حد خوش ہوتے ہیں اور اُس کی مغفرت فرما دیتے ہیں (مشکوٰۃ)

حقّ العباد!!

جس شخص نے کسی کی بالشت بھر بھی زمین ظلماً لی ہوگی، قیامت کے روز اُتنی زمین کے سَاتوں طبق اُس کے گلے میں ڈالے جائیں گے (بخاری و مسلم) یعنی سخت عذاب دیا جائے گا۔ بندوں کے حقوق دُنیا ہی میں ادا کر دینے چاہییں۔

کِسان کی نماز

حُضورِ اکرم صلّے اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو اُن پر شیطان مُسلّط ہو جاتا ہے اِس لیے جماعت کو ضروری سمجھو، بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے (نسائی)

اِس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کھیتی باڑی میں مشغول رہتے ہیں اگر تین آدمی ہوں تو اُنھیں جماعت سے نماز پڑھنا چاہیے بلکہ دو کو بھی جماعت سے پڑھنا بہتر ہے۔

کِسان لوگ عام طور پر اوّل تو نماز پڑھتے ہی نہیں کہ اُن کے لیے کھیتی باڑی کی مشغولی اپنے نزدیک کافی عُذر ہے اور جو دین دار سمجھے جاتے ہیں وہ اکیلے ہی پڑھ لیتے ہیں، حالاں کہ اگر چند کھیت والے بھی ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں تو کِتنی بڑی جماعت ہو جائے اور کِتنا بڑا ثواب حاصل ہو۔

جو اِستخارہ کرتا ہے وہ ناکام نہیں ہوتا، جو مشورہ کرتا ہے وہ نادِم نہیں ہوتا اور جو مصارف میں متوسّط چال چلتا ہے وہ محتاج و فقیر نہیں ہوتا (طبرانی)

مہ غالب، زور آور ۱۲

تاجر کی نماز

حضرت ابنِ عباسؓ اور حضرت ابنِ مسعودؓ کی روایات میں آیا ہے کہ صحابہؓ بھی تجارت وغیرہ اپنے اپنے کاروبار میں مشغول ہوتے تھے لیکن جب اذان کی آواز سُنتے تو سب کچھ چھوڑ کر مسجد میں چلے جاتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک مرتبہ بازار میں دیکھا کہ جماعت کا وقت ہوگیا تو سب اپنی اپنی دُکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہوگئے۔

ابنِ عمرؓ فرماتے ہیں کہ اِن ہی لوگوں کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے :-

ترجمہ اُن مسجدوں میں ایسے لوگ صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جن کو اللہ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ خرید غفلت میں ڈالتی ہے اور نہ فروخت ، وہ ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس میں بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں اُلٹ جاویں گی (نور)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایسے لوگ قیامت کے روز بغیر حساب کے جنّت میں داخل کیے جائیں گے (دُرِّ منثور)

ملامتِ خلق کا شکوہ نہ کر کہ زبانِ خلق سے تو ذاتِ حق بھی محفوظ و سلامت نہیں رہی ہے (حضرت امام حسینؓ)

مُلازم کی نماز

مُلازم کی نماز بھی وہی ہے جو سب کی نماز ہے البتّہ یہاں یہ ذکر کرنا مقصود ہے کہ ہمارا ایک بڑا طبقہ ملازمت پیشہ ہے مگر تھوڑے حضرات ایسے ہیں جو ملازمت کے ساتھ ساتھ دینیات کا اہتمام رکھتے ہیں جب کہ یہ مقدّم ہے ـــ اگرچہ بعض اللہ کے بندے ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جو اپنے کارِ منصبی[1] کے ساتھ نماز روزہ بروقت ضرور کرتے ہیں اور اسلامی احکام کی پابندی کرتے ہیں، نہ اُنھیں ماحول ستاتا ہے اور نہ کوئی اَور شکایت کرتے ہیں۔ صرف یقین آخرت اور ہمّت سے وہ زمانہ کی ناموافقت کے ساتھ کام یابی کی منازل[2] طے کر رہے ہیں۔

کلامِ پاک میں ارشاد ہے، نماز دُشوار ہے مگر جن کے دِلوں میں خُشوع[3] ہے اُن پر کچھ بھی دُشوار نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس کا خیال رکھتے ہیں کہ بلاشُبہ وہ اپنے رب سے مِلنے والے ہیں اور اِس بات کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ مَرنے کے بعد اُسی کی طرف لَوٹ کے جانے والے ہیں (بقرہ)

فائدہ ریلوے، بس، ٹرک وغیرہ کے مُلازمین یا ایسے ہی لمبے سفر میں کام کرنے والے لوگ ڈیوٹی بدلنے یا منزلِ مقرّرہ پر پہنچنے کے مُطابق قصر کے احکام پر عمل کر سکتے ہیں۔

---

[1] ذمّہ کا کام ۱۲ [2] منزلیں ۱۲ [3] سکون و اطمینان ۱۲

مُلازمینِ جہاز کی نماز

سوال جو لوگ بحری جہاز میں نوکری کرتے ہیں اور اُن کا دائمی[1] پیشہ یہی ہے۔ بعض اُن میں ایسے ہیں جو ہفتوں میں واپس آجاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو مہینوں میں واپس آتے ہیں اور بعض برسوں میں۔ اُن میں بعض جہاز ایسے ہیں جو مُلک در مُلک، شہر در شہر آدمیوں کو اُتارتے، چڑھاتے اور مال لیتے دیتے جاتے ہیں اور کہیں ہفتہ بھر، کہیں کم و زیادہ ٹھہرتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ یہ لوگ ذی[2] اختیار نہیں، جب تک افسر یا مالک ٹھہرے تب تک یہ بھی ٹھہرتے ہیں اور جب وہ چلے، یہ بھی چلتے ہیں۔ آیا یہ لوگ مسافر ہیں یا مقیم، اپنی نماز کس طرح پڑھیں؟

جواب جہاز گھر یعنی وطن کے تو حکم میں نہیں ہے اِس لیے اِس کا حکم بھی کوئی جُدا[3] نہیں ہے، عام مسافر ہی کی طرح ہے چناں چہ یہ لوگ جب اپنے وطنِ اصلی یا وطنِ اِقامت سے چلتے ہیں، چلنے کے وقت دیکھنا چاہیے کہ کس قدر سفر کرنے کا ارادہ پُختہ ہوتا ہے۔ اگر تین منزل سفر کا ارادہ ہو تو قصر کریں گے اور اِس سے کم کا ہو تو نہ کریں گے، مقیم کی طرح نماز پڑھیں گے (امداد الفتاوٰے)

---

[1] ہمیشہ کا ۱۲ [2] اختیار رکھنے والے ۱۲ [3] الگ ۱۲

مُلازمینِ کشتی کی نماز

سوال ہمارے (ساحلی) شہر میں دُور دراز ملکوں سے لوگ آتے ہیں اور کمائی کر کے لے جاتے ہیں۔ اُن میں بعض پانی کے کام کرنے والے ہیں جیسے (کم و بیش مُدّت میں) دریا کے ایک پار سے لوگوں کو یا مال کو کشتیوں میں لاد کر دوسری پار لے جانا یا ایک کنارے سے دوسرے کنارے پر پہنچانا اور یہ لوگ رات کے وقت ہمیشہ جہاز ہی میں (لنگر انداز کر کے) سو جاتے ہیں۔ بعض کشتی والے کبھی کسی کام سے کنارہ پر یا شہر میں بھی آجاتے ہیں ورنہ ہمیشہ اِن کے رہنے سہنے کی جگہ وہ کشتی یا جہاز ہی ہے، تو یہ لوگ مُسافر کہلاویں گے یا مقیم؟

جواب کشتی یا جہاز میں اِقامت کی صلاحیت نہیں، اگرچہ مال اور بیوی بچّے بھی ساتھ ہوں۔ پس اُس میں نیّتِ اِقامت سے مقیم نہ ہوگا جب تک شرعًا ہی مسافر نہ ہو جائے البتّہ جہاں کشتی یا جہاز لنگر انداز ہوتا ہے وہ کنارہ اگر کسی شہر یا گاؤں سے متّصل ہے یعنی شہر سے وہاں تک آبادی کا سلسلہ چلا گیا ہے، درمیان میں کھیت، باغ یا کوئی بڑا میدان نہیں تو وہ کنارہ بھی شہر کے حکم میں ہوگا اور اُس صورت میں وہاں نیّت اِقامت کی معتبر ہو جائے گی ورنہ محض شہر کے تحت یا تعلّق میں ہونا اِس کے لیے کافی نہیں جب تک آبادی سے مِلا ہوا نہ ہو (امداد الفتاویٰ)

دریا میں نماز

اگر کوئی شخص دریا میں تیر رہا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو دریا سے نکل کر نماز پڑھے اور اگر باہر پہنچنے تک قضا ہو جانے کا ڈر ہو تو اُس کو چاہیے کہ (ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے پیروں کو حرکت نہ دے اور) اشاروں سے نماز پڑھ لے لیکن دریا سے نکل کر پھر اُس نماز کو لوٹائے (دُرِّ مختار)

ہوائی جہاز میں نماز

انتظار کے بعد جب نماز کا وقت تنگ ہونے لگے اور زمین پر اُترنا اپنے اختیار سے باہر ہو تو (سمتِ قبلہ معلوم کر کے) ہوائی جہاز ہی میں نماز پڑھ لے۔ کھڑے ہو کر پڑھنے میں کچھ عُذر نہ ہو تو کھڑے ہو کر ورنہ بیٹھ کر پڑھ لے اور زمین پر اُترنے کے بعد اُس نماز کا اِعادہ کرے (امداد الفتاویٰ)

دنیا کی زندگی

قیامت کے روز جب لوگ اپنی اپنی قبروں سے اُٹھیں گے تو اُن کا اندازہ ہو گا کہ ہم ایک آدھ روز دنیا میں رہے (مؤمنون)

المختصر آج یہاں، کل وہاں

پائلٹ کی نماز

پائلٹ (ہوائی جہاز راں) نماز کے وقت مددگار پائلٹ کو ڈیوٹی سپرد کرکے نماز پڑھے۔ اگر مددگار پائلٹ نہ ہو اور زمین پر اُترنے میں خوفِ ہلاکت[1] وغیرہ ہو یا اُترنے پر قادر نہ ہو یعنی جہاز کو اُتارنے کا اختیار حاصل نہ ہو اور اُترنے کے وقت تک نماز قضا ہونے کا احتمال ہو تو قضا ہو جانے سے پہلے اُسی (مقیّد[2] و محدود) حالت میں نماز کی نیّت کرلے اور جس قدر فرائض[3] و واجبات ادا کرسکے ادا کرے، باقی چھوڑ دے، خواہ اشاروں سے پڑھے نیز ضروری ہوائی پیغامات دینے اور لینے کی وجہ سے دَورانِ نماز میں تسلسل[4] نہ رہ سکے تو معذور ہے لیکن بغیر مجبوری کے ترکِ واجبات نہ کرے اور جس قدر ممکن ہو ادائیگی کرے (فتوے) نیز چوں کہ سجدہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ زمین پر ہو یا زمین پر قائم چیز پر ہو اِس لیے زمین پر اُترنے کے بعد اِس طرح پڑھی ہوئی نماز کو لوٹائے (بحرالرائق وغیرہ)

بحری جہاز میں اُس کے پانی کے واسطے سے زمین پر قائم ہونے کی وجہ سے نماز بلا اِعادہ جائز ہے (حوادث الفتاوے)

قصر کے احکام ہوائی جہاز میں بھی ویسے ہی ہیں جیسے برّی اور بحری سفر میں ہیں (فتاوے ہندیہ)

---

[1] اندیشہ ۱۲ [2] یا بند ۱۲ [3] لیکن شرائط مثل وضو یا تیمم ضروری ہے ۱۲ [4] متواتر ادائیگی کا سلسلہ ۱۲

نماز کے دوران میں ہوائی جہاز کی گڑگڑاہٹ

سوال نمازِ جماعت پڑھتے ہوئے لوگ سجدہ میں تھے کہ ہوائی جہاز آیا اور اُس کی گڑگڑاہٹ میں امام کی آوازِ تکبیر نہ سُنی گئی یا سمجھ میں نہ آسکی اس لیے بعض[۱] مقتدی (بغیر تکبیر سُنے) اندازہ سے جلسہ[عہ] میں شریک ہوگئے۔ بعض[۲] نہ اُٹھے، وہیں رہے اور اُنھوں نے ایک ہی سجدہ کیا۔ بعض[۳] مقتدی امام کے دوسرے سجدہ میں چلے جانے پر جلسہ کرکے دوسرے سجدہ میں شریک ہوئے۔ بعض[۴] نے یہاں تک دیر کی کہ امام کے بعد تنہا جلسہ کیا اور دوسرے سجدہ میں گئے تو اُس میں بھی شریک نہ ہوسکے یعنی امام نے دوسرا سجدہ کرکے سر اُٹھالیا اور یہ تنہا ہی دوسرا سجدہ کرکے امام کی حالت میں آئے، سو ہر چہار صورت میں نماز کیسی ہوئی؟

جواب دوسرا سجدہ مثل اوّل کے فرض ہے (عالم گیری) پس اِن چاروں صورتوں میں جن مقتدیوں نے ایک ہی سجدہ کیا ہے یعنی دوسری صورت میں، اُن کی نماز فاسد ہوگئی، اُن کو دوبارہ پڑھنی چاہیے اور جن مقتدیوں نے دوسرا سجدہ ادا کرلیا (اگرچہ مثل لاحق[عہ] کے کیا ہے) یعنی پہلی، تیسری اور چوتھی صورت میں، اُن کی نماز ہوگئی (فتوٰے)

عہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا ۱۲ عہ دیکھو صفحہ ۲۹۳

قطبینؔ اور لندن وغیرہ میں نماز، روزہ کا حکم

سوال جس جگہ ۳ بجے سورج نکلے اور ۹ بجے غروب ہو یعنی لندن میں ایسا وقت ہے کہ وہاں اِس حساب سے ۱۸ گھنٹے کا دن اور ۶ گھنٹے کی رات ہوتی ہے تو وہاں نمازِ مغرب بعد غروب ہی پڑھے یا ۱۲ گھنٹے پورے کرکے پڑھے ، اِسی طرح عشا کی نماز کِس طرح اور کِس وقت پڑھی جاوے ؟

جواب نمازِ مغرب بعد غروب کے پڑھے اور نمازِ عشا (شفق کی سُرخی کے بعد) شفق کی سفیدی غائب ہونے پر پڑھے۔ اِسی طرح سب نمازیں وہاں کے حساب سے پڑھے (عزیز الفتاوٰے)

سوال نماز روزہ کے اوقات کی پابندی ممالکِ قطبِ شمالی و قطبِ جنوبی میں جہاں تین تین مہینے تک سورج نہیں نکلتا اور تین تین مہینے تک غروب نہیں ہوتا وہاں کس طرح ہو ؟

جواب وہاں اندازہ کرکے نماز ادا کریں اور روزہ رکھیں جیساکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دجّالؔ کے زمانہ میں ایک دن سال بھر کا ہوگا ، ایک دن مہینہ کا ، ایک دن ہفتہ کا (اور پھر حسب معمول) تو اُس وقت کے لیے حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے بجواب صحابہؓ

ع‌ه دنیا کے عین شمال اور جنوب کے علاقے ۱۲ ع‌ه اخیر زمانہ میں ظاہر ہونے والا ایک شخص جو خدائی کا دعوٰے کرے گا اور اہلِ ایمان کو ستائے گا، پھر حضرت عیسٰے علیہ السّلام کے ہاتھ سے مارا جائے گا ۱۲ (بخاری و مسلم)

اِرشاد فرمایاکہ اندازہ کرکے نمازیں ادا کریں (اور روزہ رکھیں)(مسلم)
اِس کا یہ مطلب ہے کہ ہر چوبیس گھنٹے میں پانچ نمازیں پڑھی جائیں اُتنے فاصلہ سے جو عام شہروں میں نمازوں کے درمیان ہوتا ہے۔ پس یہی حکم اُن مقامات کا ہے جہاں چھ چھ مہینے یا کم وبیش دن اور رات رہتی ہے (عزیز الفتاوٰے)

سوال روس میں ۶۰ درجے عرض البلد شمالی پر تقریباً ۱۹ گھنٹے کا سب سے بڑا دن ہوتا ہے اور بعض مقامات آباد میں سب سے بڑا دن ۲۴ گھنٹے یا اِس سے زائد کا ہوتا ہے اور کہیں ۳۱ گھنٹے کے برابر ایک دن ہوتا ہے۔ ایسے مقامات پر نماز، روزہ کس طرح ادا کیا جائے؟

جواب ایسے متفرق مقامات پر سب سے قریب جو آبادی ایسی ہو جہاں برداشت کے مطابق مجموعی ۲۴ گھنٹے کے دن رات ہوتے ہوں، وہاں کے موافق دن رات قرار دیے جائیں اور اُن کے حساب سے پنج گانہ نماز کے وقفے مقرر کرکے نماز اور سحر و افطار کے اوقات مقرر کرکے روزہ ادا کریں (فتاوٰے کراچی، لاہور، دیوبند، سہارن پور)

نیز جہاں دن اور رات باقاعدہ ہوتے ہوں مگر بہت لمبا دن ہو تو جیسے ہم لوگ ۱۴ گھنٹے تک روزہ پر قادر ہیں اور گرمیوں میں رکھتے ہیں تو مقامی طور پر وہ ۲۰ گھنٹے تک بھی رکھنے پر قادر ہوں گے، اِس لیے لمبے دنوں میں روزہ رکھیں اور نماز پڑھیں
(تتمہ رابعہ امداد الفتاوٰے)

سوال اوقاتِ نماز ہر موسم کے لیے جُداگانہ ہیں یا یک ساں، آیا ان کا حساب گھڑی وغیرہ سے ہے یا کس حساب سے ہر نماز کا وقت کب سے کب تک رہا کرتا ہے؟

جواب ہر موسم اور ہر خطّہ کے لیے سورج کے طلوع وغروب کے اعتبار سے نماز کے اوقات جُدا جُدا ہوتے ہیں جو اپنے اپنے شہر یا گاؤں وغیرہ میں مطبوعہ جنتری یا نقشہ کے ذریعہ معلوم ہو سکتے ہیں اور دوسرے مقامات پر طلوع وغروب کو دیکھ کر جس قدر کمی بیشی ہو، وہ کر دی جائے (امداد المفتیین)

مُشابہت

جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے، وہ اُسی میں سے ہے (ابوداؤد)

یعنی اُسی قوم کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا

مشابہت غیر اقوام کی خواہ بول چال میں ہو، کھانے پینے کے طریقہ میں ہو بال رکھنے میں ہو، لباس میں ہو یا معاشرت میں، سب حرام ہے اور قوم کافرین سے مشابہت ہو یا فاسقین سے

اِس طرح فیشن کی بھی ممانعت ہوئی۔ ایک اور ارشاد ہے:۔

وضع قطع میں یہود و نصارٰے (غیر مسلمین) کی مخالفت کرو

(بخاری ومسلم)

ے کسی مُلک کا اپنا لباس، زبان اور تہذیب اِس سے مستثنٰے ہے لیکن سب کچھ شریعت کی حدود میں رکھنا ہوگا۔

جن کی نماز

قرآن پاک میں آیا ہے، جنوں کی ایک جماعت ایمان لے آئی۔ اُن میں بھی کوئی نیک ہے، کوئی بد اور کوئی مسلم ہے، کوئی غیر مسلم (جن) پس اگر کسی جن نے انسانی شکل میں آکر کسی نماز میں اقتدا کی یا امامت کی تو نماز (اُس کی اور دوسروں کی) درست ہے (فتوٰے)

غیر مسلم کی نماز

اگر کسی غیر مسلم نے اپنے کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے مسلمانوں کو نماز پڑھادی (یعنی امامت کی) توجب تک پتہ نہ چلے، معاف ہے اور جب پتہ چل جائے تو ایسی سب نمازوں کی قضا پڑھنا فرض ہے (فتوٰے)

نو مسلم کی نماز

اگر کوئی کافر مسلمان ہو تو اُسے اُسی وقت سے نماز، روزہ کی پابندی کرنا فرض ہے اور اگر کوئی مسلمان مُرتد ہو جائے یعنی دین سے پھر جائے اور کچھ عرصہ کے بعد پھر مسلمان ہو تو اگر اِرتدادؔ سے پہلی (حالتِ اسلام کی) کچھ نمازیں اُس کے ذمّہ ہوں تو اُن کی قضا لازم ہے (امدادالفتاوٰے)

عــہ دین سے پھر جانا ۱۲

قیدی کی نماز

اگر کوئی مسلمان کسی کافر کی قید میں ہو اور وہ کافر اُس کو وضو اور نماز سے منع کرے تو وہ نماز کا وقت آجانے پر تیمّم کر کے (اور تیمّم بھی نہ کر سکے تو بغیر تیمّم کے) اشاروں سے جس قدر ممکن ہو نماز ادا کرے پھر جب چھوٹے تو ایسی نمازوں کو لوٹائے (بحرالرائق)

ایسی صورت کو فقہاءؔ نے تشبّہ بالمصلّیین کہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھنے والوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے اور جب انسان اصل پر قادر نہ ہو تو مشابہت ہی بعض مقام پر ضروری اور بعض حالت میں مستحب ہو جاتی ہے جیسے حائضہ عورت کے لیے مستحب ہے کہ نماز کا وقت آجانے پر وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے تاکہ نمازیوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ مشابہت ہو جائے اور نماز کی عادت چھوٹ نہ جائے (فتح القدیر)

اِسی طرح روزہ کی نیت کر لینے (یعنی رکھ لینے) کے بعد اگر کسی شخص کا روزہ ٹوٹ جائے تو اُس کے لیے واجب ہے کہ اُس روز کچھ نہ کھائے پیے، صورۃً روزہ دار بنا رہے اور پھر اُس روزہ کی قضا بھی کرے (ہدایہ)

ع (فقہ کے) عالم لوگ ۱۲

خوف کی نماز اور فوجی نماز کے مسائِل

جب کفر اور اسلام کی جنگ ہو یا کسی دشمن کا سامنا ہونے والا ہو خواہ وہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ یا اژدہا وغیرہ اور ایسی حالت میں سب مسلمان یا بعض لوگ جماعت سے نماز نہ پڑھ سکیں اور سواریوں سے اُترنے کی بھی مُہلت نہ ہو تو سب لوگوں کو چاہیے کہ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اِشاروں سے تنہا نماز پڑھ لیں، اِس صورت میں قبلہ رُوئی بھی شرط نہیں، ہاں اگر دو آدمی ایک ہی سواری پر بیٹھے ہوں تو وہ دونوں جماعت کر لیں اور اگر اِس کی بھی مہلت نہ ہو تو معذور ہیں، اُس وقت نماز نہ پڑھیں پھر اطمینان سے اُس کی قضا پڑھ لیں اور اگر کچھ لوگ مِل کر جماعت سے نماز پڑھ سکیں تو ایسی حالت میں اُن کو جماعت نہ چھوڑنی چاہیے اور اِس قاعدِہ سے نماز پڑھیں کہ تمام مسلمانوں کے دو حصّے کر دیے جائیں۔ ایک حصّہ دشمن کے مقابلِہ میں رہے اور دوسرا حصّہ اِمام کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ نماز پڑھنے کے بعد یہ حصّہ دشمن کے مقابلِہ میں چلا جائے اور 'باقی حصّہ' آکر دوسرے اِمام کے ساتھ (پوری) نماز پڑھ لے پھر دشمن کے مقابلِہ میں چلا جائے (ابوداؤد۔ مراقی الفلاح)

آج کا کام کل پر مت چھوڑو

دشمن کے مقابلہ کے وقت

نمازِ خوف کا وہ طریقہ کہ پہلے ایک حصّہ ایک اِمام کے پیچھے آدھی نماز پڑھ لے، پھر دوسرا حصّہ آکر اُسی امام کے پیچھے اقتدا کرلے، اور بعد میں دونوں حصّے اپنی اپنی نمازیں پوری کرلیں، بھی قرآن و حدیث میں مذکور ہے مگر چوں کہ اُس کے مسائل باریک ہیں اور غلطی کا زیادہ امکان ہے اِس لیے دوسرا جائز اور آسان طریقہ (پوری نماز والا) لکھ دیا تاکہ ادائیگی میں سہولت رہے۔

مسئلہ نمازِ خوف ہتھیار باندھ کر پڑھنا مستحب ہے (مراقی الفلاح)

مسئلہ تلوار چلاتے ہوئے یا فائرنگ کرتے ہوئے (اگرچہ نماز کا وقت ختم ہو رہا ہو) لڑائی سے فارغ ہو کر نماز پڑھے (ردُّ المحتار)

مسئلہ اگر نماز خلافِ سمتِ قبلہ شروع کرچکے ہوں پھر دشمن بھاگ جاوے تو فوراً قبلہ کی طرف پھر جائیں ورنہ نماز نہ ہوگی اور اگر اطمینان سے قبلہ رُو نماز پڑھ رہے ہوں اور دشمن آجائے تو فوراً دشمن کی طرف پھر جانا چاہیے، اُس وقت استقبالِ قبلہ شرط نہ رہے گا (عالمگیری وشامی)

مسئلہ اگر جنگ کم از کم ۴۸* میل کے فاصلہ پر ہو تو وہاں بھی قصرِ نماز پڑھی جائے گی اور وقت نہ ملنے پر سُنّتیں چھوڑ دینا درست ہوگا (شامی)

* ۷۷ ½ کلومیٹر تقریباً

جنّت تلواروں کے سایہ میں ہے (مسلم)

بیمار کی نماز

مسئلہ نماز کو کسی حالت میں نہ چھوڑے۔ جب تک کھڑے ہو کر پڑھنے کی طاقت رہے، کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہے اور جب کھڑا نہ ہوا جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع کے لیے اتنا جھکے کہ ماتھا گھٹنوں کے سامنے ہو جائے (ردّ المحتار) مسئلہ اگر رکوع سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہو تو رکوع اور سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے۔ سجدہ کے لیے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے۔ سجدہ کرنے کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں، اشارہ کر لینا کافی ہے (شرح الہدایہ) البتہ اگر بغیر تکیہ کے سر کے جھکانے میں تکلیف ہو تو تکیہ وغیرہ رکھ لینا جائز ہے (ردّ المحتار) مسئلہ اگر کسی کے ماتھے پر ایسا زخم ہو کہ سجدہ نہ کر سکتا ہو تو اس کو لازم ہے کہ ناک زمین پر ٹیک کر سجدہ کرے۔ اگر ناک پر بھی سجدہ نہ کیا اور اشارہ سے نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی (عالم گیری) مسئلہ اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو پیچھے کوئی گاؤ تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح لیٹ جائے کہ سر اونچا رہے بلکہ قریب قریب بیٹھنے کے رہے اور پاؤں قبلہ کی طرف کر لے لیکن پھیلانا نہیں چاہیے، اگر کچھ طاقت ہو تو گھٹنے کھڑے رکھے پھر سر کے اشارہ سے نماز پڑھے (شرح تنویر) مسئلہ اگر چت نہ لیٹ سکے تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھے اور ایسے بھی نہ

پڑھ سکے تو بائیں کروٹ پر (قبلہ کی طرف مُنہ کرکے) لیٹے اور سر کے اشارہ سے رکوع، سجدہ کرے (دُرِّمختار) مسئلہ اگر کوئی قبلہ کی طرف مُنہ پھیرنے والا موجود نہ ہو تو جدھر مُنہ ہو، اُسی طرف اِشارہ سے نماز ادا کرے (دُرِّ مختار) مسئلہ اگر سر سے اِشارہ کرنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو نماز نہ پڑھے پھر اگر ایک دن رات سے زیادہ یہی حالت رہے تو نماز بالکل معاف ہوگئی اور اُس کی قضا بھی واجب نہیں ہے اور اگر ایک دن رات کے اندر پھر اِشارہ سے پڑھنے کی طاقت آگئی تو اِشارہ ہی سے چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی پڑھے (فتاوےٰ ہندیہ)

مسئلہ اِسی طرح اچھا خاصا آدمی بے ہوش ہوجائے تو اگر بے ہوشی ایک دن رات یا اِس سے کم ہوئی تو قضا پڑھنا واجب ہے اور اگر ایک دن رات سے زیادہ ہوگئی ہو تو قضا پڑھنا واجب نہیں (مراقی الفلاح) مسئلہ ایک شخص روزانہ بے ہوش ہوجاتا ہے اور کبھی کبھی اُس کو ہوش بھی آجاتا ہے تو اگر اِفاقہ کسی وقت مقرّرہ پر ہوتا ہے تو نمازوں کی قضا واجب ہے اور اگر وقت مقرّر نہیں ہے تو قضا نہیں ہے (دُرِّمختار) مسئلہ بیماری کی وجہ سے تھوڑی نماز بیٹھ کر پڑھی اور رکوع کی جگہ رکوع اور سجدہ کی جگہ سجدہ کیا پھر نماز ہی میں اچھا ہوگیا تو اسی نماز کو کھڑا ہوکر پورا کرے (عالم گیری) مسئلہ اگر بیماری کی وجہ سے رکوع، سجدہ کی قوّت نہ تھی اِس لیے سر کے اِشارہ سے رکوع، سجدہ کیا پھر جب کچھ نماز پڑھ چکا تو ایسا ہوگیا کہ اب رکوع، سجدہ کرسکتا ہے تو اب

یہ نماز جاتی رہی، اِس کو پورا نہ کرے بلکہ پھر سے پڑھے (فتاوٰے ہندیہ)
مسئلہ۱۲ جو آدمی نماز میں قیام کرسکتا ہو مگر رکوع وسجود سے عاجز ہو اُسے کھڑا ہونے سے بیٹھ کر (رکوع، سجدہ کے لیے اشارہ کرکے) نماز پڑھنا افضل ہے (ردّ المحتار) مسئلہ۱۳ اسی طرح اگر کوئی شخص سیدھا بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا لیکن دیوار یا آدمی وغیرہ کا سہارا لگ جائے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے تو اُسے سہارے ہی سے نماز پڑھنا چاہیے، لیٹ کر نماز پڑھنا اُس کے لیے جائز نہیں (عالم گیری)
مسئلہ۱۴ ڈاکٹر نے کسی کی آنکھ بنائی اور ہلنے چلنے سے منع کردیا تو لیٹے لیٹے نماز پڑھنا درست ہے (دُرِّ مختار وغیرہ) مسئلہ۱۵ چارپائی (ڈھیلی ہو یا کسی ہوئی، اُس) پر نماز جائز ہے (فتوٰے) مسئلہ۱۶ بیمار کا بستر نجس ہے لیکن اُس کے بدلنے میں بہت تکلیف ہوگی تو اُس پر نماز پڑھ لینا درست ہے (ردّ المحتار) مسئلہ۱۷ تن دُرستی کے زمانہ میں کچھ نمازیں قضا ہوگئی تھیں پھر بیمار ہوگیا تو بیماری کے زمانہ میں جس طرح نماز پڑھنے کی قوت ہو، اُن کی قضا پڑھے، یہ خیال نہ کرے کہ جب قوت آجاوے تب پڑھوں (فتاوٰے ہندیہ)

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی بیمار پُرسی صبح کے وقت کرے تو شام تک اُس کے لیے ستر ہزار فرشتے دُعا کرتے ہیں اور اگر شام کو کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دُعا کرتے ہیں (مشکوٰة)

نمازِ جنازہ کا بیان

نماز جنازہ کے پڑھنے سے یہ غرض ہے کہ مسلمان اپنے مُردہ بھائی کو دُعاءِ خیر سے مرنے کے بعد بھی محروم نہ رکھے اور اپنی دُعاءِ خیر کا توشہ اس مسافرِ آخرت کے ساتھ کر دے تاکہ اِس دشوار گذار منزل میں اُس کے کام آوے۔ مومنین کے ایک گروہ کا میّت کی سفارش کرنے کے واسطے جمع ہونا میّت پر رحمتِ الٰہی نازل ہونے میں بڑا کامل اثر رکھتا ہے۔

نمازِ جنازہ کی حیثیت

جنازِہ کی نماز حقیقت میں ارحمُ الرّاحمین سے میّت کے لیے دُعا ہے (ابنِ ماجہ) جنازِہ کی نماز فرضِ کِفایہ ہے (عالم گیری)

نمازِ جنازہ کے واجب ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ اُس کی مَوت کا علم بھی ہو۔ پس جس شخص کو یہ خبر نہ ہوگی وہ معذور ہے۔ نماز جنازہ اُس پر ضروری نہیں (ردُّ المحتار) باقی شرائط وواجبات پاکی، قبلہ روئی، نیت وغیرہ وہی ہیں جو عام نمازوں کے لیے ہیں (شامی)

رکوع، سجدہ اِس میں اس لیے نہیں ہے کہ رکوعی اور سُجودی تعظیم غیرُ اللہ کے لیے حرام ہے اور نمازِ جنازہ میں جنازہ سامنے سجدِہ کی جگہ یا سجدِہ کے قریب ہوتا ہے۔

نمازِ جنازہ کے صحیح ہونے کی شرطیں

۱۔ میّت کا مسلمان ہونا ۲۔ میّت کے بدن اور کفن کا پاک ہونا ۳۔ ستر کا ڈھکا ہوا ہونا ۴۔ میّت کا نماز پڑھنے والے کے سامنے موجود ہونا ۵۔ میّت کا یا جس چیز پر میّت ہو اُس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا (عالم گیری)

مسئلہ کافر[1] اور مرتد[2] کی نماز جنازہ صحیح نہیں اور جس نے اپنے باپ یا ماں کو قتل کیا ہو، اُس کی سزا میں وہ مارا جائے اُس کی نماز بھی[3] نہ پڑھی جائے گی (عالم گیری) مسئلہ نیز جس شخص کے عقائد حدِ کفر تک پہنچ گئے ہوں، ایسے شخص کی نمازِ جنازہ درست نہیں (امداد الفتاوی) مسئلہ جس لڑکے کا باپ یا ماں مسلمان ہو وہ لڑکا مسلمان سمجھا جائے گا اور اُس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی (غنیہ) مسئلہ جس شخص نے خودکشی کی ہو، اُس کی نمازِ جنازہ بھی درست ہے (عالم گیری) مسئلہ میّت سے مُراد وہ شخص ہے جو زندہ پیدا ہو کر مرگیا ہو اور اگر مَرا ہوا پیدا ہو تو اُس کی نماز درست نہیں (ترمذی۔ ردّ المحتار) مسئلہ اگر کہیں باوجود کوشش کے (ایک یا کئی) مسلمان اور کافر میّت کا پتہ نہ چلے تو احتیاطًا سب کو غسل دیں اور سب کی نماز پڑھیں (اور نیت یہ کریں کہ جو مسلمان

---

[1] اسلام کے واضح احکام میں سے کسی کا انکار کرنے والا ۱۲ [2] دین سے پھر جانے والا ۱۲
[3] تنبیہ شدید کے طور پر ۱۲

ہیں، اُن کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں) پھر سب کو دفن کر دیں (امداد الفتاویٰ)
مسئلہ جس میّت کو ضائع کر دیا گیا ہو (جب تک اُس کا نصف بدن مع سر کے نہ ملے) اُس کی نمازِ جنازہ جائز نہیں (عالمگیری و دُرِّ مختار)
مسئلہ جس میّت کو بغیر نمازِ جنازہ پڑھے دفن کیا ہو، اُس کی قبر پر (زیادہ سے زیادہ) تینؔ روز تک نمازِ جنازہ کراہت کے ساتھ جائز ہے (ترجیح الراجح)

نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ

جنازہ کو آگے رکھ کر امام اُس کے درمیان (سینہ کے مقابل) کھڑا ہو جائے (بخاری و مسلم) مقتدی پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہوں۔ نیت کی جائے کہ میں نمازِ جنازہ اللہ کے واسطے اور دُعا میّت کے واسطے، امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اُٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے ناف کے نیچے باندھ لے اور سُبحانَكَ اللّٰهُمَّ (آخر تک) پڑھے پھر (بغیر ہاتھ اُٹھائے) دوسری دفعہ اللہ اکبر کہہ کر نماز کے قعدۂ اخیرہ میں پڑھا جانے والا درود

عہ بلکہ جب تک اُس کی لاش کے پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو تب تک ۱۲ (دُرّ و بحر)

عہ نمازِ جنازہ میں کوئی دُعا و قراءت مقرر نہیں کی گئی، سب جائز ہے (عینی شرح بخاری) اِس میں تکبیرِ اولٰی کے بعد حمد ہے خواہ سورۂ فاتحہ سے ہو یا حدیث کی دُعا سے چناں چہ حضرت ابنِ عمرؓ نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتے تھے ۱۲ (مؤطا امام مالکؒ)

شریف پڑھے پھر تیسری دفعہ اللہ اکبر کہہ کر اگر میّت بالغ (مرد یا عورت) کی ہو تو دُعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ط (اے اللہ مغفرت فرما ہمارے زندوں کے لیے اور مُردوں کے لیے اور حاضر کے لیے اور غائب کے لیے اور چھوٹوں کے لیے اور بڑوں کے لیے اور مَردوں کے لیے اور عورتوں کے لیے۔ اے اللہ جس کو زندہ رکھے تو ہم میں سے اُس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو مَوت دے تو ہم میں سے اُس کا ایمان پر خاتمہ کر) (ابوداؤد) پڑھے اور اگر میّت نابالغ لڑکے کی ہو تو دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط (اے اللہ بنا اِس (لڑکے) کو ہمارے لیے پیش رَو اور بنا اِس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ اور بنا اِس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا) پڑھے اور

اگر میّت نابالغہ لڑکی کی ہو تو دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً ط (اے اللہ بنا اِس (لڑکی) کو ہمارے لیے پیش رَو اور بنا اِس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ اور بنا اِس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی گئی) پڑھے۔ اِس کے بعد چوتھی دفعہ اللہ اکبر کہہ کر دونوں

عہ بخاری وغیرہ ۱۲

طرف سلام پھیر دے (دُرِّ مختار، عالم گیری وغیرہ)

نمازِ جنازہ میں ۱۔ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ۲۔ چار دفعہ اللہ اکبر کہنا دو **فرض** ہیں (بخاری و مسلم) سلام پھیرنا **واجب** ہے (مراقی) ۱۔ امام کا میّت کے سینہ کے مقابل کھڑا ہونا ۲۔ ثنا پڑھنا ۳۔ درود شریف پڑھنا ۴۔ دُعا پڑھنا چار **سنّتیں** ہیں (نور و مراقی) اور **مُستحب** ہے کہ اگر نمازی زیادہ ہوں تو اُن کی (بعدد طاق) تین (یا پانچ یا سات) صفیں کر دی جائیں (ابوداؤد) اگلی صف میں زیادہ نمازی ہوں اور پچھلی صفوں میں ترتیب وار کم (دُرِّ مختار)

جنازہ کی نماز بھی اُن چیزوں سے **فاسد** ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازیں فاسد ہو جاتی ہیں البتّہ جنازہ کی نماز میں اِتنی آواز سے ہنسنے سے کہ آس پاس والے سُن لیں، وضو نہیں[ع] جاتا اور عورت کے ساتھ کھڑے ہو جانے سے بھی اِس میں فساد نہیں آتا (قاضی خان و عالم گیری)

مسئلہ میّت کی نماز میں اِس غرض سے زیادہ دیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ (تحریمی) ہے (بخاری و مسلم۔ دُرِّ مختار) **مسئلہ** میّت ناپاک چارپائی پر ہو تو نمازِ جنازہ جائز نہیں (امداد الفتاوٰے) **مسئلہ** اگر جنازہ اُلٹا رکھا ہو یعنی سر کی طرف پاؤں اور پاؤں کی طرف سر ہو گیا تو نماز ہو جائے گی مگر قصدًا ایسا کیا تو گنہگار ہوئے (دُرِّ مختار)

مسئلہ جنازہ کی نماز (بغیر مجبوری کے) اُس مسجد میں پڑھنا مکروہ (تحریمی) ہے جو پنج گانہ، جمعہ یا عیدین کی نماز کے لیے بنائی گئی ہو خواہ

ع لیکن وہ نمازِ جنازہ جاتی رہتی ہے ۱۲ (فتاوٰے ہندیہ)

جنازہ مسجد سے باہر ہو اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں (عالم گیری)
مسئلہ لیکن جو مسجد نمازِ جنازہ کے لیے بنائی گئی ہو، اُس میں تنہا یا جماعت سے فرض نماز پڑھنا درست ہے (دُرِّ مختار) **مسئلہ** (بلا اجازت) لوگوں کی زمین میں نمازِ جنازہ (یا پنج گانہ) پڑھنا مکروہ (تحریمی) ہے (عالم گیری) لیکن غالب خیال اگر یہ ہو کہ زمین والا ناراض نہیں ہوگا تو پھر درست ہے (شامی) **مسئلہ** زمین خشک ہو یا تر، جب تک اُس کی ناپاکی معلوم نہ ہو، وہ پاک ہے اور اُس پر کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھنا درست ہے (مُنیَہ) **مسئلہ** بعض آدمی جو جنازہ کی نماز جوتا پہنے ہوئے پڑھ لیتے ہیں اُن کے لیے یہ امر ضروری ہے کہ وہ جگہ جس پر کھڑے ہوئے ہوں اور جوتے، دونوں پاک ہوں اور اگر جوتا پیر سے نکال دیا جائے اور اُس پر کھڑے ہوں تو صرف جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔ اِسی میں احتیاط ہے (ردّ المحتار) **مسئلہ** اور ایسے جوتے جو نیچے سے نجس اور اُوپر سے پاک ہوں، پہن کر نمازِ جنازہ پڑھنا اِس لیے درست نہیں ہے کہ دوسری نمازوں کی صحت کے لیے جو شرائط ہیں وہی شرائط نمازِ جنازہ کی صحت کے لیے بھی ہیں (عالم گیری)

مسئلہ اگر زمین پر ظاہری نجاست نہ ہو تو اُس پر نمازِ جنازہ پڑھنا درست ہے لیکن مذکورہ جوتے پہن کر یا اُن پر کھڑے ہو کر درست نہیں (خواہ جوتے ایک تہ کے ہوں یا دو تہ کے) کیوں کہ[ع]

ع کیوں کہ نمازی کی حرکت سے جوتوں کی نجس جانب بھی حرکت کرے گی جو مفسدِ نماز ہے ۱۲ (احسن الفتاوٰی)

جوتوں کی نجاست یقینی ہے اور زمین[۵] کی نجاست میں شک ہے
نیز سڑک پر نمازِ جنازہ پڑھنا فقہاء نے مکروہ (تحریمی) لکھا ہے (عالم گیری)

مسئلہ[۱۱] ایسی زمین پر جہاں پہلے گوبر وغیرہ پڑگیا تھا پھر دھوپ میں سوکھ کر اُڑ اُڑا گیا، اب صرف اُس کا کچھ بھوسہ سا وہاں پڑا ہوا ہے اور زمین پر نجاست کا کچھ اثر باقی نہیں رہا ہے، وہاں نمازِ جنازہ درست ہے مگر مذکورہ جوتوں سے درست نہیں (عالم گیری)

مسئلہ[۱۲] اگر بہت سے جنازے (مرد و عورت کے) اکٹھے ہو جائیں تو ایک صورت سے اُن کی لمبی صف بنا دی جائے اور سب کے سر ایک طرف ہوں۔ دوسری صورت سے کہ وہ آگے پیچھے ہوں اور سب کا سینہ امام کے مقابل ہو، دونوں صورتیں جائز ہیں۔ دوسری صورت میں امام کے قریب مرد رہے پھر نابالغ لڑکا پھر ہیجڑا پھر عورت پھر نابالغ لڑکی نیز جنازہ امام کے سامنے رکھا جانا ضروری ہے خواہ چارپائی پر ہو یا زمین پر (امداد الفتاوے) مسئلہ[۱۳] جنازہ کی نماز پڑھانے کا سب سے زیادہ حق (خواہ کسی خاص شخص کے لیے امامت کی وصیت کی گئی ہو) بادشاہِ اسلام کو ہے، اگر وہ موجود نہ ہو تو اُس کا نائب امامت کا مستحق ہے، وہ بھی نہ ہو تو قاضیِ شہر ورنہ

ع۵ اگر جگہ خراب ہو یا گیلی ہو تو اُس کا انتظام کرلیں اگرچہ گیلی جگہ پر بھی (جب کہ ظاہرہ ناپاک نہ ہو) کھڑے ہو کر نماز پڑھنا درست ہے مگر سردی کے موسم میں گیلی جگہ جوتے نکال کر کھڑا ہونے میں تکلف ہو سکتا ہے اس لیے صف بچھا کر اُس پر نمازِ جنازہ پڑھ لیں اور صفیں سیدھی بہرحال کریں ۱۲

امامِ جمعہ پھر امامِ محلّہ بشرطیکہ ولیِّ میّت سے افضل ہو پھر ولی یا وہ شخص جس کو ولی اجازت دے (دُرِّ مختار) مسئلہ[۱۴] ایک جنازہ کی نماز کئی مرتبہ پڑھنا جائز نہیں مگر صرف ولیِّ میّت کو جب کہ اُس کی بے اجازت کسی غیر مستحق نے نماز پڑھادی ہو، پڑھنا درست ہے اور اُس کے ساتھ دوسرے رہ جانے والے بھی نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں لیکن بغیر اجازتِ ولی اگر نمازِ جنازہ مستحقین (بادشاہ، نائب یا حاکمِ شرع وغیرہ) میں سے کسی نے پڑھادی ہو تو پھر ولی دوبارہ نہیں پڑھ سکتا۔ اِسی طرح بادشاہِ وقت وغیرہ کے موجود ہوتے ہوئے اگر ولی نمازِ جنازہ پڑھادے تو بادشاہ وغیرہ کو دوبارہ پڑھنا جائز نہیں لیکن اِس صورت میں بادشاہ یا نائب وغیرہ کو امام نہ بنانے سے ترکِ واجب کا گناہ ولی کو ہوگا (دُرِّ مختار و شامی) مسئلہ[۱۵] اگر مقتدی کو یہ نہ معلوم ہو کہ میّت مرد ہے یا عورت یا لڑکا ہے یا لڑکی تو یہ نیت کرلینا کافی ہے کہ اِمام جس کی نماز پڑھتا ہے اُس کی نماز پڑھتا ہوں (اور دُعا بالغ کی پڑھ لے) (ردُّ المحتار) مسئلہ[۱۶] (برخلاف عام نماز کے) نمازِ جنازہ پچھلی صف میں کھڑے ہوکر پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے بہ نسبت اگلی صف کے (دُرِّ مختار) مسئلہ جس کو نمازِ جنازہ نہ آتی ہو، اگر وہ (کم از کم) امام کی اقتدا میں کھڑے ہوکر چار دفعہ اللہ اکبر کہ لے تو اُس کی نماز ہو جائے گی (دُرِّ مختار) اِس لیے ترک نہ کرنی چاہیے، پھر بعد میں پوری ترکیب یاد کرلے۔

مسئلہ[۱۸] کسی سے جنازہ کی نماز کی ایک یا دو یا تین تکبیریں جاتی رہیں تو

اگر یہ شخص تکبیرِ تحریمہ کے وقت وہاں موجود تھا اور پھر کسی وجہ سے شریک نہ ہوا تو اِمام کی تکبیر کا انتظار کیے بغیر تکبیر کہہ کر جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر بعد میں آیا تو امام کی تکبیر کا انتظار کرے، جب امام تکبیر کہے اُس وقت تکبیر کہہ کر مِل جائے اور یہ تکبیر اُس کے حق میں تکبیرِ تحریمہ ہو جائے گی، پھر جب امام سلام پھیر دے تو یہ شخص (دونوں صورتوں میں) مسبوق کی طرح اپنی گئی ہوئی صرف تکبیروں کو ادا کر کے نماز پوری کر لے (کبیری)

مسئلہ ۱۹ اگر کوئی شخص چوتھی تکبیر کے بعد پہنچا اور امام نے ابھی سلام نہیں پھیرا ہے تو فوراً مل جائے اور جب تک جنازہ کو اُٹھائیں صرف تکبیریں ادا کر لے، دُعائیں چھوڑ دے، نماز ہو جائے گی (عالم گیری)

مسئلہ ۲۰ جنازہ کے ساتھ کوئی دُعا یا ذکر، بلند آواز سے، پڑھنا مکروہ (تحریمی) ہے (عالم گیری) مسئلہ ۲۱ مُردہ کو قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلُ اللّٰہِ (شروع اللہ کے نام سے اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے طریق پر) کہنا مستحب ہے (عالم گیری)

کلمۂ تأسف

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط (بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) (بقرہ) افسوس کے وقت پڑھے نیز اگر یہ آیت پڑھ کر گُم ہوئی چیز تلاش کی جائے تو ان شاء اللہ ضرور مِل جاوے ورنہ غیب سے کوئی چیز اُس سے عمدہ ملے گی (اعمالِ قرآنی)

نمازِ جنازہ غائبانہ

شرائط مُقرّرہ کے مُطابق (امام اعظمؒ کے نزدیک) کسی کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ شاہ نجاشی والیِ حبشہ کے لیے بے شک حضورؐ کا نمازِ جنازہ پڑھنا ثابت ہے مگر وہ عام حکم اور قانون نہیں ہے بلکہ حضورؐ کی خصوصیات میں شمار کیا گیا ہے کیوں کہ آں حضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم کی زندگی مبارک میں بہت سے صحابۂ کرامؓ غزواتؑ اور معرکوں میں شہید ہوئے مگر کسی ایک کے متعلق بھی سوائے شاہ نجاشی کے یہ ثبوت نہیں ملتا کہ آپؐ نے اُس پر نمازِ جنازہ غائبانہ طور پر پڑھی ہو، نہ ہی حضورؐ کی وفات کے بعد آپ کے خلفاء اور اصحابؓ نے کسی میّت پر غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی ہے۔

شاہ نجاشی کے بارہ میں یہ بھی علماء نے لکھا ہے کہ آں حضرتؐ کے سامنے سے معجزانہ طور پر پردے اُٹھا دیے گئے تھے اور حضورؐ شاہ نجاشی کا جنازہ سامنے دیکھ رہے تھے یا جنازہ اُٹھا کر حضورؐ کے سامنے لایا گیا تھا، بہرحال جو بھی صورت ہو مگر اُسے غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں کہا جا سکتا بلکہ مُعجزانہ کہا جا سکتا ہے۔

شاہ نجاشی کی نمازِ جنازہ کا واقعہ ابوداؤد ج ۲ میں مذکور ہے۔

عہ وہ لڑائیاں جن میں حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم شامل تھے ۱۲ عہ اِس کے بجائے تلاوت وغیرہ کے ذریعہ ایصالِ ثواب کیا جائے تو بہتر ہے ۱۲ (دُرِّ مختار)

نفل نمازوں کا بیان

نفلیں پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔ دن رات میں جتنی چاہے نفلیں پڑھے مگر یہ خیال رکھے کہ جن وقتوں میں پڑھنا مکروہ ہے اُس وقت نہ پڑھے۔ بعض نفلوں کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے اِس لیے اَور نفلوں سے اُن کا پڑھنا بہتر ہے کہ تھوڑی سی محنت سے بہت ثواب مِلتا ہے۔

فرمایا رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے، خداوند تعالےٰ بندہ کے کسی عمل پر اِتنا مہربان نہیں ہوتا جتنا کہ (نفل کی) دو رکعتوں پر جن کو کہ بندہ پڑھتا ہے اور تحقیق بھلائی چھِڑکی جاتی ہے بندہ کے سر پر جب تک کہ وہ نماز میں مشغول رہتا ہے اور خدا کا بندہ خدا سے نزدیکی حاصل کرنے میں جس قدر کہ قرآن سے فائدہ اُٹھاتا ہے اور کِسی چیز سے نہیں (احمد، ترمذی)

نیز فرمایا حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے، آدمی کی (نفل) نماز اپنے گھر میں بہتر ہوتی ہے مسجد کی نماز سے، سوائے فرض کے (ابوداؤد)

مسئلہ جو نفل نمازیں دن کو پڑھی جائیں اُن میں آہستہ آواز سے قراءت کرنی چاہیے اور جو نفلیں رات کو پڑھی جائیں اُن میں اختیار ہے چاہے بلند آواز سے قراءت کرے یا آہستہ آواز سے (نورالایضاح)

مسئلہ۲ دن کو نفلیں پڑھے تو چاہے دو دو رکعت کی نیت باندھے

اور چاہے چار چار رکعت کی، دن کو چار رکعت سے زیادہ کی نیت باندھنا مکروہ (تنزیہی) ہے اور رات کو اکٹھی چھ چھ یا آٹھ آٹھ رکعات کی نیت باندھ لے تو بھی درست[عہ] ہے البتہ آٹھ رکعات سے زیادہ کی نیت باندھنا رات کو بھی مکروہ (تنزیہی) ہے (شرح البدایہ)

مسئلہ اگر چار رکعت نفل کی نیت باندھے تو جب دو رکعت پڑھ کے بیٹھے اُس وقت اختیار ہے کہ التحیات کے بعد درود اور دُعا بھی پڑھے پھر بغیر سلام پھیرے اُٹھ کھڑا ہو پھر تیسری رکعت پر سُبحانك اللّٰھمّ پڑھے اور چاہے التحیات پڑھ کے کھڑا ہو کر تیسری رکعت بسم اللہ اور الحمد سے شروع کرے پھر چوتھی رکعت پر بیٹھ کر التحیات وغیرہ سب پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اِسی طرح رات کو چھ اور آٹھ رکعتیں اِکٹھی پڑھنے میں التحیات کے بعد درود و دُعا اور تیسری، پانچویں اور ساتویں رکعت کے شروع میں ثنا اور تعوّذ بھی پڑھنے کا اختیار ہے (شرح تنویر) مسئلہ نفل نماز کی جب کسی نے نیت باندھ لی تو اب اُس کا پُورا کرنا واجب ہو گیا، اگر (بلا عذر) توڑ دے گا تو گنہگار ہوگا اور جو نماز توڑی ہے، اُس کی قضا پڑھنی پڑے گی لیکن نفل نماز کی ہر دو دو رکعت الگ ہیں، اگر چار یا چھ رکعت کی نیت باندھے تو فقط دو ہی رکعت کا پُورا کرنا واجب ہے، سب رکعتیں واجب نہیں ہیں۔ پس اگر کسی نے چار رکعت نفل کی نیت باندھی پھر دو رکعت پڑھ کے سلام پھیر دیا تو کچھ گناہ نہیں (شرح تنویر)

عہ تراویح کی بھی ۱۲ (فتوے)

مسئلہ اگر کسی نے چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور ابھی دو رکعتیں پوری نہ ہوئی تھیں کہ نماز توڑ دی تو فقط دو رکعت کی قضا پڑھے (شرح تنویر) اور اگر دو رکعت پڑھ چکا تھا پھر تیسری یا چوتھی میں نیت توڑ دی تو اگر دو رکعت پر بیٹھ کر اُس نے التحیات پڑھی ہے تو دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر دوسری رکعت پر نہیں بیٹھا تو پوری چاروں رکعتوں کی قضا[عہ] پڑھے (شرح البدایہ)

مسئلہ نفل نماز، بیٹھ کر پڑھنا بھی درست ہے لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اس لیے کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے البتہ اگر کسی عذر سے بیٹھ کر پڑھے تو پھر پورا ثواب ملے گا (شرح تنویر)

مسئلہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں ہاتھ ویسے ہی ناف کے نیچے باندھے جائیں گے، نگاہ گود میں رہے اور رکوع میں آنکھوں کے مقابل۔ رکوع میں (پیچھے سے بیٹھ اُٹھانے کی ضرورت نہیں) کمر کو جھکائے اور سر گھٹنوں کے مقابل رہے پھر کمر سیدھی کر کے قومہ کرے اور سجدہ وغیرہ کو حسب قاعدہ ادا کرے (ردّ المحتار)

مسئلہ اگر نفل نماز کو بیٹھ کر شروع کیا پھر کچھ بیٹھے بیٹھے پڑھ کر کھڑا ہو گیا تو یہ درست ہے (ردّ المحتار) مسئلہ اسی طرح اگر نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کی پھر پہلی ہی رکعت یا دوسری رکعت میں بیٹھ گیا تو یہ بھی درست ہے (ردّ المحتار)

عہ عصر و عشا کی غیر مؤکدہ سُنّت اور 'چار رکعت تراویح' کا بھی یہی حکم ہے ۱۲ (فتوےٰ)

تحیّۃُ الوُضو

رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جو مسلمان اچھّی طرح وُضو کرکے کھڑا ہوکر خوب دل لگا کے متوجّہ ہوکر دو رکعت نماز پڑھے، اُس کے لیے جنّت واجب ہوگی (مراقی) حضرت بلالؓ سے حضورؐ نے دریافت فرمایا، تم کیا عمل کرتے ہو؟ میں نے (خواب میں) تمھاری جوتیوں کی آواز جنّت میں سُنی ہے (اور معلوم ہوتا تھا) کہ تم مجھ سے آگے آگے چل رہے ہو۔ بلالؓ نے عرض کیا، دو کام میرے معمول میں ہیں، ایک تو ہمیشہ باوضو رہتا ہوں، جب وضو ٹوٹ جاتا ہے، فوراً دوسرا وضو کرلیتا ہوں اور جب وضو کرتا ہوں تو دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں (بخاری و مسلم)

سُبحان اللہ! باوضو رہنے اور تحیّۃ الوضو پڑھنے کی کیا فضیلت ہے۔

مسئلہ جب وضو کرے تو وضو کے بعد (جب کہ مکروہ وقت نہ ہو) دو رکعت نفل پڑھ لیا کرے (مُنیہ) اِسی طرح غسل کے بعد بھی (ردُّ المحتار)

مسئلہ نیت کرے کہ دو رکعت نماز تحیّۃ الوضو پڑھتا ہوں (دُرِّ مختار)

مسئلہ اِس نماز کی دونوں رکعتوں میں سورۂ کافرون اور سورۂ اِخلاص پڑھنا مستحب ہے (ردُّ المحتار)

فائدہ نفلوں کے بیان میں تحیّۃ الوضو سے (مندرجہ آئندہ) نماز حفظ القرآن تک تقریباً سب نمازیں نفل ہیں اور اُن میں نفل کی نیت کی جائے گی۔

تحیۃ المسجد

یہ نماز مسجد کی تعظیم کے لیے ہے جو درحقیقت خدا ہی کی تعظیم ہے۔ جو شخص مسجد میں آئے، بیٹھنے سے پہلے دو رکعت یا چار رکعت نفل پڑھ لے۔ اگر مسجد میں آتے ہی کوئی اور نماز فرض یا سُنّت پڑھی جائے تو وہی نماز تحیّۃُ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی یعنی اُس کے پڑھنے سے تحیّۃُ المسجد کا ثواب بھی مل جائے گا اگرچہ اُس میں تحیّۃُ المسجد کی نیت نہ کی گئی ہو (مراقی الفلاح)

مسئلہ اگر ایک دن میں کئی بار ایک ہی مسجد میں داخل ہو تو ایک ہی بار (کسی دفعہ) تحیّۃُ المسجد پڑھ لینا کافی ہے (ردُّ المحتار)

مسئلہ اگر کوئی ایسے وقت مسجد میں داخل ہو کہ نماز نہیں پڑھ سکتا مثلاً مکروہ وقت ہے یا تنگ وقت ہے یا بے وضو ہے تو سُبحان اللہِ والحمد للہِ ولآ الٰہ الّا اللہ واللہ اکبر پڑھ لے (ردّ المحتار)

مسئلہ غروب آفتاب کے بعد اور نمازِ مغرب سے پہلے کوئی نفل نماز (مسجد یا غیر مسجد میں) پڑھنا (حنفیہ کے نزدیک) مکروہ (تنزیہی) ہے (دُرِّ مختار)

چہار عالم

عالمِ ارواح، عالمِ دُنیا، عالمِ برزخ (فانی) عالمِ آخرت (باقی)

پنج گانہ نفلیں

اِشراق چاشت زوال اوّابین تہجُّد

اَوقات

اِشراق کی نماز کا وقت سورج نکل کر اونچا ہونے کے بعد سے شروع ہو کر چوتھائی[عہ] دن تک ہے **چاشت** کی نماز کا وقت اِشراق کے بعد سے شروع ہو کر نصف النہار سے پہلے تک ہے **زوال** کی نماز کا وقت دن ڈھلنے سے شروع ہو کر ظہر سے پہلے تک[عہ] ہے **اوّابین** کی نماز کا وقت مغرب کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر عشا سے پہلے تک ہے۔ **تہجُّد** کی نماز کا وقت آدھی رات سے شروع ہو کر صبح صادق سے پہلے تک ہے (دُر، شامی، کبیری)

بعد نماز عشا اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں گیارہ تسبیح یَا مُعِزُّ پڑھ کر دُعا کیا کرے، ان شاء اللہ تعالےٰ فراغت اور برکت نصیب ہوگی (مجرّبِ مشائخ)
وظائف میں نماز کی پابندی، پرہیزگاری صحتِ لفظی اور حضورِ قلب کو بڑا دخل ہوتا ہے اور تقدیر پر نظر رکھتے ہوئے تدبیر بھی کرے

عہ طلوع تا غروب' کا چوتھائی حصّہ مراد ہے اور نصف النہار (طلوع تا غروب کے درمیان) کے بعد زوال یعنی دن ڈھلنا شروع ہوجاتا ہے ۱۲ عہ یعنی زوال کی نماز پہلے پڑھی جائے گی، ظہر کی بعد میں ۱۲

نمازِ اِشراق

جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو نماز کی جگہ سے نہ اُٹھے، اُسی جگہ پر بیٹھے بیٹھے کچھ پڑھتا رہے۔ دنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے، نہ دنیا کا کوئی کام کرے، جب سورج نکل کر تقریباً 'پندرہ منٹ' ہو جائیں تو دو رکعت یا چار رکعت پڑھ لے تو ایک حج اور ایک عُمرِہ کا ثواب مِلتا ہے اور اگر فجر کی نماز کے بعد دنیا کے کسی دھندے میں لگ گیا پھر سورج اُونچا ہو جانے کے بعد اشراق کی نماز پڑھی تو بھی درست ہے لیکن ثواب کم ہو جائے گا (ترمذی)

نمازِ چاشت

جب دھوپ تیز ہو جائے تب کم سے کم دو رکعت یا اِس سے زیادہ چار رکعت یا آٹھ رکعت یا بارہ رکعت پڑھ لے۔ اِس کا بہت ثواب ہے اور رفعِ اِفلاس کے لیے بھی یہ نماز مجرّبات سے ہے (مشکٰوۃ۔ تنویر)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو رکعتیں چاشت کی پڑھنے والا غافلوں میں نہیں لکھا جاتا اور چار رکعتیں پڑھنے والا عبادت گزاروں میں لکھا جاتا ہے اور چھ رکعتیں پڑھنے والے سے دن بھر کے فکرات دور کر دیے جاتے ہیں اور جو آٹھ رکعتیں پڑھے وہ پرہیزگاروں میں لکھا جاتا ہے اور بارہ رکعتیں پڑھنے والے کا گھر جنّت میں بنا دیا جاتا ہے (طبرانی)

صَلٰوۃُ الزّوال

زوال شروع ہونے پر چار رکعت پڑھ لے، حدیث شریف میں آیا ہے، جس نے چار رکعت (سوائے سُنّتِ مؤکّدہ) ظہر سے پہلے پڑھیں اُس کے لیے جنّت میں ایک مکان بنایا جائے گا (طبرانی)

صلٰوۃُ الاوّابین

مغرب کی (سات) رکعتوں کے بعد (کم سے کم چار یا) چھ یا بیس رکعتیں پڑھے (کبیری)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھے، اُس کے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں (طبرانی) اور جو بیس رکعتیں پڑھے، اللہ تعالٰے اُس کے لیے جنّت میں ایک مکان بناتا ہے (ترمذی)

> اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمان کی طرح جُھک جاؤ اور روزہ رکھتے رکھتے تانت کی طرح دُبلے بھی ہوجاؤ تو بغیر تقوٰے اختیار کیے اور مالِ حرام سے بچے کچھ بھی قبول نہ ہوگا لہٰذا حرام سے بچنا اور تقوٰے اختیار کرنا نہایت ضروری ہے
>
> (حضرت عبداللہ ابنِ عمرؓ)

؎ خواہ دو دو کی نیت سے ۱۲ (شرح تنویر)

نمازِ تہجّد

کم سے کم چار ، اوسطاً آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں نہ ہو تو دو ہی رکعتیں سہی (ردّ المحتار و عالم گیری)

اگر پچھلی رات کو ہمّت نہ ہو تو عشا کے بعد (وتر سے پہلے) پڑھ لے مگر ویسا ثواب نہ ہوگا (مظاہرِ حق)

یہ نماز اللہ تعالٰے کے یہاں بہت مقبول ہے۔ نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اِس کا ثواب ہے (مشکوٰۃ) حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ تہجُّد کی نماز اپنے اوپر لازم کرلو اگرچہ تھوڑی ہی ہو، نیز فرمایا ہے کہ تہجُّد کو اپنے ذمّہ کرلو اِس لیے کہ یہ عادت نیکوں کی ہے جو تم سے پہلے تھے اور نزدیکی کرنے والی ہے اللہ تعالٰے کی طرف اور گناہ سے روکنے کا ذریعہ ہے اور مٹاتی ہے گناہوں کو اور ہٹانے والی ہے مرض کو جسم سے (سیوطی)

(تہجُّد کے) اِس حکم میں عورتیں بھی شامل ہیں نیز سب نفل نمازوں میں عورتوں کو بھی مثل مَردوں کے ثواب مِلتا ہے (مشکوٰۃ) ایک حدیث میں اِرشاد ہے، ایسی عورت پر اللہ تعالٰے کی رحمت ہو جو رات کو اُٹھ کر تہجُّد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے (ابوداؤد و نسائی)

جو لوگ رات کی عبادت کے باعث بستروں کو خالی چھوڑ دیتے ہیں وہ بِلاحساب جنّت میں داخل کیے جائیں گے (اصحاب السُّنن)

جو بندہ رات کی نماز (تہجّد) کے لیے نیت کر کے سو جاتا ہے پھر اگر رات کو آنکھ نہ کھلے اور نماز کا موقع نہ ملے تو بھی نماز کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور یہ سونا اُس بندہ پر خدا کا احسان ہوتا ہے (ابنِ حبان) ایک فرمان ہے، گھر میں نماز پڑھ کر گھروں کو بھی فضیلت دو (ابنِ خزیمہ)

یہ ضروری ہے کہ عبادت اِس قدر کرے، جس کا نباہ ہمیشہ ہو سکے اگرچہ تھوڑی ہی ہو۔ مجبوری سے کبھی ناغہ ہو جاوے تو وہ دوسری بات ہے۔ نوافل شروع کر کے نباہنا ضروری ہے، شروع کر کے چھوڑ دینا بُری بات ہے اور شروع نہ کرنے سے یہ فعل زیادہ بُرا ہے۔

مسئلہ (پچھلی رات میں) تہجُّد پڑھ رہا تھا کہ پڑھتے میں اذان ہو گئی یا کسی اَور طرح پتہ چلا کہ صبح صادق ہو گئی تو اُس نماز کو پوری کر لے (شامی) اور کبھی قضا ہو جائے تو زیادہ غم میں نہ پڑے اور چاہے تو اُس کی قضا دن میں کر لے (سیرۃ الصوفی)

تہجّد کی نماز (اخیر رات میں) پڑھ کر 'نہ سونا' ضروری نہیں ہے (سیرۃ الصوفی)

يَا بَدِيْعَ الْعَجَآئِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ (بعد نماز عشا یا کوئی اَور وقت مقرر کر کے) روزانہ بارہ ہزار دفعہ پڑھ کر دُعا کیا کرے بارہ روز تک پڑھے، کیسا ہی مشکل کام ہو

ان شاء اللہ تعالٰی پورا ہو جائے گا (مجرب مشائخ)

ترجمہ اے عجائبات کے پیدا کرنے والے بھلائی کے ساتھ، اے پیدا کرنے والے

صلوٰۃ التسبیح

اِس نماز کے پڑھنے سے بے انتہا ثواب مِلتا ہے۔ آں حضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو یہ نماز سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اِس کے پڑھنے سے تمہارے اگلے پچھلے، نئے پُرانے، چھوٹے بڑے سبؔ گناہ معاف ہو جائیں گے اور فرمایا تھا، اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو، اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو، اگر ہر ہفتہ نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں پڑھ لیا کرو، ہر مہینہ میں بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک دفعہ (ضرور) پڑھ لو (ابوداؤد وغیرہ)

(حنفیہ کے نزدیک) اِس کا (بہتر) طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھے اور سُبحانك اللّٰھمّ کے بعد پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ پڑھے، اِس کے بعد اعوذ باللہ، بسم اللہ، الحمد اور سورت پڑھ کے دس دفعہ وہی کلمہ پڑھے پھر رکوع میں جاوے اور سُبحان رَبِّی العظیم کے بعد دس دفعہ پڑھے پھر سمع اللہ لمن حمدہ اور ربّنا لك الحمد کہنے کے بعد (کھڑے ہو کر) دس دفعہ پڑھے پھر پہلے سجدہ میں سُبحان ربّی الاعلٰی کے بعد دس دفعہ پڑھے

عہ سوائے (لوگوں کے) حقوق اور فرائض (مثل نماز، روزہ وغیرہ) کے ۱۲

پھر ایک سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس دفعہ پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں دس دفعہ پڑھے پھر سجدہ کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو (اور دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں) کھڑے ہو کر پہلے وہی تسبیح پندرہ بار پڑھ لے پھر بسم اللہ، الحمد اور سورت پڑھ کے دس دفعہ پڑھے پھر اسی طرح رکوع وغیرہ میں پڑھے (اور التحیات کے موقع پر نہ پڑھے) اس طرح چاروں رکعتوں میں پچھتّر پچھتّر بار پڑھنے سے کُل تعداد تین سَو ہو جائے گی (ترمذی۔ عالم گیری)

مسئلہ صلوٰۃ التسبیح اوقاتِ ممنوعہ کو چھوڑ کر ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے البتّہ زوال کے بعد ظہر سے پہلے پڑھنا افضل ہے (شامی)

مسئلہ[۲] اس نماز کی چاروں رکعتوں میں جو سورت چاہے پڑھے کوئی سورت مقرر نہیں ہے (کبیری) البتّہ سورۂ عصر، سورۂ کوثر، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کا پڑھنا افضل ہے (ردُّ المحتار) مسئلہ[۳] اگر اس نماز میں سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو میں یہ کلمات نہ پڑھے (شامی)

مسئلہ[۴] تسبیحات میں کمی بیشی ہو جانے سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا (بحر وغیرہ) مسئلہ[۵] اگر کوئی تسبیح کسی جگہ پڑھنا بھول گیا تو دوسرے نزدیک کے رُکن میں وہ باقی تعداد پوری کر لے یعنی قیام میں بھول گیا تو رکوع میں بیس مرتبہ پڑھ لے اور رکوع میں بھول گیا تو (قومہ میں نہ پڑھے بلکہ) سجدہ میں پڑھ لے اور قومہ میں بھول گیا تو بھی سجدہ میں اور سجدہ کی (جلسہ میں نہیں) سجدہ میں اور جلسہ کی بھی سجدہ

میں پڑھے (شامی) **مسئلہ** اسی طرح اگر کسی جگہ تسبیح زیادہ پڑھی گئی تو اُس کے قریبی رُکن میں کمی کرے (فتوٰے) **مسئلہ** نماز میں آیات یا کلمات کا اُنگلیوں پر گِننا مکروہ (تنزیہی) ہے **البتہ** اگر اُنگلیوں کو دبا کر ہلکے اِشارہ سے گنتی یاد رکھے تو کچھ حرج نہیں (ردّ المحتار)

اِستخارہ کی نماز

جب کوئی اہم کام کرنے کا اِرادہ کرے تو اللہ تعالٰے سے صلاح لے لے، اِس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اِس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ نبیِ کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالٰے سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بڑی کم نصیبی کی بات ہے کہیں شادی کرے یا سفر کرے یا اَور کوئی (جائز) کام کرے تو بغیر استخارہ کیے نہ کرے، ان شاء اللہ تعالٰے کبھی اپنے کیے پر پشیمان نہ ہوگا (ردُّ المحتار)

طریقہ اِس کا یہ ہے کہ تازہ وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھے اِس کے بعد خوب دل لگا کر یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَاَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ وَاَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَاۤ اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَاۤ اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاقۡدِرۡهُ لِیۡ وَیَسِّرۡهُ لِیۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِیۡ فِیۡهِ وَاِنۡ کُنۡتَ

تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ (اے اللہ میں بھلائی مانگتا ہوں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ اور قدرت مانگتا ہوں تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے بڑے فضل میں سے کیوں کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو بہت جاننے والا ہے چھپی باتوں کا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے اِس کام کو اچھا میرے لیے میرے دین میں اور میری معاش میں اور میرے انجام کار میں تو تجویز کر دے اِس کو میرے لیے اور آسان کر دے اِس کو میرے لیے، پھر برکت دے اِس میں میرے لیے، اور اگر تو جانتا ہے اِس کام کو بُرا میرے لیے میرے دین میں اور میری معاش میں اور میرے انجام کار میں تو ہٹا دے اس کو مجھ سے اور ہٹا دے مجھ کو اِس سے اور نصیب کر مجھے بھلائی جہاں کہیں بھی ہو پھر راضی رکھ مجھ کو اُس پر) (مشکوٰۃ) اور جب ھٰذَا الْاَمْر پر پہنچے جس لفظ پر (دو جگہ) لکیر بنی ہے تو اِس کے پڑھتے وقت اپنے کام کا خیال کرے۔ اِس کے بعد پاک صاف بستر پر قبلہ کی طرف مُنہ کر کے باوضو سو جاوے اور جب سو کر اُٹھے، اُس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آوے، وہی بہتر ہے، اُسی کو کرنا چاہیے (ردّالمحتار)

مسئلہ بعض احادیث میں مذکور ہے کہ اِس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل یٰاَیُّھَا الکٰفرون پڑھے اور دوسری میں قل ھو اللہ اور بہتر ہے کہ دُعا کے اوّل و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے (احیاء العلوم) **مسئلہ** اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور تردّد

نہ جاوے تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے، اسی طرح سات دن تک کرے۔ اِن شاء اللہ تعالےٰ ضرور اُس کام کی اچھائی، بُرائی معلوم ہو جائے گی (ردّ المحتار) مسئلہ اگر کوئی شخص خود استخارہ نہ کرسکے تو دوسرے سے کراسکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ خود ہی استخارہ کرے (فتوےٰ)

مسئلہ اگر نماز نہ پڑھ سکے تو صرف دُعا ہی سے استخارہ کرے (طحطاوی علےٰ مراقی)

یا اوّل و آخر درود شریف پڑھ کے

مختصر دُعا

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ (اے اللہ پسند کر میرے لیے اور اختیار کر میرے لیے اور نہ سونپ مجھ کو میرے اختیار کی طرف) ایک بار پڑھے (مظاہرِ حق) پھر جس طرف زیادہ خیال آوے اُس کو اختیار کرے۔ یہ استخارہ بھی بضرورت سات دفعہ تک کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ اگر حج کے لیے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں دن جاؤں کہ نہ جاؤں (ردّ المحتار) کہ اِستخارہ کی غرض ایک خاص دُعا کے ذریعہ تردّد دور کرنا ہے، اِس لیے ایسے کاموں میں کرے جن میں تردّد ہوسکتا ہے یعنی جن میں مفید ہونا یا مُضر ہونا دونوں احتمال ہوں۔

پس عبادات واجبہ میں استخارہ نہیں کیا جاسکتا کہ اُن کا خیر

اور بہتر ہونا متعین ہے۔

اِستخارہ کرنے کے بعد اگر مرضی کے مطابق کام یابی نہ ہو تو (استخارہ کی برکت ضرور ہوتی ہے اِس لیے) اُسی کو خیر سمجھے (امدادالفتاوے)

یاد رکھیے کہ عملیات کی تاثیر ظاہری و باطنی پاکیزگی، حلال روزی اور راست گوئی اختیار کرنے اور گناہوں سے بچنے پر ظاہر ہوتی ہے اور مقررہ وقت کی رعایت بھی ضروری ہے۔

نمازِ حاجت

حدیث شریف میں وارِد ہے کہ جس کو کوئی حاجت خدا تعالےٰ یا کسی بندہ سے ہو تو چاہیے کہ اِس نماز کو پڑھے، اِن شاء اللہ تعالےٰ اُس کی حاجت پوری ہوگی (ترمذی)

طریقہ اِس کا یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھے پھر اللہ تعالےٰ کی حمد (سورۂ فاتحہ) اور درود شریف کے بعد یہ دُعا پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (کوئی معبود نہیں سوائے اللہ بُردبار، کرم کرنے والے کے۔ پاک ہے اللہ عرشِ عظیم کا پروردگار۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

جو رب ہے تمام جہانوں کا۔ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اُن کاموں کا جو تیری رحمت اور بخشش کا موجب ہیں اور فائدہ کا ہر نیکی سے اور سلامتی کا ہر گناہ سے۔ نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ بغیر بخشے اور کوئی غم بغیر دور کیے اور کوئی حاجت اپنی پسندیدہ بغیر پوری کیے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان) (مشکوٰۃ)

نمازِ استخارہ حاجتِ آئندہ کے لیے ہوتی ہے اور نمازِ حاجت حاجتِ موجودہ کے لیے (غایۃ الاوطار)

برائے رفع حاجت و ردِّ غائب و شفاءِ مریض

از حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ

فجر کی سُنّت اور فرض کے درمیان سورۂ فاتحہ کو اکتالیس بار پڑھ کر دُعا مانگا کرے، ان شاء اللہ تعالےٰ کام یابی ہوگی (شرعی علاج)

نمازِ توبہ

اگر کوئی بات خلافِ شرع ہو جاوے تو دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالےٰ کے سامنے خوب گڑگڑا کر اُس سے توبہ کرے اور اپنے کیے پر پچھتاوے اور اللہ تعالےٰ سے معاف کراوے اور آئندہ کے لیے پکّا ارادہ کرے کہ اب کبھی نہ کروں گا۔ اس سے بفضلِ خدا وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے (طحطاوی)

ہمت سے ہر مشکل حل ہو جاتی ہے (مولانا تھانویؒ)

نمازِ قتل

جب کوئی مسلمان قتل کیا جاتا ہو یا کسی طرح مارا جانے والا ہو تو اُس کو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اپنے گناہوں کی مغفرت کی اللہ تعالٰے سے دُعا کرے تاکہ یہی نماز اور اِستغفار دنیا میں اُس کا آخری عمل رہے (بخاری۔ طحطاوی)

نمازِ صبر

قرآن پاک میں آیا ہے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (صبر اور نماز سے مدد لو) (بقرہ) نبیِ کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کو جب کوئی مصیبت یا رنج پیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے تھے (ابوداؤد)

حضرت ابنِ عباسؓ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ آپ سفر میں تھے۔ راستہ میں بیٹے کے انتقال کی خبر ملی۔ آپ نے سواری کو ٹھہرایا، وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی پھر اِنَّا لله وَاِنَّا اِلیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالٰے کا حکم ہے، جب تم کسی مصیبت میں مُبتلا ہو تو صبر کرو سو میں نے صبر کیا اور 'نماز سے مدد لو' اس لیے (مدد حاصل کرنے کے لیے) میں نے یہ نماز پڑھی ہے (معارف القرآن)

اِس لیے جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت یا رنج و غم پہنچے تو (علاوہ تدبیر کے) صبر کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ تعالٰے سے دُعا کرے۔

نمازِ شُکر

اللہ تعالےٰ کی نعمتوں پر شُکر ادا کرنا بھی باعثِ[1] اَزدیادِ نعمت ہے ارشادِ الٰہی ہے۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (اگر تم شُکر کروگے تو تم کو زیادہ نعمت دوں گا) (ابراھیم)

نبیِّ کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کو جب کوئی خوشی کا واقعہ پیش آتا یا خوش کیا جاتا تو سجدہ میں گر پڑتے اور اللہ تعالےٰ کا شُکر ادا کرتے (ترمذی وغیرہ)
ابوجہل کے قتل کی خبر ملنے پر آپؐ نے دو رکعت بطورِ شُکرانہ ادا فرمائیں (ابن ماجہ)
شُکرگزاری میں آپؐ کا لمبی لمبی نمازیں پڑھنا مشہور ہے (بخاری ومسلم)

نمازِ شُکر ادا کرنا صحابۂ کرام[2]ؓ و اولیاءِ عظام[3] کا بھی معمول رہا ہے اس لیے جب کسی مسلمان کو کوئی نعمت ملے یا راحت میسّر آئے تو اُسے (علاوہ دیگر[4] طاعات کے) دو رکعت نماز بطورِ شکر ادا کرنا مستحب ہے۔

گداگری

اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے سوال کرے گا تو یہ سوال حرام ہوگا اور وہ مالِ حرام کھائے گا (مسلم)
پیشہ ور سائل قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اُس کے مُنہ پر گوشت کی بوٹی نہ ہوگی (بخاری ومسلم)
بھیک مانگنا قانوناً ممنوع اور مستحقین کے لیے محتاج خانے ہونے چاہییں

---

[1] زیادتی کا سبب ۱۲ [2] عزّت والے ۱۲ [3] عظمت والے ۱۲ [4] دوسری ۱۲

نمازِ کسوف وخسوف

مسئلہ کسوف (سورج گرہن) کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا سُنّت (غیر مؤکدہ) ہے (بخاری ومسلم) مسئلہ[۲] سورج گرہن کی نماز جماعت سے ادا کرنی چاہیے (مراقی الفلاح) مسئلہ[۳] سورج گرہن کی نماز میں اذان اور اِقامت نہیں (دُرِّ مختار) مسئلہ اِس نماز میں بڑی بڑی سورتیں مثل سورۂ بقرہ وغیرہ کا پڑھنا اور رکوع اور سجدوں کا بہت دیر دیر تک ادا کرنا سُنّت ہے اور قراءت آہستہ کی جائے (ہدایہ) مسئلہ نماز کے بعد امام کو چاہیے کہ دُعا میں مصروف ہو جائے اور سب مقتدی آمین آمین کہیں۔ جب تک گرہن موقوف نہ ہو جائے، دُعا میں مشغول رہیں البتہ کسی نماز کا وقت آجائے تو دُعا موقوف کر کے نماز میں مشغول ہو جانا چاہیے (عالم گیری) مسئلہ[۶] اگر سورج گرہن عصر کے وقت میں واقع ہو جائے تو امام نمازِ عصر کا مکروہ وقت ہونے سے پہلے پہلے جماعتِ کسوف کرا سکتا ہے (دُرِّ مختار) اُس کے بعد عصر کی نماز پڑھائے مگر دونوں نمازیں دھوپ زرد پڑنے سے پہلے ادا ہو جائیں (فتوٰے) مسئلہ اگر سورج گرہن نفل کے مکروہ وقت میں واقع ہو تو پھر بجائے نماز کے ذکر میں مشغول ہو جائیں (التہذیب)

مسئلہ خُسوف (چاند گرہن) کے وقت بھی دو رکعت نماز سُنّت ہے مگر اس میں جماعت مسنون نہیں، سب لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ

اور اپنے اپنے گھروں میں نمازیں پڑھیں (بخاری ومسلم۔ عالم گیری)

مسئلہ ۹ مشہور ہے کہ سورج اور چاند کے گہنے کے وقت کھانا پینا منع ہے، اس کی کوئی اصل نہیں البتّہ وہ وقت خدا کی طرف دھیان لگانے کا ہے، اِس وجہ سے کھانے پینے کا شغل ترک کر دینا اَور بات ہے (اغلاط العوام)

مسئلہ ۱ اِسی طرح جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے مثلاً سخت آندھی چلے یا زلزلہ آئے یا بجلی گرے یا ستارے بہت ٹوٹیں یا برف بہت گرے یا پانی بہت برسے یا کوئی مرضِ عام مثل ہیضہ وغیرہ پھیل جائے یا کسی دشمن وغیرہ کا خوف ہو مگر اِن اَوقات میں جو نمازیں پڑھی جائیں اُن میں جماعت نہ کی جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے گھر میں تنہا پڑھے
(عالم گیری، مراقی)

حقوقِ والدین

ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اور اُن کی کسی قسم کی بے ادبی نہ کرو۔ اُن کو اُف تک نہ کہو، نہ اُنھیں جھڑکو بلکہ اُن سے نہایت ادب کے ساتھ بات کرو اور اُن کے سامنے نرمی کے ساتھ جھکے رہو (بنی اسرائیل)

انسان کے 'اچھے سلوک' کی سب سے زیادہ حق دار ماں ہے ... پھر اُس کا باپ۔

ماں باپ کی خدمت (ثواب میں) جہاد کے برابر ہے (بخاری ومسلم)

(جائز امور میں) ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا جنت میں نہ جائے گا (نسائی)

مرنے کے بعد بھی اُن کے لیے، دُعا و استغفار کرتے رہیں (ابوداؤد وابن ماجہ)

نمازِ اِستِسقا

جب پانی کی ضرورت ہو اور پانی نہ برستا ہو اُس وقت اللہ تعالٰے سے پانی برسنے کی دُعا کرنا سُنّت (غیر مؤکدہ) ہے (ہدایہ) امام اعظمؒ کے نزدیک اِستِسقا کے لیے ایک کیفیت مقرر نہیں، نماز بے جماعت بھی جائز ہے جماعت کے ساتھ بھی، اور صرف اِستغفار اور دُعا کرنا بھی تینوں صورتیں احادیث سے ثابت ہیں (مشکوٰۃ)

اِس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ تمام مسلمان مِل کر مع اپنے بچّوں، بوڑھوں اور جان وَروں کے، پیدل، عاجزی کے ساتھ، معمولی لباس میں جنگل کی طرف جائیں اور گناہوں سے توبہ کریں اور اہلِ حقوق کے حقوق ادا کریں اور اپنے ساتھ کسی کافر کو نہ لے جائیں، پھر دو رکعت نماز بغیر اذان اور اِقامت کے جماعت سے پڑھیں۔ امام آواز سے قراءت کرے۔ نماز کے بعد حسب قاعدہ دو خطبے پڑھے پھر قبلہ رُو ہوکر امام اور حاضرین ہاتھ اُلٹے اور اُونچے کرکے استغفار اور اللہ تعالٰے سے پانی برسنے کی دُعا کریں۔

دُعا کے دَوران امام اپنی چادر اُلٹے۔ تین روز تک یہ عمل کریں اور اِن تینوں دنوں میں روزہ رکھنا اور نماز کو جانے سے پہلے صدقہ، خیرات کرنا بھی مستحب ہے (ہدایہ، عالم گیری وغیرہ)

عہ قحط سالی وغیرہ کے لیے ہاتھ اُلٹے اور اُونچے کرکے دعا مانگنا سُنّت ہے ۱۲ (طحطاوی علٰے مراقی)

چادر اُلٹنے کا طریقہ

امام (قبلہ رُو) ایک (چھوٹی) چادر اپنے کندھوں پر ڈالے پھر دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے لے جاکر دائیں ہاتھ سے چادر کا بایاں نچلا کونا پکڑے اور بائیں ہاتھ سے دایاں نچلا کونا پکڑے پھر دونوں ہاتھ گھما کر چادر کے دونوں نچلے کونے کندھوں کے اوپر لے آوے تاکہ نیچے کا حصّہ اوپر ہو جاوے اور اوپر کا نیچے اور دائیں جانب بائیں طرف ہو جاوے اور بائیں جانب دائیں طرف اور اندر کی جانب باہر ہو جاوے اور باہر کی اندر اور

یہ (چادر کا اُلٹنا) تبدیلِ احوال کے لیے نیک فال لینے کے واسطے ہے کہ اے اللہ! جس طرح یہ چادر اُلٹ گئی اِسی طرح ہمارے حالات بھی بدل کر درست فرما دیجیے (شرح حصنِ حصین)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم جب بارش کو دیکھتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا یعنی اے اللہ نفع دینے والا مینہ خوب برسا (بخاری)

اگر کسی عورت کا بچّہ مر گیا ہو اور ماں بچّہ کے فراق میں سخت بے چین ہو، ایک ہزار مرتبہ یَاصَبُوْرُ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلانا بے چین عورت کو صبر دے گا سات دن متواتر ایسا کرنا ان شاءاللہ بچّہ کے غم کو بھلا دے گا (طبِّ روحانی)

دُعاءِ قنوت نازلہ

جب دشمنانِ اسلام کا خوف ہو، مسلمانوں پر مظالم ہو رہے ہوں یا عام مصیبت مثلاً قحط، وبا یا دشمن کا حملہ وغیرہ ہو تو ایسے نازک دَور میں اِس مسنون دُعا کا پڑھنا نہایت ضروری ہے۔

طریقہ اِس کا یہ ہے کہ فجر کی **نمازِ باجماعت** میں اخیر رکعت کے رکوع کے بعد کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ باندھے، امام یہ دُعا پڑھے اور مقتدی ہر وقف پر درد بھرے دل سے آہستہ اٰمین کہیں جیسا کہ الحمد شریف کے بعد کہی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ۔ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ۔ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّھِمْ۔ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ۔ وَیُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ۔ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَآءَكَ۔ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ كَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ۔ وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَاْسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ؕ (اے اللہ! بخش دیجیے ہمیں اور سب مومن مردوں اور مومن عورتوں کو، اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اور اُلفت ڈال دیجیے اُن کے دِلوں میں، اور اصلاح فرمائیے اُن کے درمیان، اور اُن کی مدد فرمائیے اپنے اور اُن کے دشمن پر، اے اللہ! لعنت کیجیے کافروں پر جو روکتے ہیں آپ کے راستہ سے، اور جھٹلاتے ہیں آپ کے رسولوں کو، اور لڑائی کرتے

ہیں آپ کے دوستوں سے ، الٰہی! اختلاف ڈال دیجیے اُن کے درمیان ، اور ڈگمگا دیجیے اُن کے قدم ، اور نازل کیجیے اُن پر اپنا ایسا عذاب جو لوٹایا نہیں کرتے آپ قومِ مجرمین سے (حصنِ حصین) بعض کے نزدیک قنوتِ نازلہ کے بجائے پنج گانہ نماز کے بعد قرآن یا حدیث میں آئی ہوئی کوئی دعا، (آہستہ) کرنا بہتر ہے (ملفوظات)

افسوس ناک

تہذیب کا ماتم

آج کل جب کسی "گنجائش" والے شخص کے یہاں کوئی تقریب منعقد ہوتی ہے تو اُس میں لاؤڈ اسپیکر ضرور لگایا جاتا ہے جس سے بالخصوص رات کے وقت جب کہ کئی کئی فرلانگ تک نشر ہونے والی آواز جاتی ہے ، اہلِ محلّہ کی سخت مصیبت آتی ہے اور مریضوں کے لیے تو عذاب ہی بن جاتا ہے۔ بعض دفعہ کان پڑی آواز تک سنائی نہیں دیتی اور لوگوں کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔ وہ مرعوبیت اور مغلوبیت کی وجہ سے شکایت یا اُس کا ازالہ کرنے میں اپنے آپ کو بے بس پاتے ہیں۔ محکمۂ صحت کی موجودگی میں یہ سلسلہ (دن کے علاوہ) رات گئے تک جاری رہتا ہے اور جب تک وہ تقریب ہی ختم نہ ہو جائے۔ لوگ صاحبِ تقریب کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں بازار میں دکانوں خصوصًا ہوٹلوں پر تو یہ سلسلہ عام طور سے جاری رہتا ہے۔ بعض مذہبی اور سیاسی انعقادات میں بھی لاؤڈ اسپیکر کا استعمال تکلیف دہ ہو جاتا ہے

یہ صورتِ حال دین کے علاوہ تہذیب کے بھی خلاف ہے

شب بیداری

مسئلہ عیدیںؔ[1]، پندرھویں شعبان، رمضان کی آخری[2] اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مُستحب ہے۔ رات کے اکثر[3] حصّہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے (دُرِّ مختار)۔

اور

شب بیداری کرنے والا عشا اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھے خصوصًا فجر کی نماز قضا نہ ہونے دے۔ اگر شب بیداری سے نماز کے قضا ہونے یا کسی ضروری کام میں فرق آنے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں عشا و فجر کی نماز باجماعت پڑھ لینا کافی ہے۔

مسئلہ اِن راتوں میں تنہا (بغیر جماعت کے) نفلیں پڑھنا تلاوت کرنا، حدیث پڑھنا یا سُننا اور درود شریف وغیرہ پڑھنا شب بیداری ہے نہ کہ خالی جاگنا (ردُّ المحتار)

جس شخص کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبُّر ہوگا
وہ جنّت میں نہ جائے گا (مسلم)

---

[1] ایک حدیث میں آیا ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحٰی کی رات میں بیدار رہنے والا قیامت کے دن کی دہشتوں سے محفوظ رہے گا ۱۲ (طبرانی) [2] خصوصًا رمضان المبارک کی ستائیسویں رات میں کہ شبِ قدر زیادہ متوقع ہے (ابو داؤد) اور شبِ قدر میں عبادت کرنا اور ایام میں ہزار مہینے عبادت کرنے سے بہتر ہے ۱۲ (قدر) [3] ورنہ جس قدر جاگ سکے اُسی قدر ثواب ہے ۱۲

ذکرِ با برکات

اگر نماز، روزہ کا پابند ہوکر، حلال کا نوالہ کھا کر، با وضو ہوکر اور قبلہ رُو بیٹھ کر ہر روز پانچ ہزار مرتبہ (اسم ذات) اللہ کا وِرد کرے گا تھوڑے ہی عرصہ میں صاحبِ کشف[1] اور روشن ضمیر[2] ہو جاوے گا، ہر ایک عبادت میں بے حد مزہ اُٹھائے گا، اکثر راتوں کو زیارتِ پیغمبرِ خدا سے مشرف ہوگا اور اگر تائیدِ الٰہی شاملِ حال ہوگئی تو ربُّ العزّت کی زیارت خواب یا عالمِ اِستغراق[3] میں اِن شاء اللہ نصیب ہوگی، فرشتوں کو آتے جاتے، اُڑتے ہوئے اکثر خواب میں دیکھے گا اور مقربینِ[4] بارگاہ کے درجہ میں داخل ہوگا (طبِ روحانی)

نمازِ زیارتِ پاک ﷺ

ماہ رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کی شب میں غسل کرکے پاک صاف کپڑے پہن کر اور عطر لگا کے بارہ رکعت نفل دل لگا کر ادا کرے اِس کے بعد سورۂ مزّمّل ایک مرتبہ اور درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی روح کو ثواب پہنچا وے۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ جمالِ جہاں آرا سے مشرف ہوگا (مجرّبۂ مشائخ)

---

[1] پوشیدہ راز کھلنا ۱۲ [2] دل ۱۲ [3] محویت، مستی ۱۲ [4] خدا کے بہت پیارے ۱۲

قرآن شریف

اللہ پاک کا اِرشاد ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰن (قرآن سے جو آسان ہو، پڑھو) (مزمّل)

حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کا اِرشاد ہے، اللہ تعالےٰ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ خود اللہ تعالےٰ کو تمام مخلوق پر (ترمذی)

حضور پُر نورؐ نے فرمایا ہے ۱۔تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھاوے ۲۔جس وقت چاہے کوئی تم میں سے اپنے پروردگار سے گفتگو کرنا، سو چاہیے کہ قرآن پڑھے (ابوداؤد) ۳۔جس شخص نے قرآن شریف پڑھا اور اُس پر عمل کیا، اُس کے ماں باپ کو قیامت کے روز نور کا ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی اگر تمھارے گھر میں آفتاب بھی آجائے تو اُس سے بھی زیادہ عمدہ ہوگی (ابوداؤد) جب ماں باپ کا یہ ثواب ہے تو خود پڑھنے والے اور عمل کرنے والے کو تو نہ معلوم کیا کچھ ملے گا ۴۔(مفہومًا) جس نے قرآن پاک کو حفظ کیا اور اُس پر عمل کیا، اُس سے بڑھ کر کوئی غنی نہیں (ابنِ عساکر) ۵۔مسجد میں جو لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں یا قرآن کا درس دیتے ہیں اُن کو خدا کی جانب سے طمانیت حاصل ہوتی ہے اور اُن لوگوں کو رحمت کے فرشتے ڈھانک لیتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اُن بندوں کا ذِکر ملائکہ کی

جماعت میں کرتا ہے (مسلم)

مسئلہ[۱] قرآن شریف کو صحیح صحیح پڑھنا واجب ہے۔ ہر حرف کو ٹھیک ٹھیک پڑھے۔ ء اور ع میں جو فرق ہے، اسی طرح ح اور ہ میں، اور ذ ز ض ظ اور ث س ص کو ٹھیک نکال کے پڑھے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نہ پڑھے (جزری) بعض لوگ ح کو خ پڑھتے ہیں مثلاً الرّخمٰن الرّخیم یہ بھی غلط ہے اور گناہ ہے۔

مسئلہ[۲] اگر کسی سے کوئی حرف نہیں نکلتا تو صحیح پڑھنے کی مشق کرنا لازم ہے۔ اگر صحیح پڑھنے کے لیے کوشش نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا اور اس کی کوئی نماز صحیح نہ ہوگی البتہ اگر کوشش کے باوجود بھی درستی نہ ہو تو معذوری ہے (شرح تنویر)

مسئلہ[۳] کلام پاک کو بلا وضو چھونا ناجائز ہے، پڑھنا درست ہے اور (الگ کاغذ پر) ایک آیت یا اس سے زیادہ لکھنا مکروہ (تحریمی) ہے، ایک آیت سے کم لکھنا مکروہ نہیں (فتاویٰ ہندیہ) مسئلہ[۴] نابالغ بچوں کو کلام پاک بلا وضو چھونا جائز ہے اور بالغ الگ کپڑے سے چھوئے تو درست ہے (درِّ مختار)

مسئلہ[۵] تفسیر کی کتابوں کو بھی بے وضو چھونا مکروہ (تحریمی) ہے (منیہ)

مسئلہ[۶] قرآن مجید کی پلیٹ اور ٹیپ ریکارڈ کو بلا وضو چھونا جائز ہے کیوں کہ وہ (لکھے ہوئے) قرآن مجید کے حکم میں نہیں (آلاتِ جدیدہ)

اپنے سے حسنِ ظن نہ رکھو اور دوسروں سے بدظنی نہ کرو (مولانا مدنیؒ)

نمازِ حفظ القرآن

جو شخص قرآنِ کریم حفظ کرنے کا ارادہ کرے یا حفظ کیا ہوا بھول جاتا ہو یا حافظہ کم زور ہو تو اُسے چاہیے کہ شبِ جمعہ کے آخری تہائی حصّہ میں اُٹھے کہ اُس وقت رحمتِ الٰہی زیادہ متوجّہ ہوتی ہے اور مقبولیت کی گھڑی ہوتی ہے۔ اگر آخری تہائی رات کو نہ اُٹھ سکے تو آدھی رات کو اُٹھے، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اوّل شب ہی میں (بعد نمازِ عشا) چار رکعت نماز پڑھے، اِس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین پڑھے، دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ حٰم سجدہ تیسری میں فاتحہ کے بعد سورۂ دُخان اور چوتھی میں فاتحہ کے بعد سورۂ مُلک پڑھے۔ سلام پھیرنے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالےٰ کی اچھے الفاظ میں حمد[عہ] و ثنا کرے اور حضورؐ پر اچھی طرح درود بھیجے اور[عہ] باقی پیغمبروں پر بھی اور (اپنے لیے اور) تمام زندہ و مُردہ مسلمانوں کے لیے مغفرت کی دُعا مانگے اور آخر میں یہ دُعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ

عہ مثلاً کہے الحمد للہ ربّ العٰلمین الرّحمٰن الرّحیم مٰلک یوم الدّین ۱۲

عہ مثلاً کہے اللّٰهم صلّ علٰی محمّدٍ وّعلٰی سائر الانبیاء وعلٰی اٰلہ واصحابہ وبارک وسلّم ۱۲

الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِیْ يُرْضِيْكَ عَنِّیْ. اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِیْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (اے اللہ! جب تک تو مجھے زندہ رکھے، ہمیشہ گناہوں کے چھوڑنے کی توفیق دے کر مجھ پر رحم فرما اور بے کار باتوں میں پڑنے سے بچنے کی بھی توفیق دے کر رحم فرما اور جو اُمور تجھ کو مجھ سے راضی کریں، اُن میں اچھی بصیرت نصیب فرما۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے ایجاد کرنے والے، عظمت وجلال اور ایسی عزّت کے مالک جس کا تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ، اے رحمٰن! تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر کہ جس طرح تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا ہے اِسی طرح میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کرنے کا پابند بھی بنادے اور مجھے اِس کتاب کو اُس طریق پر تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما جو تجھے مجھ سے راضی کردے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے ایجاد کرنے والے، عظمت وجلال اور ایسی عزّت کے مالک جس کا تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ، اے رحمٰن! تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر کہ تو اپنی کتاب کے نور سے میری نگاہ کو روشن

کر دے اور اُس کو میری زبان پر جاری کر دے اور میرے دل کی گھٹن کو اُس سے دُور کر دے اور میرے سینہ کو اُس سے کھول دے اور میرے بدن کو اُس (کے نور) سے دھو ڈال (پاک کر دے) اِس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی حق (تک پہنچنے) پر میری مدد نہیں کر سکتا اور تو ہی مجھے حق عطا فرما سکتا ہے اور تمام تر طاقت و قوت اللہ بزرگ و برتر ہی (کی مدد) سے ہے)

حضورؐ نے فرمایا، ایسا تین یا پانچ یا سات جمعے کرے تو اللہ کے حکم سے یہ دُعا ضرور قبول ہوگی اور فرمایا، قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے نبیِ برحق بنا کر بھیجا ہے، یہ (بطریق مذکورہ) دعا کبھی کسی مومن کی خالی نہیں گئی (ترمذی، حصنِ حصین)

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے (بارشادِ رسول اللہؐ) ایسا کیا، پانچ یا سات جمعے سے زیادہ نہ گزرے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس ایک مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ مَیں اِس سے پہلے تقریباً چار آیتوں سے زیادہ یاد نہ کر سکتا تھا اور وہ بھی یاد نہ رہتی تھیں لیکن اب میں تقریباً چالیس آئتیں یاد کر لیتا ہوں اور جب اُنھیں پڑھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کتاب میری آنکھوں کے سامنے ہے، اور پہلے میری یہ حالت تھی کہ ایک حدیث سُنتا تھا پھر جب اُسے دوہراتا تھا تو یاد نہ آتی تھی لیکن اب حال یہ ہے کہ کئی حدیثیں سُنتا ہوں اور پھر جب اُنھیں بیان کرتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا (ترمذی)

سجدۂ تلاوت کا بیان

قرآن شریف میں تلاوت کے چودہ سجدے ہیں۔ جہاں جہاں کلام مجید کے کنارہ پر سجدہ لکھا رہتا ہے اُس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہوجاتا ہے اور اِس سجدہ کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں (شرح البدایہ)

کھڑا ہوکر نیت کرے کہ میں اللہ کے واسطے سجدۂ تلاوت کرتا ہوں پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے اللہ اکبر کہ کے سجدہ میں جائے۔ سجدہ میں تین دفعہ سُبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہ کر کھڑا ہوجائے، جتنے سجدے کرنے ہوں اسی طرح کرے۔ یہ طریقہ تو بہتر ہے اور اگر کوئی بیٹھے بیٹھے سجدۂ تلاوت کرلے تو بھی درست ہے (شرح تنویر)

جو شرائط مثلاً وضو کا ہونا جگہ کا پاک ہونا وغیرہ اور مفسدات نماز کے لیے ہیں، وہی سجدۂ تلاوت کے لیے بھی ہیں (فتاوٰے ہندیہ)

البتہ عورت کا برابر کھڑا ہوجانا مفسدِ سجدۂ تلاوت نہیں (عالم گیری)

اور اگر سجدۂ تلاوت میں کھلکھلا کر ہنسے تو اِس سے وہ سجدہ جاتا رہے گا وضو نہیں ٹوٹے گا (مُنیۃ المصلی)

مسئلہ اگر پوری آیتِ سجدہ نہ پڑھے، اَدھوری پڑھے تو سجدۂ تلاوت اُس وقت واجب ہوگا جب کہ اُس لفظِ سجدہ کو (جو آیت میں واقع ہے) اور اُس سے پہلے یا بعد والے لفظ کو بھی پڑھے (شامی)

مسئلہ سجدہ کی آیت کو جو شخص پڑھے اُس پر بھی سجدہ کرنا واجب

عہ اور بیمار آدمی جب کہ نماز کا سجدہ اِشارہ سے کرے تو سجدۂ تلاوت بھی اِشارہ سے کرلے ۱۲ (شامی)

ہے اور جو سُنے اُس پر بھی واجب ہو جاتا ہے (جب کہ سُننے والے کو معلوم ہو جائے کہ سجدہ کی آیت پڑھی گئی ہےعہ ورنہ معذور ہے) اِس لیے بہتر ہے کہ سجدہ کی آیت کو آہستہ پڑھے تاکہ کسی اَور پر سجدہ واجب نہ ہو (شرح تنویر) مسئلہ۳ آیتِ سجدہ کا صرف ترجمہ پڑھنے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے (عالم گیری) اِسی طرح آیتِ سجدہ کا ترجمہ سُننے سے بھی جب کہ سُننے والا یہ سمجھے کہ یہ قرآن کا ترجمہ ہے ورنہ نہیں (شامی) مسئلہ۴ خواہ آیتِ سجدہ کسی نماز پڑھنے والے سے غیر نمازی سُنے یا غیر نمازی سے نماز پڑھنے والا سُنے، ہر حال میں سُننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے (ردّ المحتار)

مسئلہ۵ اگر سجدہ کی آیت کو ہجے کر کے پڑھا تو نہ پڑھنے والے پر اور نہ سُننے والے پر، کسی پر سجدہ واجب نہیں ہوتا (عالم گیری) اور نہ ہی نظر پڑنے سے یا دل میںعہ پڑھنے سے واجب ہوتا ہے (شامی) مسئلہ۶ اگر مقتدی حالتِ اقتدا میں آیتِ سجدہ پڑھے تو نہ اُس پر، نہ دوسرے مقتدی پر اور نہ امام پر، کسی پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا البتّہ نماز سے باہر سُننے والے پر واجب ہو جاتا ہے (شرح وقایہ) مسئلہ کافر بچّہ، مجنون اور حیض و نفاس والی عورت پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں خواہ وہ خود پڑھیں یا کسی دوسرے سے سُنیں (کیوں کہ اُن میں وجوبِ

عہ اور نہ معلوم ہو تو اُس کو بتلانا ضروری نہیں ہے کہ میں نے آیتِ سجدہ پڑھی ہے ۱۲ (فتوٰے)

عہ بغیر زبان ہلائے ۱۲

نماز کی اہلیت نہیں ہے) مگر سُننے والے باقی مسلمانوں پر اُن سے سُن کر سجدۂ تلاوت واجب[عـ] ہوجائے گا (بدائع الصنائع) مسئلہ اگر کسی عورت (نے حیض یا نفاس کے سوا) یا مَرد نے ایسی حالت میں سجدہ کی آیت کو سُنا کہ اُس پر نہانا واجب تھا تو نہانے کے بعد سجدہ کرنا واجب ہے (شرح تنویر)

مسئلہ اگر کوئی شخص آیتِ سجدہ کی تلاوت کسی گُنبد یا پہاڑ وغیرہ میں کرے اور دوسرا آدمی اُس کی اصلی آواز تو نہ سُنے لیکن گُنبد وغیرہ سے (جو اُس کی لوٹی ہوئی آواز ہو وہ) سُنے تو اُس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں (دُرِ مختار)

مسئلہ اگر گراموفون یا ٹیپ ریکارڈ سے آیتِ سجدہ، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اور سلام سُنے تو سجدۂ تلاوت، درود شریف اور سلام کا جواب واجب نہیں (آلاتِ جدیدہ) مسئلہ اور اگر ٹیلی فون، لاؤڈ اسپیکر، ریڈیو یا ٹیلی ویژن سے آیتِ سجدہ، حضورؐ کا اسم مبارک یا سلام سُنے تو بھی (غیر اصلی آواز ہونے کی وجہ سے) سجدۂ تلاوت، درود شریف اور سلام کا جواب، کچھ واجب نہیں (فتاوٰے)

مسئلہ اگر سجدۂ تلاوت واجب ہونے کے وقت کسی کا وضو نہ ہو تو پھر کسی وقت وضو کر کے سجدہ کرے، فوراً اُسی وقت سجدہ کرنا ضروری نہیں البتہ بہتر ہے کہ اُسی وقت سجدہ کر لے کیوں کہ شاید بعد میں یاد

عـ بے وضو اور نہانے کی حاجت رکھنے والے مَرد یا عورت سے سُننے پر بھی ۱۲ (بدائع)

نہ رہے (بحر الرائق) مسئلہ[۱۳] سجدہ کی آیت سُن کر اگر فورًا سجدہ نہیں کر سکتا تو مستحب ہے کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (ہم نے تیرا حکم سُنا اور قبول کیا، اے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے) پڑھ لے اور پھر کسی وقت سجدہ کر لے (ردّ المحتار)

مسئلہ[۱۴] ایک ہی جگہ سجدہ کی آیت کو کئی بار دوہرا کر پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے، چاہے سب دفعہ پڑھ کے اخیر میں سجدہ کرے یا پہلی دفعہ پڑھ کے سجدہ کر لے پھر اُسی کو بار بار دوہراتا رہے اور اگر جگہ بدل گئی تب اُسی آیت کو دوہرایا پھر تیسری جگہ جا کے وہی آیت پڑھی اسی طرح جگہ بدلتا رہا تو جتنی دفعہ دوہراوے اُتنی ہی دفعہ سجدہ کرے (شرح تنویر) اسی طرح سُننے والا بھی جگہ بدلنے پر اُتنے ہی سجدے کرے (دُرِّ مختار)

مسئلہ[۱۵] ایک شخص نے ایک ہی آیتِ سجدہ کو آتے بھی پڑھا اور جاتے بھی مگر سُننے والے نے ایک ہی نشست میں سُنا تو پڑھنے والا بوجہ اختلافِ مکان دو سجدے کرے گا اور سُننے والا بوجہ اتّحادِ مکان ایک ہی سجدہ کرے گا (شرح وقایہ) مسئلہ[۱۶] اگر نماز میں سجدہ کی ایک ہی آیت کو کئی دفعہ پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے، چاہے سب دفعہ پڑھ کے اخیر میں سجدہ کرے یا ایک دفعہ پڑھ کے سجدہ کر لے پھر اُسی رکعت یا دوسری رکعت میں وہی آیت پڑھے (فتاوے ہندیہ)

مسئلہ آیتِ سجدہ پڑھ کر (مسجد میں یا غیر مسجد میں) باتیں کرنے لگا، دو لقمے سے زیادہ کھانا کھایا یا دو گھونٹ سے زیادہ پانی پیا یا خرید

وفروخت میں مشغول ہوا اور بعد میں پھر اُسی جگہ اُس آیت کو پڑھا تو اب اُس شخص کی مجلس بدل گئی اور جب کوئی اَور کام کرنے لگا تو ایسا سمجھیں گے کہ جگہ بدل گئی، پس اُس کو دو سجدے کرنے واجب ہیں (شامی) مسئلہ[۱۸] لیکن آیتِ سجدہ پڑھ کر اُسی جگہ بیٹھا رہا تلاوت کی، تسبیح پڑھی یا ذکر کرتا رہا تو مجلس نہیں بدلے گی اور وہی آیت دوہرانے سے ایک ہی سجدہ واجب ہوگا (عالم گیری وغیرہ) مسئلہ[۱۹] ایک دو لقمے کھانے یا ایک دو گھونٹ پانی پینے یا اُسی جگہ کھڑے ہونے اور بیٹھ جانے سے مجلس نہیں بدلتی اور وہاں ایک ہی آیتِ سجدہ دوبارہ پڑھنے سے ایک ہی سجدہ واجب ہے (ردّ المحتار وعالم گیری) مسئلہ[۲۰] لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جاتی ہے (عالم گیری، غُنیہ) مسئلہ[۲۱] ایسا مکان یا وہ جگہ جس میں امام کی اصل آواز سُن کر یا اُس کو دیکھ کر ایک طرف نماز پڑھنے والے کی اقتدا دوسری طرف نماز پڑھانے والے کے پیچھے درست ہو سکتی ہے، ایک مجلس کے حکم میں ہے اور اُس میں ایک ہی آیت کی تلاوت پر ہر بار سجدہ واجب نہیں ہے (عمدۃ الفقہ) مسئلہ[۲۲] اور اگر کوئی مکان یا جگہ اِس معیار سے بڑی ہو تو اُس کے دوسرے کونے پر جا کر آیتِ سجدہ دوہرانے سے دوسرا سجدہ واجب ہوگا اور تیسرے کونے پر تیسرا سجدہ (ردّ المحتار) مسئلہ[۲۳] چھوٹی یا بڑی مسجد (تمام حصّوں سمیت) اور عیدگاہ مکانِ واحد ہے، اگر اِن کے ایک حصّہ میں آیتِ سجدہ تلاوت کی، پھر دوسرے حصّہ میں پہنچ کر وہی آیت پڑھی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا بشرطے کہ

چلنے کے علاوہ کوئی عمل کھانا پینا وغیرہ نہ کیا ہو (عالم گیری، شامی) جنازہ گاہ کے حکم میں اختلاف ہے اِس لیے وہاں (احتیاطًا) تین قدم چلنے پر پھر تلاوت کرنے تو دوبارہ سجدہ کرے (ردّ المحتار) مسئلہ[۲۴] کسی کھلی جگہ، میدان جنگل، بازار، کھیت یا راستہ میں چلتے ہوئے، نہر یا بڑے حوض میں تیرتے ہوئے، تانا تنتے ہوئے یا کولھو کے گرد گھومتے ہوئے اور چوپایہ پر سوار ہوکر چلتے ہوئے آیتِ سجدہ پڑھنے میں کم از کم تین قدم چلنے سے مجلس بدل جاتی ہے اور اُسی آیت کی ہر بار تلاوت پر علیحدہ علیحدہ سجدہ واجب ہوتا ہے (فتاوے ہندیہ وغیرہ) مسئلہ[۲۵] اگر ایک جگہ آیتِ سجدہ پڑھ کر اِس طرح چلے کہ اُس چلنے سے مکان بدل جائے جیسے ایک کمرہ سے چل کر دوسرے کمرہ میں آجائے یا برآمدہ یا صحن میں آجائے یا مسجد سے چل کر مسجد سے خارج جگہ میں آجائے تو مجلس بدل جائے گی اور وہاں دوبارہ وہی آیت پڑھنے سے دوسرا سجدہ واجب ہوگا اور اگر اُس چلنے سے مکان نہ بدلے جیسے اکیلے کمرہ، کشتی، ریل کے ڈبّہ یا مسجد میں چلنا پھرنا تو اُس سے مجلس نہیں بدلتی اور بار بار وہی آیتِ سجدہ پڑھنے سے ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے (شامی و عالم گیری) مسئلہ[۲۶] اگر کسی درخت کی مختلف شاخوں پر ایک ہی آیتِ سجدہ کو بار بار تلاوت کرے تو اُتنے ہی سجدے واجب ہیں (ردّ المحتار و عالم گیری) مسئلہ[۲۷] اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھے تو وہ آیت پڑھنے کے بعد فورًا نماز ہی میں سجدہ کرلے پھر باقی سورت پڑھ کے رکوع میں جاوے (شرح تنویر) مسئلہ[۲۸] سجدہ کی آیت

پڑھ کے اگر فوراً رکوع میں چلا جاوے اور رکوع میں یہ نیت کرلے کہ میں سجدۂ تلاوت کی طرف سے بھی یہی رکوع کرتا ہوں تب بھی وہ سجدہ ادا ہوجائے گا اور اگر رکوع میں یہ نیت نہیں کی تو اُس (فوری) رکوع کے بعد جب سجدہ کرے گا تو اُسی سجدہ سے سجدۂ تلاوت بھی ادا ہوجائے گا، چاہے نیت کرے یا نہ کرے (شرح تنویر) مسئلہ[۲۹] سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور سجدہ نہیں کیا پھر اُسی جگہ نماز کی نیت باندھ لی اور وہی آیت پھر نماز میں پڑھی اور نماز میں سجدۂ تلاوت کیا تو یہی سجدہ کافی ہے، دونوں سجدے اِسی سے ادا ہوجائیں گے (ہدایہ) مسئلہ[۳۰] اور اگر سجدہ کی آیت پڑھ کے سجدہ کرلیا پھر اُسی جگہ وہی آیت نماز میں پڑھی تو اَب نماز میں پھر 'سجدہ' کرے (ہدایہ) مسئلہ[۳۱] اِسی طرح اگر نماز میں آیتِ سجدہ پڑھ کے سجدہ ادا کرلیا پھر اُسی جگہ خارج نماز وہی آیت پڑھی تو دوبارہ سجدہ کرنا واجب ہے (فتوے) مسئلہ[۳۲] اگر ایک ہی آیتِ سجدہ کو نماز میں پڑھا پھر اُسی کو نماز سے باہر سُنا تو دو سجدے واجب ہوں گے، ایک تلاوت کے سبب سے جو نماز ہی میں ادا کیا جائے گا، دوسرا سُننے کے سبب سے جو خارجِ نماز ادا کیا جائے گا (ردّ المحتار) مسئلہ[۳۳] کسی نے ایک آیتِ سجدہ تلاوت کی، اِس کے بعد اُسی مجلس میں وہی آیت سُنی تو اُس پر ایک سجدہ واجب ہے (ردّ المحتار)

مسئلہ[۳۴] اگر نماز پڑھتے ہوئے کسی اَور سے سجدہ کی آیت سُنے تو نماز میں سجدہ نہ کرے بلکہ نماز کے بعد کرے (شرح تنویر) مسئلہ[۳۵] ایک شخص

نے باہر نماز کے امام سے آیتِ سجدہ سُنی پھر اُسی امام کا اُسی نماز میں اقتدا کیا تو اگر اُس شخص نے دوسری رکعت میں اقتدا کیا اور امام نے پہلی رکعت میں سجدہ پڑھا تب تو بعد نماز کے اُس سجدہ کو کرے اور اگر اُسی رکعت میں جس میں کہ سجدہ پڑھا ہے، سجدہ کرنے سے پہلے اقتدا کی تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر بعد سجدۂ امام کے اُسی رکعت میں اقتدا کی (اور وہ رکعت مل گئی) تو اُس شخص پر سجدہ واجب نہیں رہا۔ نہ نماز کے اندر کرے، نہ نماز سے باہر (عالم گیری)

مسئلہ[۳۶] اگر کسی پر نماز میں سجدہ واجب ہوا مگر اُس نے نماز کے اندر سہوًا یا قصدًا سجدہ ادا نہ کیا تو نماز سے باہر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا نہ ہوگا کیوں کہ نماز کا سجدہ نماز کا جُزو ہے، قصدًا ترک کرنے سے گنہگار ہوگا، توبہ اور استغفار کرے (دُرِّمختار) مسئلہ[۳۷] نماز میں پڑھا ہوا سجدۂ تلاوت فورًا واجب ہے یعنی دو تین آیت سے زیادہ فصل نہ ہو، اگر اِس سے زیادہ دیر ہوجائے تو جب یاد آوے (نماز ہی میں) ادا کرلے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے (ردُّالمحتار) مسئلہ[۳۸] کسی کو فورًا سجدۂ تلاوت کرنا یاد نہ رہا اور قعدۂ اخیرہ میں یاد آیا تو اَب (بغیر کھڑے ہوئے) سجدۂ تلاوت ادا کرکے سجدۂ سہو کرے (امداد الفتاوٰے)

مسئلہ[۳۹] اور اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آیا، سو اگر قصدًا چھوڑا تھا تو اُس کا تدارُک سوائے استغفار کے کچھ نہیں اور اگر سہوًا چھوٹ گیا تھا تو اگر اُس شخص نے بعد تلاوتِ آیتِ سجدہ کے فورًا رکوع کرکے

سجدہ نماز کا کیا تھا تب تو سجدۂ تلاوت بھی ادا ہوگیا اگرچہ نیت نہ کی ہو اور اگر اس طرح ادا نہیں ہوا تو اگر کوئی عمل مُنافی نماز کے ابھی تک واقع نہیں ہوا تو اُسی وقت ادا کرکے سجدۂ سہو کرلے ورنہ سوائے استغفار کے کچھ چارہ نہیں (ردّ المحتار) مسئلہ۴۰ کسی نے نماز کے اندر سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کرنے سے پہلے وہ نماز فاسد ہوگئی تو نماز سے باہر اِس سجدہ کو ادا کرے، اِس لیے کہ جب نماز فاسد ہوگئی تو یہ سجدہ صرف تلاوت کا رہ گیا، نماز کا نہ رہا (دُرِّ مختار)

مسئلہ۴۱ ساری سورت پڑھنا اور سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا مکروہ (تحریمی) اور منع ہے۔ فقط سجدہ سے بچنے کے لیے وہ آیت نہ چھوڑے کہ اِس میں سجدہ سے گویا اِنکار ہے (شرح تنویر)

بچّہ کو نظر لگ جانا یا رونا یا سوتے میں ڈرنا

سورۂ فلق اور سورۂ ناس تین تین بار پڑھ کر اُس پر دَم کریں اور یہ دُعا لکھ کر گلے میں ڈال دیں اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّ ھَآمَّۃٍ وَّ عَیْنٍ لَّآمَّۃٍ اِن شاء اللہ تعالٰی سب آفتوں سے حفاظت رہے گی (مجرّبہ مشائخ)

ترجمہ پناہ چاہتا ہوں میں کلماتِ الٰہیّہ کاملہ کے ساتھ ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے والی آنکھ کے شر سے

روزہ کا بیان

فرمایا اللہ تعالےٰ نے، اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے (بقرہ)

نبی صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس نے رمضان کے روزے محض اللہ کے لیے ثواب سمجھ کر رکھے، اُس کے سب گذشتہ (چھوٹے) گناہ بخش دیے جائیں گے (ردُّ المحتار) نیز فرمایا، روزہ دار کے مُنہ کی بوٗ اللہ تعالےٰ کو مُشک کی خوش بوٗ سے بھی زیادہ پیاری ہے (مشکوٰۃ)

رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو مجنون اور نابالغ نہ ہو فرض ہیں۔ جب تک کوئی عُذر نہ ہو، چھوڑنا درست نہیں ہے۔ اگر کسی وجہ سے چھوٹ جائیں تو اُن کی قضا رکھنا بھی فرض ہے (نورالایضاح)

مسئلہ اگر اتفاقیہ کسی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے تو دن بھر روزہ دار کی طرح رہنا اور کچھ نہ کھانا پینا واجب ہے (ہدایہ)

مسئلہ جب لڑکا یا لڑکی روزہ رکھنے کے لائق ہو جاویں تو اُن کو بھی روزہ کا حکم کرے اور جب دس برس کی عمر ہو جاوے تو مار کر روزہ رکھاوے، اگر سارے روزے نہ رکھ سکے تو جتنے رکھ سکے، رکھاوے (ردُّ المحتار)

مسئلہ اگر نابالغ لڑکا، لڑکی روزہ رکھ کے توڑ ڈالے تو اُس کی قضا نہ رکھاوے لیکن اگر نماز کی نیت کر کے توڑ دے تو اُس کو دوہراوے (ردّالمحتار)

روزہ کی نیت دل میں کرلینا (یا روزہ کی نیت سے سحری کھانا) کافی ہے۔ اگر کوئی زبان سے کہ دے 'میں کل کے روزہ کی نیت کرتا ہوں'، تو بھی بہتر ہےؔ (عالم گیری وغیرہ)

سحری کھانا سنّت ہے (بخاری ومسلم) اگر بھوک نہ ہو تو کم ازکم دو، تین چھوارے ہی کھالے یا اور کوئی چیز تھوڑی بہت کھالے، کچھ نہ ہو تو تھوڑا سا پانی پی لے (ردّالمحتار)

افطار کرنے کی دُعا | اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

(اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا) (ابوداؤد)

مسئلہ کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے (ترمذی) یا اور کوئی میٹھی چیز ہو، اُس سے کھولے، وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ بعض لوگ نمک سے افطار کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں یہ غلط ہے (زیلعی)

تنبیہ

۱۔ رمضان شریف میں سحری کے وقت سے بہت پہلے اُٹھانا، گانا بجانا اور شور وغل مچانا منع ہے۔ ۲۔ بندش سحری کے لیے اگر سائرن سے خبردار کیا جاتا ہو اور اُس کے ساتھ ہی اذانیں شروع کردی جائیں تو غلط ہوگا۔ اس طرح یا تو روزہ ضائع ہوتا ہے یا اذان باطل ہوجاتی ہے۔ چوں کہ سائرن کا صبح صادق سے پہلے اور اذان کا صبح صادق کے بعد ہونا ضروری ہے اور دونوں کا ایک وقت نہیں ہوسکتا، اس لیے ضروری ہے کہ سائرن تو اپنے وقت پر ہی ہو لیکن اذان سے سحری بند کرنے کا کام نہ لیا جائے اور وہ (مناسب وقفہ سے) صبح صادق کے چند منٹ بعد کہی جائے۔

۳۔ افطار کی وجہ سے نمازِ مغرب کی جماعت میں چند منٹ کی دیر ہوجائے تو کچھ حرج نہیں لیکن اذان وقت ہوتے ہی فوراً ہوجانی چاہیے۔

عہ یا صبحِ صادق کے بعد کہے 'آج میرا روزہ ہے'، تو بھی درست ہے ۱۲

نمازِ تراویح

رمضان شریف میں تراویح کی بیسؔ رکعتیں پڑھنا مردوں اور عورتوں کے لیے سُنّتِ مؤکدہ ہے (دُرِّ مختار)

تراویح کی جماعت (مَردوں کے لیے) سُنّتِ کفایہ ہے (دُرِّ مختار)

عشا کے فرضوں اور سُنّتوں کے بعد "دو رکعتؔ سُنّتِ تراویح پڑھتا ہوں" نیت کرے اور چار رکعت کے بعد بیٹھ کر اختیار ہے چاہے چُپ چاپ بیٹھے یا قرآن پڑھے یا

تسبیحِ تراویح سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ج سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ط (پاک ذات ہے اللہ کی جو مُلک اور بادشاہت والا ہے۔ پاک ذات ہے اللہ کی جو عزّت والا اور عظمت والا اور ہیبت والا اور قدرت والا اور بڑائی والا اور دَبدبہ والا ہے۔ پاک ذات ہے اللہ کی جو بادشاہ ہے، زندہ رہنے والا ہے، نہ اُس کو نیند آتی ہے اور نہ موت، وہ بے انتہا پاک، بے انتہا مقدّس ہے، ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور رُوح کا پروردگار ہے۔ اے اللہ بچا ہم کو (دوزخ کی) آگ سے، اے بچانے والے، اے پناہ دینے والے، اے نجات دینے والے) پڑھے (عالمگیری وغیرہ)

عہ بیہقی، ابوداؤد، ترمذی ۱۲ عہ خواہ چار چار رکعت کی نیت باندھے مگر دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے ۱۲

مسئلہ نمازِ وتر تراویح سے پہلے پڑھنا جائز ہے مگر تراویح کے بعد مستحب ہے (مراقی) مسئلہ[۲] تراویح کے بعد وتر جماعت سے پڑھنا مستحب ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ[۳] اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ عشا کی نماز ہوچکی ہو تو اُسے چاہیے کہ پہلے عشا کے فرض اور سنتیں پڑھ لے پھر تراویح میں شریک ہو اور اگر اِس دَوران میں تراویح کی کچھ رکعتیں ہوچکیں تو اُن کو وتر پڑھنے کے بعد پڑھے اور یہ شخص وتر جماعت[عہ] سے پڑھے (دُرِّ مختار) مسئلہ[۴] سُستی کی وجہ سے امام کے رکوع میں جانے تک بیٹھے رہنا یا اُونگھنا اور بِلاعُذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ (تنزیہی) ہے (دُرِّ مختار) مسئلہ[۵] رمضان کے مہینہ میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اگر کسی وجہ[عہ] سے نہ پڑھا جاوے تو الم ترکیف سے اخیر تک کی سورتیں دو دفعہ پڑھ دی جائیں یا جو سورتیں چاہے، پڑھے (مراقی) مسئلہ[۶] تراویح میں کسی سورت کے شروع میں ایک مرتبہ بِسمِ اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم بلند آواز سے پڑھ دینا چاہیے اِس لیے کہ بسم اللّٰہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگرچہ سورت کا جُز نہیں (شرح تنویر) مسئلہ اور قرآن میں ہر سورت کے شروع میں جو بسم اللّٰہ آتی ہے

عہ لیکن عشا کے فرض جماعت سے نہ پڑھنے والے (تراویح کی) اور تراویح تنہا پڑھنے والے وتر کی 'اپنی الگ جماعت' نہیں کرسکتے ۱۲ (دُرّ و شامی) عہ لوگوں کی کاہلی یا سُستی سے اِس کو ترک نہ کرنا چاہیے، ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ پُورا قرآن مجید پڑھا جائے گا تو لوگ نماز میں نہ آئیں گے اور جماعت ٹوٹ جائے گی یا اُن کو بہت ناگوار ہوگا تو بہتر ہے کہ جس قدر لوگوں کو گراں نہ گذرے اُسی قدر پڑھا جائے (دُرِّ مختار وغیرہ)

اُسے (تراویح ہوں یا غیر تراویح) آہستہ پڑھے (ترمذی۔ دُرِّ مختار)
مسئلہ تراویح میں قرآن شریف پڑھتے ہوئے کوئی آیت یا سورت چھوٹ جائے اور اُس آیت یا سورت کے آگے پڑھنے لگے اور پھر یاد آوے کہ فلاں آیت یا سورت چھوٹ گئی تو مستحب ہے کہ چھٹی ہوئی آیت یا سورت کو پڑھے پھر جس قدر قرآن شریف چھوٹ جانے کے بعد پڑھ لیا تھا، اُس کو دوبارہ پڑھے تاکہ قرآن مجید باترتیب ختم ہو (عالمگیری) مسئلہ اور اگر کسی نے بوجہ اِس کے کہ بہت زیادہ پڑھنے کے بعد یاد آیا تھا کہ فلاں جگہ رہ گیا اور اِس وجہ سے وہاں سے یہاں تک سب کا پڑھنا گراں ہوا اِس لیے فقط اُسی چھوٹے ہوئے کو پڑھ کر پھر آگے سے پڑھنا شروع کر دیا تب بھی مُضائقہ نہیں (فتوے) مسئلہ اگر دو رکعت تراویح کی نیت کی اور دوسری رکعت پر قعدہ کرنا بھول گیا تو تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آنے پر بیٹھ جانا چاہیے اور اگر سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اَور ملا کے چار کر لے، دو رکعت تراویح ہو جائیں گی اور دو نفل۔ دونوں صورتوں میں سجدہ سہو کرے اور زائد رکعتوں میں پڑھا ہوا قرآن معتبر ہو گا (امداد الفتاوٰے وغیرہ) مسئلہ اور اگر دوسری رکعت کے بعد التحیات پڑھ کے (قصدًا یا سہوًا) تیسری کے لیے کھڑا ہو گیا اور چار رکعت پڑھ لیں تو بِلا سجدۂ سہو چاروں رکعت تراویح شمار ہو جائیں گی (عالمگیری) مسئلہ اگر کسی نے دو کے بجائے چار رکعت تراویح کی نیت

تنبیہ تراویح میں حافظ کو ایسی رفتار سے قرات کرنا چاہیے کہ ہر لفظ سمجھ میں آسکے اور سامع بآسانی لقمہ دے سکے اور مقدار کے لحاظ سے سب مقتدی برداشت کر سکیں۔

کی پھر درمیان میں قعدہ کرنا بھول گیا اور اخیر میں سجدہ سہو کرلیا تو اُس کی دو رکعت تراویح ہوں گی (دو اور پڑھے) اور قرآن کا اعادہ نہ کرے (امداد الفتاوے) مسئلہ[۱۳] رمضان شریف میں کوئی ترویحہ فاسد ہوجائے تو اُس میں پڑھا ہوا قرآن معتبر ہوگا یا نہیں، اِس میں علماء کا اِختلاف ہے۔ راجح یہ ہے کہ حافظ وہ قرات دوبارہ کرلے (عالم گیری وغیرہ)

مسئلہ[۱۴] تراویح کی قرآن میں آخر میں تین دفعہ سورۂ اخلاص پڑھنا مکروہ (تنزیہی) ہے (شرح مُنیہ، عالم گیری)

مسئلہ[۱۵] ختم قرآن کے روز بہتر ہے کہ تراویح کی اخیر رکعت میں الم سے مفلحون تک پڑھے۔

فائدہ تین دفعہ سورۂ اِخلاص پڑھنے سے اگر ایک قرآن کا مزید ثواب مقصود ہوتا ہے تو اِس طرح سلسلہ کی ایک بار سورۂ اِخلاص رہ جاتی ہے (ورنہ چار دفعہ پڑھا کرتے) اور یہ طریقہ سُنّت کے خلاف ہے۔

مسئلہ[۱۶] اگر کوئی مسبوق وتر کی نماز میں تیسری رکعت کے رکوع میں شامل ہوا تو وہ اپنی نماز میں دُعاء قنوت نہ پڑھے کیوں کہ رکوع کی حالت میں شریک ہونے سے جب پوری رکعت کا پانے والا ہوچکا تو قنوت کا پانے والا بھی ہوگیا اِس لیے اب قنوت ادا کرنے کی ضرورت نہیں (دُرِّ مختار) مسئلہ[۱۷] اگر کوئی شخص عشا کی نماز کے بعد تراویح پڑھ چکا ہو اور بعد پڑھ چکنے کے (ادا وقت میں) معلوم ہوا کہ عشا کی نماز میں کچھ غلطی ہوگئی تھی جس کی وجہ سے عشا کی نماز نہیں ہوئی تو اُسے عشا کی نماز کے اعادہ کے بعد تراویح بھی دوبارہ پڑھنی چاہییں اور وتر بھی (مراقی الفلاح)

مسئلہ[۱۸] اور اگر عشا کا وقت گذرنے پر معلوم ہوا کہ اُس کی نمازِ عشا

کسی وجہ سے فاسد ہوگئی تھی تو چاہیے اُس کی تمام نماز جاتی رہی تھی یا فرض ہی فرض فاسد ہوئے تھے، ہر دو صورت میں اُسے صرف چار فرض اور تین وتر لوٹانے چاہییں (فتاوٰے ہندیہ)

تنبیہ

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں حافظ یا امام حضرات کا نمازِ تراویح میں ثنا، تعوذ یا تسمیہ چھوڑ دینا، رکوع و سجود میں اِس قدر جلدی کرنا کہ مقتدی کو بعض اوقات ایک دفعہ بھی تسبیح کہنے کا موقع نہ ملے اور قعدہ میں درود و دُعا غائب کر دینا نہایت افسوس ناک ہے۔ ایسی نماز کی کیا مقبولیت کی اُمید ہو سکتی ہے جب کہ قرآن پاک کا بہت صاف صاف پڑھنا اور پوری نماز کو سکون و اطمینان سے ادا کرنا نماز کا مستقل ایک واجب ہے لہٰذا (تراویح ہوں یا غیر تراویح، کسی نماز کا) غلط نمونہ دے کر لوگوں کو نماز کے آداب و طریق سے بے بہرہ نہ رکھنا چاہیے۔

نویں ذی الحجّہ کی فجر سے **تیرھویں** ذی الحجّہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد (ہر بالغ، عاقل مسلمان کو) بلند آواز سے

تکبیرِ تشریق | اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے (بحر الرائق)

مسئلہ عورت آہستہ آواز سے تکبیرِ تشریق کہے (دُرِّ مختار)

مسئلہ اگر امام تکبیرِ تشریق کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ فوراً تکبیر کہ دیں یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تب کہیں (عالم گیری)

عید کی نماز

عید الفطر اور عید الاضحٰے یہ دونوں دن اسلام میں خوشی کے دن ہیں۔ اِن دنوں میں دو دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے[1] (مسلم۔ دُر)

عیدین کی نماز کا وقت سورج کے خوب روشن ہو جانے سے شروع ہوتا ہے اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے مگر عید الاضحٰے کی نماز میں جلدی اور عید الفطر کی نماز میں ذرا دیر کرنا افضل ہے (عالم گیری)

عیدین کی نماز بغیر عذر کے (میدان کے بجائے) مسجد میں پڑھنا خلافِ سُنّت ہے اور اہتمام (مسجد میں) بلاشبہ گناہ ہے (امداد الفتاوے)

جمعہ کی نماز کے وجوب اور صحت کے لیے جو شرائط ہیں وہی[2] عیدین کی نماز کے لیے بھی ہیں سوائے خطبہ کے کہ جمعہ کی نماز میں خطبہ شرط ہے اور عیدین کی نماز میں خطبہ شرط یعنی فرض نہیں ہے سُنّت ہے اور نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے (ہدایہ) مگر عیدین کا خطبہ سُننا بھی مثل جمعہ کے خطبہ کے واجب ہے (بحر الرائق)

عید کے دن تیرہ چیزیں مسنون[3] ہیں ۱۔ صبح کو بہت سویرے اُٹھنا ۲۔ غسل کرنا ۳۔ مسواک کرنا ۴۔ حسب توفیق عمدہ کپڑے پہننا ۵۔ خوش بو لگانا ۶۔ شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا ۷۔ عید الفطر کے دن نماز کو جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز مثل چھوارے وغیرہ کھانا اور عید الاضحٰے کے دن

---

[1] عورتوں پر نماز عید واجب نہیں ۱۲ (دُرِّ مختار وغیرہ) [2] بلا اذان و اقامت کے ۱۲ (عالم گیری)
[3] ان پر عمل کرنے والا ثواب پائے گا ۱۲

نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا ۸۔ صدقۂ فطر ادا کر کے جانا ۹۔ عید کی نماز کے لیے بہت سویرے جانا ۱۰۔ پیدل جانا ۱۱۔ عید گاہ میں نماز پڑھنا ۱۲۔ عید الفطر کے دن آہستہ اور عید الاضحٰے کے دن بلند آواز سے تکبیرِ تشریق کہنا ۱۳۔ ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا (غُنیۃُ الطالبین)

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ

نیت کرے کہ دو رکعت نماز واجب عید الفطر (یا عید الاضحٰے) مع چھ واجب تکبیروں کے پڑھتا ہوں، اِس کے بعد امام کی اقتدا میں تکبیرِ تحریمہ کہ کر ہاتھ باندھ لے اور سُبحانک اللھم الخ پڑھے پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ باندھ لے اور قراءت سُنے۔ ایک رکعت پوری کر کے دوسری رکعت کی الحمد اور سورت پڑھی جانے کے بعد اُسی طرح ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے اللہ اکبر کہ کر رکوع میں جائے اور امام کے ساتھ نماز پوری کرے (مجالس الابرار)

اِس کے بعد خطبہ سُنے (دُرِّ مختار)

مسئلہ اگر کوئی شخص عید کی نماز میں پہلی رکعت میں تکبیروں

عہ لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ بالکل روزہ دار بن جائے ۱۲ (دُرِّ مختار)

کے بعد شریک ہوا تو نیت باندھنے کے بعد فوراً (بغیر ثنا پڑھے) ہاتھ اُٹھا کر تکبیریں کہ لے اگرچہ امام قراءت شروع کرچکا ہو اور اگر رکوع میں شریک ہوا ہو تو اگر گمان غالب ہو کہ تکبیروں کے بعد امام کا رکوع مل جائے گا تو نیت باندھ کر تکبیریں کہ لے، بعد اس کے رکوع میں جائے اور رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور حالتِ رکوع میں بجائے تسبیح کے بغیر ہاتھ اُٹھائے تکبیریں کہ لے اور اگر پوری تکبیریں کہنے سے پہلے امام رکوع سے سر اُٹھا لے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اِس سے معاف ہیں (ردُّ المحتار) مسئلہ۲ اگر کسی کی عید کی نماز میں پہلی رکعت چلی جائے تو جب وہ کھڑا ہو کے اُس کو ادا کرنے لگے تو پہلے قراءت کرلے یعنی پہلے ثنا پھر تعوّذ، تسمیہ، فاتحہ اور سورت پڑھ لے، اِس کے بعد دوسری رکعت کی طرح تکبیریں کہ کر رکوع میں جائے (غُنیہ، عالم گیری) اور اگر بھُولے سے یا بے علمی سے زائد تکبیریں قراءت سے پہلے ادا کر دے تو بھی اُس کی نماز ہو جائے گی مگر مکروہ (تنزیہی) ہو گی (فتوٰے) مسئلہ۳ البتہ اگر دونوں رکعتیں جاتی رہی ہوں یعنی دوسری رکعت کے رکوع کے بعد شامل ہوا ہو تو وہ تکبیرات کو اُن کے موقع پر (پورے مقتدی کی طرح) ادا کرے (قاضی خاں وغیرہ)

مسئلہ۴ اگر امام دوسری رکعت میں تکبیریں کہنا بھُول جائے اور رکوع میں اُس کو خیال آئے تو اُس کو چاہیے کہ حالتِ رکوع میں تکبیریں کہ لے، قیام کی طرف نہ لَوٹے اور اگر لَوٹ جائے تب بھی جائز

ہے لیکن ہر حال میں بوجہ کثرتِ ہجوم کے سجدہ سہو نہ کرے ، نماز ہو جائے گی (مراقی الفلاح) **مسئلہ** عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد بھی تکبیرِ تشریق کہنا واجب ہے (بحر الرائق) **مسئلہ** عیدین کی نماز کے بعد دُعا مانگنا مثل تمام نمازوں کے مسنون و مستحب ہے مگر خطبہ کے بعد دُعا مانگنا ثابت نہیں ہے (عزیز الفتاوٰے) اِس لیے (خلافِ سُنّت) اِلتزام سے ضرور بچیے **مسئلہ** خطیب دونوں عیدوں کے خطبہ میں تکبیرؔ سے ابتدا کرے۔ پہلے خطبہ میں نَو مرتبہ اللہ اکبر کہے اور دوسرے میں سات مرتبہ (عالم گیری) **مسئلہ** جہاں عید کی نماز پڑھی جائے وہاں اُس دن اَور کوئی نماز (نفل وغیرہ) پڑھنا مکروہ (تنزیہی) ہے، نمازِ عید سے پہلے بھی اور پیچھے بھی، ہاں بعدِ نماز، کے گھر میں آکر نماز پڑھنا مکروہ نہیں اور نمازِ عید سے پہلے گھر پر بھی مکروہ ہے (شامی) عورتوں کو بھی **مسئلہ** اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو تو وہ شخص تنہا نماز نہیں پڑھ سکتا اِس لیے کہ اِس میں جماعت شرط ہے۔ اِسی طرح اگر کسی کی نماز فاسد ہو گئی ہو، وہ بھی اُس کی قضا نہیں پڑھ سکتا، نہ اُس پر اُس کی قضا واجب ہے، ہاں اگر کچھ اَور لوگ بھی اُس کے ساتھ شریک ہو جائیں تو پڑھنا واجب ہے (دُرِّ مختار) **مسئلہ** اور اگر وقت گذر جانے کے بعد معلوم ہو کہ عید کی نماز کسی وجہ سے فاسد ہو گئی تھی تو بھی قضا نہیں۔ اُس کے بجائے استغفار کریں (امداد الفتاوٰے) **مسئلہ** اگر کسی عُذر سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جا سکے تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن اور عید الاضحیٰ کی نماز تیسرے دن تک (مقررہ وقت پر)

عید الاضحیٰ سے پہلے جمعہ میں تکبیرِ تشریق اور قربانی کے مسائل بیان کر دینا مناسب ہے عــه یہ مستحب ہے ۱۲

پڑھی جاسکتی ہے (عالم گیری) مسئلہ[۱۲] عید الاضحےٰ[۱] میں تیسرے دن تک بِلا عُذر بھی تاخیر کرنے سے نماز ہو جائے گی مگر مکروہ (تنزیہی) ہے اور عید الفطر میں بِلا عُذر دوسرے دن پڑھنے سے بالکل نماز ہی نہیں ہوگی (دُرِّ[۲] مختار)

تبلیغ سب سے فائق ہے

حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے، جو کچھ تم مجھ سے سنو لوگوں تک پہنچا دو اگرچہ وہ ایک ہی آیت ہو (بخاری) آپؐ نے فرمایا، جہاد کے مقابلہ میں تمہارے سب نیک کام ایسے ہیں جیسے دریائے عظیم میں ایک قطرہ اور تبلیغ کے مقابلہ میں جہاد ایسا ہے جیسے دریائے عظیم میں ایک قطرہ (اکسیر ہدایت) جب کوئی شخص تبلیغ کی نیت سے اپنی اصلاح اور دوسروں کی خدمت کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور ہجرت جیسی عظیم سُنّت کا نمونہ پیش کرتا ہے تو مشاہدہ ہے کہ وہ واپسی میں اِخلاص و تدیُّن کے بیش بہا موتی لے کر لوٹتا ہے اور اُس کی پہلی اور بعد کی حالت میں بڑا فرق ہوتا ہے۔

تبلیغ فرضِ کفایہ ہے۔ تبلیغ میں پہلے اپنے قرابت دار اور پھر دوسرے حق دار ہیں۔ تبلیغ زبانی، جانی، مالی اور قلمی مختلف صورتوں سے کی جا سکتی ہے البتہ ضروری ہے کہ باقاعدہ ہو اور تبلیغ میں نکلنے سے اہلِ حقوق میں سے کسی کی حق تلفی نہ ہو یہاں تک کہ اپنے نفس کا بھی انسان پر حق ہے اِس لیے احتیاط و اعتدال کو ملحوظ رکھتے ہوئے جس قدر سہولت ہو اُسی پر اکتفا کرے.. اور زیادہ کی توفیق ہو تو پھر زیادہ حصّہ لے... عورتوں کو بھی حسبِ موقع فریضہ تبلیغ ادا کرنا چاہیے۔

کعبہ شریف میں نماز

مسئلہ جیسا کہ کعبہ شریف کے باہر اُس کے رُخ پر (فرض و نفل) نماز پڑھنا درست ہے ویسا ہی کعبہ شریف کی عمارت کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے، قبلہ رُوئی ہو جائے گی چاہے جس طرف نماز پڑھے (دُرِّ مختار)

مسئلہ کعبہ شریف کے باہر 'حلقہ میں' نماز پڑھنے کی صورت میں یہ بھی شرط نہیں کہ امام اور مقتدیوں کا مُنہ ایک طرف ہو اِس لیے کہ وہاں ہر طرف سے قبلہ رُو ہو سکتے ہیں البتہ (خانۂ کعبہ کی طرف مُنہ رکھتے ہوئے) یہ شرط ہے کہ جس طرف امام کھڑا ہے اُس طرف کوئی مقتدی بہ نسبت امام کے خانۂ کعبہ کے زیادہ نزدیک نہ ہو کیوں کہ اِس صورت میں وہ امام سے آگے سمجھا جائے گا جو مفسدِ نماز ہے البتہ اگر دوسری طرف کے مقتدی امام کی بہ نسبت خانۂ کعبہ سے نزدیک ہو جائیں تو کچھ حرج نہیں (دُرِّ مختار و شامی)

ہر بدعت گم راہی ہے اور تمام گم راہیاں
دوزخ میں لے جانے والی ہیں (مشکوۃ)

زکوٰۃ کا بیان

ہر بالغ، عاقل، مال دار مسلمان (مرد اور عورت) پر اپنے مال کا چالیسواں حصہ (ابوداؤد) زکوٰۃ میں دینا فرض ہے (بقرہ)

مسئلہ جس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا مالِ تجارت یا نقد روپیہ قرض سے بچا ہوا (خواہ نوٹ کی شکل میں) حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو تو سال گذرنے پر اُس کی زکوٰۃ[۱] دینا فرض ہے۔ اگر اس سے کم ہو تو اُس پر زکوٰۃ فرض نہیں اور اگر اس سے زیادہ ہو تو بھی زکوٰۃ دینا فرض ہے (ردالمحتار و مراقی) **مسئلہ[۲]** اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی یا تھوڑا سا سونا ہے اور کچھ سوداگری کا مال یا نقد روپیہ ہے تو سب ملا کر اگر چاندی یا سونے کی قیمت کے برابر ہو جاوے تو زکوٰۃ فرض ہے ورنہ نہیں (ہدایہ) **مسئلہ[۳]** (زکوٰۃ دہندہ ہو جانے پر بعد کے کسی) سال کے اوّل اور آخر میں مال دار ہو جاوے اور سال کے بیچ میں کچھ دن اُس مقدار سے کم رہ جاوے تو بھی زکوٰۃ ضروری ہوتی ہے، بیچ میں تھوڑے دن کم ہو جانے سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی البتہ اگر سب مال جاتا رہے، اُس کے بعد پھر نیا مال ملے تو جب سے پھر ملا ہے تب سے سال کا حساب کیا جائے گا (ہدایہ)

ع حسب تفصیل اُدھار، پیداوار اور جان وَروں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ سن ہجری سے ہر سال کا حساب کیا جائے گا، عیسوی سے نہیں نیز زکوٰۃ کا مہینہ رجب یا رمضان نہیں بلکہ جس مہینہ کی جس تاریخ میں مال دار ہوا تھا اُس کا اعتبار ہے اس لیے اگر زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لیے رمضان شریف میں پہلے ہی زکوٰۃ نکال دی تو ختمِ سال پر حساب کرنے پر جو کمی رہی ہو وہ پوری کر دے ۱۲ (شامی وغیرہ)

۷ ½ تولے = ۸۷٫۴۸ یعنی ۸۷ ½ گرام تقریباً اور ۵۲ ½ تولے = ۶۱۲٫۳۵ یعنی ۶۱۲ ⅓ گرام تقریباً

مسئلہ پیشگی کئی سال کی زکوٰۃ دینا بھی جائز ہے (جب کہ ہر سال کے اخیر میں اُس کا حساب کرلیا جائے) (عالم گیری) **مسئلہ** صاحبِ نصاب، بیوی جس کے پاس صرف زیور ہو، روپیہ پیسہ نہ رہتا ہو بلکہ میاں ہی گھر کا خرچ اُٹھاتا ہو اگر شوہر سے کہ دے کہ تم میری طرف سے زکوٰۃ (یا فطرہ اور قربانی) ادا کردو تو بیوی کی طرف سے ادائیگی ہو جائے گی اور اگر یہ کہ دے کہ ادا کردیا کرو تب بھی (شوہر کے ادا کرنے سے) اُس کی طرف سے ادائیگی ہوتی رہے گی (فتوے) لیکن اگر اُس نے نہ کہا اور میاں خود ہی (بغیر) اُس کی (صراحتہً یا دلالتہً اجازت کے) زکوٰۃ وغیرہ ادا کرتا رہا تو بیوی کی طرف سے ادائیگی نہیں ہوگی (فتوے) **مسئلہ** زکوٰۃ لینے کے حق دار غریب اور مسکین لوگ ہیں۔ جس کو زکوٰۃ دی جائے اُس کو مالک بنا دینا ضروری ہے۔ کسی کام کی اُجرت میں دینا، مسجد کی تعمیر وغیرہ میں لگانا درست نہیں۔ اگر کسی انجمن یا مدرسہ میں دے تو جب تک انجمن یا مدرسہ والوں سے مستحقین تک پہنچا دینے کی ذمّہ داری تحقیق نہ ہو جائے، زکوٰۃ کی ادائیگی درست نہ ہوگی (عالم گیری) **مسئلہ** زکوٰۃ کا مال زکوٰۃ دہندہ یا بقدرِ نصاب مال رکھنے والا سیّد اور بنی ہاشم، اپنے ماں باپ وغیرہ جن کی یہ اولاد میں ہے، بیٹا، بیٹی وغیرہ جو اِس کی اولاد میں ہیں، میاں یا بیوی، مال دار آدمی کی نابالغ اولاد اور کافر کو دینا درست نہیں (ردّ المحتار وغیرہ)

لہ یا میاں اُتنی رقم زکوٰۃ وغیرہ کے لیے بیوی کو دے پھر بیوی میاں کو ادائیگی کے لیے دے دے یا خود ادا کر دے، یہ صورتیں بھی جائز ہیں ۱۲

مال داری خدا کی آزمائش ہے (ترمذی)	فاسق کی خوش حالی پر رشک نہ کرو (مشکوٰۃ)

صَدَقۂ فِطر

جس مسلمان پر زکوٰۃ فرض ہو اُس پر فطرہ بھی واجب ہے۔ فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے چاندی، سونا، مالِ تجارت یا نقد روپیہ ہونا ضروری ہے اور صدقۂ فطر کے واجب ہونے کے لیے اِن چیزوں کی خصوصیت نہیں بلکہ اِس کے نصاب میں ہر قسم کا مال لے لیا جاتا ہے ہاں ضرورت سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے نیز صدقۂ فطر کے نصاب میں سال بھر گذرنا بھی شرط نہیں بلکہ اُسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی فطرہ ادا کرنا واجب ہے (مراقی)

مسئلہ عید کے دن جس وقت فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اُس وقت سے یہ صدقہ واجب ہوتا ہے (ردُّالمحتار) مسئلہ صدقۂ فطر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اور دیوانہ اولاد کی طرف سے دینا واجب ہے اور نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو اُن کے مال میں سے ادا کرے۔ بیوی کی طرف سے اور بالغ اولاد کی طرف سے واجب نہیں، ہاں اگر اُن کی مِلک میں قدرِ نصاب مال ہو تو خود اُن پر واجب ہے ورنہ نہیں (ردُّالمحتار)

مسئلہ جو بچہ عید کے دن صبح صادق کے بعد پیدا ہوا ہو اور جو شخص صبح صادق سے پہلے مرگیا، اُس کی طرف سے فِطرہ واجب نہیں ہے (ردُّ...)

مسئلہ بہتر یہ ہے کہ صدقۂ فطر عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرے اگر پہلے نہ دیا تو خیر بعد میں سہی اور اگر وقت سے پہلے رمضان شر...

میں دے دے[1] تب بھی جائز ہے (ردّ المحتار) **مسئلہ** فطرہ ایک آدمی کی طرف سے پونے دو[2] سیر بلکہ پونے دو کلو گرام گندم یا اُن کا آٹا یا قیمت[3] دینا چاہیے یا اُتنی ہی قیمت کا چنا، چاول، مکئی وغیرہ دے دے اور اگر جَو یا جَو کا آٹا دے تو گندم کی مقدار سے دوچند دینا چاہیے (شرح ہدایہ وغیرہ) **مسئلہ** صدقۂ فطر کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں، غُرباء اور مساکین وغیرہ (ردّ المحتار) ۱¾ سیر = ۱ کلو ۶۳۳ گرام تقریبًا

کاغذ کی بے ادبی

خدا، رسول کے نام، آیتیں، حدیثیں بلکہ عام عبارت بھی کاغذ پر ہو، تو اُسے نالیوں، راستوں میں ڈال دینا بہت بُری بات ہے اور کاغذ سے نجاست صاف کرنا تو بڑا گناہ ہے۔

کاغذ آلاتِ علم میں سے ہے اِس لیے بغیر لکھا کاغذ بھی قابلِ احترام ہے اِس کی ترکیب یہ ہے کہ سب ردّی کاغذ ٹوکری میں اکٹھے کرتے رہا کریں پھر (مثلاً) ایک ہفتہ کے بعد اُنھیں چھانٹ لیا کریں۔ جو کاغذ کارآمد ہوں اُنھیں الگ کرلیں اور جو محترم ہوں وہ الگ پھر جب ایسے کاغذ زیادہ تعداد میں اکٹھے ہو جائیں تو اُنھیں پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں یا جلا کر اُن کی راکھ کو ایسی جگہ دبا دیا کریں جہاں کسی کا پاؤں نہ پڑے لیکن ردّی میں استعمال نہ کریں۔ گرا پڑا کاغذ اُٹھا لیا کریں، بالکل ردّی کاغذ فروخت بھی کیا جا سکتا ہے مگر کاغذ کی بے ادبی نہ ہونی چاہیے

نصف صاع = ۱ کلو ۵۹۲ گرام

ایک صاع = ۳ کلو ۱۸۴ گرام تقریبًا

---

[1] البتہ رمضان شریف سے پہلے نہیں ۱۲ [2] نصف صاع یا ۱۳۶ ½ تولے = ۱۵۹۲ گرام تقریبًا ۱۲ (دُرِّ مختار)
[3] صاف ستھرے اور خالص گندم یا آٹے کے دام دینے چاہییں ۱۲

قربانی

مسئلہ جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اُس پر بقرعید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اگر اِتنا مال نہ ہو تو واجب نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر کر دے تو بہت ثواب پاوے (شرح تنویر) قربانی کے ہر بال پر ایک نیکی ملتی ہے (ترمذی) مسئلہ۲ مسافر پر قربانی واجب نہیں (ہدایہ) مسئلہ۳ قربانی کرتے وقت دل میں نیت کر لی اور زبان سے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہ کے ذبح کر دیا تو قربانی درست ہو گئی (ردّ المحتار)

مسئلہ۴ بکری، بکرا، بھیڑ، دُنبہ، گائے، بَیل، بھینس، بھینسا، اونٹ اونٹنی، اِتنے جان وَروں کی قربانی درست ہے، اَور کسی جان ور کی قربانی درست نہیں (فتاوٰے ہندیہ) مسئلہ۵ بکری، بھیڑ، دُنبہ کم از کم سال بھر کا گائے بھینس دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا ہونا چاہیے (ردّ المحتار)

تنبیہ چھ مہینے کے فربہ دُنبہ کے جواز میں علماء کا اختلاف اور بے احتیاطی کا احتمال ہے اِس لیے دُنبہ بھی سال بھر سے کم عمر کا نہ خریدیں۔

مسئلہ۶ گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمی تک[ع] شریک ہو سکتے ہیں، کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی کرنے (یا عقیقہ کرنے) کی ہو، صرف گوشت کھانے کی نیت نہ ہو (فتاوٰے ہندیہ)

مسئلہ بڑی قربانی میں شریک ہونے والے گوشت (اور کلیجی وغیرہ) بانٹتے وقت اندازہ سے نہ بانٹیں، بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر

ع یعنی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ سات حصے کیے جا سکتے ہیں ۱۲

بانٹیں، اگر کسی کا حصّہ کم، زیادہ رہے گا تو سُود[ع] ہو جائے گا۔۔۔ البتہ اگر گوشت کے ساتھ سری، پائے اور کھال کو بھی شامل[ع] کرلیا تو جس طرف سری، پائے یا کھال ہو اُس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے چاہے جتنا کم ہو (شرح تنویر) **مسئلہ** قربانی کا گوشت آپ کھاوے، اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کرے اور فقیروں، محتاجوں کو خیرات کرے۔ بہتر یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصّہ خیرات کرے۔ اگر اس سے کم خیرات کرے تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے (شرح تنویر)

مسئلہ مُردہ کی وصیت پر اُس کے مال سے کی ہوئی قربانی کا سب گوشت وغیرہ خیرات کرنا واجب ہے (ردّالمحتار)

ظلم قیامت کے روز اندھیریوں کی صورت میں ہوگا یعنی ظالم کو قیامت کے دن ہر طرف سے تاریکی گھیر لے گی (بخاری مسلم)
مظلوم کی بد دعا سے اپنے آپ کو بچاؤ (بیہقی)
کچھ شک نہیں کہ ظالم لوگ نجات نہیں پائیں گے (انعام)

ع جس میں سُود کا لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہوتے ہیں اور جس طرف گوشت زیادہ گیا ہے اُس کا کھانا بھی ناجائز ہے ۱۲ ع یا اگلے، پچھلے چار پائے اور سر مع زبان کے دو حصّے اور ایک مغز، کل سات حصّے قرار دے کر باہمی رضامندی سے تقسیم کرلیں ۱۲

حج کا بیان

جس شخص کے پاس ضروریات سے زائد اِتنا خرچ ہو کہ (سواری پر) اَوسط درجہ کی گُذران سے جا کر حج کرکے چلا آوے، اُس کو عمر بھر میں ایک دفعہ حج کرنا فرض ہے۔ (الِ عمرَان)

جناب رسولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جو حج گناہوں اور خرابیوں سے پاک ہو، اُس کا بدلہ سوائے جنّت کے اَور کچھ نہیں۔ حج اور عُمرہ گناہوں کو اِس طرح دُور کرتے ہیں جیسے بھٹّی لوہے کے مَیل کو صاف کر دیتی ہے نیز فرمایا، جس کے پاس کھانے پینے اور سواری کا سامان ہو جس سے وہ بیتُ اللہ شریف تک جا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو وہ یہودی ہو کر مَرے یا عیسائی ہو کر مَرے، خدا کو اُس کی کچھ پرواہ نہیں (مشکوٰۃ)

مسئلہ اندھا اور فالج زدہ اور ایسا بوڑھا اور ضعیف آدمی جو سواری پر نہ بیٹھ سکے، اُس پر بقول امام اعظمؒ حج فرض نہیں ہے، چاہے جتنا مال دار ہو (شامی) البتہ (بوجہ قولِ صاحبینؒ) ایسا آدمی احتیاطاً اپنی طرف سے حجِ بدل کرا دے (فتوے) اور حجِ بدل کے لیے وہ شخص جاوے جس کے ذمّہ اپنا حج نہ ہو (ابو داؤد۔ غُنیہ) مسئلہ جب کسی پر حج فرض ہو گیا تو فوراً اُسی سال حج کرنا واجب ہے، بِلا عُذر دیر کرنا درست نہیں ہے۔ اگر دیر سے حج کیا تو ادا ہو گیا لیکن گنہگار ہوا (شرح البدایہ)

مسئلہ حج کرنے والے کو اِحرام کا لباس پہننے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا مستحب، سعی کے بعد دو رکعت سنّت اور ہر طواف کے بعد دو رکعت پڑھنا واجب ہے (دُرِّ مختار وغیرہ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، میں نے رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا، کیا عورتوں پر بھی جہاد (فرض) ہے، آپؐ نے فرمایا، ہاں اُن پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں خون ریزی نہیں ہے اور وہ حج اور عُمرہ ہے (ابن ماجہ) ۴۸ میل = ۷۷½ کلو میٹر تقریباً

مسئلہ عورت کے حج کرنے کے لیے راستہ میں اپنے شوہر کا یا کسی مُحرم کا ساتھ ہونا بھی ضروری ہے، بغیر اُس کے حج کے لیے جانا درست نہیں ہے البتہ اگر ۴۸ میل سے کم فاصلہ پر رہتی ہو تو تنہا جانا بھی درست ہے (شرح البدایہ) مسئلہ اگر ساری عُمر عورت کو ایسا مَحرم نہ ملا جس کے ساتھ سفرِ حج کرے یا کسی کے ذمّہ حج فرض تھا اور اُس نے سُستی سے دیر کر دی پھر وہ اندھا ہو گیا یا کسی عُذر سے سفر کے قابل نہ رہا تو مرتے وقت حجِ بدل کی وصیت کر جانا واجب ہے (ردُّ المحتار)

ما را برنگِ شبنم تا آستانِ خُرشید
باید بدیدہ رفتن گر بال و پر نباشد

حُسنِ تدبیر سے حُسنِ تقدیر حاصل کیجیے

(حج کے مکمل احکام و مسائل حج کی کتاب مکمل میں دیکھیے)

سوال وجواب

سوال۱ ایک شخص نے وضو کیا مگر پاؤں دھونے سے پہلے درمیان میں چائے پینے لگا۔ اتنی دیر میں دھوئے ہوئے اعضاء خشک ہوگئے۔ اس کے بعد پاؤں دھولیے تو کیا اُس کا وضو صحیح ہوگیا؟

جواب وضو میں اعضاء کا پے درپے دھونا سُنّت ہے۔ اعضاء خشک ہونے کے بعد بقیہ اعضاء دھونے پر وضو صحیح ہو جائے گا لیکن بلا عُذر ایسا کرنا (دیر لگانا) مکروہ (تنزیہی) ہے اور اِس طرح وضو کو توڑنے والی چیز کے واقع ہونے سے پہلے تک وضو مکمل کیا جاسکتا ہے (فتوٰے)

سوال۲ ایک شخص جب کُلّی کرتا ہے تو اُس کے دانتوں سے خون نکلنے لگتا ہے پھر کچھ دیر میں بند ہو جاتا ہے، اِس طرح وضو ختم کرنے میں بھی دیر لگ جاتی ہے۔ چوں کہ کُلّی کرنے سے وضو ٹوٹنے کا اندیشہ ہے اِس لیے اگر وہ کُلّی نہ کرے اور نماز پڑھے تو درست ہے یا نہیں؟

جواب ایسی حالت میں (وضو میں) کُلّی نہ کرنا درست ہے، بغیر کُلّی کے نماز صحیح ہے (عزیز الفتاوٰے)

سوال۳ اگر بدن پر کوئی دانہ نکلا تھا وہ پھوٹ گیا یا کسی جگہ چوٹ لگ گئی اور اُس سے خون نکلنے لگا پھر ہلکا ہوگیا یا ذرا ذرا سا پانی

کی طرح نکلتا رہا تو اگر اُس چوٹ پر کوئی چیز لگا دی جاوے
جس سے پانی یا خون نظر نہ آئے مگر وہ بند نہ ہو اور نکلتا رہے
تب کیا حکم ہے ؟

جواب اِس صورت میں پانی یا خون کا نظر پڑنا کافی نہیں ہے، وہ
بہنے کے مثل ہے اور اُس سے وضو جاتا رہے گا (دُرِّ مختار)

سوال۴ ایک شخص کو پیشاب جلد جلد آنے کی بیماری ہے اور وہ
'معذور' ہے۔ اکثر اُس کا بدن اور پاجامہ پیشاب سے ناپاک
رہتا ہے۔ وہ اگر بدن اور کپڑوں کی ناپاکی میں بطریقۂ معذور
نماز پڑھ لیا کرے تو اِس صورت میں بدن اور کپڑے کی کس قدر
ناپاکی اُس سے معاف ہوگی ؟

جواب اگر پیشاب اِس کثرت سے آتا ہے کہ اگر بدن یا کپڑا دھوکر
بھی نماز شروع کرے تو بھی نماز کے ختم تک مقدارِ درہم سے
زیادہ جسم اور کپڑا نجس ہو جائے گا تو نماز شروع کرتے وقت
سابقہ نجس بدن یا کپڑے کا دھونا واجب نہیں ورنہ دھونا
ضروری ہوگا (فتوے)

سوال۵ ایک شخص جب نماز پڑھتا ہے تو اکثر پنج گانہ ہر نماز میں
اُس کو (پیشاب کا) قطرہ آجاتا ہے، پھر وہ پاکی اور وضو کرکے
پڑھنا شروع کرتا ہے تو پھر آجاتا ہے یہاں تک کہ نماز کا وقت
تنگ ہو جاتا ہے تو ایسی حالت میں وہ کس طرح نماز پڑھے،

معذور کی حیثیت سے یا غیر معذور کی ؟

جواب اگر اُس کو اِس حالت میں ادا وقت کے اندر نماز پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے تو اُسے بار بار پاکی اور وضو کرکے ہی نماز پڑھتے رہنا چاہیے اور جب تک نماز کا کوئی سا پورا ایسا وقت نہ گذر جائے جس میں وہ پاک نہ رہ سکے اور با وضو نماز ادا نہ کر سکے تب تک معذور نہ ہوگا (دُرِ مختار)

سوالؔ مجھ کو مرض ہے کہ اکثر قطرہ آجاتا ہے. جس وقت سجدہ میں جاتا ہوں اُس وقت بھی اکثر ایسی حالت ہو جاتی ہے. اِس کے لیے کیا کیا جاوے ؟

جواب اگر لنگوٹ[ع] باندھنے سے رُک جاوے تو باندھنا چاہیے اور اگر اُس سے نہ رُکے تو دیکھنا چاہیے کہ (سجدہ میں جانے پر) اگر کبھی کبھی قطرہ آتا ہے تب تو جب آوے، وضو کرے اور اگر ہمیشہ آتا ہے تو بجائے سجدہ کے اشارہ کر لیا کرے (امداد الفتاوٰے)

سوالؔ بندہ مرضِ جریان میں مبتلا ہے اور ایسی حالت ہے کہ ہر وقت کپڑا خراب رہتا ہے، تہا کر بھی پاک رہنا مشکل ہے. اب فرمائیے کہ نماز کیسے ادا کروں ؟

جواب ایسی صورت میں آپ اُسی حالت میں وضو کرکے نماز

ع مثانہ کی کمزوری سے بار بار قطرہ آنا اکثر لنگوٹ باندھنے سے رُک جاتا ہے اور معمولی تحریک پر احتلام ہو جانے کے لیے بھی رات کو لنگوٹ باندھ لینا مفید ہوتا ہے ۱۲

پڑھ لیا کریں، غسل کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ وَدی وغیرہ ہے منی نہیں ہے۔ اس میں وضو لازم ہوتا ہے، غسل نہیں اور نماز کے لیے دوسرا کپڑا رکھیں۔ اگر نماز کی حالت میں بھی قطرہ آجائے تو نماز پوری کرلیں، نماز صحیح ہوجاتی ہے۔ بعد نماز کے اُس پاجامہ کو دھوکر رکھ دیں۔ دوسری نماز کے وقت پھر اُس کو پہن کر وضو کرکے نماز پڑھیں۔ بہرحال نماز اُسی حالت میں پڑھتے رہیں، وہ نماز صحیح ہے (عزیز الفتاوٰے)

سوال۸ اگر کسی نے دانتوں پر سونے کا یا پیتل کا خول چڑھوایا ہو تو کیا اِس صورت میں اُس کا غسل درست ہوجائے گا؟

جواب اگر وہ خول بضرورت چڑھایا گیا ہے تو جب تک ضرورت رفع نہ ہو، غسل مع اُس کے درست[ؑ] ہے اور اگر کسی نے بے ضرورت محض شوقیہ یا خوب صورتی کے لیے چڑھوایا ہے تو اُس خول کے نیچے پانی پہنچانا لازم ہے، اگر وہ اُتارا جاسکتا ہے تو بغیر اُس کے اُتارے غسل (واجب) درست نہ ہوگا (شامی)

سوال۹ پانچ نمازوں کا کیا ثبوت ہے؟

جواب سورۂ روم میں فرض نماز کے پنج گانہ اوقات مذکور ہیں (بیان القرآن)

حضرت ابنِ عباسؓ سے بھی اِسی طرح روایت ہے (جامع البیان)

نیز کتب احادیث میں پنج گانہ نماز کے احکام تفصیل سے بیان

ؑ یہی حکم سونے یا چاندی کے تار سے دانت بندھوانے کا ہے ۱۲ (فتاوٰے قاضی خاں)

کیے گئے ہیں (مشکوٰۃ)

سوال: اگر کوئی شخص ایسے برفستان میں پہنچ گیا کہ وہاں اگر موزے نکالے جاویں تو سردی کی وجہ سے پاؤں بالکل بے کار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے تو ایسے وقت باوجود مُدّتِ مسح ختم ہو جانے کے پانچوں وقت اُس پر مسح کرتے رہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے کیوں کہ اِس صورت میں یہ موزہ ٹوٹی ہڈّی کو درست کرنے کے لیے باندھی ہوئی لکڑی کے حکم میں ہو جاتا ہے (دُرِّ مختار)

سوال: کسی نے بلا اِجازت دوسرے کا رومال سر پر باندھ کر نماز شروع کر دی تو اُس کی نماز کیسی ہوگی؟

جواب: چوں کہ عُرفاً[1] مالک کی طرف سے اجازت ہوتی ہے لہٰذا اِس طرح تو اِس میں حرج نہیں ہے لیکن اگر اُسے جلد فارغ ہو کر کِسی کام جانا ہو تو یہ ناحق تکلیف دہی ہے اِس لیے احتیاطاً ایسا نہ کرنا چاہیے اور تصریحًا[2] اجازت نہ ہونے کی صورت میں نماز مکروہ (تحریمی) ہوتی ہے (شامی) اِسی لیے عدم اجازت کے وقت فُقہاء نے ننگے سر نماز پڑھ لینے کی اجازت دی ہے (ہندیہ) بعض دفعہ نماز پڑھتے ہوئے کے آگے سے رومال وغیرہ اُٹھا لینے سے مالک نماز کے اندر پریشان ہو جاتا ہے کہ نہ معلوم کس نے رومال اُٹھایا ہے اور وہ کہاں کھڑا ہوگا، اِس لیے اِس سے بچنا ہی ضروری ہے۔ نیز

---

[1] عام طور پر ۱۲ [2] صاف ۱۲

اپنی ٹوپی اپنے پاس ہونی چاہیے کہ لباس میں داخل ہے اور مسجد کی ٹوپی کا محتاج نہ بننا چاہیے۔

سوال[۱۲] آپ نے 'نماز کے فرض' کے زیرِ عنوان نمازی کے بدن اور کپڑوں کی پاکی کے سلسلہ میں بیان کیا ہے کہ اگر نماز پڑھنے والے کے جسم پر کُتا بیٹھ جائے اور اُس کے مُنہ سے لُعاب نہ نکلتا ہو تو اُس کا کچھ مضائقہ نہیں .... تو اگر لُعاب نکلتا ہو اور جسم یا کپڑوں پر لگ جائے تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی اور نہ لگے (صرف نکلتا ہو) تو فاسد نہ ہوگی ؟ نیز کتنی دیر لگا رہنا مضِر ہے وغیرہ، اِس مسئلہ کی مزید وضاحت فرمائیں۔

جواب اِس مسئلہ میں کُتے کی نجاست بغیر لگے مُضر نہیں۔ اگر (نکل کر) نمازی کے کپڑے یا بدن پر لگے تو کم از کم دِرہم بھر (روپیہ کے پھیلاؤ یا ہتھیلی کے گڈّھے کے برابر) جگہ لگنے اور رُکن بھر (تین دفعہ سُبحان اللہ کہنے کی مقدار) دیر تک لگی رہنے سے نماز فاسد ہوگی، اِس سے کم سے نہیں۔

بات یہ ہے کہ نجاست نمازی کے جسم پر نہ ہو اور نہ اُس کے جسم سے مِلی ہوئی ہو اور نہ اُس کپڑے پر ہو جس کو وہ پہنے ہوئے ہے اور نہ ایسی چیز پر ہو جس کا قیام و قرار نمازی کے جسم کی وجہ سے ہو تو اُس کا حرج نہیں۔

چُناں چہ کسی پرندہ کے جسم پر نجاست ہو اور وہ نمازی کے

سر پر آبیٹھے تو اُس کا اعتبار نہیں، اِسی طرح خشک نجاست زمین پر ہو اور نمازی کا کپڑا اُس پر پڑ جائے تو مُضر نہیں یا بڑا بچّہ جو اُٹھ بیٹھ سکتا ہے، اُس کے جسم پر کوئی نجاست ہو اور وہ نمازی کی گود میں آکر بیٹھ جائے (خواہ ایک رُکن یا زیادہ دیر بیٹھا رہے) تو مفسدِ نماز نہیں البتّہ اِتنا چھوٹا بچّہ جو بغیر پکڑنے کے گرتا ہو، اگر ایسی حالت میں کہ اُس کے اوپر کوئی (مفسدِ نماز مقدار) نجاست لگی ہو، نمازی کے جسم پر بیٹھ جائے اور کم ازکم مقدارِ رُکن بیٹھا رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی (اِس سے کم میں اِس سے بھی نہیں) (شامی، طحطاوی ومراقی)

سوال[۳] اِس کی کیا وجہ ہے کہ بڑے بچّہ کے بیٹھنے سے نماز فاسد نہ ہو گی اور چھوٹے بچّہ کے بیٹھنے سے فاسد ہو جائے گی، چھوٹے بچّہ اور بڑے بچّہ میں کیا فرق ہے؟

جواب اِس کی وجہ یہ ہے کہ جو بچّہ بغیر پکڑے نہ گرتا ہو وہ مستقل ہے ایسے ہی کوئی پرندہ، چرندہ بیٹھ جائے تو وہ مستقل ہے، نجاست کا اِستعمال اُس کی طرف منسوب ہوگا، نمازی کی طرف نہیں، اِس لیے نماز فاسد نہ ہو گی اور چھوٹا بچّہ ہو جو بغیر پکڑے گر گر پڑتا ہو تو وہ تابع[عه] ہوگیا انسان کے اور نمازی ہی کی طرف منسوب ہوگا جیسے پہنا ہوا نجس کپڑا کہ اُس کی نجاست کو نمازی ہی استعمال کرنے والا سمجھا جائے گا پس اُس سے نماز باطل[عه] ہو گی (شامی وعالم گیری)

عه ماتحت ۱۲ عه صحیح نہیں ہوگی ۱۲

سوال۱۴ ایک شخص کی اُنگلی کٹ گئی۔ اُس پر اُس نے پٹّی باندھ دی اور ایک وقفہ کے بعد (واجب) غسل کیا۔ بعد غسل کے جب اُس نے (نئی پٹّی باندھنے کے لیے) پٹّی کھولی تو زخم سے پھر خون جاری ہوگیا۔ اُسے جلد روکنے کے لیے اُس نے پھر وہی پٹّی باندھ دی جو خون آلود ہوگئی اور اگر دوسری باندھی جاتی تو وہ بھی خون میں بھر جاتی اِس لیے اُسی کو باندھ دی اور تھوڑی دیر میں خون رُک جانے پر پھر وضو کیا اور نماز پڑھ لی تو اِس طرح اُس کا غسل، وضو اور نماز سب درست ہوگیا یا نہیں؟

جواب اُس کا غسل، وضو اور نماز درست ہے (فتوٰے)

سوال۱۵ نمازِ وتر عشا کے بعد ہی پڑھ لینا کیسا ہے؟

جواب جائز ہے لیکن اگر پچھلی رات میں اُٹھنا سہل ہو تو مستحب ہے کہ نمازِ وتر 'تہجد' کے بعد پڑھے (شرح تنویر)

سوال۱۶ کیا وتروں میں دُعاءِ قنوت کے بجائے (تین دفعہ) سورۂ اِخلاص پڑھنا جائز ہے؟

جواب نہیں، دُعاء قنوت کی جگہ سورۂ اخلاص نہ پڑھے (کہ دُعا کا قائم مقام نہیں ہوسکتی اور) اگر بھولے سے دُعاء قنوت کے بجائے کوئی سورت (مثل اخلاص) پڑھ کے رکوع میں چلاگیا تو سجدۂ سہو واجب ہے (ہدایہ)

سوال۱۷ جو شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو اُس کو نماز پڑھے

بغیر مسجد سے چلا جانا کیسا ہے ؟

جواب سخت بُرا یعنی مکروہ (تحریمی) ہے البتہ ایسا شخص جو کسی دوسری مسجد کا مؤذِن یا امام یا منتظِم ہو، اُس کو وہاں کی اذان یا امامت وغیرہ کے لیے چلا جانا جائز ہے اور اگر (کوئی) تنہا نماز پڑھ کر چلا جاوے تو مسجد سے نکلنا تو جائز ہے لیکن ترکِ جماعت کی وجہ سے گنہگار ہوگا نیز تنہا پڑھ کر چلا جانا بھی اُس وقت جائز ہے جب کہ جماعت شروع نہ ہوگئی ہو (دُرِّ مختار)

سوال۱۸ اگر کسی نمازی اور امام کے درمیان ناراضگی ہو پھر وہی نمازی اُس امام کے پیچھے نماز پڑھ لے تو کیا اُس کی نماز ہو جائے گی ؟

جواب ہو جائے گی اس لیے کہ مقتدی پر تو اقتدا کی نیت کرنا ضروری ہے (جو اُس نے کرلی) مگر امام پر (سوائے عورتوں کے کسی کی) امامت کی نیت ضروری نہیں ، یہاں تک کہ اگر اُس کی نیت میں ہے کہ فلاں شخص کی امامت نہیں کروں گا ، پھر وہی شخص آیا اور اُس نے اُس کے پیچھے اقتدا کرلی تو جائز ہے (عالم گیری) نیز ناراضگی اگر کسی دُنیوی امر سے ہو (دینی سبب سے نہ ہو) تو اُس کی اقتدا سے پرہیز کرنا گناہ ہے (دُرِّ مختار)

سوال۱۹ اِمام رکوع میں تھا کہ ایک شخص آیا اور نماز میں شامل ہو گیا لیکن اُس کے جماعت میں ملتے ہی امام نے تسمیع کہ دی

اِس سے تردُّد ہو گیا کہ رکعت مِلی یا نہیں مِلی ۔ ایسی صورت میں کیا کرے ؟

جواب اگر مقتدی کے اِتنا جُھکنے سے پہلے کہ اُس کے ہاتھ گُھٹنوں تک پہنچ جائیں ، امام سیدھا ہو گیا تو رکعت نہیں ملی ، بعد میں ہوا تو مِل گئی اور جب کہ امام سامنے نہیں تو آوازِ امام کو اُس کی جگہ سمجھا جائے گا یعنی آوازِ تسمیع سے پہلے مقتدی کے ہاتھ گُھٹنوں تک پہنچ گئے تو (رکوع ہو گیا اور) وہ رکعت مِل گئی اور بعد میں پہنچے تو نہیں ملی (فتوے)

سوالؔ کیا امام سے پہلے سجدِہ سے سر نہ اُٹھانا چاہیے ؟

جواب جی ہاں ، ایسے آدمی کے متعلق حضورؐ نے فرمایا ہے ، ہو سکتا ہے کہ اُس کا سر (قیامت کے روز) گدھے کا ہو جائے (بخاری و مسلم)

سوالؔ (ا) کیا سجدِہ میں دونوں پَیر اُٹھا دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ؟

(ب) کم از کم کتنی دیر سجدِہ میں دونوں پَیر زمین سے لگانا ضروری ہیں ؟

(ج) کیا صرف ایک اُنگلی پَیر کی سجدِہ میں لگانے سے سجدہ ادا ہو جاتا ہے ؟

جواب (ا) سجدِہ کی حالت میں پَیروں کی اُنگلیوں کو زمین پر رکھنا واجب ہے ، اِسی کو ترجیح ہے ، اگرچہ بعض نے فرض قرار

دیا ہے اور سجدہ میں صرف ماتھے کو زمین پر رکھنا فرض ہے، اس لیے اگر ماتھے کو زمین پر رکھنے کی حالت میں پاؤں کی انگلیوں کو زمین پر رکھا تو وہ واجب ادا ہوگیا، اس کے بعد اگر اٹھائے رکھے تو مکروہ (تنزیہی) ہے لیکن نماز فاسد نہیں ہوتی اور اگر پورے سجدہ کی حالت میں زمین سے اٹھائے رکھے کہ تھوڑے سے وقت کے لیے بھی زمین پر رکھنا نہ ہو تو ترکِ واجب ہوگا اور نماز کو لوٹانا ضروری ہے (دُرِّ مختار)

(ب) صرف زمین پر رکھنا حالتِ سجدہ میں کافی ہے ادائے واجب کے لیے، اگرچہ کچھ دیر تک نہ رکھے (فتویٰ)

(ج) صرف ایک انگلی سے وجوب ادا ہو سکتا ہے (دُرِّ مختار) مگر بغیر مجبوری کے طریقِ سنّت کے خلاف نہ کرنا چاہیے۔

سوال ۲۲ کیا آدمی کی پیٹھ پر بھی سجدہ درست ہے؟

جواب عذر میں درست ہے بشرطیکہ وہ بھی اسی نماز کو پڑھتا ہو جس کو یہ ادا کر رہا ہے ورنہ درست نہیں (عالم گیری)

سوال ۲۳ وہ عذر کیا ہے جس سے پیٹھ پر سجدہ کرنا درست ہے؟

جواب وہ عذر جگہ کی تنگی ہے جیسے جمعہ اور عیدین کی نماز میں جب اس کثرت سے نمازی جمع ہوں کہ مسجد اور عیدگاہ میں گنجائش نہ ہو یا حج کے موقع پر خانۂ کعبہ میں گنجائش سے زیادہ لوگوں کی کثرت ہو جائے تو اس وقت پیٹھوں پر سجدہ جائز ہو جائے گا (دُرِّ مختار)

سوال۲۴ فقہاء نے قیام، سجدہ اور قعدہ کی جو کیفیت عورتوں کے لیے مردوں سے جُدا لکھی ہے سو کیا اِس کی تصریح کسی حدیث میں موجود ہے ؟

جواب احادیث عورت کے لیے نماز کے اندر ستر چھپانے کی ترغیب دیتی ہیں اور ہر طرح عورت کے لیے ستر لازم ہے اور فقہ میں مذکورہ وضع چوں کہ ستر کی وضع ہے اِس لیے فقہاءِ کرام نے عورتوں کے حق میں اِس کو لکھا ہے پس یہ حدیث ہی سے مُستنبط ہوئی (مُسند امام اعظمؒ) چُناں چہ مومنات کا شروع سے اِسی طرح عمل رہا ہے (اور اِس کے خلاف ثابت نہیں ہے) (فتوے)

سوال۲۵ (ا) ایک شخص نے دوپہر سے پہلے اپنی داڑھ نکلوائی۔ اُس سے خون جاری ہوگیا اور تھوڑا تھوڑا رِستا رہا، یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا تو کیا اُس کو اُسی حالت میں نمازِ ظہر (جماعت سے) پڑھ لینا جائز ہے ؟

(ب) اگر اُس نے خون رِسنے کی حالت میں ظہر کی نماز بروقت پڑھ لی اور پھر خون وقتِ عصر سے پہلے بند ہوگیا تو کیا وہ اپنی اُس نمازِ ظہر کو لَوٹائے ؟

(ج) اور اگر اُس کا خون وقتِ عصر تک جاری رہا تو کیا اُس کی وہ ظہر کی نماز درست ہو جائے گی یا اب معذور کی حیثیت سے دوبارہ پڑھے ؟

عہ نکالی ہوئی ۱۲

جواب (ا) یہ شخص معذور نہیں ہے کیوں کہ فرض نماز کے پورے ایک وقت میں مسلسل خون جاری نہیں رہا اور بغیر اِس کے معذور شرعی نہیں بنتا لہٰذا اِس حالت میں یہ ظہر کی نماز نہیں پڑھ سکتا (انتظار کرے) (دُرِّ مختار)

(ب) اِس صورت میں نماز کا اِعادہ واجب ہوگا کیوں کہ معذور شرعی نہیں تھا، خون رِسنے کی حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں تھا اِس لیے جو پڑھی ہے اُس کو لوٹائے (دُرِّ مختار)

(ج) اُس کی ظہر کی نماز درست ہے کیوں کہ اب معذور شرعی ہوگیا لہٰذا واجبُ الاِعادہ نہیں (دُرِّ مختار وغیرہ)

سوال[۲۶] احتیاطاً سجدہ سہو کرلینا کیسا ہے؟

جواب گمانِ غالب پر عمل کرے، اگر غالب گمان یہ ہے کہ سجدۂ سہو واجب نہیں تو پھر سجدہ سہو کرنے میں احتیاط نہیں بلکہ نہ کرنے میں احتیاط ہے (امداد المفتین)

سوال[۲۷] (ا) اگر نمازی نے کِسی رکعت میں ایک سجدہ کیا، دوسرا بھول گیا اور کھڑے ہو جانے کے بعد اُسے رکوع میں یاد آیا تو کیا رکوع کرکے وہ بقیہ سجدہ ادا کرے اور پھر قومہ کرے یا قومہ بھی کرکے بجائے دو سجدوں کے تین سجدے کرلے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے؟

(ب) اگر پہلی رکعت کا چھوٹا ہوا سجدہ درمیانی التحیات میں یاد آئے تو کیا وہ التحیات چھوڑ کے پہلے بقیہ سجدہ کرے اور پھر نئے

سرے سے التحیات پڑھے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے ؟
(ج) اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھتے ہوئے یاد آئے تو کیا وہ اُسے اَدھوری چھوڑ کے بقیّہ سجدہ کرلے اور پھر نئے سرے سے التحیات پڑھ کے ایک طرف سَلام پھیر کر سجدہ سہو کرے ؟
(د) اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ چُکنے کے بعد درُود شریف میں یاد آئے تو کیا وہیں سے چھوڑ کر وہ بقیّہ سجدہ کرے ؟

لیکن اِس صورت میں سجدہ سہو کے لیے کیا اب وہ دوبارہ التحیات پڑھ کے سجدہ کرے یا التحیات دوبارہ نہ پڑھے بلکہ چھوٹا ہوا سجدہ ادا کرنے کے بعد ہی ایک طرف سَلام پھیر کے سجدہ سہو کرلے ؟

جواب (ا) چوں کہ قضا میں دیر لگانا مناسب نہیں اِس لیے فورًا جہاں یاد آئے وہیں ادا کردے اور اِس ادا کرنے تک جو کچھ پڑھا گیا ہے، اُس کی قضا نہ ہوگی۔ بس رکوع سے جاکر وہ چھوٹا ہوا سجدہ ادا کرے پھر رکوع ہی میں آئے اور رکوع کرکے قَومہ وغیرہ کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔
(ب) جی ہاں، وہ التحیات ترک کرکے 'سجدہ' کرے پھر نئے سرے سے التحیات پڑھے اور نماز کے اخیر میں سجدہ سہو کرے۔
(ج) جی ہاں۔
(د) جی ہاں، درود شریف چھوڑ کے بقیّہ سجدہ ادا کرے اور

وہ پہلی پڑھی ہوئی التحیّات غیر معتبر ہوگئی اِس لیے اب التحیات پڑھ کے سجدہ سہو کرے اور پھر التحیّات، درود اور دُعا پڑھ کے سلام پھیرے (شامی میں تصریح ہے)

سوال۲۸ اگر نمازِ جماعت پڑھتے ہوئے دو مقتدیوں کے درمیان خالی جگہ رہ جائے اور بعد میں شامل ہونے والا نمازی اُسے پُر کرنا چاہے مگر اُس کے لیے وہ جگہ کسی قدر کم ہو تب کیا کرے؟

جواب اُس کے دائیں بائیں کے مقتدی ذرا کِھسک کر جگہ دے سکتے ہیں مگر وہ ہٹنے میں حُکمِ شریعت پر عمل کرنے کی نیت سے' ہٹیں کیوں کہ محض آنے والے کی خاطر نماز میں دائیں بائیں یا آگے پیچھے ہونا نماز کو فاسد کردیتا ہے (طحطاوی)

سوال۲۹ ایک مقتدی نے، جب امام نے سجدہ سہو کیا، جان بوجھ کر سلام نہیں پھیرا، صرف سجدہ سہو کرلیا اور امام کے ساتھ نماز ختم کی تو اِس صورت میں کیا اُس کی نماز قابلِ اعادہ ہوئی؟ جب کہ مسئلہ ہے کہ اگر مقتدی سے قومہ یا جلسہ یعنی کوئی واجب قصدًا چھوٹ جائے تو اُس کو وہ نماز دوبارہ پڑھنی چاہیے اور مذکورہ صورت میں اُس سے اِتّباعِ امام (ایک واجب) چھوٹا ہے۔

جواب نماز میں مقتدیوں پر اتّباعِ امام نماز کے فرض میں فرض، واجب میں واجب اور سُنّت میں سُنّت ہے۔ اگر فرائض وواجبات میں امام کی مخالفت کرے تو مقتدی پر نماز کا لَوٹانا واجب ہوجاتا

ہے اور سُنّت و مستحب میں اگر مخالفت کرے تو نماز میں نقص تو آجاتا ہے لیکن واجبُ الاِعادہ نہیں ہوتی اور سجدہ سہو کے لیے سلام پھیرنا واجب نہیں۔ لہٰذا مذکورہ صورت میں امام کی مُتابعت نہ کرنے سے اُس کی نماز میں کراہت (تنزیہی) آگئی، اِعادہ واجب نہیں (طحطاوی علی مراقی)

سوال ۳۰ زید نے جماعت سے نماز پڑھی مگر وہ قعدۂ اخیرہ میں سوگیا، یہاں تک کہ سلام کے وقت بیدار ہوا اور اُس نے بغیر التحیات پڑھے امام کے ساتھ سلام پھیرا تو اُس کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب زید کی نماز نہیں ہوئی کیوں کہ قعدۂ اخیرہ میں اُس کی شرکت صحیح نہیں ہوئی (بیدار ہونے پر التحیات پڑھ لیتا تو ہو جاتی) اب اُس کو نماز دوبارہ پڑھنی چاہیے۔ (عزیز الفتاوٰے)

سوال ۳۱ ایک شخص اگر مسجد میں آکر جماعت سے نماز ادا کرے تو کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رہتی ہے اور گھر پر پڑھے تو کھڑے ہو کر ادا کرسکتا ہے، ایسا شخص جماعت میں آکر بیٹھ کے نماز ادا کرے یا گھر میں کھڑا ہو کر پڑھے؟

جواب ایسا شخص جماعت میں حاضر نہ ہو، گھر میں قیام کے ساتھ نماز ادا کرے کیوں کہ قیام فرض ہے اور جماعت واجب، تو واجب کے لیے فرض کو ترک نہ کرے (دُرِّ مختار)

سوال ۳۲ ایک امام کی قراءت غلط ہے اور اُس نے مختلف اَوقات میں (۱) سورت القارعہ میں فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ کے بعد

بھول کر فَاُمُّهٗ هَاوِيَه وَمَآ اَدْرٰىكَ مَاهِيَه پڑھ دیا۔
(ب) ایک دفعہ اذا زلزلت الارض میں خَيْرًا يَّرَهٗ کے بجائے شَرًّا يَّرَهٗ اور (ج) سورت لم یکن میں بھولے سے خَيْرُ الْبَرِيَّه کے بجائے شَرُّ الْبَرِيَّه پڑھا نیز وہ (د) سورت والضحٰی میں وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ اور (ر) سورت والتین میں لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ پڑھ دیتا ہے تو اگر کسی نے ان پانچوں صورتوں میں اُس کی اقتدا کی تو اُس کی نماز ہوگئی یا نہیں ہوئی ؟

جواب (ا) اور (ج) کی صورت میں نماز فاسد ہوگئی (ب) کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوئی اور (د) و (ر) کی صورت میں نماز کو لوٹانے میں احتیاط ہے (فتوٰے)

سوال ۳۳ فرضوں کے بعد کی سنتیں اگر فرضوں سے پہلے پڑھ لے تو کیسا ہے ؟

جواب نہیں ہوں گی، ترتیب وار ہی پڑھے۔ اگر پہلے پڑھ لے گا تو نفل ہوجائیں گی، فرضوں کے بعد پھر پڑھے (شامی وغیرہ)

سوال ۳۴ یہ فرمائیے کہ جمعہ کی نماز اور ظہر کی نماز فرض کی حیثیت سے برابر ہیں یا اِن میں کچھ فرق ہے ؟

جواب فرق ہے، نمازِ جمعہ زیادہ اہم ہے اور اِس کی فرضیّت ظہر سے زیادہ مؤکّدہ ہے (مسلم)

سوال ۳۵ (ا) ایک مسافر نے مقیم امام کے پیچھے چار رکعتی فرض نماز

میں دو رکعت کی نیت کی اور قصدًا دو ہی پر سلام پھیر دیا تو اب غلطی محسوس ہونے پر (جب کہ نماز کو توڑ دینے والی کوئی بات واقع نہیں ہوئی ہے) کھڑے ہوکر وہ دو رکعت اور پڑھ لے یا کیا کرے؟

(ب) اور اگر مقیم امام کے پیچھے چار رکعتی نماز کی نیت کر کے دو رکعت پر سلام پھیر دیا اور کسی مفسدہ سے نماز ختم کر دی تو اب وہ اُس نماز کی دو رکعت پڑھے یا چار رکعت؟

جواب (ا) اگر اُس نے یہ سمجھتے ہوئے کہ میں مسافر ہوں، دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو اُس کی نماز فاسد ہوگئی، دوبارہ پڑھے اور تنہا پڑھے تو دو رکعت قصر پڑھے۔

(ب) اِس صورت میں جب دو رکعت پر نماز ختم کر دی تو فرض ادا نہیں ہوا اِس لیے اب تنہا اُس نماز کو پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور اگر وقت کے اندر مقیم امام کا مقتدی بن کر پڑھے تو چار پڑھے (بحر الرّائق)

سوال۳۶ نمازِ جنازہ میں اگر امام یا مقتدی غلطی سے بالغ کے بجائے نابالغ کی یا لڑکی کی دُعا کی جگہ لڑکے کی دعا پڑھ دے اور (ا) دورانِ دُعا یاد آئے تو کیا وہ اُسے چھوڑ کر اصل دعا پڑھے؟

(ب) اگر فارغ ہونے کے بعد پتہ چلے کہ دُعا دوسری پڑھی گئی

توکیا وہ نمازِ جنازہ مکروہ ہوگی ؟

جواب (ا) دونوں پڑھ لے۔

(ب) نہیں، کوئی دُعا ایسی مقرر نہیں ہے کہ اُس کے نہ ہونے سے نمازِ جنازہ نہ ہو، جو منقول دُعا بھی پڑھ لے گا، نماز ہوجائے گی ایسے بھی ہوجائے گی (فتوٰے)

سوال ۳۷ جو شخص تراویح میں اِس نیت سے شریک ہوا کہ امام غلطی کر رہا ہے، اُس کو بتلا کر علیحدہ ہو جاؤں گا تو اِس نیت سے وہ مقتدی ہوگیا یا نہیں نیز اگر امام کو لقمہ دے کر وہ علیحدہ ہوگیا تو امام کی نماز ہوئی یا نہیں ؟

جواب مقتدی ہوگیا اور نماز پوری کرنی اُس کے ذمّہ لازم ہوگئی امام تو لقمہ لے لے گا، اُسے کیا خبر کہ یہ بتلا کر الگ ہو جائے گا، اِس لیے نماز اِمام کی بھی ہوگئی لیکن اِس نیت سے شریک ہونا بُرا ہے، وہ نماز اُس کے ذمّہ پوری کرنی لازم ہے (عزیز الفتاوٰے)

سوال ۳۸ امام نمازِ عید پڑھا رہا تھا کہ اتفاقیہ دوسری رکعت کے اخیر میں زائد تین تکبیریں کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا۔ یاد آنے پر اُس نے تو رکوع میں تکبیریں کہ لیں لیکن پچھلے بہت سے مقتدیوں نے وہ تکبیریں ادا نہیں کیں بلکہ اکثر نمازی امام کی تکبیرِ رکوع کو سمجھے کہ زائد تکبیر کہی ہے اِس لیے وہ رکوع میں نہ گئے اور امام کے 'قومہ سے سجدہ میں' جانے پر وہ بھی سجدہ میں چلے گئے

ایسی صورت میں نمازِ عید امام کی اور مقتدیوں کی کیسی ہوئی ؟

جواب بڑی جماعت نماز (جمعہ وعیدین) میں اگر بھولے سے کوئی ترکِ واجب ہو جائے (جب کہ عید کی نماز میں زائد تکبیریں بھی واجب ہیں) تو سجدہ سہو لازم نہیں ہے لیکن کسی نماز میں (خواہ وہ پنج گانہ ہو یا جمعہ کی یا عید کی یا سُنّت یا نفل ہو) اگر نماز کا کوئی فرض مثل رکوع یا سجدہ چھوٹ جائے (جان کر یا بھولے سے) تو نماز نہیں ہوتی اِس لیے جن نمازیوں نے رکوع اور دونوں سجدے کر لیے اُن کی نمازِ عید ہو گئی اور جن سے رکوع، سجدہ یا کوئی فرض چھوٹ گیا، اُن کی نماز نہیں ہوئی (عالم گیری وشامی)

سوال ۳۹ اگر خطبۂ عید میں خطیب کے یاد آوے کہ اُس نے فجر کی نماز نہیں پڑھی یا پڑھی تھی پھر کسی وجہ سے فاسد ہو گئی تو اُس کی نمازِ عید کیسی ہوئی ؟

جواب اُس کے نمازِ عید پڑھانے میں کچھ حرج نہیں ہے (اُس کی نمازِ عید درست ہے) (امداد الفتاوے)

سوال ۴۰ معلوم ہوا ہے کہ قیام میں آیتِ سجدہ پڑھنے پر اگر سجدۂ تلاوت کی نیت (اُس کے فوراً بعد) رکوع میں کر لی جاوے تو سجدہ ادا ہو جاتا ہے۔ پس اگر امام نے آیتِ سجدہ پڑھ کر رکوع کیا اور رکوع میں نیت سجدۂ تلاوت کی کر لی تو کیا سب مقتدیوں

عہ لیکن نمازِ جمعہ کا یہ حکم نہیں ہے ۱۲

کی طرف سے سجدہ ادا ہو جائے گا؟

جواب (یہ حکم منفرد اور امام کے لیے تو عام ہے لیکن مقتدی کے لیے تفصیل ہے، پس اگر) امام نے 'سجدہ' کی نیت رکوع میں کی تو اگر نماز آہستہ قراءت والی ہے کہ مقتدیوں کو آیتِ سجدہ کی خبر ہی نہیں ہوئی تو امام کی نیت کافی ہے اور اگر نماز بلند آواز سے قراءت والی ہے اور مقتدیوں نے نیت سجدہ کی نہیں کی اگرچہ امام نے کرلی ہو تو اُن کی طرف سے سجدہ ادا نہ ہوگا (ہاں اگر امام کے پیشگی آگاہ کر دینے پر وہ بھی نیتِ سجدہ کر لیتے تو اُن کی طرف سے بھی ادائیگی ہو جاتی) اس لیے ایسے مقتدی امام کے ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد (سلام میں شرکت نہ کرتے ہوئے) پہلے سجدۂ تلاوت کریں پھر قعدہ اخیرہ کرکے یعنی التحیات، درود اور دُعا پڑھ کے سلام پھیریں کہ جہری نماز میں امام کی نیتِ سجدہ مقتدیوں کی طرف سے کافی نہیں ہے، انھیں خود بھی سجدہ کی نیت کرنا ضروری ہے (دُرِّ مختار) نیز ایسے موقع پر امام کو چاہیے کہ رکوع میں 'سجدہ کی نیت' کے ذریعہ سجدہ ادا نہ کرے بلکہ سجدۂ تلاوت ہی کرےؔ تاکہ مقتدیوں کو دِقت نہ ہو اور اُن کا سجدہ بھی ادا ہو جاوے (عزیز الفتاویٰ)

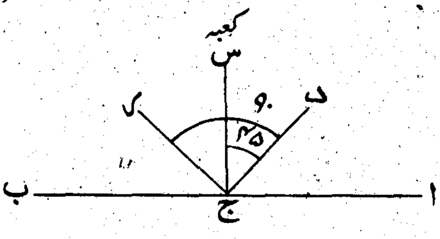
سوال کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ میں کہ زید نے دورانِ تقریر

ؔ نیز بہتر ہے کہ امام اُس سجدۂ تلاوت کے بعد قیام میں آئے اور کچھ قراءت کرکے رکوع میں جائے، اگرچہ (بلا قراءت) خالی قیام کرکے رکوع میں چلا گیا تب بھی نماز ہو جائے گی ۱۲ (عالمگیری)

ایک شعر میں وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (اور نماز پڑھتے رہنا اور قُرب حاصل کرتے رہنا) پڑھا اور سجدہ نہیں کیا۔ اِس پر ظفر نے اُس کو اور سُننے والوں کو سجدہ کرنے پر مجبور کیا۔ زید نے جواب دیا کہ سجدہ پوری آیت کی تلاوت پر ہوتا ہے، نہ کہ آیت کے کسی جُز پر۔ اِس صورت میں کیا جواب ہے ؟

جواب اُس شعر کے پڑھنے سے سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے۔ ظفر کا قول صحیح ہے، اگرچہ بعض کا قول یہ بھی ہے کہ اکثر حصّہ آیت کا پڑھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے مگر فتوے پہلے ہی قول پر ہے

(امداد المفتین)



سوال[۴۲] (ا) کیا شکل بالا میں دِ اور ر کے درمیان (۴۵+۴۵ = ۹۰ درجے حدِّ سمتِ قبلہ) تک مسجد میں نماز درست ہے ؟

(ب) کیا غیر مسجد کے لیے بھی یہ اجازت ہے ؟

(ج) اگر کسی نمازی نے قصدًا 'ٹھیک قبلہ' چھوڑ کر نماز پڑھی مگر وہ اِن ۹۰ درجے (د اور ر) کے اندر اندر پڑھی تو کیا اُس کی نماز ہوگئی ؟

جواب (ا و ب) مسجد کی محراب کا رُخ اگر سَلَف (گذشتہ بزرگوں) کی بنائی ہوئی محرابوں کے رُخ کے مطابق ہے تب تو مسجد میں اُسی کے مطابق نماز پڑھی جائے گی لیکن اگر مسجد کا رُخ بالکل غلط ہو کہ شرعًا اُس رُخ سے نماز نہ ہوسکتی ہو تو پھر رُخ صحیح کرنا ضروری ہے تب نماز ہو گی اور مسجد کے علاوہ مکان یا جنگل میں (غالب گمان سے) نماز پڑھی جائے تو دی ہوئی شکل میں (قبلہ کی طرف مُنہ ہونا تحقیق ہو جانے پر) د اور ر کے درمیان کسی بھی فرق سے رُخ کر کے نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہو سکتی ہے یعنی قبلہ سے ۴۵ درجے (د س) کے اندر داہنی طرف اور ۴۵ درجے (س ر) کے اندر بائیں طرف نماز پڑھی جائے تو وہ قبلہ روئی کے خلاف نہیں اور درجوں کے اعتبار سے مجموعی ۹۰ درجے (سمتِ قبلہ) کے اندر اندر نماز ہو جاتی ہے، مسجد ہو یا غیر مسجد (دُرّ وشامی)

(ج) (غیر مسجد میں) اگر ٹھیک قبلہ یا قبلہ سے زیادہ قریب سمت کا علم ہو جائے تو پھر اُس کے خلاف استقبال کرنا جائز نہیں ہے اور قصدًا اُس سے ہٹ کر نماز پڑھے گا تو نماز نہ ہو گی (دُرِّ مختار)

فائدہ (راول پنڈی کا قبلہ ٹھیک مغرب سے ۱۴ درجے ۸ دقیقے مائل بجنوب ہے) نئی مسجد اگر آلات اور انجینیروں سے مدد لے کر صحیح رُخ پر بنالی جائے تو اچھا ہے لیکن کسی سابقہ مسجد کو جو سمتِ قبلہ کی حد میں واقع ہو، مُنہدم نہ کریں کیوں کہ دِقتوں میں پڑے بغیر اِس مسئلہ میں گنجائش ہے (فتوے)

(متوسط قد کے ساٹھویں حصّہ کو قدم یا) درجہ کہتے ہیں اور درجہ کے ساٹھویں حصّہ کو دقیقہ)

نیز کعبہ کی طرف مُنہ ہونے کے یہ معنے ہیں کہ چہرہ کا کوئی حصّہ کعبہ کی سمت میں واقع ہو . . . تو اگر اصل قبلہ سے (غیر قصدًا) کچھ اِنحراف ہو (یعنی چہرہ ہٹا ہوا ہو) مگر چہرہ کا کوئی حصّہ کعبہ کے حصّۂ سمت میں ہو تو نماز ہو جائے گی۔ مثلاً دی ہوئی شکل میں اگر کوئی مقام ج پر کھڑا ہو کر نقطہ س کی طرف مُنّہ کرے تو عین کعبہ کو مُنّہ ہے اور اگر دائیں، بائیں د یا ر کی طرف جُھکے تو جب تک س د یا س ر کے اندر رہے، سمتِ کعبہ میں ہے اور جب د سے گذر کر ا کی طرف یا ر سے گذر کر ب کی طرف کچھ بھی قریب ہوگا تو اَب سمت سے نکل گیا، نماز نہ ہوگی (دُرِّ مختار وغیرہ)

پس جن مسائل میں سینہ قبلہ سے پھر جانا مفسدِ نماز بتایا گیا ہے وہاں سینہ کا عین قبلہ سے (داہنی یا بائیں طرف) ۴۵ درجے سے زیادہ ہٹ جانا مُراد ہے نیز یاد رکھیے بعض مواقع[1] استثناء کے بھی ہیں مثلاً کسی کو دورانِ نماز میں حَدَث (بے وضو ہو جانے) کا گمان ہوا اور مُنّہ پھیرا ہی تھا کہ وہ گمان غلط ظاہر ہوا تو اگرچہ وہ قطعی طور پر قبلہ سے پھر گیا ہو لیکن اگر وہ مسجد سے خارج نہ ہوا ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی (دُرِّ مختار وغیرہ)

---

[1] خاص، الگ کیے ہوئے موقعے ۱۲

چند وَظیفے

وظائف کے پڑھنے سے دین اور دُنیا کے کاموں میں برکت ہوتی ہے مگر سب سے بڑھ کر **تلاوتِ کلامِ پاک** کا مرتبہ ہے کہ تھوڑا بہت روزانہ (مُسلسل) پڑھا کرے، اِس کے بعد جس قدر چاہے معمول بنالے۔

آیۃُ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الخ قرآن پاک کی سب سے بڑی آیت ہے۔ اِس کا پنج گانہ نماز کے بعد پڑھنے والا بہت سی آفات و بلیّات سے محفوظ رہتا ہے۔ اُس کو اُس کی مَوت کے سِوا کوئی چیز جنّت میں جانے سے نہیں روکتی (بیہقی) جو شخص اِس آیت کو سوتے وقت پڑھے اُس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ نگہبان مقرّر ہو جاتا ہے اور اُس کو شیطان کی طرف سے کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچتا (بخاری)

ہر نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر یَا قَوِیُّ گیارہ دفعہ پڑھنا ضُعفِ دماغ کے لیے مفید ہے۔ یَا نُوْرُ گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں پر دَم کرکے آنکھوں کو لگانا نظر کے لیے مفید ہے نیز فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ط (پس ہٹا دیا ہم نے تجھ پر سے پردہ غفلت کا تیرا، پس آج نظر تیری تیز ہے) تین دفعہ پڑھ کر اُنگلیوں پر دَم کرکے آنکھوں پر لگائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ بصارت میں کمی

ع‍ه تین سَلائی ایک طرف، تین سَلائی دوسری طرف آنکھوں میں روزانہ (صبح کو اور) سوتے وقت رات کو سُرمہ لگانا سُنّت اور بینائی کے لیے مفید ہے ۱۲ (ترمذی)

نہ ہوگی بلکہ جس قدر نقصان ہوگیا ہوگا وہ بھی جاتا رہے گا۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ (اے رب زیادہ کر میرا علم) ترقیِ علم کے لیے ہر نماز کے بعد جس قدر ہوسکے، پڑھا کرے (اعمالِ قرآنی)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مُعاذ بن جبلؓ کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لے کر فرمایا، مُعاذ! خدا کی قسم مجھے تجھ سے محبّت ہے حضرت مُعاذؓ نے عرض کیا، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوجائیں، خدا کی قسم مَیں بھی آپؐ کو چاہتا ہوں۔ فرمایا کسی نماز کے بعد اِن کلموں کا کہنا نہ چھوڑیو اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ (اے اللہ مدد کر ہماری، اپنے ذکر اور اپنے شُکر اور اپنی عبادت کی خوبی پر) (نسائی)

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر آپ ہماری بخشش نہ کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہوجاوے گا) جو شخص اِس دُعا کو ہر فرض نماز کے بعد ایک بار پڑھ کر بخشش کی دُعا مانگے، اِن شاء اللہ تعالےٰ اُس کے گناہ معاف ہوں گے کیوں کہ یہ دُعا حضرت آدم علیہ السّلام کی ہے (اعمالِ قرآنی) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ (اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کیجیے بعد اس کے کہ آپ ہم کو ہدایت کرچکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائیے۔ بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں) جو کوئی ہر نماز کے بعد اِس دُعا کو پڑھ لیا کرے، وہ دُنیا سے اِن شاء اللہ تعالےٰ

با ایمان اُٹھے گا (اعمالِ قرآنی) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ط (ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی سب کام سپرد کرنے کے لیے اچھا ہے) ہر رنج و غم اور مشکل کے لیے ہر نماز کے بعد سات بار پڑھے۔ حضرت ابراہیمؑ جب آگ میں ڈالے گئے تو آخری کلمہ اُن کا یہی تھا۔ اِس کے پڑھنے سے اِن شاءاللہ تعالےٰ ہر مصیبت دُور ہوگی (بخاری)

فجر و مغرب کی نماز کے بعد (کلام کرنے سے پہلے) جو شخص اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ ط (اے اللہ پناہ دے مجھ کو دوزخ سے) سات مرتبہ پڑھے، اگر اُس دن یا رات میں مرجائے گا تو آتشِ دوزخ سے محفوظ رہے گا (ابوداؤد)

جو کوئی پڑھے صبح کو تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط (پناہ چاہتا ہوں مَیں اللہ سُننے والے اور جاننے والے کی شیطان مردود سے) پھر (بسم اللہ کے بعد) سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

(وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا، وہ بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، پاک ذات، سلامتی

دینے والا، امن دینے والا، نگہبان، غالب، زبردست، بڑائی والا۔ خدا لوگوں کے شریک ٹھیرانے سے پاک ہے۔ وہی خدا ہے خالق، درست کرنے والا، صورتیں بنانے والا، اُس کے سب اچھے نام ہیں۔ جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں، سب اُس کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے) مُقرّر کرتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کے لیے ستّر ہزار فرشتے کہ دُعا کرتے ہیں اُس کے واسطے بخشش کی شام تک، پھر اگر مرجائے اُس دن میں تو شہید مرتا ہے اور جو پڑھے شام کو، حاصل کرتا ہے اِسی مرتبہ کو (حاشیہ دُرِّمختار)

جو شخص پڑھے ہر صبح اور شام تین بار بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین و آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُنتا اور جانتا ہے) اُس کو کسی چیز سے ضرر نہ پہنچے گا اور ہر بلاؤ مصیبت سے محفوظ رہے گا اِن شاءاللہ تعالےٰ (ترمذی و ابنِ ماجہ)

جو شخص صبح کے وقت کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اُس نے گویا ایک غلام آزاد کیا اور لکھی جاتی ہیں اُس کے لیے دس نیکیاں اور دُور کی جاتی ہیں اُس کی دس بُرائیاں اور بلند کیے جاتے ہیں اُس کے دس درجے اور شام تک وہ شیطان سے امن میں رہتا ہے اور اگر شام کے وقت کہے تب بھی اِتنا ہی اجر پاتا ہے (ابوداؤد، ابنِ ماجہ)

فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلّم نے، دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان سے اُن کا کہنا نہایت آسان ہے لیکن میزانِ عمل میں اُن کا وزن بہت بھاری ہوگا۔ وہ یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (اللہ پاک ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہے، اللہ پاک ہے عظمت والا) (بخاری)

حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کو جب کوئی غم پیش آتا تو یہ دُعا پڑھتے تھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ (اے زندہ اور قائم رہنے والے! تیری رحمت کے ساتھ مَیں فریاد کرتا ہوں) (ترمذی)

حضور صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (بخاری ومسلم) نیز فرمایا، جس نے کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ (اللہ پاک ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہے) دِن میں سَو بار، دُور کیے جاتے ہیں گناہ اُس کے اگرچہ ہوں مانند جھاگ سمندر کے (بخاری ومسلم)

ہر قسم کی اُلجھن کے لیے یَا حَفِیْظُ کا وِرد کرے۔ اِس سے تدبیر سے نظر اُٹھ کر خالقِ تدبیر پر نظر ہو جاتی ہے۔ بارہا کا تجربہ ہے مفید ثابت ہوا۔ یہ ہر مشکل کا حل اور حفاظت ہے (اقتباسات)

عہ عمل تولنے کی ترازو ۱۲ عہ مُراد خدا ۱۲

اسلام میں جادو، منتر، ٹوٹکا، شگون اور نجوم منع ہیں (مشکوٰة)

خطبۂ جمعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلِیِّ الذَّاتِ عَظِیْمِ الصِّفَاتِ سَمِیِّ السِّمَاتِ کَبِیْرِ الشَّانِ
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو برتر ذات ، عظیم صفات ، بلند حالت ، بڑی شان والا ہے

جَلِیْلِ الْقَدْرِ رَفِیْعِ الذِّکْرِ مُطَاعِ الْاَمْرِ جَلِیِّ الْبُرْھَانِ فَخِیْمِ
بزرگ مرتبہ ، بلند ذکر والا ، واجب الاطاعت ، روشن دلیل والا ہے ، بڑے

الْاِسْمِ غَزِیْرِ الْعِلْمِ وَسِیْعِ الْحِلْمِ کَثِیْرِ الْغُفْرَانِ جَمِیْلِ الثَّنَاءِ
نام والا ، کثیر علم والا ، وسیع حلم والا ، بہت بخشش والا ہے ، عمدہ تعریف والا

جَزِیْلِ الْعَطَاءِ مُجِیْبِ الدُّعَاءِ عَمِیْمِ الْاِحْسَانِ سَرِیْعِ الْحِسَابِ
بہت دینے والا ، دُعا قبول کرنے والا ، عام احسان کرنے والا ہے ، جلد حساب لینے والا

شَدِیْدِ الْعِقَابِ اَلِیْمِ الْعَذَابِ عَزِیْزِ السُّلْطَانِ وَنَشْھَدُ
سخت سزا دینے والا ، دردناک عذاب دینے والا ، غالب بادشاہ ، اور ہم گواہی دیتے ہیں

اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ
کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے ، اُس کا کوئی شریک نہیں پیدا کرنے اور حکم کرنے میں

وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار اور آقا حضرت محمدؐ اُس کے بندہ اور رسول ہیں

الْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ اَلْمَنْعُوْتُ بِشَرْحِ الصَّدْرِ
جو بھیجے ہوئے ہیں سیاہ اور سُرخ کی طرف ، جو تعریف کیے گئے ہیں ساتھ شرح صدر کے

وَرَفْعِ الذِّكْرِ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ

اور بلندیِ ذکر کے ، اور رحمت بھیجے اللہ اُن پر اور اُن کی آل پر اور اُن کے اصحاب پر جو

هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاۗءِ ۚ وَخَيْرُ الْخَلَاۗئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاۗءِ ط

خلاصہ ہیں اہلِ عرب کے اور انبیاء کے بعد تمام خلائق سے بہتر ہیں۔

اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ وَحِّدُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّوْحِيْدَ رَاْسُ

اِس کے بعد، پس اے لوگو! اللہ کو ایک مانو ، تحقیق اللہ کو ایک ماننا بلند ہے

الطَّاعَاتِ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ ط وَ

تمام طاعات میں اور اللہ سے ڈرو ، تحقیق اللہ کا خوف تمام نیکیوں کی اصل ہے اور

عَلَيْكُمْ بِالسُّنَّةِ ج فَاِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِيْ اِلَى الطَّاعَةِ ج وَ

سُنّت کو لازم پکڑو اِس لیے کہ سُنّت اللہ کی اطاعت کا راستہ دکھاتی ہے اور

مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى ط وَاِيَّاكُمْ

جس نے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کی اُس نے دانائی کی اور ہدایت پائی اور بچو تم

وَالْبِدْعَةَ ج فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِيْ اِلَى الْمَعْصِيَةِ ج وَمَنْ

بدعت سے اِس لیے کہ بدعت نافرمانی کی طرف لے جاتی ہے اور جس نے

يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى ط وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ

اللہ اور اُس کے رسولؐ کی نافرمانی کی پس وہ گم راہ ہوا اور بھٹک گیا اور تم سچائی کو لازم پکڑو

فَاِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ ط وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ ۚ

بے شک سچ نجات دلاتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے اور تم احسان کو لازم پکڑو

عہ توبہ ۱۲ عہ مشکوٰۃ ۱۲

فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو

فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا فَتَكُوْنُوْا مِنَ
بے شک وہ سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور دُنیا سے محبت نہ کرو ورنہ نقصان

الْخٰسِرِيْنَ ۝ اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا
اُٹھانے والے ہوجاؤگے خبردار کوئی جان دار نہیں مرسکتا جب تک کہ اپنی روزی پوری نہ کرلے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِى الطَّلَبِ وَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
پس ڈرو اللہ سے اور اختصار اختیار کرو طلبِ معاش میں اور توکّل کرو اُس پر بے شک اللہ

يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ وَادْعُوْهُ فَاِنَّ رَبَّكُمْ مُّجِيْبُ الدَّاعِيْنَ
توکّل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور اُس کو پکارو بے شک تمھارا رب پکارنے والوں کی (دُعا) قبول کرنے والا ہے

وَاسْتَغْفِرُوْهُ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
اور اُس سے مغفرت طلب کرو وہ مال واولاد سے تمھاری مدد کرے گا۔ پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۝ اِنَّ
شیطان مردُود سے اور فرمایا تمھارے رب نے مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔ بے شک

الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ
جو لوگ تکبّر کرتے ہیں میری عبادت سے، عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل ہوکر

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ
اللہ برکت دے ہمارے لیے اور تمھارے لیے قرآنِ عظیم میں اور نفع دے ہمیں اور تمھیں

[1] زُمر ۱۲ [2] مشکوٰۃ ۱۲ [3] مؤمن ۱۲

بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ
(اپنی) آیات اور حکمت والے ذکر سے ۔ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے اور تمام

الْمُسْلِمِيْنَ ج فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝
مسلمانوں کے لیے ، پس تم بھی بخشش مانگو اُس سے ۔ وہی بخشش کرنے والا مہربان ہے ۔

پھر مقدار تین آیت پڑھنے کے منبر پر چپکا بیٹھے
اِس کے بعد دوسرا خطبہ پڑھے (ترمذی)

خطبۂ ثانیہ

(یہی خطبہ عیدین اور استسقا کے پہلے خطبہ کے بعد بھی پڑھا جائے گا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم اُس کی حمد کرتے ہیں اور اُس سے مدد مانگتے ہیں اور اُس سے بخشش طلب کرتے ہیں اور اُس پر ایمان لاتے ہیں

وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ
اور اُس پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہم پناہ چاہتے ہیں اللہ کی اپنے نفسوں کی شرارت سے اور اپنے

سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ
اعمال کی بُرائیوں سے ، جس کو اللہ ہدایت دے تو اُس کو کوئی گم راہ کرنے والا نہیں اور[عه] جس کو

يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۝ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
وہ گم راہ کرے اُس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ اَعُوْذُ
اُس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اُس کے بندہ اور رسول ہیں ۔ پناہ چاہتا ہوں

[عه] یعنی تقدیر الٰہی ہی غالب رہتی ہے البتہ انسان تدبیر کا مکلف ہے اور اکثر تدبیر کے مطابق ہی تقدیر کا ظہور ہوتا ہے ۱۲

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى

اللہ کی شیطان مردود سے ۔ بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں

النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

نبی ؐ پر، اے ایمان والو! تم بھی درود بھیجا کرو اُن پر اور خوب سلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اے اللہ رحمت نازل فرما اپنے بندہ اور رسول حضرت محمد ؐ پر اور رحمت نازل فرما مومن مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ ط وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر اور برکت نازل فرما حضرت محمد ؐ پر

وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ ط قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ

اور اُن کی ازواج اور اُن کی اولاد پر۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، میری اُمت میں سب سے

اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ ط وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ ط وَاَصْدَقُهُمْ

زیادہ رحم کرنے والے میری اُمت پر (حضرت) ابوبکر ہیں اور اُن میں اللہ کے معاملہ میں زیادہ سخت (حضرت) عمر ہیں اور

حَيَاۤءً عُثْمَانُ ط وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ ط وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاۤءِ اَهْلِ

زیادہ حیا والے (حضرت) عثمان ہیں اور بہتر فیصلہ کرنے والے (حضرت) علی ہیں اور (حضرت) فاطمہ جنّت کی عورتوں

الْجَنَّةِ ط وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

کی سردار ہیں اور (امام) حسن اور حُسین جنّت کے نوجوانوں کے سردار ہیں

وَحَمْزَةُ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ

اور (حضرت) حمزہ اللہ اور اُس کے رسول کے شیر ہیں۔ راضی ہو اللہ تعالےٰ اُن سب سے

۱؎ احزاب ۱۲ ۲؎ ترغیب ۱۲ ۳؎ بخاری ومسلم ۱۲ ۴؎ احمد وترمذی ۱۲ ۵؎ مشکوۃ ۱۲ ۶؎ ترمذی ۱۲ ۷؎ جمع الفوائد ۱۲
عہ یہاں صلوٰۃ کے معنے رحمت ہیں لیکن فرشتوں کی طرف سے دعاءِ رحمت ۱۲ عہ (غیرُ اللہ کی طرف سے) دعاءِ رحمت ۱۲

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً
اے اللہ بخشش فرما (حضرت) عباس اور اُن کی اولاد کی بخشش ظاہری بھی اور باطنی بھی

لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا ط اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا
جو نہ چھوڑے کوئی گناہ۔ اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے حق میں، اُن کو میرے بعد (ملامت کا)

مِّنْ بَعْدِیْ ج فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ
نشانہ نہ بنانا۔ پس جس نے اُن سے محبت کی تو اُس نے میری محبت کی وجہ سے کی اور جس نے اُن سے بُغض رکھا

فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ ط وَخَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ
تو میرے ساتھ بُغض رکھنے کی وجہ سے بغض رکھا اور میری اُمت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانہ میں ہیں (یعنی صحابہ) پھر وہ جو اُن سے ملے (یعنی تابعین)

ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ج وَالسُّلْطَانُ الْمُسْلِمُ ظِلُّ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ ج
پھر وہ جو اُن سے ملے (یعنی تبع تابعین) اور مسلمان بادشاہ زمین میں اللہ کا سایہ ہوتا ہے

مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ
(پس) جس نے زمین میں اللہ کے بادشاہ کی توہین کی، اللہ نے اُس کی توہین کی۔ بے شک اللہ حکم دیتا ہے

بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ
انصاف اور احسان اور 'قرابت داروں کو دینے' کا اور منع کرتا ہے کھلی بُرائی

وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ط فَاذْكُرُوْنِیْ
اور مطلق بُرائی اور ظلم کرنے سے۔ اللہ تم کو اس لیے نصیحت فرماتا ہے کہ تم نصیحت قبول کرو۔ تم مجھ کو یاد کرو

اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ط
مَیں تم کو یاد رکھوں گا اور میری شکر گزاری کرو اور میری ناشکری مت کرو۔

ے ے ے ترمذی ۱۲ ے بخاری و مسلم ۱۲ ے ترغیب ۱۲ ے نحل ۱۲ ے بقرہ ۱۲

خطبۂ عید الفطر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ

اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے اور سب

الْحَمْدُ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّیَّانِ ۚ ذِی الْفَضْلِ

تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو انعام کرنے والا ، احسان کرنے والا اور بدلہ دینے والا ہے ۔ جو فضل

وَالْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ ۚ ذِی الْکَرَمِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْاِمْتِنَانِ ؕ اَللّٰہُ

بخشش اور احسان کرنے والا ہے عزت ، مغفرت اور احسان والا ہے ۔ اللہ

اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ

اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے ، اُس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ

سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ الَّذِیْٓ اُرْسِلَ حِیْنَ

ہمارے سردار اور آقا حضرت محمدؐ اُس کے بندہ اور رسُول ہیں جو اُس وقت بھیجے گئے

شَاعَ الْکُفْرُ فِی الْبُلْدَانِ ؕ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ مَا

جب کفر بستیوں میں عام ہو چکا تھا ۔ اللہ کی رحمت ہو اُن پر اور اُن کی آل اور اصحاب پر جب تک

لَمَعَ الْقَمَرَانِ وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ ؕ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ

چاند ، سورج چمکتے رہیں اور رات ، دن آتے رہیں ۔ اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے ، کوئی معبود نہیں

إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ أَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْا

اللہ کے سوا اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اس کے بعد معلوم ہو

أَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ فِيْهِ عَوَائِدُ الْإِحْسَانِ

کہ تمہارا یہ دن عید کا دن ہے، اس دن میں تمہارے اوپر اللہ کے لگاتار احسانات ہیں

وَرَجَاءُ نَيْلِ الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ ط اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ

اور اس میں بلندیٔ درجات، معافی اور بخشش کے حصول کی امید ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ

أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَقَدْ[عہ]

بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّ

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے، بے شک ہر قوم کے لیے ایک خوشی کا دن ہوتا ہے اور

هٰذَا عِيْدُنَا اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

یہ ہمارا "خوشی کا دن" ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَقَالَ[عہ] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهٗ

کہ جب عید کا دن یعنی فطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ مومنوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے

فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِيْ مَا جَزَاءُ أَجِيْرٍ وَّفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا

اور فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جس نے اپنا کام پورا کر دیا ہو، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب

عہ بیہقی ۱۲ — عہ بخاری و مسلم ۱۲

جَزَآءُهٗ اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرُہٗ ؕ قَالَ مَلٰٓئِکَتِیْ عَبِیْدِیْ وَاِمَائِیْ

اُس کا بدلہ یہ ہے کہ اُس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے

قَضَوْا فَرِیْضَتِیْ عَلَیْھِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا یَعُجُّوْنَ اِلَی الدُّعَآءِ وَعِزَّتِیْ

اپنا فرض پورا کر دیا ہے جو اُن پر تھا اور پھر فریاد کرتے ہوئے دُعا کے لیے نکلے ہیں ، اپنی عزت

وَجَلَالِیْ وَکَرَمِیْ وَعُلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَاُجِیْبَنَّھُمْ فَیَقُوْلُ

اپنے جلال اپنے کرم اور اپنی بلندی و عظمت کی قسم میں ضرور اُن کی دُعا قبول کروں گا پھر فرماتا ہے

اِرْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَبَدَّلْتُ سَیِّئَاتِکُمْ حَسَنَاتٍ ط قَالَ

لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ فرمایا (حضورؐ نے)

فَیَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّھُمْ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

پس وہ بخشے ہوئے لوٹتے ہیں ۔ اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اور اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ

جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر اُس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو اُس نے گویا

الدَّھْرِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ

ہمیشہ یعنی سال بھر روزے رکھے۔ اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ

اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ

بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر کہا کرتے تھے

بَیْنَ اَضْعَافِ الْخُطْبَۃِ وَیُکْثِرُ التَّکْبِیْرَ فِیْ خُطْبَۃِ الْعِیْدَیْنِ اَللّٰہُ

خطبہ کے چھوٹے چھوٹے حصّوں کے درمیان اور تکبیر کی کثرت کیا کرتے تھے عیدین کے خطبہ میں اللہ

اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی

پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔ بامراد ہوا جو شخص پاک ہوگیا اور اپنے

وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی

رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا

خطبہ عید الاضحٰے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ مَّنْسَکًا لِّیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مقرر کیا ہر امت کے لیے قربانی کرنا تاکہ وہ اللہ کا نام لیں اُن (مخصوص) چوپایوں پر

رَزَقَھُمْ مِّنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ وَعَلَّمَ التَّوْحِیْدَ وَاَمَرَ بِالْاِسْلَامِ

جو اُس نے اُن کو عطا کیے تھے اور توحید سکھائی اور اسلام پر (چلنے کا) حکم دیا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ

اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں

اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ هَدَانَا

کہ ہمارے سردار اور آقا حضرت محمدؐ اُس کے بندہ اور رسول ہیں جنھوں نے ہمیں ہدایت کی

اِلٰى دَارِ السَّلَامِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

سلامتی کے گھر کی طرف۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اللہ رحمت نازل فرمائے اُن پر اور اُن کی آل اور اصحاب پر

الَّذِيْنَ قَامُوْا بِاِقَامَةِ الْاَحْكَامِ ط وَبَذَلُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ

جو ڈٹ گئے احکام کے قائم کرنے پر اور لگادیں اپنی جانیں اور مال

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَا لَهُمْ مِّنْ كِرَامٍ ط وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ط اَللّٰهُ

اللہ کی راہ میں، پس وہ کتنے خوش قسمت تھے۔ اور سلامتی نازل فرمائے بہت بہت سلامتی۔ اللہ

اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ شَرَعَ لَكُمْ مَا فِيْهِ

اِس کے بعد معلوم ہو کہ تمھارا یہ دن عید کا دن ہے، مقرر کیا ہے تمھارے لیے جو کچھ اُس میں ہے

مَعَ اَعْمَالٍ اُخْرٰى وَبَيَّنَ نَبِيُّهٗ وَصَفِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوسرے اعمال سمیت اور بیان کیا اُس کے برگزیدہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

وُجُوبِهَا وَفَضَآئِلِهَا ؕ وَدَوَّنَ عُلَمَآءُ اُمَّتِهٖ مِنْ سُنَنِهٖ فِیْ کُتُبِ
اُس کے وجوب اور فضائل کو اور جمع کیا آپؐ کی اُمت کے علماء نے آپؐ کے طریقوں سے فقہ کی کتابوں

الْفِقْهِ مَسَآئِلَهَا ؕ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ
میں اس (عید) کے مسائل کو۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ فَقَدْ قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا
اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ پس تحقیق نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، کوئی

عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَّوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ
عمل بنی آدم کا قربانی کے دن اللہ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ

الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا
نہیں ہے اور وہ (قربانی کا جانور) قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا

وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا
اور بلاشبہ وہ خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے یہاں مقبول ہوجاتا ہے پس تم اُس کے ساتھ

بِهَا نَفْسًا ؕ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ
اپنا دل خوش کرو۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ وَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ نے پوچھا

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ
یا رسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا، تمہارے باپ (حضرت) ابراہیم علیہ

عہ ترمذی و ابن ماجہ ۱۲ عہ احمد و ابن ماجہ ۱۲

السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا

السلام کی سنّت ہے۔ اُنھوں نے کہا، یا رسول اللہ! ہمارے لیے اِن میں کیا ہے؟ فرمایا، ہر بال کے بدلہ ایک نیکی ہے۔ اُنھوں نے پوچھا

فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ ؕ اَللّٰهُ

اور اُون کے بارہ میں یا رسول اللہ! فرمایا، اُون کے ہر بال کے بدلہ (بھی) ایک نیکی ہے۔ اللہ

اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ وَقَالَ عَلَيْهِ

بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور فرمایا حضور علیہ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ وَّجَدَ سَعَةً لِاَنْ يُّضَحِّيَ فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَحْضُرْ مُصَلَّانَا ؕ

الصلوٰۃ والسلام نے، جو شخص قربانی کی وُسعت رکھتا ہو پھر قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آوے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ وَقَالَ ابْنُ

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور ابنِ عمرؓ

عُمَرَ الْاَضَاحِيُّ يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى ؕ وَعَنْ عَلِيٍّ مِّثْلُهٗ وَهٰذَا بَعْضُ

نے فرمایا، قربانی بقرعید کے دو دن بعد تک ہے اور (حضرت) علیؓ سے بھی اِسی طرح روایت ہے اور یہ (قربانی کے) بعض

مِنَ الْفَضَائِلِ ؕ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا

فضائل ہیں۔ پناہ چاہتا ہوں مَیں اللہ کی، شیطان مردود سے۔ اللہ کے پاس نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے

وَلَا دِمَاۗؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ

اور نہ اُن کا خون لیکن اُس کے پاس تمہارا تقوٰے پہنچتا ہے۔ اِسی طرح اُن (جانوروں) کو تمہارا زیرِ حکم کر دیا ہے

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ؕ

تاکہ تم اِس بات پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اُس نے تم کو ہدایت بخشی اور نیکوکاروں کو خوش خبری سُنا دیجیے۔

۱؎ ترغیب ۱۲ ۲؎ و ۳؎ مالک ۱۲ ۴؎ حج ۱۲

خطبۂ اِستسقا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ کِتَابِہٖ وَھُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے فرمایا اپنی کتاب میں، اور وہ ایسا ہے کہ اپنی بارانِ رحمت سے پہلے ہواؤں

بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ ج وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَھُوْرًا لِّنُحْیِیَ

کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں اور ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں جو پاک صاف کرنے کی چیز ہے تاکہ

بِہٖ بَلْدَۃً مَّیْتًا وَّنُسْقِیَہٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ کَثِیْرًا ط وَ

اُس کے ذریعہ سے مُردہ زمین میں جان ڈال دیں اور اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور بہت سے آدمیوں کو سیراب کریں اور

نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ

ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ

سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ کَانَ یُسْتَسْقَی

ہمارے سردار اور آقا حضرت محمدؐ اُس کے بندہ اور رسول ہیں جن کی برکت سے بارش

الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ وَصَلُوْا

طلب کی جاتی تھی اللہ کی رحمت ہو اُن پر اور اُن کی آل اور اصحاب پر جو پہنچے

مِنَ الدِّیْنِ اِلٰی کُنْھِہٖ ج وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ط اَمَّا بَعْدُ فَیَآ اَیُّھَا

دین کی حقیقت تک اور بہت بہت سلامتی ہو۔ اِس کے بعد، اے

الْمُسْلِمُوْنَ اِنَّکُمْ شَکَوْتُمْ جَدْبَ دِیَارِکُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ

مسلمانو! تم نے شکایت کی ہے اپنے شہروں میں قحط ہونے کی اور زیادہ زمانہ

عہ ابوداؤد ۱۲

عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ

تک بارش نہ ہونے کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ اُس سے دُعا مانگو اور اُس نے وعدہ کیا ہے

اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کہ وہ قبول فرماوے گا۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا، بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

مالک ہے قیامت کے دن کا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ

اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر نازل کر بارش

وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا

اور جو تو نازل کرے، بنا اُس کو ہمارے لیے قوت اور پہنچنے کا سبب ایک وقت تک۔ اے اللہ سیراب کر ہمیں.

غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ اَللّٰهُمَّ

ایسی بارش سے جو فریاد رسی کرے جس کا انجام اچھا ہو، ارزانی کرنے والی ہو نفع دینے والی ہو نقصان وہ نہ ہو، جلدی آنے والی ہو، دیر کے ساتھ نہ ہو، اے اللہ

اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ

اپنے بندوں اور اپنے جانوروں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے مُردہ شہر کو زندگی عطا کر

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْعًا غَدَقًا مُّجَلِّجًلا عَامًّا طَبَقًا سَحًّا

اے اللہ سیراب کر ہمیں ایسی بارش سے جو فریاد رس ہو، ارزانی کرنے والی ہو، سرسبز کرنے والی ہو، گھور گرج والی ہو، عام ہو، تمام روئے زمین پر ہو، لگاتار ہو

دَآئِمًا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ اَللّٰهُمَّ

اور ہمیشہ (نفع دینے والی) ہو۔ اے اللہ ہمیں بارش سے سیراب کر اور ہمیں مایوس لوگوں میں سے نہ بنا۔ اے اللہ

لہ فاتحہ ۱۲ ۔ لہ و لہ ابوداؤد ۱۲ لہ زاد المعاد ۱۲

إِنَّ بِالْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْبَهَائِمِ وَالْخَلْقِ مِنَ اللَّأْوَاءِ وَالْجَهْدِ
بلا شبہ بندوں، بستیوں، جانوروں اور تمام مخلوق کو۔ ایسی سختی، تکلیف

وَالضَّنْكِ مَا لَا نَشْكُوهُ إِلَّا إِلَيْكَ ط اَللّٰهُمَّ أَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ
اور تنگی ہے کہ تیرے سوا کسی سے اُس کی شکایت نہیں کرتے۔ اے اللہ ہمارے لیے کھیتی اُگا دے

وَأَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ وَاسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ
اور تھنوں میں دودھ جاری کر دے اور ہمیں آسمان کی برکتوں سے سیراب کر دے اور ہمارے لیے زمین کی

بَرَكَاتِ الْأَرْضِ ط اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجَهْدَ وَالْجُوعَ وَالْعُرْيَ
برکتیں پیدا فرما دے۔ اے اللہ ہم سے مشقت اور بھوک اور برہنگی اُٹھا دے

وَاكْشِفْ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَكْشِفُهُ غَيْرُكَ ط اَللّٰهُمَّ إِنَّا
اور ہمارے اوپر سے بلا کو دُور کر دے اور اُس کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا۔ اے اللہ ہم

نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا
تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں، بے شک تو غفار ہے، پس آسمان سے ہم پر خوب بارشیں برسا

وَحَوَّلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رِدَاءَهُ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ
اور اُلٹ دی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی چادر قبلہ رُو

الْقِبْلَةِ ج فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ
ہو کر ، پس اُس کی دائیں جانب کو بائیں کندھے پر کر دیا اور بائیں جانب کو دائیں کندھے پر

وَظَهْرَ الرِّدَاءِ لِبَطْنِهِ وَبَطْنَهُ لِظَهْرِهِ وَأَخَذَ فِي الدُّعَاءِ
اور چادر کا اوپر کا حصہ نیچے کیا اور نیچے کا حصہ اوپر کر لیا اور پھر دُعا مانگنے لگے

مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالنَّاسُ كَذٰلِكَ ط اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
قبلہ رُو اور لوگوں نے بھی اِسی طرح کیا پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیطان

الرَّجِيْمِ ط وَهُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ
مردود سے اور وہ ایسا ہے جو لوگوں کے نا اُمید ہو جانے کے بعد مینہ برسا دیتا ہے اور اپنی

رَحْمَتَهٗ ط وَهُوَ الْوَلِىُّ الْحَمِيْدُ
رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کارساز قابلِ حمد ہے

خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اُس کی حمد کرتے ہیں اور اُس سے مدد مانگتے ہیں اور اُس سے بخشش طلب کرتے ہیں اور ہم پناہ چاہتے ہیں اللہ کی

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ
اپنے نفسوں کی شرارت سے اور اپنے اعمال کی بُرائی سے ، جس کو اللہ ہدایت دے

فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ ط وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا
تو اُس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اُس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط يٰۤاَيُّهَا
کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اُس کے بندہ اور رسول ہیں۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
ایمان والو! اللہ سے ڈرا کرو ڈرنے کا حق اور جان نہ دینا کسی اور حالت پر سوائے اس کے کہ تم

ل شوریٰ ۱۲ ل ترمذی وغیرہ ۱۲ ل آلِ عمران ۱۲

مُّسْلِمُوْنَ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
مسلمان ہو۔ اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا
ایک جان سے اور اُس (جان) سے اُس کا جوڑا پیدا کیا اور اُن دونوں سے بہت سے

كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ
مرد اور عورتیں پھیلائیں اور تم اللہ سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے مطالبہ کیا کرتے ہو اور قرابتے بھی ڈرو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
بے شک اللہ تم سب کی اطلاع رکھتا ہے۔ اے ایمان والو! ڈرو

اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ
اللہ سے اور راستی کی بات کہو، اللہ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا اور

یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا سو

فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ؕ
وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔

فائدہ ۱۔ ایک ہی مجلس میں (بآوازِ بلند) زبانی ایجاب وقبول کرنے اور مہر مقرر کر دینے سے نکاح بندھ جاتا ہے ۲۔ نکاح میں خطبہ پڑھنا سُنّت ہے ۳۔ کم از کم مہر پونے تین تولے چاندی، مہر فاطمی ۱۵۰ تولے چاندی یا اُس کی قیمت اور مہر شرعی حسب حیثیت ہوتا ہے ۴۔ (پورے طریقہ سے) بڑے مجمع میں نکاح کرے اور چھپ چھپا کے نکاح نہ کرے (شامی وغیرہ)

عہ نسآء ۱۴ عہ احزاب ۱۲ ۲ ۳/۴ تولے = ۳۲ گرام ۸ سینٹی تقریبًا ۱۵۰ تولے = ۱ ۳/۴ کلوگرام تقریبًا

اِسلامی دُعائیں

بروقتِ ملاقات	اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ (سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں)
جوابِ سلام	وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ (تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں)
بروقتِ مُصافحہ	یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (اللہ مغفرت کرے ہماری اور تمہاری)
شکریۂ خداوندی	اَلْحَمْدُ لِلہِ تَعَالٰی (سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں)
شکریۂ انسانی	جزاکَ اللہُ تَعَالٰی (اللہ تعالٰی تجھے بدلہ دے)
شکریۂ مُدارات	بَارَکَ اللہ (اللہ تجھے برکت دے)
برائے حفظِ الٰہی	مَاشَاءَ اللہُ تَعَالٰی (اللہ تعالٰی نے جو چاہا)
بروقتِ تحسین	سُبْحَانَ اللہ (اللہ پاک ہے)

ع یا جزاکُمُ اللہُ تعالٰی (اللہ تعالٰی آپ کو بدلہ دے)

اظہارِ شانِ الٰہی	اَللّٰہُ اَکْبَرْ (اللہ سب سے بڑا ہے)
اظہارِ خوفِ خدا یا عدمِ ارتکاب	مَعَاذَ اللہ (اللہ کی پناہ)
برائے ندامت و معذرت	اَسْتَغْفِرُ اللہ (میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں)
بروقتِ افسوس	اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط (بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں)
چھینکنے والے کے الحمدللہ کہنے پر	یَرْحَمُكَ اللہ (اللہ تجھ پر رحم کرے)
بروقتِ وعدہ یا ارادہ	اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰے (اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا)
بروقت رخصت	فِیْ اَمَانِ اللہ (اللہ کی حفاظت میں رہو)

عہ عورت کے لیے کہا جائے تو جزاكِ اللہ ، بارَكِ اللہ اور یرحمكِ اللہ میں كِ کا زیر کہنا چاہیے ۱۲

سب سے بڑی غلطی آخرت کی پیش آنے والی 'ہمیشہ کی زندگی سے غفلت برتنا' ہے

مُناجات

جس کا پڑھنا موجبِ مغفرتِ معاصی ہے

پادشاہا جُرمِ مارا درگذار ۔ ماگنہگاریم و تو آمُرزگار
تو نِکوکاری وما بدکردہ ایم ۔ جُرم بے اندازہ، بے حدکردہ ایم
سال ہا دربندِ عصیاں گشتہ ایم ۔ آخرازکردہ پشیماں گشتہ ایم
دائما درفسق وعصیاں ماندہ ایم ۔ ہم قرینِ نفس وشیطاں ماندہ ایم
روز وشب اندرمعاصی بودہ ایم ۔ غافل از امر و نواہی بودہ ایم
بے گنہ نگذشت برما ساعتے ۔ باحضورِ دل نہ کردم طاعتے
بردر آمد بندۂ بگریختہ ۔ آب رُوئے خودِ بعصیاں ریختہ
مغفرت دارم امید، ازلطفِ تو ۔ زانکہ خودِ فرمودہ ای لَا تَقْنَطُوْا
بحرِ الطافِ توبے پایاں بُوَد ۔ نااُمیدازرحمتت شیطاں بُوَد
نفس وشیطاں زد کریماراہِ من ۔ رحمتت باشد شفاعت خواہِ من
چشم دارم از گنہ پاکم کُنی ۔ پیش زاں کاندر لحد خاکم کُنی

اندراں دم کز بدن جانم بری
از جہاں بانُورِ ایمانم بری

(اس کے بعد اسلامیات مکمّل کا مطالعہ فرمائیں)